بقائے حیات

ارشادات عالیہ

راہنمائے اولیاء: قطب عالم: خواجہ خواجگان

پیر احمد میاں

قدس اللہ سرہ بندہ العزیز

فانی فی اللہ باقی باللہ، مظہر رمز الست
حق پسند و حق نما حق شناس و حق پرست

باجازت

گرامی قدر والا صاحبزادہ پیر طریقت

حضرت عزیز الرحمٰن مدظلہ العالی آستانہ عالیہ قادری چشتی ابوالعلائی، جہانگیری، شکوری، رحمانی

رحمان پور شریف رحیم یار خان

حسن ترتیب

☆☆☆☆☆☆

دیباچہ اجمالی تعارف

سیدی مرشدی نائب النبی مظہر نور خدا راہنمائے اولیاء حضرت پیر احمد میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز رحمان پور شریف ضلع رحیم یار خان۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اہل اسلام کی ظاہری و باطنی تربیت کے لیے اقوال صوفیاء اکرام رحمتہ اللہ علیہم مشعل راہ اور موجب خیر و برکت رہے ہیں اور سالکین راہ طریقت کے ذوق وشوق میں نمایاں اضافے کا باعث بنے ہیں۔ قرآن وحدیث کے بعد اگر کسی کلام کو عظمت اور فضیلت حاصل رہی ہے تو وہ صرف اولیاء اللہ کا کلام بابرکات ہی ہے چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طائفہ کو اپنے خاص لطف وکرم سے نوازا ہے اور اس گروہ کو وارث انبیاء قرار فرمایا اور علم الدنی سے سرفراز فرمایا ان کی زبان مبارک کو قرآن ناطق بنا دیا۔ ان کا کلام افضل ترین کلام قرار پایا اور ان کی محبت افضل ترین قرار پائی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے انکار کی قطعی گنجائش نہیں۔ حضرت مولانا روم صاحب رحمت اللہ فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا دنشیند باحضور اولیاء

ترجمہ: جو انسان خدا کی محبت میں بیٹھنا پسند کرے وہ اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرے۔

ان مقبولان خداوندی کی صحبت اختیار کرنے سے قلوب کی سیاہی دور ہو جاتی ہے انسان کے دل سے حُب دنیا نکل جاتی ہے۔ حب دنیا ہی تمام فتنوں کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا مجھے وہ دل پسند ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہے یعنی قلب سلیم "پاک دل کو پسند فرمایا ہے" ان نفوس قدسیہ کی برکت سے بدکار اور خطا کار انسان "صراط مستقیم" پر گامزن ہوتے ہیں۔ قساوت قلبی دور ہو جاتی ہے دل ذکر الٰہی سے جگمگا اٹھتے ہیں چونکہ ان کی صحبت اور ان کا کلام معرفت الٰہی کا گہوارہ اور تصنع سے پاک ہوتا ہے ان کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے والا اگر بد بخت ہو تو وہ شخص نیک بخت ہو جاتا ہے ان کی محبت ان کی صحبت اکسیر اعظم ہے۔

جس طرح مہکتے ہوئے پھولوں کی قربت "ناچیز مٹی" کو مشک وعنبر کی طرح خوشبودار

کردیتی ہے۔ بالکل اسی طرح ان کاملین حضرات کی پاکیزہ محبت سالکین راہ طریقت کے قلب و نظر کوروشن ومنور کردیتی ہے۔ انسان صحیح معنوں میں انسان بن جاتا ہے روح انسانی جوعصیاں کی کثافتوں سے حیوانیت اختیار کیے ہوئے ہوتی ہے ان نفوس قدسیہ کی بدولت اپنے اصل روپ یعنی جبلت انسان کی طرف لوٹ آتی ہے اور صفات ملکوتی کی آئینہ دار ہو جاتی ہے یہی راز سعادت ہے اور یہی کیمیائے سعادت ہے۔

تو مگوئی در جہاں یک بایزیدے بود بس
ہر کہ واصل شد بجاناں بایزید دیگر است

دین اسلام وہ صداقت ہے جو ازل سے ابد تک قائم رہے گی اور اس صداقت کو قائم کرنے کے لیے اللہ تبارک تعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ توحید خداوندی اور صراط مستقیم کو مستحکم اور اجاگر کرنے کے لیے سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ تشریف لائے حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد رشد و ہدایت کے لیے نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اب قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اب طریقت رسول اور شریعت محمد ﷺ قیامت تک جاری وساری رہے گی۔

اب مخلوق خدا جن وانس کی راہنمائی، ولیوں یعنی خداوند قدس کے دوستوں کی جانب منتقل ہوگئی اور اب رشد وہدایت کا فریضہ بر مقبولان بارگاہ ایزدی مجدد دین جو منصب خلافت نائب نبی کے مقام پر فائز ہوئے۔ قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

کہے دیتی ہے شوخی نقش پاء کی
حسیں اس راہ سے گزرا ہے کوئی

الحمد للہ اس دور پرفتن میں ہمارے آقا ومولا سیدی ومرشدی راہنمائے اولیا پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز آسمان ولایت پر آفتاب بن کر رخشندہ ہوئے۔ آپ کے فیضان نور معرفت سے تاریک دل جگمگا اٹھے کور باطن افراد کے قلوب تجلی الٰہی سے منور ہو گئے۔ جہالت اور ضلالت سے اکڑے ہوئے سر بارگاہ ایزدی میں جھک گئے۔ ذکر وفکر کی محافل سجائی گئیں کیف و مستی کا غلغلہ ہوا۔ اکناف عالم میں سماع کی محافل ہونے لگیں روح پرور کیف ومستی کا چرچا ہوا۔ تشنہ گان حق حقیقت ومعرفت کی سرمدی دولت سے گوہر بار ہوئے۔ آپؒ کی نگاہ عارفانہ سے

ہزاروں لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی صدائیں ہر سمت سنی جانے لگیں۔ آج بھی آپ کے آستانہ عالیہ سے فیض بلا مشقت اسی طرح جاری ہے لوگوں کی بگڑی ہوئی تقدیریں بن رہی ہیں۔ مرادوں کی جھولیاں بھری جا رہی ہیں۔ شمع طریقت کے پروانے اسی طرح رقصاں و محو کیف ہیں۔

سیدی و مرشدی کا خطاب غیبی راہنمائے اولیاء ہے اور مادہ تاریخ ارتحال ''شہنشاہ خواجہ بندہ نواز سے آپ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ آپؒ دور حاضر کے رشد و ہدایت کے آفتاب ہیں اور محبوب خدا ہیں۔

سلطان الاولیاء قادری چشتی ابو العلائی جہانگیری شکوری رحمانی سجادہ نشین دامت برکاتہم عالیہ کے حالات اور ملفوظات کتاب ہذا کی صورت میں طبع کیے جا رہے ہیں۔ یہ کتاب حضرت قبلہ کی آواز مبارک جو اہل سلسلہ نے کیسٹوں کی صورت میں محفوظ کر رکھی ہے کی مدد سے لکھی گئی ہے۔

☆....☆....☆

علم ولایت کا ثبوت

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ولایت کے علم کا ثبوت بھی قرآن کریم میں دیا ہے۔ایک اولوالعزم پیغمبر کو "ولی اللہ" کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔حضرت موسیٰؑ کو حضرت خضر کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔قرآن میں آیا ہے (ترجمہ) حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضر سے کہا میں پیروی کروں تیری کہ سکھا دے تو مجھے علم جو خدا نے تجھے سکھایا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دو معتبر ترین صحابیوں (حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ) کو حضرت اویس قرنی کے پاس بھیجا اور اپنی امت کی بخشش کے لیے دعا کرائی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان منکرین عالموں سے پوچھیں گے کہ میں نے تو ایک پیغمبر کو ولی اللہ کے پاس بھیجا تھا اور میرے محبوب نبی نے اپنے دو اصحاب کو "ولی اللہ" کے پاس بھیجا تھا۔مگر تم لوگوں کو (اولیاء اللہ) کے پاس جانے سے منع کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان منکرین کی پہلے ہی نا کہ بندی کردی ہے۔ان منکرین کا یہ فعل اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے برعکس ہے۔ہاں البتہ یہ بات ماننے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور انبیاءؑ اجمعین اور اولیاء کرام کا علم عطائی ہے۔

ولایت اور نبوت ایک منصب ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی حکومت میں تو مسلمان اور کفار یکساں شریک ہیں۔مگر نبوت اور ولایت کو اللہ تعالیٰ نے غیب کے خزانوں پر اختیارات دیئے ہوئے ہیں ولایت اور نبوت ایک منصب ہے۔جس منصب کو اختیارات نہیں وہ منصب ہی نہیں عطائی اختیارات کا استعمال نہ شرک ہے نہ بدعت۔اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کو استعمال کرنا نہ شرک ہے اور نہ ہی بدعت (با اختیار لوگوں سے) نہ تو مانگنے والا مجرم ہے اور نہ ہی دینے والا مجرم ہے۔(اللہ تعالیٰ نے غیب کے خزانوں پر جو اختیارات دیئے ہوئے ہیں صاحب منصب مانگنے والوں کو اپنی مرضی کے اختیارات کا استعمال کر کے دے سکتا ہے) یہ بات قاعدہ اور قانون کی ہے نہ ہی تو دینے والا مجرم ہے اور نہ ہی مانگنے والا۔حضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے انگلی کے اشارے

سے کر دیئے۔ حضور ﷺ نے دعا نہیں کی تھی صرف ارادہ کیا ہو گیا۔ ویسے ہی منکرین کی سمجھ خراب ہو گئی ہے اور ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ) میں نے آپ کو نادار پایا سو مالدار فرمایا۔ (ترجمہ) کیا میں نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا۔ (ترجمہ) بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

اولیاء اللہ غیر اللہ نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بال بچے نہیں رکھتا۔ دوست رکھتا ہے اور جس کو دوست بناتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں زبان خود بن جاتا ہے جیسے پیغمبروں کے ہاتھ پاؤں اور زبان اللہ تعالیٰ خود ہو گئے۔ جس کا ثبوت قرآن شریف میں ہے۔ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر بیعت کی حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پاؤں زبان اللہ تعالیٰ کی ذات ہو گئی یہ نظام خداوندی ہے کہ جس کے ساتھ میرا (اللہ) کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ تعلق کرنے سے اللہ کے ساتھ تعلق ہوگا۔ جس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے اس کے ساتھ تعلق کرنے سے اللہ کے ساتھ تعلق نہیں ہوگا۔ دور حاضرہ کے منکرین غیر غیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے دوستوں کو غیر نہیں ٹھہرایا تم خود غیر ہو تمہیں سب ہی غیر نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء اور اولیاء کو غیر نہیں کہا اور فرمایا کہ یہ میرے غیر نہیں منکرین نے غیر ٹھہرا دیا۔ دوست تو غیر نہیں ہوتے یہ سب فضول بات ہے ایسی باتیں سنا کر مخلوق کو خراب کرنا ہے قرآن کریم میں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے جب میرا بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے قریب ہو جاتا ہوں حتیٰ کہ میں

اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے دیکھتا ہے۔ (بی یبصر)
میں اس کا کان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے سنتا ہے۔ (بی یسمع)
میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے پکڑتا ہے۔ (بی یبطش)
میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے چلتا ہے۔ (یمشی)
اور میں اس کی زبان بن جاتا ہوں مجھ سے بات کرتا ہے۔ (بی ینطق)

اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو کچھ طلب کرتا ہے دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمر فاروق

رضوان اللہ کی زبان مبارک پر اللہ تعالیٰ کلام فرماتے تھے۔ایک حدیث میں ہے (ترجمہ) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔اولیاء اللہ کے قلب پر (علم) کی بارش ہوتی ہے اور قلب اس کلام کو زبان پر پھینکتا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا (ترجمہ) مومن کا دل اللہ کا عرش ہے ایک اور حدیث کے ذریعے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو مطلع فرمایا ہے کہ (ترجمہ) نہ میں اپنے آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ اپنی زمینوں میں سما سکتا ہوں بلکہ اپنے بندہ مومن کے قلب میں سما سکتا ہوں۔

حضرت خواجہ حسن بصری:

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے دور خلافت میں کچھ علماء کے منبر تڑوا دیئے اور انہیں فرمایا کہ تم تبلیغ کے اہل نہیں ہو لیکن خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ کا منبر نہ توڑا اور انہیں تبلیغ کی اجازت بھی دی۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں اور آپ کا بہت بڑا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا آپ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کے مریدوں میں سے ہیں آپ کی ولادت سے چالیس سال قبل حضرت بایزید بسطامی صاحب نے فرمایا کہ مجھے ملک خرقان سے خوشبو آرہی ہے آپ حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کا علم دیا فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ زمین پر جس قدر حضرات اولیاء اللہ ہوئے ہیں حضرت ابوالحسن خرقانی جیسی قربت خداوندی کسی کو نصیب نہ ہوئی ہے مراتب کے لحاظ سے بڑے بڑے بزرگ منفرد مقام رکھتے ہیں مگر اللہ کی بارگاہ میں کسی کو اس قدر مقبولیت میسر نہیں ہوئی جب بادشاہ محمود غزنوی کو آپ کی شان کا علم نہ تھا تو اس نے آپ کو ایک عالم درویش سمجھتے ہوئے اپنے دربار میں طلب کیا آپ نے دربار میں حاضر ہونے سے معذوری کا اظہار فرمایا اور کہا کہ بادشاہوں کے دربار میں درویش لوگوں کو آمد ورفت سے کیا سروکار بادشاہ نے اپنے قاصد کو بتایا کہ تم ان کے سامنے قرآن کی یہ آیت رکھنا ''اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور حاکم وقت کی'' قاصد نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا کہ ابھی تو ہم اللہ کی اطاعت

سے فارغ نہیں ہوئے اس کے بعد رسول کی تابعداری کرنی ہے پھر حاکم وقت کے بارے میں کریں گےاس کے بعد محمود بادشاہ خود بھیس بدل کر حضرت خواجہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا خود غلام بن گیااور اپنے غلام کو بادشاہ بنا کر پیش ہوا آپ نے محمود سے جو کہ غلام کے لباس میں تھا رجوع فرمایا محمود نے فرمایا کہ بادشاہ تو دوسرا ہے آپ نے فرمایا کہ میں بادشاہ ہی سے مخاطب ہوں یہ تو تھوڑی دیر کا بادشاہ ہے یہ پھر اپنی اصلی جگہ پر کھڑا ہو جائے گا۔

سومنات کی فتح:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب محمود غزنوی نے ہندوستان میں سومنات پر حملہ کیا تو بہت سخت مقابلہ ہوا تھا تمام کفار ہند متحد ہو گئے تھے اس وقت محمود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب دعا ہوا آپ نے اسے اپنا پیراہن مبارک عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس پیراہن کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں طالب دعا ہونا، جو دعا مانگو گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے محمود غزنوی نے پیراہن کو سامنے رکھ کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ یارب العالمین اس پیراہن کے صدقے میں مجھے سومنات پر فتح دے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا سومنات کی فتح کے بعد ایک دن محمود غزنوی بادشاہ کو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ کی زیارت بحالت خواب ہوئی آپ نے فرمایا کہ اے محمود تو نے ہمارے خرقے کی قدر نہیں کی اگر تو ہمارے پیراہن کے وسیلے سے یہ دعا مانگتا کہ اے اللہ اس خرقے کی حرمت میں تمام لوگوں کو اسلام کی دولت سے مشرف فرما تو بھی اللہ تعالیٰ تیری اس دعا کو شرف قبولیت بخشا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ؒ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ عثمان ہارونی جنگل سے گزر رہے تھے آپ نے دیکھا کہ چند لوگ آگ کی پوجا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اے لوگو تم اس کی پوجا کیوں کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو تم جس آگ کی پوجا کرتے ہو کیا وہ تمہیں جلانے میں مانع ہے انہوں نے کہا کہ آگ کا کام جلانا ہے آپ نے ایک آتش پرست کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے کر آگ میں ڈال دیا قدرت خداوندی سے دونوں ہاتھ آگ سے محفوظ رہے آپ نے عرض کی باری تعالیٰ کیا بات ہے کہ میرا ہاتھ بھی محفوظ رہا اور اس آتش پرست کا بھی۔ غیب سے

آواز آئی کہ اے دوست میری آگ کو شرم آتی ہے جس شخص کا ہاتھ میرے دوست عثمان ہارونی کے ہاتھ میں ہو اور اسے آگ جلائے آپ کی اس کرامت سے وہ تمام آتش پرست آپ کے دست اقدس پر مسلمان ہوئے اور حلقہ ارادت قبول کیا۔

حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی ولادت سے قبل عالم اسلام میں برائی پھیلی ہوئی تھی لوگوں کے دل مردہ ہو چکے تھے اور اسلام سے لوگوں کے دل دور ہو رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب غوثیت عطا فرمایا کہ آپ سے اسلام کو نئی زندگی ملی آپ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت غوث پاک کہیں جا رہے تھے اثناء راہ میں آپ کو ایک ضعیف اور لاغر آدمی ملا جس میں نقاہت کی وجہ سے اٹھنے کی بھی طاقت نہ رہ گئی تھی اس نے نہایت منت سے آپ کو اپنے پاس بلایا اور نہایت عاجزی سے استدعا کی کہ میں بہت کمزور اور ضعیف ہوں میری قوت جواب دے چکی ہے خدارا آپ اس بے بسی اور بے چارگی کی حالت میں میری مدد فرمائیں مجھے اپنی مسیحا نفسی سے اس قابل بنائیں کہ میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکوں آپ کو اس کی بے بسی پر بہت رحم آیا اسے کریمانہ نظر سے دیکھا کچھ پڑھ کر پھونکا جس سے یکایک اس کی حالت میں ایک انقلاب عظیم رونما ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس میں محیر العقول طاقت و توانائی پیدا ہو گئی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور عرض کی سنئے میں کوئی انسان نہیں ہوں بلکہ وہ دین ہوں جس کو آپ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ جسے انہوں نے ان کے صحابہ نے تمکین و قوت عطا فرما کر اقصائے عالم میں پھیلایا لیکن امت نے مجھے بھلا دیا جس کی وجہ سے میں کمزور ہو گیا لیکن آپ کی مسیحا نفسی نے مجھ میں از سر نو جان ڈال دی ہے اس وجہ سے آپ کا لقب محی الدین ہے محی الدین کا مطلب دین کو زندہ کرنے والا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ سے معجزات کی طرح کرامات صادر ہوئیں ہمارا شجرہ طریقت بھی آپ سے ہے ہمارے سلسلہ عالیہ کا ذکر نفی اثبات حضرت غوث پاک کو الہام ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ لوگ نبوت کے زمانے سے دور ہو چکے ہیں اب لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں ان کو ذکر نفی اثبات کی تعلیم دیں اس سے دل نرم ہو جائیں گے تب میرے راستے میں کامیاب ہوں گے آپ قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ

گیارہویں شریف بھی آپ کی طرف سے منسوب ہے کیونکہ سیدنا غوث اعظم گیارہویں شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ دلواتے تھے۔

نائب الرسول خواجہ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری نے نوے لاکھ کفار کو مشرف بہ اسلام کیا اتنی بڑی تبلیغ کسی نے نہیں کی اتنی تعداد میں تو لوگ بیک وقت کسی پیغمبر کے ہاتھ پر بھی مسلمان نہیں ہوئے جبکہ پیغمبروں کی شان مراتب اولیاء اللہ سے بہت زیادہ ہے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری سے ارشاد فرمایا کہ میرے دوست تو نے میرے دین کی اتنی بڑی تبلیغ کی ہے کہ تیری رضا کے بغیر ہند میں کوئی ولی پیدا نہیں کروں گا کسی کو منصب ولایت دینے سے پہلے تیری رضا مندی لازمی ہے حضرت خواجہ غریب نواز کو اللہ تعالیٰ نے چالیس قطبوں کی طاقت عطا فرمائی ایک مرتبہ پرتھوی راجہ (راجہ اجمیر) کے مشیروں نے اسے بھڑکایا کہ یہاں پر ایک مسلمان درویش آئے ہوئے ہیں جن کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں کہیں یہ حکومت کے خلاف بغاوت نہ کردیں پرتھوی راجہ نے کہا کہ ہم اس درویش کو یہاں سے نکال دیں گے اس وقت کافی لوگ مسلمان ہو چکے تھے اس وقت یہ عالم تھا کہ اگر باپ مسلمان تھا تو بیٹے کو علم نہ تھا بیٹا مسلمان تھا تو باپ لاعلم تھا حتیٰ کہ پرتھوی راجہ کے درباری بھی دائرہ اسلام میں داخل تھے ان درباریوں سے جو مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے حضرت خواجہ سے عرض کی کہ پرتھوی راجہ آپ کو اس ملک سے نکالنا چاہتا ہے اس نے دربار میں کہا کہ میں خواجہ صاحب کو ہند سے نکال دوں گا آپ نے مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر بعد ارشاد فرمایا کہ ہم نے پرتھوی راجہ کو ملک سے باہر نکال دیا اور اسے زندہ گرفتار کر کے مسلمان مجاہدوں کے حوالے کردیا ہے آپ نے شہاب الدین محمد غوری کو بشارت دی کہ تم ہندوستان پر حملہ کرو جس نے ہند پر حملہ کردیا اور اس جنگ میں پرتھوی راجہ زندہ گرفتار ہوا بادشاہ محمد غوری نے اسے غور میں لے جا کر قتل کردیا آپ راہنمائے اولیاء قدس اللہ نے فرمایا کہ "حضرت خواجہ رحمتہ اللہ کا اللہ سے ایسا تعلق ہے کہ بازاروں میں بکنے والی کتابوں میں نہیں آسکتا" آپ کا خطاب "محبوب رب العالمین" ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام ایک علاقہ سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک مقام پر فرشتوں کا نزول آسمان سے ہو رہا ہے زمین پر فرشتے آ رہے اور جا رہے ہیں آپ یہ منظر دیکھ کر حیران ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کی یا اللہ مجھے بتا یہ کون سا مقام ہے جہاں فرشتوں کی آمد و رفت ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے نبی علیہ السلام یہ وہ جگہ ہے جہاں پر نبی آخر الزمان کی امت سے میرے ایک دوست ہونگے جن کا نام قطب الدین بختیار ہوگا ان کی قبر کی مٹی کی زیارت کے لیے فرشتے آسمان سے نزول کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور کی امت کے ولیوں کی بہت بڑی شان ہے۔

ارشاد فرمایا کہ ہمارے سیدنا مخلص الرحمٰن جہانگیری قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک دفعہ قحط سالی ہوئی لوگ بہت پریشان ہو گئے سب لوگوں نے مل کر مشورہ کیا کہ (نفل نماز) پڑھتے ہیں تا کہ بارش ہو اور اللہ سے دعا کی جائے وہاں پر ایک بزرگ تھے (انہوں نے کہا کہ تم چپ رہو ہم ملک شام میں جاتے ہیں وہاں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر جاتے ہیں اور ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں) چنانچہ وہ بزرگ ملک شام چلے گئے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مزار شریف سے باہر نکل کر آپ سے بغل گیر ہوئے اور احوال پوچھا انہوں نے عرض کی مصر میں سخت قحط سالی ہے بارش نہیں ہوتی۔ آپ نے کہا کہ جاؤ ہم دعا کریں گے بارش ہو جائے گی قحط دور ہوگا چنانچہ آپ کی دعا سے خوب بارش ہوئی اور مصر کے لوگ خوشحال ہو گئے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بڑھیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے عیسیٰ میں قربان جاؤں اس ماں پر جس نے تمہیں جنم دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس عورت کی یہ باتیں سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ یوں کہو کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام قربان جائے ان ماؤں پر جو امت محمد ﷺ کو جنم دیں گی۔

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کے زمانہ مبارک میں ایک مولوی صاحب تھے انہیں اپنے علم پر بڑا ناز تھا کبھی کبھی بابا صاحب کے پاس آتا

اور فقراء کو حقیر سمجھتا ایک دفعہ وہ آیا اور بابا حضرت کے ساتھ بیٹھ گیا اور علمی باتیں بتانے لگا مولوی صاحب نے کہا کہ اسلام کے پانچ رکن ہیں بابا فریدالدین گنج شکر نے اس سے کہا کہ دین کا ایک رکن اور بھی ہے اور وہ ہے روٹی مولانا تیخ پا ہوئے کہنے لگے کہ سب فقیروں کے ڈھکوسلے ہیں روٹی وغیرہ کوئی رکن نہیں عالموں کے نزدیک روٹی وغیرہ کوئی معنی نہیں رکھتی۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بھی عالم لوگوں سے سنا ہے کہ روٹی بہت اہم چیز ہے اس بات پر مولوی صاحب کو بہت غصہ آیا اور اول فول بکتے ہوئے وہاں سے دوڑ گئے۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب مکہ شریف روانہ ہوئے اور وہاں کئی حج کئے اور خوب عبادت کی اور اللہ اللہ کرتے رہے اور کئی سال بعد وطن روانہ ہوئے راستے میں طوفان آیا اور مولوی صاحب کا جہاز تباہ ہو گیا اور مولوی صاحب ایک تختے پر بہتے ہوئے کنارے پر پہنچ گئے وہاں ایک بے آباد سنسان جزیرہ تھا کوئی آبادی نہیں تھی اب مولوی صاحب ایک غار میں جا بیٹھے بھوک و پیاس کے مارے جان نکلی جا رہی تھی اسی حالت میں دو چار روز گزر گئے کئی دن بعد ایک آدمی نظر آیا اور وہ کھانا بیچ رہا تھا مولوی صاحب نے آواز سنی تو غار سے باہر نکلے اور گرتے پڑتے اس کھانا بیچنے والے تک پہنچے کئی دن فاقہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے بس مولوی صاحب نے کہنا شروع کیا کہ میں عالم ہوں حاجی ہوں چھ سات حج کر کے واپس آ رہا تھا کہ جہاز تباہ ہو گیا کئی دن کا بھوکا پیاسا ہوں مسافر اور پریشان آدمی کو کھلانا بہت ثواب ہے وہ شخص مولوی صاحب کی باتیں سنتا رہا جب مولوی صاحب خاموش ہو گئے تو اس آدمی نے کہا کہ میں تو دکاندار ہوں قیمتاً روٹی فروخت کرتا ہوں اگر کچھ پلے ہو تو لے لو ورنہ آرام کرو مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیسا آدمی ہے کہ تجھے میرے حال پر رحم نہیں آتا میں تجھے کیا چیز دوں میرے پاس تو کچھ نہیں ہے وہ بولا تمہارے پاس تمہاری عبادت کا ثواب تو ہے اپنی تمام عبادت کا ثواب مجھے دے دو میں تمہیں روٹی کھلاؤں گا اور ٹھنڈا پانی بھی پلاؤں گا مولوی صاحب نے کہا کہ اچھا میں اپنا ثواب تجھے دیتا ہوں وہ بولا کہ مجھے اپنا تمام ثواب لکھ دو قلم دوات بھی میرے پاس موجود ہے۔

مولوی صاحب نے لکھ دیا کہ میں نے اپنی زندگی کی عبادت کا ثواب ایک وقت کی روٹی کے عوض فروخت کر دیا اب اس نے مولوی صاحب کو کھانا کھلا کر راستہ لیا مولوی صاحب بھی اس کے پیچھے ہو لیے کچھ دور چلنے کے بعد وہ آدمی تو کہیں غائب ہو گیا لیکن مولوی صاحب کو دور

ایک بادبانی جہاز نظر آیا مولوی صاحب نے چیخ و پکار شروع کر دی اور اپنا پٹکا زور زور سے لہرانا شروع کیا جہاز والوں کی نظر بھی مولوی صاحب پر پڑ گئی اور انہوں نے ایک چھوٹی کشتی کے ذریعہ مولوی صاحب کو بلایا یہ جہاز بھی حاجیوں کا تھا جو ہندوستان جا رہے تھے۔ مولوی صاحب اس میں سوار ہو کر واپس آ گئے کچھ دن بعد مولوی صاحب پھر بابا صاحب کے پاس آئے تو مولوی صاحب نے بتایا کہ میں مکہ شریف گیا ہوا تھا کئی حج کیئے روزے رکھے خوب عبادت کی کئی رمضان شریف وہاں گزارے وغیرہ وغیرہ پھر وہی پرانی بات چل پڑی مولوی صاحب کہنے لگے کہ اس وقت آپ نے روٹی کو دین کا چھٹا رکن قرار دے دیا بس اس وجہ سے مجھے غصہ آ گیا یہ بے علمی کی بات ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا تھا مولوی صاحب نے کہا کہ ہمیں بھی دکھاؤ وہ کون سی کتاب ہے آپ نے فوراً وہ کتاب منگوائی جب مولوی صاحب نے کتاب کو کھولا تو اس میں ایک کاغذ پر نظر پڑی اور اس پر انہیں اپنے ہاتھ کی تحریر نظر آئی فوراً ان کے منہ سے چیخ نکل گئی اور بابا صاحب کے قدموں پر گر پڑے اور اس وقت آپ سے بیعت کی اور ہدایت پائی۔

آپ نے فرمایا آپکا لقب زہد الانبیاء ہے یعنی انبیاء جیسا زاہد۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے بزرگوں میں ہماری سب سے زیادہ نسبت بابا فرید الدین گنج شکر سے ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ سلطان خلجی بادشاہ دہلی پر کسی ملک کے بادشاہ نے حملہ کر دیا دہلی کا محاصرہ کر لیا جب سلطان کو علم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کی خدمت میں بھیجا اور دعا کے لیے درخواست کی آپ نے خیال فرمایا اور فوراً کھڑے ہو گئے اور پھر بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہو گئے اور پھر تیسری بار بیٹھ کر پھر کھڑے ہو گئے اس کے بعد بادشاہ زادے سے فرمایا کہ جاؤ اپنے والد سے کہہ دو یہ کل واپس چلا جائے گا بادشاہ زادہ واپس ہوا ادھر سلطان بہت پریشان تھا فوج باہر گئی ہوئی تھی لڑا بھی نہیں جا سکتا۔ شہر کا محاصرہ ہو چکا تھا بادشاہ زادے نے خواجہ صاحب سے ملاقات کا احوال بیان کیا اور کہا کہ خواجہ صاحب سے دعا کے لیے درخواست کی اور اس کے بعد ایسا ایسا معاملہ پیش آیا خواجہ صاحب تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ بیٹھے اور پھر فرمایا کہ جاؤ بادشاہ سے کہہ دو یہ محاصرہ کل تک اٹھ جائے گا اسی شام حملہ آور بادشاہ کے پاس حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنے ایک مرید کو

ایک رومال دیکر بھیجا اور حملہ آور بادشاہ کو ہدایت کی ہمارا یہ رومال اپنے منہ پر ڈال کر دیکھیں اس مرید نے بادشاہ کو وہ رومال دیا اور آپ کا فرمان سنایا حملہ آور بادشاہ نے اپنے منہ پر وہ رومال ڈال کر دیکھا تو اسے اپنا ملک نظر آیا اور اسے نظر آیا کہ اس کے اپنے ملک پر کسی بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے اس نے خیال کیا کہ یہاں کامیابی ہو یا نہ ہو خبر نہیں مگر میرا اپنا ملک نہ چلا جائے اس لیے مجھے واپس چلا جانا چاہیے اس نے اپنے منہ سے رومال اتار کر کہا کہ اپنے پیرومرشد سے عرض کرو کہ میں آج رات ہی واپس چلا جاؤں گا آپ کی مہربانی کا بے حد مشکور ہوں اور وہ اسی رات واپس چلا گیا۔

صبح کو جاسوسوں نے دہلی کے بادشاہ خلجی کو اطلاع پہنچائی کہ حملہ آور بادشاہ محاصرہ اٹھا کر چلا گیا ہے بادشاہ دہلی فوراً تحائف لیکر حضرت خواجہ محبوب الٰہی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ کی خصوصی مہربانی سے دہلی بچ گئی ہے اور شکر گزار ہوا بادشاہ نے عرض کی کہ اس روز آپ تین بار کھڑے ہوئے تین بار بیٹھے اس کی کیا وجہ تھی اگر مناسب سمجھیں تو آپ یہ بات بتلا دیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے لڑکے نے ہم سے دعا کے لیے کہا اس وقت ہم نے اپنے پیرومرشد خواجہ فریدالدین گنج شکر کے دربار عالیہ کی جانب نگاہ کی ہمیں دربار پر ایک کتا نظر آیا جب وہ اٹھا تو ہم بھی اپنے پیرومرشد کے کتے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے وہ ایک چکر کاٹ کر بیٹھ گیا ہم بھی بیٹھ گئے اس طرح وہ تین بار بیٹھا بس ہم نے سمجھ لیا کہ حملہ آور بادشاہ دنیا کا کتا ہے خالی چکر کاٹ کر چلا جائے گا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دہلی کا ایک آدمی بہت بڑا تاجر تھا پے در پے نقصان کی وجہ سے کنگال ہو گیا اس کے پاس ایک لونڈی تھی فاقہ کشی سے مجبور ہو کر اس نے لونڈی کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تجھے فروخت کر دوں لونڈی بولی تمہیں اختیار ہے کہ جہاں چاہو فروخت کرو لیکن میری ایک التجا ہے کہ مجھے کسی نیک اور صالح آدمی یا بزرگ کے پاس فروخت کر دو تو مہربانی ہوگی۔

تاجر نے لونڈی کی یہ بات تسلیم کر لی اس نے خیال کیا کیوں نہ اس لونڈی کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی بارگاہ میں چھوڑ دوں پس وہ اسی غرض سے خواجہ صاحب کے پاس آیا اور تین چار روز قیام کیا جب وہ وہاں سے رخصت ہو کر جانے لگا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم کس غرض سے آئے تھے تاجر نے اپنا تمام احوال سنایا اور پھر عرض کی میں نے آپ کے

بارے میں سنا تھا کہ آپ بہت بڑے بزرگ ہیں مگر جو نشانیاں میرے ذہن میں تھیں وہی یہاں نظر نہ آئیں اس لیے واپس جا رہا ہوں پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ تم رک جاؤ ہم تمہیں وہ نشانیاں بتا دیتے ہیں آپ نے اپنا پیراہن مبارک اوپر اٹھایا اور اپنے سینہ مبارک پر ایک ناسور دکھایا اور فرمایا کہ مجھے تھوڑی دیر بعد ناسور میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ جان لبوں پر آ جاتی ہے مگر میں نے آج تک اس تکلیف کا کسی سے اظہار نہیں کیا تمہیں اس لیے بتایا ہے کہ تمہارے ذہن میں یہ بات تھی کہ اولیاء اللہ کو جسمانی عارضہ ہوتا ہے مگر ان کو کوئی تکلیف نہیں ہم لوگ اپنی تکالیف کا شور نہیں کرتے دوسری نشانی تمہیں کل دکھائیں گے کیونکہ کل لکڑیاں فروخت کرنے کی میری باری ہے اور میرے ساتھی جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے ہیں اور اپنی اپنی باری کے مطابق فروخت کرتے ہیں۔

دوسرے دن آپ لکڑیاں فروخت کرنے کے لیے بازار گئے وہ تاجر اور لونڈی بھی ساتھ تھی آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ٹھہر کر دوسری نشانی بھی دیکھ لو آپ لکڑیاں فروخت کرنے لگے تھوڑی دیر بعد چند آدمیوں کا گذر ہوا جنہوں نے آپ کا مذاق اڑایا کہا واہ بھئی واہ یہ پیر بنے پھرتے ہیں اور ساتھ میں لڑکی کھڑی کر رکھی ہے اور وہ بے ہودہ باتیں کرتے ہوئے چلے گئے لیکن آپ خاموش بیٹھے سنتے رہے آپ نے فرمایا کہ دوسری بات تمہارے ذہن میں یہ تھی کہ لوگ میری عزت تو بہت کرتے ہیں لیکن مخالف کوئی نہیں ہے جس ولی کا کوئی مخالف نہیں وہ ولی نہیں ہوتا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سن لیا ہمارے مخالف بھی بہت ہیں باقی تیسری نشانی کہ اس کا تم خود اندازہ لگا لو کہ ہماری معاشی حالت کا دارومدار جنگل سے لکڑیاں لانے اور فروخت کرنے پر منحصر ہے یہ وسیع وعریض لنگر اللہ تعالیٰ کا اپنا ہے انہوں نے ہمیں یہ انتظام دے رکھا ہے وہ خود ہی بھیجتا ہے اور ہم اس نظام کو چلاتے ہیں وہ تاجر تمام حالات دیکھ کر اور سن کر بہت شرمندہ ہوا اور معافی کا طلبگار ہوا اس کے بعد وہ لونڈی آپ کے دربار عالیہ میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار ہم دربار محبوب الٰہی میں حاضر تھے حضرت خواجہ محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے ارشاد فرمایا کہ فلاں قبرستان میں چلے جاؤ اور فلاں قبر کی زیارت کرو کہ وہ خدا کے شیر ہیں اور مخلوق ان کو نہیں جانتی ہم حسب ارشاد اس قبر پر پہنچے تو بظاہر عام سی قبر تھی لیکن وہ قبر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا محور تھی ہم اس قبر پر اتنے مسحور ہوئے کہ واقعی وہ اللہ کے شیر تھے

اور مخلوق ان کو نہیں جانتی تھی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم درگاہ محبوب الٰہی میں حاضر تھے ان دنوں دہلی میں ہندو مسلم فسادات تھے مسلمانوں کا کشت وخون ہو رہا تھا ہم نے خواجہ محبوب الٰہی سے عرض کی کہ مسلمانوں کا خون ہو رہا ہے آپ کے شہر میں آپ مدد فرمائیں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی ایک وقت میں ہندوستان میں دوبارہ مسلمانوں کی حکومت ہو جائے گی۔

حضرت میر ابوالعلاء قدس اللہ سرہ العزیز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا میر ابوالعلاء شاہ جہان کی فوج کے جنرل تھے ایک دن خواب میں آپ کو حضرت علیؓ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس لیے پیدا کیا تم حضرت خواجہ غریب نواز کے پاس جاؤ اور اپنا حصہ لے آؤ آپ نے کوئی توجہ نہ دی اور اپنی ڈیوٹی کرتے رہے یہ خواب تین بار وقفہ وقفہ سے آتا رہا اس کے بعد آپ میں تبدیلی پیدا ہوئی اسی دوران شاہ جہان کے دربار میں نشانہ بازی کی تقریب تھی تقریب میں نشانہ بازی کا مقابلہ ہوا دربار میں بادشاہ سمیت سب ہار گئے آپ کا نشانہ صحیح لگتا رہا بادشاہ نے خوشی میں آکر دعوت کا پروگرام بنایا بادشاہ نے اپنی کرسی کے ساتھ آپ کی کرسی ڈلوائی اور خود شراب کا پیالہ پیش کیا یہ بہت بڑی فضیلت تھی جسے بادشاہ خود اپنے ہاتھوں سے پیالہ پیش کرے آپ نے نظر بچا کر شراب کا پیالہ انڈیل دیا تاکہ بادشاہ کو علم نہ ہو سکے بادشاہ نے دوسرا پیالہ پیش کیا وہ بھی آپ نے انڈیل دیا ایک درباری نے جا کر بادشاہ کے کان میں کہا کہ میر ابوالعلاء انڈیل رہا ہے بادشاہ غصہ میں آگیا اور کہا کہ تم غضب سلطانی سے نہیں ڈرتے آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے اتنے میں آپ کے پہلوؤں سے دو شیر نمودار ہوئے اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر غرائے بادشاہ نے یہ دیکھ کر معذرت کی مجھے علم نہیں تھا کہ آپ بزرگ ہیں اس کے بعد آپ شاہی دربار سے تشریف لے گئے اور خواب کے مطابق آپ اجمیر شریف چلے گئے وہاں کئی دن رہے لیکن آپ کو کچھ محسوس نہ ہوا جب آپ جانے لگے تو خواجہ صاحب نے مزار شریف سے باہر ہاتھ نکال کر انڈے کی طرح روشنی تھی آپ کے منہ میں ڈالی اس کے بعد خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ظاہری طور پر بیعت اپنے چچا سے کر لو وہ نقشبندی ہیں آپ ہماری طرف سے سماع بھی سنا کرو۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابوالعلاؒ قدس اللہ سرہ العزیز بازار میں تشریف فرما تھے

اور راجہ کا خونی ہاتھی بازار میں بھاگ کر آ گیا اور بھگدڑ مچ گئی اور بازار لوگوں سے خالی ہو گیا۔حضرت قبلہؒ جہاں تھے وہاں بیٹھے رہے آپؒ بازار سے نہ گئے۔ ہاتھی آپؒ کے پاس آ کر قدم بوس ہو گیا۔آپ کھڑے ہو کر ہاتھی پر ہاتھ پھیرنے لگےاور کہنے لگےتُو تو جانور ہےاللہ نے تجھے انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے نہ کہ پریشانی کے لیے۔دریائے گنگا پہ جا۔لوگوں کو آر پار کیا کر۔ساری زندگی ہاتھی لوگوں کو آر پار کرتا رہا۔لوگ اس کے چارے کا انتظام کرتے۔جب اس کی وفات ہوئی تو وہاں اُس کا مزار بنایا گیا۔یعنی کامل ولی کی نگاہ کی وجہ سے۔

آپ کا فرمان مبارک:

سیدنا میر ابوالعلاء روحی فداہ نے فرمایا کہ ہمارے سلسلے کے لوگ ایسے ہیں جو ایک کشتی پر سوار ہوں جب کشتی کنارے لگتی ہے تب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔

کرامات:

آپ کا ایک دوست مولانا تھا انہوں نے ایک آدمی کو مسلمان کیا اور آپ کو بتانے آیا کہ میں نے بڑی منت سے ایک ہندو کو مسلمان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مولانا مسلمان کرنے کا ایک اور بھی طریقہ ہے اس کے بعد آپ جوہریوں کی دکان پر تشریف لے گئے جب آپ بازار پہنچے تو آپ نے اللہ اللہ کیا تو ہندو دکانداروں کی زبانوں پر کلمہ جاری ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ مسلمان کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔

جوگی اور جوگن کا واقعہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک ہندو جوگی پنجرے میں مینا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مینا پر پھونک ماردی وہ مینا ایک خوبصورت عورت بن گئی آپ نے اس عورت سے سارا حال پوچھا عورت نے عرض کیا کہ رات کو مجھے عورت بنا دیتا ہے اور دن کو مینا آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے دونوں نے عرض کیا کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ نے اسی وقت دونوں کو کلمہ شریف پڑھایا اور مرید کیا ان کی قبریں بھی آپ کے مزار مبارک کے احاطے میں ہیں۔

مزار شریف:

آپ کا مزار مبارک آگرہ شہر میں ہے آپ کا وصال نو صفر کو ہوا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی دریائے گنگا کے کنارے ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک ہندو برہمن (پنڈت) وہاں آ گیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے عبدالحق کیا پڑھتا ہے آپ نے فرمایا تلاوت قرآن شریف کر رہا ہوں یہ کلام اللہ ہے ہندو برہمن نے کہا کہ اس میں تمہارے نبی کی تعریفیں ہیں ہمارے کرشن جی مہاراج کی اسی (۸۰) گوپیاں تھیں وہ ہر رات ایک وقت ہر گوپی کے پاس موجود رہتے تھے آپ کے نبی کی تو سات بیویاں تھیں جن کے لیے راتیں مقرر تھیں اور باقیوں کے پاس موجود نہیں رہتے تھے آپ کو غصہ آ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے آپ کے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے ہاتھ میں قرآن شریف تھا آپ نے فرمایا کہ اے ملعون تو نے کیا کہا ہمارے نبی کی شان و مقام کا کیا کہنا اس کے ادنیٰ غلام کی شان دیکھ برہمن نے دیکھا کہ اس پیپل کے درخت کے ہر پتے پر حضرت شاہ عبدالحق قرآن کریم اور عصا ہاتھ میں لیے کھڑے ہیں برہمن نے جو یہ کرامت دیکھی تو فوراً سر قدموں پر رکھ دیا اور اسلام قبول کر لیا۔

شہباز لامکانی قطب ربانی غوث امام العارفین

حضرت قبلہ مخصوص الرحمٰن عرف طٰہٰ میاں شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سیدی و مولائی مخدوم کل شیخ العارفین قبلہ مولانا جہانگیر مخلص الرحمان مکیں مرزا کھیل شریف ضلع چاٹگام مشرقی پاکستان حال (بنگلہ دیش) کاملین وقت سے تھے۔ سلسلہ عالیہ جہانگیریہ آپ ہی سے موسوم ہے آپ کے صاحبزادے ''فخر العارفین'' سیدنا و مولانا شاہ عبدالحیٔ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز ہیں جن کی سوانح حیات ''سیرت فخر العارفین'' منظر عام پر آ چکی ہے آپ قطب عالم اور خاصاں خاص دربار خداوندی مقبولان وقت سے ہوئے ہیں آپ کا وصال 1339ھ ہجری میں ہوا۔ موضع مرزا کھیل شریف ہی میں اپنے والد محترم شیخ العارفین کے ساتھ آسودہ ہیں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے اور قبلہ حاجات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ نے قبل از وصال فرمایا ''اقتباس از سیرت فخر العارفین'' کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لڑکوں میں سے جانشینی کے لیے جسے پسند اور منظور فرمائے گا اس لڑکے کی عمر بیس سال کی جب ہو گی تو اس میں ہماری اور ہمارے

پیرومرشد والد ماجد صاحب کی خوبو طور طریقہ چال چلن روش پیدا ہوگی۔لوگ ان کو دیکھ کر خود کہیں گے کہ یہ اپنے والد ماجد اور دادا صاحب کے نقش قدم پر ہیں بس وہی ہمارے سجادہ نشین ہونگے اور ان کی باطنی اور روحانی تعلیم منجانب اللہ (غیب) سے ہوگی۔

تاخیر گدی نشینی:

آپ سیدنا و مولانا فخر العارفین کے وصال کے بعد صاجزادگان سلہم کی تعلیم ظاہری پر توجہ دی گئی اور تمام اعزہ اور خلفاء حضرات کی مشورہ سے بالاتفاق یہ طے پایا کہ جانشینی کے لیے تاخیر اور توقف کرنا ضروری ہے اور واجب ہے کہ جب تک سب صاحبان کی عمر شریف بیس سال نہ ہو جائے تاکہ آپ کی پیش گوئی کا اظہار اور حیثیت خداوندی کا انتخاب جو کہا بدیہی طور پر اوصاف مذکور سے متصف ایک فرزند ارجمند میں پایا جائے اور اس انتظار میں انیس سال گدی شریف خالی رہی۔

خدائی انتخاب:

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جب سب صاجزادگان کی عمر بیس سال کی ہوگئی تو آسمانی اور خدائی فیصلے کا ظہور ہوا سب خاندانی حضرات اور خلفاء اور مریدین صاحبان کی نظر امتیاز وانتخاب حضرت مولانا مخصوص الرحمان صاحب عرف حضرت طٰہٰ میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم پر پڑی کیونکہ اس پیش گوئی اور وصیت کے اوصاف مصداق آپ میں پائے گئے اور غیب سے بشارتیں بھی ہوئیں کہ وقت گدی نشینی کا آیا ہے اب اس کا اعلان واظہار کر دیا جائے بموقع عرس شریف مبارک ۱۷ ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۸ء ہجری کو بالاتفاق رائے سب حضرات مخدوم زادگان اور اعزہ اور خلفا اور سب حاضرین دربار عالی نے حضرت طٰہٰ میاں صاحب قبلہ کو گدی نشین اور صاحب سجادہ تسلیم کیا اور گدی شریف پر آپ جلوہ فگن ہوئے اور اس کا اعلان حاضرین وغائبین ملکی اور غیر ملکی لوگوں پر کیا گیا الحمدللہ

طریقہ اویسی تعلیم:

سیدنا عبدالحیؒ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا طریقہ اویسی تعلیم ہر شخص کا منصب نہیں فرمایا مرید ہر حال میں کیا جا سکتا ہے بزرگوں نے طفل خوار کو پنڈ ولے میں اور عالم ارواح میں

مرید کیا ہے بعد وفات بھی مرید کیا جا سکتا ہے مگر ان حالتوں میں پیر کا بہت کامل ہونا ضروری ہے ایک روز فرمایا تعلیم روحانی جس طرح ہمارے حضرت نے دی ہے (اپنے بعد) اس طریقہ کی تعلیم ہم بھی ایک شخص کو دیں گے پس ان ارشاد عالی سے خصوصیت حضرت طٰہٰ میاں صاحب قبلہ کی پائی جاتی ہیں کہ تعلیم غائبانہ اور روحانی بطرز سنت شیخ ہم بھی اپنے سجادہ نشین کی کریں گے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ مدظلہ ہمارے ممدوح عالم دین اور ذہین وفہیم وذکی الطبع وصائب اسرائی عالی حوصلہ ومتین بردبار حلیم وخلیق وعابد وزاہد ومتقی وخوش منتظم ہردلعزیز بزرگ ہیں آپ کی شان اعلیٰ وارفع ہے اور آپ حضرت مولائی اور مرشدی فخر العارفین قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کے مراد اور محبوب ہیں۔

مقام محبوبیت:

قبلہ حضرت قطب عالم احمد میاں شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سیدنا مخصوص الرحمان عرف طٰہٰ میاں شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا معاملہ بارگاہ خداوندی میں مثل انبیاء کے ہے آپ قدس اللہ سرہ العزیز اپنے زمانے کے یکتائے زمانہ ہیں آپ کے معاملات کو کوئی سمجھ نہیں سکتا آپ مقام محبوبیت پر فائز ہیں۔

سیدنا مخصوص الرحمان عرف طٰہٰ میاں کی کراچی میں آمد اعلیٰ:

حضرت سیدنا مخصوص الرحمان المعروف طٰہٰ میاں شاہ صاحب مشرقی پاکستان سے جو اس وقت بنگلہ دیش ہے زیارت حرمین شریفین ادائیگی حج کے لیے تشریف لے گئے واپسی پر کراچی (مغربی پاکستان) ۱۹۶۳ء میں تشریف لائے۔ کراچی میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی رہائش گاہ میں دوسری منزل پر قیام فرمایا اور انہیں اس منزل پر ٹھہرایا گیا۔

دو اہم بزرگوں کی ملاقات:

حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کے پیر ومرشد سیدنا امام الاولیاء قدس اللہ سرہ نے اپنی حیات مبارک میں فرمایا تھا کہ "تمہاری ملاقات حضرت سیدنا طٰہٰ میاں شاہ قدس سرہ العزیز سے ہوگی وہ جو کچھ فرمائیں ان کی بات تسلیم کرنا۔ حضرت قبلہ ملک فضل احمد شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور ساتھ حضرت سیدنا طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ

العزیز کھڑے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے قبلہ شاہ فضل احمد (ملک صاحب) قدس اللہ سرہ العزیز کو فرمایا انہیں (حضرت سیدنا "! میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کو) پہچان لو یہ آرہے ہیں۔ جب ۱۹۶۳ء کو حج سے واپسی پر سیدنا طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کراچی میں تشریف لائے تو حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے قبلہ ملک صاحب (قدس اللہ سرہ) کو ہی پہچان اور ملاقات کی خاطر بھیجا۔ واپس آکر قبلہ حضرت ملک صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے تصدیق کی کہ واقعی وہی ہستی مبارک ہے۔ پھر خود قبلہ عالم سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔

طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا "پہلے ان کے بھائی صاحب بھی ملے۔ اب ان کی ملاقات سے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ ہماری ظاہری ملاقات تو آج ہی ہو رہی ہے لیکن ہم انہیں برسوں سے جانتے ہیں۔ آپ نے حضور قبلہ عالم کو فرمایا "مجھے جناب رسالت ماب سے حکم ملا ہے کہ ذکر دوضربی کریں اور پنج گوشہ ٹوپی استعمال میں لائیں۔ جو اس پر عمل نہ کرے اس کی نسبت ختم کر دیں۔ حضرت سیدنا طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ نے فرمایا "احمد میاں! آپ کی نسبت براہ راست اللہ سے ہے اپنے پیر کے وسیلہ سے، اور اس میں کسی کا نسبتی دباؤ بھی آپ پر نہیں" حضرت سیدنا طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے حضور قبلہ عالم قدس اللہ سرہ العزیز کے مریدوں کو دیکھ کر فرمایا "احمد میاں (قدس اللہ سرہ العزیز) نے پھول کم کھلائے لیکن خوشبو والے" حضرت طٰہٰ میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز نے حضرت راہنمائے اولیاء کے مریدوں کو دیکھ کر فرمایا "سلسلہ عالیہ کا کام تم ہی لوگ کرو گے ہم تو بوڑھے ہو چکے ہیں" کچھ دیگر پیران عظام بھی سیدنا کی ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ (سیدنا) نے ان کی باطنی معاملات پر غور کر کے فرمایا کہ مرید کیا جاتا ہے بہترین مسلمان بنانے کے لیے تم لوگ مرید کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیتے۔

سفر مرزا کھیل شریف چاٹگام:

حضرت قبلہ روحی زیارت پیران عظام سلسلہ آستانہ عالیہ جہانگیریہ مرزا کھیل شریف چاٹگام (مشرقی پاکستان) حال بنگلہ دیش بنفس نفیس تشریف لے گئے زیارت مزارات بزرگان سلسلہ جہانگیریہ کی زیارت و حاضری دربار سے مشرف ہوئے آپ نے قریباً ۱۵ دن قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا و مولانا طٰہٰ میاں شاہ صاحب نے آپ کا خصوصی انتظام رہائش فرمایا جب مرزا کھیل شریف سے واپس عازم وطن ہوئے تو قبلہ و کعبہ سیدنا طٰہٰ میاں صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ

جہانگیریہ نے باہر نکل کر لوگوں کو زیارت عام کا شرف بخشا۔آپ سیدنا زیادہ تر حجرہ مبارک میں قیام رکھتے تھے۔ذوق مجلس پسند نہ فرماتے تھے عام ملاقات سے گریز فرماتے تھے۔اور اس وقت تک سلسلہ میں تعلیم کرنے کا کام نہیں فرماتے تھے اس عرس شریف کے موقع پر آپ نے فرمایا کہ احمد میاں شاہ صاحب کے طفیل آج سب لوگوں کو ملاقات و زیارت عام کی اجازت ہے آپ حضرت قبلہ روحی کو دربار عالیہ جہانگیریہ سے باہر تک الوداع فرمانے کے لیے تشریف لائے۔

فرمان امام اولیاء:

تیس سال قبل سیدنا امام اولیاء نے فرمایا احمد میاں تمہاری ملاقات ظہ میاں شاہ صاحب سے ہوگی وہ جو کچھ تبدیل کرنے کا حکم فرمائیں تسلیم کرنا۔آپ کے سیدنا امام اولیاء کی پیش گوئی تیس سال بعد پوری ہوئی۔

نسبت سے قلبوں میں انقلاب پیدا ہوتا ہے:

حضرت قبلہ روحی نے فرمایا کہ یہ دور گمراہی کا ہے اس دور میں تو روئے زمین سے نسبت ختم ہوگئی ہے (یہ جتنے لوگ ہم مرید کرتے ہیں) اور یہ مرید ہونے والے لوگ مرید ہوئے بغیر اگر دس سال تک بھی عبادت ریاضت کرتے رہیں تو ان کا قلب زندہ نہیں ہوتا۔نسبت کے بغیر قلب زندہ نہیں ہوتا۔جب ہم مرید کرتے ہیں تو قلب زندہ ہو جاتا ہے یہ حضور ﷺ کے زمانے کے موافق فیض ہے اور یہ نسبت حضور ﷺ کے زمانہ سے ایک موافق آرہی ہے کہیں ختم نہیں ہوئی۔اس دور میں جسے حضور ﷺ کلمہ پڑھاتے تھے فوراً فیض قلبوں کو پہنچ جاتا تھا ایسے ہی جب ہم مرید کرتے ہیں تو فیض مرید ہونے والے لوگوں کے قلبوں میں پہنچ جاتا ہے اور کلمہ پڑھنے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے اب تو نسبت (دنیا میں) روئے زمین پر بھی نہیں ہے اس گمراہی کے دور میں یہ نبوت کی پوری نسبت آرہی ہے اور اگر یہ پوری نسبت استعمال نہیں ہوگی تو لوگ ہدایت پر نہیں آسکتے چونکہ سخت گمراہی کا دور ہے جب یہ نسبت لوگوں کے قلب میں پہنچ جاتی ہے تو قلب میں ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور دل زندہ ہو جاتا ہے (اس وقت کی روحانی تعلیم) میں چلے وغیرہ بھی نہیں ہیں اور بہت زیادہ عبادت و ریاضت بھی نہیں کرنی پڑتی۔پس یہ نسبت دینا ہے۔کوئی شخص آئے تو یہ نسبت دے دی جاتی ہے۔نسبت سے قلب مطمئن ہو جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے تمام فیض جتنا جاری ہوا ہے یہ سارے کا

سارا ایک ایک کر کے سلسلہ جہانگیریہ میں جاری کیا گیا ہے جس سے ولایت کی پیدائش ہوئی۔ یہ نسبت جو بزرگوں سے پھیلی ہے اس نسبت کو حضور ﷺ نے ایک ایک کر کے پھر جمع کر کے جاری کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ سے دو نسبتیں جاری ہوئی ایک حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے ایک حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے سیدنا ابوبکر صدیق سے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت ہے اور حضرت مولیٰ علی وجہہ سے قادریہ چشتیہ کی نسبت ہے یہ جو ہمارا شجرہ ہے جو لوگوں کو پڑھنے کے لیے دیا جاتا ہے مریدین کو۔ یہ شجرہ ولایت ہے نسلی شجرہ نہیں ہے ولی سے ولی کا شجرہ۔ مرید کو تو (وہ جس سے مرید ہے) اس کو تو اس سے ہی نسبت ملے گی۔

نسبی شجرہ جیسے یہ سلسلہ چشتی بانسبت خواجہ ابواسحاق چشتیؒ سے ہے یہ چشت ایک شہر کا نام ہے کیونکہ اس شہر میں حضرت ابواسحاق چشتیؒ رہتے تھے حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ کا نام عبد القادرؒ ہے سلسلہ قادریہ آپ کے نام سے ہے۔ فرمایا کہ جیسے کے پہلے دور میں پیغمبر ہوئے ہیں ان کے نام پر ان کی امتوں کے نام ہیں ایسے ہی حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں جو لوگ مثل انبیاء بنی اسرائیل ہونگے۔ ان بزرگوں اور ولیوں کے نام سے یہ سلاسل کے نام ہیں۔

دلوں میں انقلاب:

حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ (اولیاء اللہ) مرید کرتے ہیں کسی کو بلانے نہیں جاتے اللہ جن کو ہدایت دیتا ہے ہمارے پاس بھیج دیتا ہے۔ ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والے (ہادی) کے پاس بھیج دیتا ہے۔ دلوں میں انقلاب پیدا کیا جاتا ہے دلوں میں انقلاب پیدا نہ ہو تو آدمی راہ صراط مستقیم اختیار نہیں کرتا۔ جیسے کہ حکومت کو تبدیل کرنے کے لیے انقلاب پیدا ہوگا تو حکومت تبدیل ہو جائے گی اگر انقلاب پیدا نہیں ہوگا تو حکومت تبدیل نہیں ہوگی ایسے ہی انسان کو تبدیل کرنے کے لیے قلبوں میں انقلاب لایا جاتا ہے زبانی کلامی باتوں سے انسان میں تبدیلیاں واقع نہیں ہوتیں دلوں پر اللہ کا قبضہ ہو جاتا ہے تو دلوں سے شر نکل جاتا ہے یہ دو دن کا کام نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا (ترجمہ) مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ جب آدمی مرنے سے پہلے مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کو ایک نئی زندگی عطا کرتے ہیں جہاد بالنفس سے انسان مرنے سے پہلے مر جاتا ہے۔ جہاد کے دو طریقے ہیں جہاد بالکفار اور جہاد بالنفس۔ کفار لوگوں کے ساتھ جہاد کرتے جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں ان شہداء کی روحوں کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے قبض نہیں کرتے

(شہادت کے وقت) اس وقت ان کو (شہیدوں کو) اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو دکھاتے ہیں۔ اللہ کے جمال کی وجہ سے روح خود بخود جسم چھوڑ دیتی۔ ہے اور شہید کو پتہ نہیں چلتا بالکل تکلیف نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت دوسری زندگی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس طرح جہاد بالنفس سے بھی ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ایک نئی زندگی عطا ہوتی ہے جہاد بالنفس تکلیف دہ معاملہ ہے جہاد بالکفار آسان ہے چند روزہ ہے۔ لیکن جہاد بالنفس ابلیس کے ساتھ جہاد یہ سب سے بڑا جہاد ہے تمام زندگی کا جہاد ہے تمام عمر کرنا پڑتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ جب جہاد بالکفار سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے ہیں یعنی جہاد بالنفس کی طرف۔

نسبت قانون قدرت ہے:

حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک نے قرآن شریف میں فرمایا ہے (ترجمہ) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نسبت کی جانب اشارہ ہے یہ نسبت ایک نوری کرن ہوتی ہے جو قلب ولایت سے قلب مرید میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ روح کے اندر نسبتی طریقے پر نور داخل کیا جاتا ہے جیسے کسی مکان میں بجلی دے دی جاتی ہے یہ ایک ترکیب ہے دوسرے کو فیض یاب کرنے کی دل کی زندگی نسبت سے ہے مردہ دل نسبت سے زندہ ہو جاتے ہیں نسبت ہی طریقت رسول (تصوف) ہے۔ نسبت سے سارے منازل طے ہو جاتے ہیں اور انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے نسبت پیر کامل سے حاصل ہوتی ہے اور قربت الٰہی اور قرب رسول اللہ ﷺ پیر کامل کے وسیلہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا (ترجمہ) صادق لوگوں کے ساتھ لگ جاؤ۔ بغیر وسیلہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ تک رسائی ممکن نہیں۔

مثال:

نسبت کی مثال یہ ہے کہ یہ ایسا طریقہ کار ہے جیسا کہ پاور ہاؤس سے بجلی آ رہی ہے کھمبوں کے ذریعے سے مکانوں کو بھی جاتی ہے کھمبوں کا تعلق پاور ہاؤس سے ہے۔ بس اب مکان کو بجلی قریبی کھمبے سے ہی دی جائے گی یہی طریقہ نسبت کو دینے کا ہے یعنی ولایت کے ذریعے نسبت قلب کو دینا ہے۔ ولایت کی مثال تو کھمبے سے ہے نسبت تو پیچھے سے آ رہی ہے اب منتقل کھمبے سے کرنا ہے اور جب نسبت کھمبے کو ہی نہیں آ رہی لیکن سامنے کھمبا تو دکھائی دے رہا ہے اور اس میں بجلی نہیں ہے یہ نسبت پیچھے سے کٹ جاتی ہے اس طرح جب بزرگوں کی اولاد راہ

راست سے ہٹ کر گمراہ ہوگئی۔ اس طرح ولیوں کی اولاد اپنے بزرگوں کے نقش قدم سے پیچھے ہٹ جاتی ہے تو ولیوں کی اولاد بھی گمراہ ہوجاتی ہے۔ اب کھمبے رہ گئے بجلی تو ان میں نہیں ہے اب چپکتے پھروان سے (یعنی معلق ہونا بے فائدہ ہے) فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مرید تو میں بھی ہوں لیکن مجھے وجد و کیفیت نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ تو نے لکڑی کا ڈنڈا ہاتھ میں پکڑ لیا ہوگا۔ نہ اس میں سردی نہ اس میں گرمی تجھے کیا ہوتا۔ مقصد تو بجلی سے ہے نہ کہ کھمبے سے ہے کھمبا تو صرف دینے کا ذریعہ ہے جس کھمبے میں بجلی نہیں اور تعلق پیچھے ہی سے کٹ گیا ہو لائن بند ہوگئی تو اس کھمبے سے چمٹتے پھرو کیا بنے گا اس سے۔ تمہارے کو یہ علم نہیں کہ مرید کس لیے کیا جاتا ہے۔ یہ بجلی کا پنکھا چل رہا ہے تم لوگوں کو تو پنکھا اور تاریں نظر آ رہی ہے مگر اس کو چلانے کا کام کوئی اور قوت کر رہی ہے جسے بجلی کہتے ہیں۔ لیکن بجلی تو نظر نہیں آ رہی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اولیاء کے جسم اور قلوب پر قبضہ فرما کر اپنی تبلیغ خود فرماتے ہیں۔ بندہ تو نشانہ ہی ہے۔ لوگ اولیاء اللہ کو اپنا ہم جنس سمجھ کر آتے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ ہی ان کی زبان پر اپنی مخلوق سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ نظام ہے۔

حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ جسم کثیف ہے اور روح لطیف ہے۔ ہماری آنکھیں کثیف ہیں کثیف چیز کو دیکھ سکتی ہیں جب نور نسبت سے روح نور ہوجاتی ہے۔ چونکہ روح لطیف ہے اس لیے لطیف چیز لطیف چیز کو دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نور ہے جب روح کی کثافت دور ہوجاتی ہے تو روح کی آنکھیں کھلتی ہیں اس وقت روح ذات حق کو دیکھتی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا (ترجمہ) اے میرے رب تو مجھے اپنا جلوہ دکھا۔ جب جناب باری تعالیٰ سے حکم ملا (ترجمہ) ہرگز تو مجھ کو نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا کہ اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تو سر کی ان آنکھوں سے مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ روح کی آنکھوں سے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو دیکھتے تھے۔ مطالبہ امت کا تھا۔ قوم مجبور کر رہی تھی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ ہم ایمان نہ لائیں گے تم پر یہاں تک کہ ہم دیکھیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر سامنے۔

اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا کہ سب کو تو نہیں دکھا سکتا جن لوگوں پر تم کو اعتبار ہے کہ یہ سچ بولیں گے دیکھ لیں۔ یعنی اللہ کو دیکھ آئیں تو ان لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیجو ہم ان کو دکھا دیں گے پھر وہ آ کر سچ بولیں گے کہ ہم نے

دیکھا تو پھر وہ لوگ کوہ طور پر آپ کے ساتھ چلے گئے یہ معاملہ تو امت کے اصرار پر ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجلی پہاڑ کے اوپر پھینکی اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ پہاڑ کی طرف دیکھو۔ پھر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم نے پہاڑ کی طرف دیکھا تجلی ظاہر کی اللہ نے تو موسیٰ بے ہوش ہوئے باقی قوم کے تمام لوگ مر گئے اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا تا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا دیکھنا یاد رہے (ترجمہ) پھر زندہ کیا ہم نے پیچھے مرنے کے تمہارے تا کہ تم شکر ادا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام اس تجلی کو برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو گئے دراصل بات یہ ہے کہ روح انسانی تجلی کو برداشت کر سکتی ہے۔ روح تو تجلی کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں یہ قوت نہیں تھی جو برداشت کرتے۔ اس لیے وہ مر گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کا قلب نور تھا۔ قلب نبوت ہونے کی وجہ سے صرف بے ہوشی طاری ہوئی ایک کیفیت بے ہوشی ہوئی جیسا کے حضور محمد ﷺ پر نزول وحی کے وقت ایک کیفیت ہوئی تھی۔ قوم موسیٰ علیہ السلام کے لوگ تو تڑپ تڑپ کر مر گئے لیکن موسیٰ علیہ السلام پر ایک کیفیت بے ہوشی طاری ہوئی جب یہ قلب انسانی نور کو برداشت کر لیتا ہے تو روح بھی برداشت کر لیتی ہے لیکن یہ جسم (خاکی) نہیں کر سکتا۔ اگر یہ جسم برداشت کر جائے تو اس کے لیے جسم کا نور ہونا ضروری ہے تب جسم بھی برداشت کرے گا۔ جب جسم بھی نور ہو جائے تو جسم اور روح کے لیے ایک ہی حکم ہے جیسے حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم نور ہے جسم کے ساتھ حضور کو (معراج) عرش ہوئی۔ جب جسم اور روح دونوں نور ہوں تو جہاں روح جا سکتی ہے وہاں جسم بھی جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ) جسم کے ساتھ معراج کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے آپ کا عالم نور میں داخل ہونا آپ کے جسم نور ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

فرمایا جب لوگوں کو مرید کیا جاتا ہے تو ہم قوت ارادی سے نور ولایت کو مرید ہونے والوں کے دلوں میں منتقل کرتے ہیں۔ اس وقت مرید کو بھی ایک کیفیت ہوتی ہے اس نور کو یہ آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اگر ان آنکھوں پر ظاہر کیا جائے تو مرید ہونے والے بھی بچ نہیں سکتے۔ ان کی آنکھوں پر یہ راز کھول دیا جائے تو لوگ مر جائیں زندہ نہیں رہ سکتے اس لیے ان آنکھوں کو یہ نور نہیں دکھایا جا سکتا۔ یہ تو روح کے اندر داخل کیا جاتا ہے جیسے کسی مکان یا رہائش گاہ کو کنکشن بجلی دیا جاتا ہے۔

قریبی لوگ:

جب انبیاء اولیاء کا اظہار ہوتا ہے تو ہمسائے اور رشتے دار زیادہ مخالفت کرتے ہیں۔ یہ قدرتی امر ہے۔ تمام انبیاء کرامؑ کے قریبی رشتہ دار مخالف رہے یا تو آخر میں ایمان لے آئے ورنہ کفر کی حالت میں خاتمہ ہو گیا۔ یہی معاملہ اولیاء اللہ کے ساتھ رہا۔ ابتداء میں حضرت قبلہ روحی فداہ کے ہمسائے مخالف رہے بعد میں آپؒ کو تسلیم کر لیا۔ فرمایا رشتہ دار حجاب رکھتے ہیں آخر میں تسلیم کر لیتے ہیں۔ طٰہٰ میاںؒ کو نماز کی حالت میں ایک رشتہ دار نے خنجر سے وار کیا جسم سے پار ہو گیا اور آپؒ زخمی نہ ہوئے۔ اور وہ بدحواس ہو کر بھاگ گیا۔

مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے حضرات کی نسبت اس قدر قوی ہے کہ طالب کے مرید ہوتے ہی قلب کو نئی زندگی ملتی ہے۔ مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایک زندہ تار جس میں بجلی کی رو دوڑ رہی ہے اس کے ساتھ مردہ تار کو جوڑ دیا جائے تو اس مردہ تار میں بھی بجلی کی رو دوڑ جائے گی پھر اس تار کو مردہ تار نہیں کہا جا سکتا۔ چونکہ وہ زندہ تار کے ساتھ معلق ہو چکی ہے اب وہ مردہ نہیں رہی اس طرح جو لوگ اولیاء اللہ کے ساتھ لگ جاتے ہیں ان میں نسبت حضور ﷺ منتقل ہو جاتی ہے دل عین الیقین ہو جاتا ہے اور اللہ کی راہ میں انسان کامیاب ہو جاتا ہے دنیا سے ایمان کے ساتھ چلا جائے گا۔ ہمارے حضرات کا یہ فیض بلا مشقت ہے۔

فرمایا کہ ہمارے حضرت امام اولیاء نے اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی ہے کہ تمام سلسلہ کے لوگ بلا مشقت فیض پائیں گے اور ہمارے آستانہ کے لوگوں کو اللہ کی راہ میں کوئی زیادہ تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی جو دنیا میں الٹے سیدھے کام کرتے ہیں اس دنیا میں ہی بھگت لیتے ہیں آگے اللہ تعالیٰ ان کو بزرگان کے صدقے میں ان کو بے حساب کر دیتے ہیں اس دنیا میں اپنا حساب بے باق کر لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے بھائی (میاں فضل احمد شاہ صاحب) سے دیپالپور کا ایک ڈاکٹر مرید ہوا۔ اس کا قلب جاری نہیں ہوا۔ اس نے مجھے (حضرت قبلہ عالم) کو خط لکھا۔ ہم نے اس کو جواب دیا کہ اس میں پیر کا قصور نہیں ہے۔ ہم لوگ مرید کرتے ہیں تو یہ مرید ایک مریض کے موافق ہے۔ مریض اپنے مرض کو نہیں جانتا وہ تو حکیم ہی جانتا ہے کہ اس کو کیا

مرض ہے تم اپنے قلب کو نہیں جانتے کہ اس میں کیا مرض ہے پیر کا کام نسبت دینا ہے اور قلب نسبت کو پکڑتا نہیں ہے تو پیر اس میں کیا کرے گا ایسے لوگ پیغمبر کی صحبت سے فیض یاب نہیں ہوتے یہ دل کی بیماری ہے جیسے منافقوں کا دل اللہ کی طرف سے ازلی طور پر مردہ ہے پیغمبر کی صحبت میں یا کسی کی صحبت میں رہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے تمہیں جو تعلیم دی ہے اس پر چلتے رہو اعتقاد رکھو گے تو کام ہو جائے اگر اعتقاد کو بگاڑو گے تو ختم ہو جاؤ گے ذکر و فکر کرتے رہو جب قلب صاف ہو جائے گا تو عشق پیدا ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ بات یہ ہے جیسے یہ بجلی جاری ہے اگر اس کے ساتھ لوہے کی دوسری تار ملاؤ تو اس کو وہ زندہ کر دے گی اس لوہے کی تار میں بجلی دوڑ جائے گی۔ اگر اس تار کے ساتھ ربڑ ملا دو تو اس کے اندر بجلی نہیں دوڑے گی وہ مردہ ہے مردہ میں بجلی نہیں دوڑتی۔ مردہ قلب میں نور نہیں دوڑتا۔ اس کے علم میں بھی نہیں آتا کہ یہ کیا بات ہے؟ پیغمبروں کا مسئلہ بھی ایسا ہے جب پیغمبر لوگوں کو کلمہ پڑھاتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ ولی اللہ لوگوں کو مرید کرتے ہیں تو یہ بھی سب مرید ہونے والوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں آگے ہر آدمی اپنے ظرف کے مطابق پاتا ہے اور اپنے ذوق کے مطابق چلتا ہے آگے کے ہم ذمہ دار نہیں لوگ اپنے ذوق کے موافق راہ سلوک طے کرتے ہیں۔

وجد و کیفیت نسبت سے ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس سلسلہ شکوریہ کے ایک بزرگ آئے انہوں نے نفی اثبات دوضربی ذکر پر بحث کی انہوں نے فرمایا کہ دوضربی ذکر میں وجد نہیں بلکہ چارضربی ذکر میں وجد ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہم اپنے مریدوں کو دوضربی ذکر کی تعلیم دیتے ہیں رات ہمارے ہاں محفل سماع ہے ہمارے مریدوں کا وجد دیکھنا۔ آپ نے فرمایا کہ وجد ذکر سے نہیں بلکہ نور نسبت سے ہے۔

نبوت اور ولایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت اور ولایت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اس کی تعلیم فرمائی ہے کہ "اے اللہ چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا انعام ہوا" انعام والے لوگ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا (ترجمہ) انعام رکھنے

والے لوگ انبیاء علیہ السلام صدیقین صالحین شہید اور وہ جوان کو محبوب رکھنے والے ہیں۔ یہ انعام والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے راستہ پر چلنے کا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ کون چل سکتا ہے اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اللہ تعالیٰ کی شادی نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی کے سامنے جھکتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ نہیں بلکہ انعام والے بندوں کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا ہے نبوت و ولایت کسب نہیں ہے بلکہ عطا ہے۔

نبوت معصوم ولایت محفوظ ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت معصوم ہے اور یہ ازلی اور غیر معزولی ہے مگر ولایت محفوظ ہے ولایت معزول بھی ہو سکتی ہے اگر کسی ولی اللہ سے غلطی ہو جائے اور اگر معافی نہ ملے تو ولایت کو معزول کر دیا جاتا ہے۔ نبوت اور ولایت کی پیدائش ایک ہی طرح سے ہے سلوک یکساں ہے درجات میں فرق ہے۔ نبوت فرض عبادت کا مقام رکھتی ہے اور ولایت کی مثال نفل عبادت کی طرح ہے جیسے نماز فرض اور نماز نفل دونوں نمازوں کو ادا کرنے کا طریقہ ایک ہے درجات کا فرق ہے۔

ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی نہ کہ بتوں سے جیسے ہارون علیہ السلام کی مثال موسیٰ علیہ السلام سے دی جاتی ہے اسی طرح علی علیہ السلام کی مثال نبی اکرم ﷺ سے دی جائے گی نہ کہ کفار کے بتوں سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور آپ کے مددگار حضرت ہارون علیہ السلام تھے کلمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تحت حضرت ہارون علیہ السلام آپ کے معاون و مددگار تھے اس طرح کلمہ طیبہ کے تحت حضرت علی علیہ السلام مددگار و معاون حضور نبی ﷺ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبی ہیں اور حضرت علی علیہ السلام مظہر العجائب (نئی چیز کے ظاہر کرنے والے) ولی اللہ ہیں اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت میں نبوت کے بعد ولایت کا دروازہ کھولا ہے تاکہ امت کو نبوت کا فیض دے کر پاک کیا جائے۔

ولایت سینے کی پیدائش ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت دلوں کی پیدائش ہے اس کا نطفہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چراغ سے چراغ جلایا جاسکتا ہے یعنی ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن کیے جاسکتے ہیں اور بیاولیاء اللہ کے دل ہدایت کے جلتے ہوئے چراغ ہیں جو شخص بھی شیخ کامل پر اعتقاد لاتا ہے اور اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے احکام پر عمل کرتا ہے اللہ کی راہ میں کامیاب ہو جاتا ہے برگزیدہ کر دیا جاتا ہے پیر کامل کا ولی ہونا شرط ہے باپ بیٹا یا قوم ہونا شرط نہیں جس طرح مدرس کا عالم ہونا شرط ہے عالم کا باپ یا بیٹا ہونا شرط نہیں اور نہ ہی ذات یا قوم شرط ہے عالم ہوگا تو بچوں کو پڑھائے گا اسی طرح پیر ولی ہوگا تو مریدوں کو کامل کرے گا۔

قرآن پاک سے ثبوت تصوف:

(ترجمہ) جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے جو تمہیں بتلاتا ہے ہماری آیات اور تم کو پاک کرتا ہے علم وحکمت سے اور کتاب الٰہی سے تم کو جو تعلیم کرتے رہتے ہیں جس کی تمہیں خبر نہیں تھی۔

تصوف:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ طریقت رسول ﷺ۔ جسم پانی سے پاک ہوتا ہے اور دل اللہ کے نور سے تصوف دلوں کو پاک کرنے کا علم ہے۔ آیات مذکورہ بالا میں ”علم و حکمت سے پاک کرنا“ تصوف کی جانب اشارہ ہے ارشاد فرمایا دل دینا شرط ہے دل کو پاک کرنا اولیاء کا کام ہے مسلمانوں کو فیض نبوت پہنچایا جائے اور انسان کو اللہ اور رسول کے احکامات پر عین الیقین کرایا جائے اور طالبین حق کو پاک کر کے برگزیدہ کر دیا جائے۔ نبوت و ولایت اپنے قلب سے قوت ارادی کے ساتھ طالبین کے سینے میں نور حق داخل کرتے ہیں انبیاء اولیاء سے قلبوں کو روشنی پہنچتی ہے پھر وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اندھیرے میں تھے نبی سے ولی کی نسبت ہوتی ہے اور ولی سے مرید کو۔ مرکز ایک ہے شاخیں مختلف ہیں اور نام بھی۔ ولایت سے طلب کرتا ہے طلب سے ملے گا مرید کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ دلوں کو نبوت کا فیض دینا ہے۔ مرید کو اللہ کی راہ میں کامیاب کرانا قلب عین الیقین ہو جاتا ہے آگے چل کر ذکر وفکر عبادت وریاضت کرنے سے قلب بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

عبادت سے قلب پاک نہیں ہوتا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو (علم وحکمت) سے پاک کرنا نبوت اور ولایت کا کام ہے۔ عبادت اور ریاضت سے قلب پاک نہیں ہوتے اگر عبادت وریاضت سے قلب پاک ہوجاتے تو نبوت وولایت کے پاس جانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور لوگ خود ہی عبادت وریاضت سے پاک ہوجاتے۔ علماء بنی اسرائیل خود ان کی عبادت ان کے کام نہ آسکی دلوں کو پاک کرنا آسان کام نہیں ہے۔ انبیاء علیہ السلام واولیاء اللہ نے صرف زبان (کلام سے نہیں) بلکہ نور حق سے قلبوں کو پاک کیا ہے قلب پاک ہوجاتے ہیں تو عبادت بھی پاکیزہ ہوجاتی ہے اگر قلب پاک نہیں ہوتے تو عبادت وریاضت بھی ناقص ہے یہ قلب عرش اللہ ہے اور سینہ اس کا صحن ہے جب تک قلب صاف نہیں ہوگا اللہ کی معرفت نہیں ہوگی بادشاہ محل میں اس وقت آتا ہے جب محل صاف ہوگا قلب انسان بھی اللہ تعالیٰ کے محل کے موافق ہے یہ صاف ہوجائے گا تو ذات باری تعالیٰ داخل ہوگی۔ جیسے یہ برتن وغیرہ صاف کیے جاتے ہیں برتن تو صاف ہوجاتے ہیں مگر برتن کی غلاظت صافی سے لگ جاتی ہے پھر صافی کو بھی صاف کرنا پڑتا ہے صفائی کرنے سے مرید کا قلب تو صاف ہوجاتا ہے مگر مرید کے قلب کی غلاظت پیر کی طرف منتقل ہوجاتی ہے پھر پیر کو اس کی صفائی کرنا پڑتی ہے جیسے صافی کو دھونا پڑتا ہے۔

نور ایمان تو نبی سے ملے گا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دولت ایمان نبی سے ملے گی۔ اللہ کو ماننے سے ایمان نہیں ملتا۔ جب تک نبی پر ایمان نہ لائیں کیونکہ تقسیم ایمان تو نبوت کے ہاتھ سے ہے۔ اللہ کو ماننے سے صلہ مل جائے گا۔ ابلیس کو بھی اس کی عبادت کا صلہ مل گیا اللہ نے دوست نہیں بنایا۔ نافرمانی پر مردود بارگاہ خداوندی ہوا۔ اللہ کی اطاعت پیغمبروں پر ایمان لانا ہے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ہے۔ اس کے آگے جھک جانا ہے (ترجمہ) نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو فیض نبوت دینے کے لیے ولایت کا دروازہ کھولا ہے ولایت نائب نبی ہے۔ مندرجہ بالا آیت کریمہ میں (ترجمہ) کا اشارہ نائب نبی ولایت کی طرف سے ہے ولایت کا دروازہ تا قیامت کھلا رہے گا اور فیض نبوت کی تقسیم ولایت کے توسط سے ہوتی رہے گی ولایت ظل نبوت ہے۔

پیر کامل سے ارادت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ پیر کامل پر ارادت لانا ضروری ہے۔ ارادت سے فیض ہوتا ہے۔ عقیدت کا دروازہ کھولنا ضروری ہے عقیدت نہیں ہوگی تو فیض نہیں ہوگا جیسے ایک برتن ہے اگر پانی کے لیے منہ نہ کھولیں تو پانی اندر کیسے داخل ہوگا اسی طرح پیر سے محبت اور عقیدت کا دروازہ کھولنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ برتن قلعی کرنے کے لیے دیا جاتا ہے قلعی گر اس کو صاف قلعی کرتا ہے اس طرح پیر کو دل دینا شرط ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا (ترجمہ) صادق لوگوں سے لگ جاؤ۔ یعنی صادق لوگوں کی پیروی کرو ان پر ارادت لاؤ عقیدت اور محبت ضروری ہے جیسے درخت کی جزیات پھل میں منتقل ہوجاتی ہیں اسی طرح پیر کامل (صادقین) کے ساتھ لگ جانا ہے۔ صادق لوگوں کی صفات ساتھ لگنے والوں میں منتقل ہوجائیں گی۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جمال ہم نشیں درمن اثر کرد
وگرنہ ہماں خاکم کہ ہستم

فیض کی بیعت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کسی پیر سے فیض نہ ملے وہ شخص دوسری جگہ فیض کی بیعت کرسکتا ہے۔

بہترین تبلیغ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علماء اگر صاحب معرفت ہوں اور نور نسبت رکھتے ہوں تو بہترین تبلیغ کرسکتے ہیں۔

تبلیغ کے لیے انتظام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کے لیے مہمانوں کے لیے جگہ اور خوراک کا بندوبست مبلغ کو ضرور کرنا چاہیے اس کے بغیر مہمانوں کو دقت ہوتی ہے اور تبلیغ میں بھی حرج ہوتا ہے۔

دنیا میں نسبت نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے میں بڑی بڑی گدیوں کے

سجادگان اور پیر لوگ بزرگان اسلاف کے راستے سے ہٹ گئے ہیں اب ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ میں تمام نسبت یکجا کرکے ازسرنو اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے۔ اب اس سلسلے کے علاوہ دنیا میں نسبت کہیں نہیں ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نسبت عطا کرنا چاہتے ہیں اس کو اس سلسلے میں منسوب کردے گا ہماری نسبت ظاہر نور خدا ہے۔

درجات بلند:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تکالیف میں روحانی درجات جلد بلند ہوتے ہیں۔

خواہشات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اولیاء لوگوں کی نفس کی خواہشات بند کرنے کے لیے آتے ہیں لیکن لوگ ان انبیاءاور اولیاء کے پاس خواہشات لے کر آتے ہیں یعنی دنیاوی کام کی تکمیل کے لیے آتے ہیں۔

نسبت میں فرق نہیں آئے گا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کہ ہر چیز میں فرق آگیا ہے لیکن حضور ﷺ کی نسبت اولیاء اللہ میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ قیامت تک ایسے ہی کام کرے گی۔ حضور پاک ؐ سے لیکر آج تک ایک جیسی نسبت آرہی ہے کہیں فرق نہیں آیا اگر فرق ہوتو لوگ ہدایت پر نہیں آسکتے۔

پرانی بات:

آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپ سے عرض کی کہ جیسے پہلے زمانے میں بزرگ ہوتے تھے داتا صاحب خواجہ معین الدین اور بابا فرید اب ان جیسے بزرگ نہیں ہیں آپ نے فرمایا یہ تم نے پرانی بات کہی ہے ان بزرگوں کے دور حیات میں بھی لوگ ایسے ہی کہتے تھے کہ پہلے والے بزرگ تھے اب نہیں ہیں۔

سب بافیض ہو جاتے ہیں:

ایک مرید نے عرض کی کیا غیر مرید کو بھی فیض ملتا ہے آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ ہر

آنے والا فیض پاتا ہے لیکن مرید اور غیر مرید کے فیض پانے میں کچھ فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی درخت کے سائے کے نیچے بیٹھے جب تک بیٹھا ہے سایہ لیتا رہے گا لیکن مرید کو ہر وقت فیض ملتا رہے گا چاہے دور ہو نزدیک فرمایا سڑک سے گزرنے والے لوگ جو ہم کو محبت سے دیکھتے ہیں ان کو بھی فائدہ پہنچتا ہے فرمایا ہمارا ہاتھ کروڑوں لوگ بھی تھام لیں ہر ایک کو یکساں فیض ملے گا۔

کتابی طریقت:

قیام سکھر کے دوران حضور قبلہ عالم ایک دن بازار سے گزر رہے تھے ایک دکان پر چند صوفی طریقت پر بات کر رہے تھے حضور قبلہ عالم نے ان کی باتیں سن کر آخر میں فرمایا تم کتابی طریقت بیان کر رہے ہو حقیقت اور معرفت سے تم واقف نہیں (راہ سلوک میں سالک کی خود بیتی سے تم ناآشنا ہو)

حشر میں پہچان:

کسی نے حضور قبلہ عالم سے عرض کی حضور آپ کے پاس اتنے مرید ہیں حشر میں آپ کیسے پہچانیں گے کہ یہ ہمارا مرید ہے آپ نے فرمایا جس میں ہم ہوں گے اس کو ہم پہچان لیں گے۔

ادب بزرگان دین:

حضرت قبلہ روحی نے ارشاد فرمایا کہ بزرگان دین کا ادب نور نسبت کی وجہ سے ہے ہم مریدوں کو نہیں کہتے کہ تم ہمارا ادب کرو جب دلوں کو نور نسبت پہنچتا ہے تو خود لوگ تعظیم کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء کی تعظیم کرنے سے فوائد مرید کو پہنچتے ہیں ہمیں انبیاء اولیاء کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ تعظیم کرنے سے ابلیس اسے چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور ابلیس کہتا ہے جب میں ان کے باپ کے آگے نہیں جھکا تو میں ان کے آگے کیوں جھکوں جس شخص کا مرتبہ جتنا بڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اتنا ہی ادب کروائے گا حضور ﷺ کا مرتبہ مخلوق میں سب سے بڑا تھا آپ کو جانوروں اور پتھروں نے بھی سجدہ کیا۔ آپ کے اصحاب نے اپنے رسول کی ایسی تعظیم کی کہ پہلی امتیں اپنے نبی کی اتنی تعظیم نہ کرسکیں اور تعظیم کی مثال قائم کردی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سجدہ دو قسم کا ہے (۱) سجدہ عبادت صرف اللہ کے لیے ہے (۲) سجدہ تعظیم۔ اللہ تعالیٰ نے سجدہ تعظیم اپنے بندوں کو کروایا

ہے اس کا قرآن پاک میں ثبوت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ تعظیم کروایا سجدہ تعظیم کی منع قرآن پاک میں نہیں ہے۔

روایت ہے وفد عبدالقیس اونٹوں پر سوار ہو کر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں مدینہ شریف حاضر ہوا اور حضور پاک کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا (ابوداؤد۔الحدیث) اگر پاؤں پر گرنا شرک ہوتا تو حضور پاک انہیں منع فرما دیتے کہ شرک نہ کرو حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ علماء ہمارے پاس آئے اور متاثر ہوئے اور کہنے لگے آپ مریدوں کو سجدہ تعظیم سے منع کر دیں تو ہم سب آپ کے مرید ہوتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے اپنے بزرگوں کو تعظیم مشائخ کرتے ہوئے دیکھا ہے فرمایا (ایک بزرگ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے راستے میں آپ کے مرید نے آپ کو بوسہ دیا اور آپ نے فرمایا کہ اور جھکو اس نے گھوڑے کے پاؤں کو بوسہ دیا آپ نے فرمایا کہ اور جھکو اس نے گھوڑے کے کھڑے ہونے کی جگہ کو بوسہ دیا اس بزرگ نے فرمایا کہ تم جتنی دفعہ جھکے ہو اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مراتب بڑھا دیئے ہیں۔) حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عالم روحانیت میں میں نے سجدہ تعظیم کا مسئلہ مراقبے میں حضور ﷺ کی درگاہ میں پیش کیا آپ نے فرمایا کہ سجدہ تعظیم کا حکم ہے نہ حرمت۔ سورۃ الحج آیت نمبر 36 بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

مار نے ادب سکھایا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب بوڑھا ہو گیا اس نے ایک بار بھیڑیے اور لومڑی سے دوستی لگائی اور ان سے کہا تم شکار پھنسا کر لایا کرو میں شکار کر لیا کروں گا ہم تینوں بانٹ کر کھا لیا کریں گے بھیڑیے اور لومڑی نے شیر کی بات سے اتفاق کیا وہ دونوں ایک گائے پھنسا کر شیر کے پاس لے آئے شیر نے گائے کو ایک تھپڑ مار کر ہلاک کر دیا پھر شیر نے بھیڑیے سے کہا کہ اب تو تقسیم کر۔

بھیڑیے نے یوں تقسیم کی کہ گائے کا سر کلیجی گردے مجھے دے دو کچھ گوشت لومڑی کو دے دو شیر نے ایک تھپڑ بھیڑیے کو رسید کیا بھیڑیا دور جا گرا پھر شیر نے لومڑی سے کہا اب تو تقسیم کر لومڑی نے عرض کی یہ گائے کا سر کلیجی آپ ابھی تناول کر لیں کچھ گوشت دوپہر کو کھا لیتا باقی گوشت

شام کو کھالینا شیر لومڑی کی اس تقسیم سے بہت خوش ہوا اور شیر نے لومڑی سے کہا کہ تجھے آداب دشاہی کس نے سکھائے لومڑی نے عرض کی کہ بھیڑیے کی پٹائی نے مجھے آداب بادشاہی سکھا دیئے ہیں۔

ولی کی تین صفات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ میں تین صفات ہوتی ہیں زمین کی طرح بردبار بارش کی طرح امتیاز نہ کرنے والا اور سورج کی طرح فیض رساں۔

عشق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عشق کی پیدائش قلبوں میں ہوتی ہے عشق ایک آگ ہے جو جیتے جی ہی عاشق کی جان کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے عشق ایک سمندر بے کنارہ ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جو اس سمندر میں اتر گیا جان سے ہاتھ دھو بیٹھا عشق اپنے محبوب کو جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے محبوب کی رضا عاشق کی زندگی ہے عاشق محبوب کی پوجا کرتا ہے عشق رضا ہے۔

عشق ایک خون کا سمندر ہے:

حضرت ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز نے عرش پر ایک خون کا سمندر دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں عرش پر خون کا ایک سمندر دیکھتا ہوں یہ خون کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے شبلی یہ میرے عاشقوں کا خون ہے۔ یہ سمندر جو تم دیکھتے ہو یہ مجھ سے عشق کرنے والوں کے خون سے لبریز ہے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت کو عشق عطا فرمایا گیا حضور ﷺ سے قبل کی امتوں کو عشق نہیں دیا گیا صحابہ کرام کو نبی کریم ﷺ سے عشق تھا جب عشق ہو جائے گا تو اس عشق کا تعلق نبی سے ہوگا یا پیر سے یہی اللہ کا عشق ہے۔

عشق کی خاصیت ہے قربان ہونا اصحاب کرام نے حضور ﷺ کی رضا کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں امتحان میں ڈالنا محبوب کا کام ہے اور جان نثار کر دینا عاشق کا کام حضور غوث الاعظم نے فرمایا کہ اگر محبوب مصیبتوں کا پہاڑ بھی عاشق پر بھیجے تو عاشق اپنا سر نہیں ہٹاتا ہر مصیبت جو یار کی طرف سے نازل ہوتی بخوشی قبول کرتا ہے عشق عطیہ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ سب کے

محبوب ہیں اور مخلوق محبت ہے محبوب کی پوجا کی جاتی ہے عشق سب کچھ قربان کر دینے کا ارادہ ہے فرمایا عشق کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں نہ اس میں سوچنے کا مادہ ہے محبوب کے سوا کوئی دیگر سوچ نہیں رکھتا محبوب کی یاد ہی مقصد زندگی ہے۔

فرمایا کہ عشق کا مادہ ہر انسان میں ہوتا ہے لیکن انسان اس کا استعمال غلط کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو عشق کا مادہ انسان میں اس لیے رکھا ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اللہ سے عشق کرے لیکن انسان اس عشق کو نفسی طور پر استعمال کرتا ہے جیسے مخلوق کا مخلوق سے عشق یہ نفسی ہے بعض لوگ پیدائشی طور پر اللہ سے عشق رکھتے ہیں بعض لوگ عشق نفسی میں مبتلا ہوئے لیکن اللہ نے اپنے دوستوں کے وسیلے سے ان کے نفسی عشق کو عشق حقیقی میں تبدیل کر دیا۔

حکایت:

ایک دفعہ ایک بزرگ کے پاس ایک آدمی بیعت کرنے کی غرض سے گیا آپ نے اس سے دریافت کیا کیا تو نے عشق کیا ہے وہ آدمی شرمانے لگا آپ نے فرمایا اس میں شرمانے کی بات نہیں اس نے اپنے عشق نفسی کا اقرار کیا آپ نے فرمایا آؤ تمہارے عشق نفسی کو عشق حقیقی میں تبدیل کر دیں عشق نفسی کا تعلق۔ صورت وصف سے ہوگا۔ عشق صورتی۔ عشق صفاتی۔ عشق حقیقی (حقی)۔ عشق صورتی۔ شیریں فرہاد کا عشق۔ صفاتی۔ بادشاہ محمود ایاز عشق حقی لیلیٰ و مجنوں۔ عشق صورتی کا تعلق صورت و شکل سے ہوگا صورت بگڑ جائے گی تو عشق بھی ختم ہو جائے گا۔ عشق صفاتی اوصاف سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بادشاہ محمود کو ایاز کے اوصاف و خصائل سے عشق تھا مگر مجنوں کو نہ تو صورت سے غرض تھی اور نہ ہی اوصاف سے تعلق۔ مجنوں کو لیلیٰ کے عشق سے غرض تھی چونکہ اس کی روح سے عشق تھا اسے عشق حقیقی کہتے ہیں۔

حکایت:

حضرت عبداللہ ابن مبارک آپ کا اللہ سے بڑا تعلق تھا ابتداء میں آپ عشق نفسی میں گرفتار تھے ایک دن آپ شام کو ایک دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہ عورت اپنے مکان کی کھڑکی سے جھانکتی رہی آپ اس کی دید میں اس قدر محو ہوئے کہ آثار صبح نمودار ہو گئے مسجد سے اذان کی آواز آئی تو آپ کو احساس ہوا کہ رات گذر گئی ہے ابھی سوچ میں تھے کہ رات اتنی جلدی

گذر گئی کہ غیب سے آواز آئی کہ اے عبداللہ تو نے ایک عورت کے عشق میں تمام رات گذار دی اور تجھے خبر بھی نہ ہوئی تم ہمارے پاس کیا منہ لے کر آؤ گے بس یہ بات سن کر آپ کی دنیا بدل گئی توبہ کی اور مقبول بارگاہ خداوندی ہوئے۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے فرمایا کہ ہند کے لوگ عشق رکھتے ہیں عشق کی راہ سے اللہ تعالیٰ تک پہنچنا آسان ہے مخلوق نفسی عشق میں مبتلا ہے کوئی مال و دولت کا عشق رکھتا ہے اس طرح سے مخلوق نفس اور خواہشات کا شکار ہے۔ جب مخلوق اولیاء سے رجوع کرتی ہے اور ان پر ارادت لاتی ہے تو وہ لوگ ان کے دلوں سے خواہشات نفسی کو کاٹ دیتے ہیں اور وہ خواہشات جن سے وہ محبت کرتے ہیں کی شکل وصورت بگاڑ دیتے ہیں اس طرح سالکوں کے قلوب دنیا سے کٹ جاتے ہیں چونکہ ان کے دلوں میں اللہ کی محبت کا بیج بو دیا جاتا ہے اس طرح سے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں جب تک دل صاف نہیں ہوگا اللہ اس کے رسول کی محبت پیدا نہیں ہوگی جس طرح موسم برسات میں خودرو پودے اور گھاس وغیرہ خود زمین سے نکل آتے ہیں اس طرح نفسی عشق اور خواہشات قلب میں پیدا ہوتی رہتی ہیں جب قلب پاک اور صاف ہو جاتا ہے تو اللہ کی محبت قلب میں سما جاتی ہے اس تعلیم ذکر و فکر سے قلب پاکیزہ ہو جاتا ہے آپ نے حکایت فرمائی۔

حکایت:

ایک بادشاہ نے ایک نہایت حسین لونڈی خریدی اسے اپنے محل میں لے آیا بادشاہ اسے بہت چاہنے لگا تھا بادشاہ نے اس کے لیے عمدہ انتظام کیا اور اس کی ضروریات کو پورا کیا اس کی دلجوئی کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اکثر وہ اداس اور کھوئی کھوئی سی رہتی بادشاہ نے محسوس کیا اس کنیز کو اس سے رغبت خاص نہیں ہے تمام آسائش کے باوجود وہ اداس اور غمگین رہتی ہے اور اس کی صحت بھی دن بدن خراب ہو رہی ہے بادشاہ نے اس کے علاج معالجہ کی طرف خصوصی توجہ کی بہت علاج کیا لیکن اس کی صحت دن بدن خراب ہوتی گئی۔

بادشاہ بہت پریشان تھا کیونکہ اسے لونڈی سے دلی لگاؤ تھا کچھ ایام گذرنے کے بعد ایک نامور طبیب کا گذر ہوا بادشاہ نے اسے مشورے کے لیے بلوایا اور اس کنیز کے تمام حالات بتلائے اور تفصیلات مرض سے آگاہ کیا اور تمام آسائش جو میسر تھی تفصیلاً بتائیں طبیب نے اس لونڈی کا معائنہ کیا اور بادشاہ کو بتایا کہ مرض قابل علاج ہے اور اسے کوئی جسمانی عارضہ نہیں ہے یہ

صرف عشق میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ صحت یاب نہیں ہو رہی اور اسے عشق پر اختیار بھی نہیں یہ بات سن کر بادشاہ پریشان ہوا اور طبیب سے کہا کہ اب اس کا کیا ہو سکتا ہے خوف کی وجہ سے وہ اپنے عشق کا اقرار بھی نہیں کرے گی تو اس کا علاج کیسے ممکن ہے۔

طبیب نے مشورہ دیا کہ آپ مطمئن رہیں اب یہ میرا کام ہے۔ بس جس چیز کی ضرورت ہو مجھے مہیا کر دیں یہ چند دنوں میں ہی صحت یاب ہو جائے گی اب آپ اس کا علاج کرائیں بادشاہ نے طبیب سے کہا کہ تم اس کا علاج کرواور جس چیز کی ضرورت مجھے بتادو طبیب نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو تمام شہروں کے نام سے واقف ہو جب وہ مطلوبہ آدمی آ گیا تو طبیب نے اس سے کہا شہروں کے نام بلند آواز سے پڑھو جونہی ایک شہر کا نام لونڈی نے سنا تو اس کا دل زور زور سے دھڑ کا نبض تیز ہو گئی طبیب کو سمجھ آ گئی کہ لونڈی کا اس شہر سے خاص تعلق ہے اگلے دن پھر لونڈی کا معائنہ کیا گیا اور اس شہر کے محلوں کے نام اس لونڈی کے سامنے پڑھے گئے ایک محلے کا نام سنتے ہی لونڈی کی دل کی دھڑکن پھر تیز ہو گئی طبیب نے جان لیا کہ لونڈی کی چاہت اس محلے میں رہنے والے سے ہے آئندہ معائنہ پر اس محلے میں رہنے والوں کے نام لونڈی کے سامنے بتائے گئے جب لونڈی کے محبوب کا نام آیا تو اس کی دھڑکن میں بہت اضافہ ہوا کیونکہ محبوب کے نام سے دل میں خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے پس طبیب نے سمجھ گیا کہ لونڈی اس نام کے آدمی کو چاہتی ہے۔ بس اب طبیب نے بادشاہ کو تمام معاملہ سمجھا دیا۔

بادشاہ نے اس آدمی کو تلاش کروا کر بلوایا اور طبیب کے حوالے کیا جب اس نوجوان کو لونڈی کے سامنے لے جایا گیا تو لونڈی نے اپنے محبوب کو دیکھا اور اس کے سامنے اس آدمی کو روزانہ پیش کیا جاتا اس سے لونڈی کی صحت میں تبدیلی واقع ہونے لگی اور چند ہی روز میں اس کی صحت بحال ہونے لگی چونکہ لونڈی کو اس شخص کے حسن وخوبصورتی سے لگاؤ تھا اس لیے اس کی جدائی اور عشق کی شدت کی وجہ سے صحت خراب ہو گئی تھی اب جو دیدار یار میسر ہوا تو لونڈی کی صحت میں اضافہ ہونے لگا اب طبیب نے اس نوجوان کو ایسی دوا دی جس سے اس کا حسن مائل بہ زوال ہوا اور دن بدن اس کے حسن و جمال میں فرق پڑنے لگا وہ بیمار ہو گیا یہاں تک کے اس کا ظاہری حسن ختم ہو گیا طبیب روزانہ اس نوجوان کو لونڈی کے سامنے بٹھاتا پھر بادشاہ کو بتاتا بادشاہ صحت مند تھا اور وہ نوجوان روز بروز کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا تھا نوجوان سے عشق ختم ہو گیا لونڈی کے

دل میں اس نوجوان کا صورتی عشق تھا وہ بھی ختم ہو گیا اب بادشاہ کے ساتھ لونڈی کا عشق ہو گیا آخر وہ دن بھی آیا جب لونڈی نے اس نوجوان کو دیکھ کر منہ پھیر لیا طبیب اپنے مقصد کو پہنچا لونڈی کا دل اب بادشاہ کی طرف مائل ہو چکا تھا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اولیاء اللہ کے پاس آتا ہے اور ارادت اختیار کرتا ہے تو ہم لوگ اس کے دل سے دنیاوی عشق و محبت نکال دیتے ہیں اور حکمت سے اس کی چاہت والی چیز کی شکل و صورت تبدیل کر دیتے ہیں اور سالک اس نفسی چاہت سے خود ہی منہ پھیر لیتا ہے پھر اللہ اور اس کے رسول کی چاہت اور لذت اسے عطا کی جاتی ہے پھر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور پیر کامل کے عشق میں اسیر ہو جاتا ہے دنیاوی لذتوں سے منہ پھیر کر فعل بندگی اختیار کر لیتا ہے اور صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بن جاتا ہے فرمایا عشق ایک آگ ہے عشق کی آگ جہنم کی آگ سے بھی زیادہ ہے آگ میں جل کر خود بھی آگ ہو جاتا ہے جیسے لوہے کو آگ میں ڈال دو اب خود بھی وہی کام کرے گا جو آگ کرتی ہے۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت عمرؓ سفر سے واپس تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور صلعم نے ان سے فرمایا کہ اے عمر تم باہر سے آئے ہو دوران سفر کا کوئی مشاہدہ بیان کرو۔ آپ نے عرض کیا بندہ ایک علاقے سے نکلا وہاں ایک گاؤں تھا۔ میں اس قریہ میں گیا اور وہاں پر والدین نے ایک لڑکی اور لڑکے کو قتل کر دیا وہ عاشق و معشوق تھے ایک دوسرے کی چاہت رکھتے تھے عشق میں مبتلا تھے برائے کرم آپ بتا دیں وہ جنت میں ہوں گے یا کہ دوزخ میں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حضور ﷺ نے ان کی ارواح کو حاضر کیا اور دریافت حال کیا انہوں نے جواب دیا ہمارا نام دوزخیوں کی فہرستوں میں پکارا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ ہم جنت میں ہیں یا دوزخ میں ہم عشق کی آگ میں فنا ہو کر آگ ہو گئے ہیں۔ ہمیں جنت اور دوزخ کا احساس ہی نہیں عشق کی آگ جہنم کی آگ سے بھی شدید ہے۔

فرمایا کہ حضرت ابو بکر شبلیؒ بہت بڑے بزرگ تھے آپ حضرت جنید بغدادیؒ سے مرید اور ارادت رکھتے تھے آپ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک حسین لڑکی پر نظر پڑی جو سر سے ننگی تھی آپ نے اس لڑکی سے کہا کہ اے لڑکی اپنا سر ڈھانپ اس لڑکی نے کہا "حسین پھول سر نہیں ڈھانپتے" اس جواب سے حضرت شبلی پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی اور بے اختیار آپ کی

زبان اقدس سے اللہ اللہ کا نعرہ بلند ہوا اور وہ لڑکی جل کر راکھ ہوگئی۔ آپ اس بات سے بہت پریشان ہوگئے آپ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی میں نے تو اس لڑکی کو نہیں مارا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شبلی جب تم نے پہلی دفعہ اللہ کہا تو اس لڑکی نے میرا جمال دیکھا اور دوسری دفعہ جب تم نے اللہ کہا وہ میرے جمال پر عاشق ہوگئی جب تم نے تیسری بار اللہ کہا تو یہ لڑکی میرے عشق میں جل کر راکھ ہوگئی۔

حضرت بی بی زلیخا سیدنا یوسف علیہ السلام کے عشق میں مبتلا ہوئیں دیوانہ ہوگئیں (یاد یار ہی ان کی زندگی بن گئی) آپ نابینا ہوگئیں ایک دن حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کہیں تشریف لے جارہے تھے آپ سڑک پر بیٹھی تھیں جب ان کی سواری سامنے سے گزری تو نابینا ہونے کے باوجود یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا اور آپ کو آواز دی حضرت یوسف ٹھہر گئے اور پوچھا کہ تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے؟ کہا کہ میں زلیخا ہوں اے یوسف کیا تم مجھے نہیں پہچانتے میں نے تو اپنی زندگی تیرے عشق میں گذار دی۔ بی بی زلیخا نے عرض کی ذرا اپنا ہاتھ تو میری طرف بڑھایئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ بی بی زلیخا نے آپ کا دست مبارک دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے منہ کے قریب کیا اور اتنے زور سے آہ کھینچی کہ سانس کی گرمی سے کوڑا جو آپ کے دست اقدس میں تھا زمین پر گر پڑا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بی بی زلیخا نے عشق کی شدت سے جو آہ کھینچی تو حضرت یوسف علیہ السلام کا دست مبارک سوزش آہ سے جل گیا اور کوڑا جو آپ اپنے دست مبارک میں رکھتے تھے چھوٹ کر زمین پر گر گیا۔

عشق عقل نہیں رکھتا:

فرمایا کہ عشق سوچتا نہیں نفع ونقصان کی پروا نہیں کرتا چونکہ عشق عقل نہیں رکھتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم ایک چھری اور برتن لے کر میرے بندوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم سے اللہ تعالیٰ نے انسانی گوشت کا ٹکڑا مانگا ہے جو بھی تمہارا مطالبہ پورا کردے وہی ہمارا دوست بندہ ہے چنانچہ آپ چھری اور برتن لیکر لوگوں کے پاس گئے اور ان سے گوشت کا ٹکڑا اللہ کے لیے مانگا کسی نے نہ دیا کسی نے اعتراض کیا کہ اللہ کو گوشت انسانی کی کیا ضرورت ہے؟ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ آخر آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اور اس سے بھی اپنا سوال دھرایا اس آدمی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے مانگا ہے آپ نے فرمایا ہاں پس یہ بات

سنتے ہی اس نے چھری لے کر اپنے بدن سے گوشت کا لوتھڑا کاٹ کر برتن میں رکھ دیا جب آپ وہاں سے جانے لگے تو اس آدمی نے سوال کیا اے نبی اللہ نے کونسی جگہ یعنی جسم کے کس حصے کا گوشت طلب فرمایا آپ نے فرمایا یہ تو مجھے حکم نہیں فرمایا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو نا معلوم کونسے حصے کا گوشت درکار ہو پھر اس نے دوبارہ چھری اٹھائی اور پھر اس نے اپنے جسم کے مختلف حصوں سے گوشت کاٹ کر آپ کے برتن میں بھر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوئے آپ گوشت کا برتن لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارب میں نے تیرے عاشق بندے کی زیارت کی واقعی وہ عاشق صادق ہے جس نے اپنے تمام جسم کا گوشت کاٹ کر میرے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ ہم نے تو معیار دوستی ایک گوشت کا ٹکڑا رکھا تھا یہ کام تو تم بھی کر سکتے تھے اور صف عاشقاں میں شامل ہو سکتے تھے یہ تو ہماری مہربانی ہے کہ تمھیں نبی بنایا ہے ورنہ میرا عاشق تو تم نے دیکھ لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گئے۔

عشقِ مجنوں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مجنوں کو لیلیٰ کی روح سے عشق تھا۔ یہ صورتی عشق نہیں تھا روحی عشق تھا ایک مرتبہ لیلیٰ خیرات تقسیم کر رہی تھی بھکاری اپنے برتن لیے قطار میں کھڑے تھے "مجنوں" بھی مٹی کا ایک برتن لے کر قطار کے آخر میں ٹھہر گیا جب مجنوں کی باری آئی تو لیلیٰ نے مجنوں کا کاسہ ہاتھ میں لیا اور زمین پر دے مارا۔ مجنوں کا کاسہ ٹوٹ گیا لیلیٰ نے مسکرا کر کچھ کہا اور اندر چلی گئی۔ گداگروں نے مجنوں سے کہا تو بہت ہی بدنصیب ہے تجھے تو خیرات بھی نہیں دی اور برتن بھی توڑ دیا۔ مجنوں نے کہا اے لوگو مجھے خیرات کی ضرورت نہیں تھی دیدار یار مقصود تھا درخواست کی کہ خیرات مجھے بھی دے لیلیٰ نے کہا تجھے کیا دوں۔ صدقہ تو تیرا ہی تقسیم کر رہی ہوں فرمایا کہ ایک دفعہ سید الساجدین سیدنا زین العابدین علیہ السلام نے مجنوں سے پوچھا کہ خلافت کس کا حق تھا؟ مجنوں نے کہا کسی کا نہیں میری لیلیٰ کا حق تھا...... یہ تاج خلافت میری لیلیٰ کو پہنا دو۔

عشقِ محمود وایاز:

ارشاد فرمایا کہ محمود کو ایاز سے صفاتی عشق تھا۔ محمود بادشاہ غزنی ایاز کی خوبیوں کی وجہ سے

عشق رکھتا اور اسے چاہتا تھا ایک دفعہ محمود خربوزہ کھا رہا تھا۔ ایاز بھی آ پہنچا۔ محمود نے ایک خربوزہ ایاز کو دیا اور کہا کہ کھالو ایاز نے اسے کاٹا اور مزے لے لے کر کھانے لگا۔ محمود نے پوچھا کہ خربوزہ کیسا ہے؟ ایاز نے عرض کی کہ بہت اچھا ہے محمود نے ایاز کے خربوزہ میں سے تھوڑا لے کر چکھا وہ بہت تلخ تھا کڑوا تھا۔ محمود نے کہا کہ تم نے یہ کڑوا تلخ خربوزہ کیوں کھایا۔ ایاز نے عرض کہ آپ کی عطا تھی میں کیسے برا جانتا۔

عشق ایک چور کا:

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ سے ایک بادشاہ نے فتویٰ طلب کیا آپ نے انکار فرمایا اور بادشاہ نے آپ کو قید خانے میں ڈال دیا وہاں اس قید خانے میں ایک مشہور و معروف چور تھا جب چور کو یہ علم ہوا کہ امام صاحب بزرگ وقت جیل میں ہیں تو وہ امام صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ اس چور نے امام صاحب سے عرض کی کہ یا حضرت مجھے چوری کرنے سے عشق ہے اور اس عشق میں اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹوا چکا ہوں اب گردن کی باری ہے۔ آپ تو اللہ سے تعلق اور عشق رکھتے ہیں گھبرانا مت۔

عشق ہمیشہ جوان رہتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عشق ہمیشہ جوان رہتا ہے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔

ایک مولوی صاحب کا عشق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس ایک مولوی صاحب آیا اس نے کہا کہ آپ اللہ کے دوست ہیں اور سنا ہے کہ اللہ کے دوستوں نے مردوں کو زندہ کر دیا ہے میری ایک محبوبہ تھی کچھ عرصہ ہوا اس کا انتقال ہو گیا مجھے اس سے بہت محبت تھی۔ اب اس کی یاد ستاتی ہے میں اس کے عشق میں مبتلا ہوں اگر آپ اسے زندہ کر دیں تو آپ پر ارادت بھی لاؤں گا اور آپ کی غلامی دل و جان سے کروں گا۔ اس لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضرت روحی فداہ نے فرمایا کہ تم نے درست سنا ہے اللہ کے دوستوں نے مردوں کو زندہ کیا ہے۔ مردوں کو زندہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ کام تو خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور نام اپنے بندے کا کرتا ہے۔ قوت تو اس

کی ہے اظہار دوست سے کرتا ہے۔

فرمایا کہ آج کل تو زندہ لوگ بھی مردہ کے موافق ہیں یہی زندہ ہو جائیں تو غنیمت جانو آج کا زندہ آدمی بھی مردہ کے موافق ہے مرنے والا تو ایک زندگی کا خاص وقت گذار کر دنیا سے رخصت ہوا اور اس نے اس قلیل عرصہ میں جو کچھ کیا اس کا بھی حساب کتاب دینا مشکل ہوگا اور اب اس کو زندہ کر کے مزید حساب کتاب اور اسے دنیاوی آلودگی میں مبتلا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ باقی رہا تیرا عشق کا معاملہ تو مجھے تو عاشق معلوم نہیں ہوتا اگر تجھ میں اس کا عشق ہوتا تو گھل گھل کر مر جاتا۔ تو تو ہٹا کٹا پھر رہا ہے اور بات عشق کی کر رہا ہے یہ تو نہیں تیرا نفس بول رہا ہے۔ تو تو خواہشات نفسی کے لیے رو رہا ہے اس کا نام عشق نہیں پھر آپ نے مولوی صاحب کو ایک حکایت سنائی۔

حکایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دھوبی کا نوعمر لڑکا تھا جس کے والدین ایک بادشاہ کے کپڑے دھوتے تھے ایک دن وہ لڑکا اپنی والدہ کے ساتھ شاہی محل میں چلا گیا۔ بادشاہ زادی کا اس سے سامنا ہو گیا بس ایک ہی نظر میں وہ شہزادی کے عشق میں مبتلا ہو گیا اب وہ شہزادی کے کپڑے خود دھوتا اور بہت ہی محبت اور پیار سے ان کپڑوں کو دیکھتا اور عزیز رکھتا شہزادی بھی اس کے کام (دھلائی) سے بہت خوش تھی اس کے دھلے ہوئے کپڑوں کو پسند کرتی۔

بادشاہ زادی اور دھوبی کے لڑکے کا کوئی میل نہیں تھا۔ بس وہ لڑکا اس کے عشق کی آگ میں جلتا رہا اور اس غم میں گھل گھل کر مر گیا۔ اب شہزادی کے کپڑے اس مرحوم لڑکے کی ماں کو دھونے پڑے۔ دھوبن نے کپڑے دھو کر شہزادی کو پیش کیے تو اسے پسند نہ آئے اور اسے دوبارہ دھونے کا حکم دیا دھوبن بے چاری مجبور تھی اس نے پھر ان کپڑوں کو دھویا استری وغیرہ کی اور اپنی سمجھ کے مطابق تیار کیا پھر شہزادی کو پیش کیے لیکن پھر بھی اس کو کپڑوں کی دھلائی پسند نہ آئی اور تیسری بار پھر واپس کیے کہ اچھی طرح دھو کر لاؤ۔ دھوبن بے چاری پھر ان کو لے کر گھر آئی اور بہت محنت و مشقت سے ان کو دھویا اور اچھی طرح استری کر کے پھر شہزادی کو پیش کیے لیکن شہزادی کو پھر بھی دھلائی پسند نہ آئی وہ بے چاری دھوبن اپنے بیٹے جیسا عشق کہاں سے لاتی اس کا لڑکا تو بہت عشق و محبت سے ان کپڑوں کو دھوتا تھا اس مرتبہ شہزادی نے دھوبن سے کہا نا معلوم تجھے کیا

ہوگیا ہے اب کپڑوں میں وہ خوبی نہیں جو پہلے ہوا کرتی تھی آخر پہلے بھی تم ہی کپڑے دھوتی تھی۔

شہزادی کا یہ کلام سن کر دھوبن رونے لگی اس نے روتے روتے عرض کی کہ بیٹی ان کپڑوں کی دھلائی میں ایک راز پوشیدہ تھا اب میں ویسے کپڑے تیار نہیں کر سکتی مجھ سے جس قدر محنت ہو سکتی تھی کی پھر بھی تمہیں پسند نہ آئے اب میں وہ محبت کہاں سے لاؤں جو تمہیں میرے دھوئے کپڑے پسند آجائیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ تیرے کپڑے دھونے والا مر چکا ہے۔ وہ میرا لڑکا تھا۔ وہی تیرے کپڑے دلی محبت سے دھوتا تھا۔ اب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے وہ لڑکا تجھ سے عشق رکھتا تھا وہ تیرے عشق میں گھل گھل کر مر گیا۔ اب مجھ میں وہ قوت نہیں جس سے تیرے کپڑے تیری پسند کے مطابق تیار کروں تو ہی بتا کہ میں اس جیسا عشق کہاں سے لاؤں۔ تیرے کپڑوں میں تو اس کے عشق کی مہک بسی ہوتی تھی اب مجھ میں وہ تاب نہیں۔

شہزادی نے دھوبن کے لڑکے کی موت کا قصہ بہت ہی حسرت و یاس سے سنا اور اس کے عشق کی داستان سن کر خود بھی اس لڑکے کے عشق میں مبتلا ہوگئی۔ شہزادی نے دھوبن سے کہا کہ تو مجھ پر ایک احسان کر اور مجھے اس کی قبر پر لے چل بس وہ شہزادی دھوبن کے ساتھ اپنے عاشق کی قبر پر گئی۔ اور اس کی قبر دیکھ کر بے ہوش ہوگئی اور قبر پر گر گئی جب دھوبن نے شہزادی کو اٹھانے کی کوشش کی تو وہ بے جان تھی۔ یعنی شہزادی مر چکی تھی۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ عشق تو ایسا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "تو مر تو سہی تاکہ تیرا عشق ثابت ہو جائے شہزادی کی طرح واقعی تو عاشق ہے پھر ہم زندہ کر دیں گے" فرمایا کہ عاشق محبوب کی پرستش کرتا ہے محبوب پر اپنی جان کو نثار کرتا ہے آپ کی زبان مبارک سے، کئی مرتبہ عشقیہ اشعار سننے میں آئے ہیں ایک دفعہ آپ نے فرمایا (ہم نے مولانا محمد علی جوہر کی زبان سے ہندی زبان کا ایک شعر سنا وہ شعر ہمیں پسند آیا:

آؤ ری سکھیو ہولی کھیلیں پیا کے سنگ
جیت گئے تو پیا ملیں ہارے تو پی کے سنگ

آپ نے فرمایا اس شعر میں ہر پہلو سے عشق کی جھلک نظر آتی ہے عشق محبوب سے تعلق رکھتا ہے اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ اگر جیت گئے تو انعام میں "پی" ملے گا اور ہار بھی گئے تو "محبوب" کے ساتھ ہی رہیں گے آپ کو یہ شعر بہت پسند تھا۔ ایک دفعہ آپ نے جگر مرادآبادی کا یہ شعر سنایا:

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے

تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشان سے

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو حضور نبی کریم ﷺ سے بہت بڑا عشق تھا عشق کی راہ میں انسان بہت جلد اللہ کو پا لیتا ہے۔ سکھر شریف میں ہم سے ایک مولوی صاحب نے عشق کے بارے میں سوال کیا ہم نے جواب دیا کہ عشق ایک آگ ہے اس کی لذت وہی جانتا ہے جس میں سوزش عشق ہو مولانا صاحب آج یہ خیمہ آگ سے بھرا ہوا ہے رات کو اس جگہ قیام کر لینا شاید تمہیں بھی آگ لگ جائے۔

حضرت خواجہ امیر خسرو کا عشق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر خسرو دہلوی کو اپنے پیر و مرشد محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز سے بہت بڑا عشق تھا۔ ایک دفعہ امیر خسرو کہیں سے تشریف لا رہے تھے راستے میں ایک شب سرائے میں قیام فرمایا اس دن سرائے میں کچھ لوگ قیام پذیر تھے جو دہلی سے واپس آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی سرائے میں قیام کیا ہوا تھا حضرت امیر خسرو تمام سرائے میں یہ کہتے ہوئے پھر رہے تھے کہ بوئے پیر می آید۔ کہ مجھے پیر کی خوشبو آ رہی ہے آخر وہ لوگ ان کو مل گئے وہ قوال تھے۔ جو دہلی سے آئے تھے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کے دربار سے آئے تھے اور ان کی نعلین پاک بھی ان کے پاس تھیں ان قوالوں نے بتایا کہ نعلین حضرت محبوب الٰہی نے ہمیں عطا کی ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے ان سے پوچھا کہ یہ نعلین تم فروخت کرو گے۔ قوال نے جواب دیا کہ ہاں فروخت کریں گے۔ مگر یہ بتاؤ کہ ان کے عوض کیا دو گے؟ حضرت امیر خسرو نے فرمایا کہ سر دست تو میرے پاس یہ سات بار اونٹ اشرفیوں کے ہیں یہ لے لو۔

اور جان مانگو تو وہ بھی حاضر ہے آپ نے اشرفیوں کے عوض نعلین پاک حاصل کر لیں اور ان کو سر پر باندھ کر شیخ عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیر و مرشد نے دریافت فرمایا کہ اے خسرو کتنے میں خریدیں جواباً عرض کیا یا سیدی صرف سات بار اونٹ اشرفیوں میں۔ آپ نے فرمایا کہ بہت سستی خرید لیں۔ عاشق محبوب کو چاہتا ہے جب محبوب مل جائے تو سب کائنات اس کی ہو جاتی ہے۔

ایک دفعہ ہارون الرشید نے خوشی کے موقع پر اعلان کیا کہ جو شخص جو چیز مانگے گا اسے وہی چیز مل جائے گی کسی درباری نے دولت مانگی کسی نے زمین غرض کسی نے کچھ۔ آخر میں ایک شاہی لونڈی رہ گئی اس نے کچھ نہ مانگا وہ ہارون الرشید سے عشق رکھتی تھی۔ ہارون الرشید نے لونڈی سے کہا تو بھی مانگ جو مانگے گی وہ تجھے بھی مل جائے گا۔ اس لونڈی نے ہارون الرشید کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا کہ میں تجھے مانگتی ہوں اگر تو مجھے مل جائے گا تو یہ سب چیزیں مجھے مل جائیں گی۔ بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا اور ملکاؤں میں شامل کرلیا۔ آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کا بھی یہی معاملہ ہے جب اللہ کو پالیتے ہیں تو تمام کائنات میں ان کا تصرف ہو جاتا ہے۔

ایمان کی تکمیل عشق ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی تکمیل عشق ہے اور عشق کی تکمیل رضا ہے۔ ایک بار آپ کی خدمت میں ایک امیر کبیر شخص آیا خدمت میں بیٹھا رہا آپ کی گفتگو سنتا رہا پھر اس نے عرض کی آپ جو بزرگوں کا راستہ بتا رہے ہیں یہ تو بہت مشکل ہے ہم لوگ جو دنیا کے ناز و نعم میں پلے ہیں ہم کیسے یہ مصیبتوں کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا جب کسی شخص کو ایک لذت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ لذت ملے وہ پچھلی لذت کو چھوڑ دیتا ہے۔

سماع:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سماع تمام بزرگان اولیاء اللہ سے ثابت ہے بعض بزرگان نے سماع نہیں سنا لیکن سماع کی اباحت سے وہ بھی انکار نہ کر سکے سماع صوفیا کرام کی حیثیت کچھ اور ہے ہند میں اسلام ان ہی سماع سننے والے بزرگوں کی بدولت پھیلا۔ سماع صوفیا بزرگان دین خداوندی کی حقیقت کچھ اور ہے۔ ان بزرگوں کا سماع آتش عشق الٰہی کے شعلوں کو اس قدر بھڑکاتا ہے کہ غیر اللہ کا وجود جل کر راکھ ہو جائے اور دل کے اندر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عشق پیدا ہو جائے۔

بزرگان دین نے سماع میں محبوب حقیقی کی مدح و ثناء اور ان کی یاد کو دل میں قائم کرنے کے لیے سماع کی محفلوں کا انعقاد کیا ہے نہ کہ فسق و فجور کے لیے مجلس سماع میں عشقیہ کلاموں پر عشاق نے تڑپ کر جانیں دے دی ہیں۔ تمام اعلیٰ مراتب بزرگان دین نے جن کی شان نوک قلم اور زبان کی قوت سے بیان نہیں کی جا سکتی سماع سنا اور اپنے عقیدت مندوں کو سنایا اور ان کے

مراتب اللہ تعالیٰ نے بلند فرمائے ایک مرتبہ سماع کے بارے میں بابا فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز سے دریافت کیا اور سماع سے علماء کا اختلاف بیان کیا آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ کوئی تو جل کر خاکستر ہو گیا اور تو ابھی تک اختلاف میں ہے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قوالی ایک امر مباح ہے۔ امر مباح میں دو طریقے ہوتے ہیں۔ ان دو طریقوں میں ایک طریقہ فائدہ کا ہوتا ہے اور دوسرا نقصان کا ''سماع بزرگان دین'' یہ فائدہ کا طریقہ ہے۔ اگر کوئی (شخص) نقصان کا طریقہ اختیار کرے تو اس طریقے میں ترقی نفس ہوگی جیسے فحش طریقہ سے گانا سننا۔ شرابیں پینا وغیرہ اس طریقہ میں ترقی نفس ہوگی۔ اگر فائدہ کے لیے فائدہ کے طریقہ سے سماع سنا۔ اللہ کی راہ میں سماع سنا جائے تو ترقی روح ہوگی۔ یہ لوگ (منکرین) یکطرفہ کارروائی پر نظر رکھتے یکطرفہ کارروائی کرتے ہیں۔ امر مباح میں قاعدہ ہے کہ اس میں فعل کو دیکھنا ہے کہ وہ فعل اللہ کی یاد کے واسطے ہے طبیعت میں ذوق کیفیت پیدا کرنے کے واسطے ہے۔ نہ کہ یہ فحش طریقہ ہے۔ (فحش طریقہ سے گانا وغیرہ سننا تو نہیں ہے) یہ تو ہمارے سلسلہ کے لوگوں کو کلام سننے سے قلب میں ذوق پیدا ہوتا ہے کیفیت ہوتی ہے۔ یہ صرف کلام سننے ہی سے نہیں ہوتی اگر یہ صرف کلام سننے سے ہو تو دوسرے لوگوں کو بھی ہو۔ یہ کیفیت تو نور نسبت سے ہوتی ہے کلام اس لیے سنائے جاتے ہیں کہ ان کی روحوں کو دنیا کی (محبت) سے کاٹنا ہے۔

قلب کلام سے کٹتا ہے یہ کلام جو ہے قلب کو کاٹتا ہے۔ جب قلب دنیا سے کٹ جاتا ہے تو اس کا رخ (دنیا) سے پھر جاتا ہے۔ قلب کا رخ نسبت کی طرف ہو جاتا ہے پھر اس میں اللہ کا نور داخل ہو جاتا ہے جس سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ یہ روح انسانی عشق کی خاصیت رکھتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا عشق پیدا کیا جاتا ہے۔ سماع سے روح کو تسکین حاصل ہوتی ہے عشق کی خاصیت ہے کلام سنا محبوب کے نام کے کلام سننا۔ اس لیے سماع سے دل دنیا کی محبت سے جدا ہو جاتے ہیں اس لیے قلوب کو دنیاوی محبت سے کاٹنے کی خاطر بزرگوں نے اسے سنایا ہے یہ اللہ کے واسطے کا فیض ہے جس سے فائدہ پہنچتا ہے یہ سماع کا ایسا طریقہ ہے کہ اس سے دل دنیا سے دور ہو جاتے ہیں۔ جب روح کلام سنتی ہے تو اس کا رخ دنیا سے پھر جاتا ہے اور اس کا رخ ''اللہ کی ذات'' کی طرف ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا طریقہ ہے کہ جیسے تمہاری پشت روشنی کی طرف ہو جائے تو سامنے اندھیرا

ہو جائے گا یعنی سایہ سامنے آجائے گا اگر آدمی کا رخ سورج کی طرف ہو جائے تو اندھیرا پیچھے چلا جائے گا جب قلب کا رخ پھرا ہوا ہوتا ہے تو اس کی (اللہ کی) ذاتی روشنی دل کو نہیں پہنچتی جب قلب حق کی طرف رخ پھیرتا ہے تو اس میں اللہ کی روشنی داخل ہو جاتی ہے قلب مطمئن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے یہ ترتیب دلوں کے فیض پہنچانے کی ہے اللہ کی راہ میں صحیح چلنا ہے صداقت کے راستے پر چلنا ہے لوگوں کے دلوں میں عشق پیدا کرنا ہے اس ترتیب سے اللہ کا عشق بھی پیدا ہوتا ہے تو آدمی اللہ کی راہ پر صحیح چلتا ہے۔

اگر عشق پیدا نہ ہو تو زہد و تقویٰ سے راہ عرفان طے نہیں ہوتا راہ عرفان تو عشق سے طے ہوتا ہے زہد و تقویٰ سے پرہیزگار ہو جائے گا۔ حد کو پہنچ جائے گا تو رات اور دن اللہ اللہ کرتا رہے گا لیکن ذات کو نہیں پا سکے گا عرفان نہیں پائے گا عارف نہیں ہو سکے گا۔ عارف ہونا تو عشق کی خاصیت ہے۔ اللہ کی یاد تو دونوں فریق کرتے ہیں (زہد تقویٰ) والے لوگ بھی کرتے ہیں اور ہم (عشق والے) بھی وہ مزدوری ہے یہ عشق ہے۔ عشق محبوب کو چاہتا ہے۔ مزدور مزدوری چاہتا ہے یہ مزدوری جنت اور دوزخ کا مسئلہ ہے۔ عشق جنت دوزخ کا مسئلہ نہیں یہ تو اس کو (محبوب کو) پالینے پہچاننے سے مطلب رکھتا ہے محبوب کا پالینا اور اس کی پہچان کر لینا۔

حکایات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ وقت کے پاس اپنا مرید بھیجا اور دریافت فرمایا آپ اور میں دونوں ہم مراتب ہیں۔ لیکن آپ کے مرید بہت جلد کامیاب ہوئے ہیں اور برگزیدہ ہو گئے ہیں اور اکثر آپ کے مریدین اللہ کی راہ میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مگر مجھ سے تعلق ارادت رکھنے والے لوگ اس قدر کامیاب نہیں ہوئے اور کہیں کہیں ایک آدھ کے علاوہ سب کمزور ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان سے جا کر عرض کرنا کہ ہم اپنے مریدوں کو عشق دیتے ہیں اور آپ ''زہد و تقویٰ'' دیتے ہو۔ پھر آپ نے ان کے مرید کے روبرو اپنے مرید کو بلوایا دونوں کو ایک ایک انڈہ دے کر کہا جلد از جلد تم دونوں ان انڈوں کو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق پاک کر کے لے آؤ۔ دونوں آدمی چلے گئے۔

تھوڑی دیر میں ایک آدمی اپنا انڈہ لے کر آ گیا اور انڈہ پیش کیا اور عرض کی یا حضرت انڈہ بالکل پاک صاف ہو گیا ہے دوسرے آدمی نے بھی آ کر انڈہ پیش کیا اور کہا کہ میں نے اس کو

پاک کرنے میں پوری کوشش کی ہے۔ مگر مجھے ابھی شک ہے کہ انڈہ پاک نہیں ہوا۔ آپ (ان بزرگ) نے ان سے دریافت کیا کہ تم دونوں نے انڈہ کو پاک کرنے کے لیے کیا طریقہ استعمال کیا پہلے آدمی نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ آگ میل کو کھا جاتی ہے اور میں نے انڈے پر کپڑا لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا اور پھر نکال کر لے آیا ہوں مجھے مکمل یقین ہے کہ میرا انڈہ پاک ہو چکا ہے دوسرے آدمی نے عرض کی کہ میں نے اسے پانی میں خوب دھویا ہے مگر میرا شک ابھی باقی ہے پھر آپ نے اس آدمی سے فرمایا کہ اپنے پیرومرشد کو ان انڈوں کے پاک کرنے کا طریقہ کار بتا دینا اور ان سے کہہ دینا کہ ہم مرید کر کے اسے عشق کی آگ میں ڈال دیتے ہیں۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو پانے اور پوجنے کے دو طریقے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ سب مخلوق کے محبوب ہیں۔ محبوب کو پوجا جاتا ہے۔ تمام مخلوق کے پیغمبروں سمیت اللہ تعالیٰ سب کے محبوب ہیں محبوب کی پوجا کی جاتی ہے اس کو پوجنے اور اطاعت کرنے کا ایک طریقہ عشق ہے (محبت کے ساتھ پوجنا)۔ جب عشق و محبت کے ساتھ پوجا جاتا ہے۔ محبت کے ساتھ اس کا نام لیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے یہ سب کچھ محبت کے ساتھ ہے۔ محبوب سمجھ کر کیا جاتا ہے اور دوسرا شخص اجرت کی خاطر پوجتا ہے۔ اجرت تو اسے مل جائے گی۔ لیکن محبوب کو پا نہیں سکے گا۔ یعنی اللہ کی معرفت نہیں ہوگی۔ پہچان نہیں ہوگی۔

صحابہ کرام کو حضور ﷺ کے ساتھ عشق تھا۔ عشق قربانی کرتا ہے جب اللہ کے ساتھ عشق ہو جائے گا تو اس عشق کا تعلق نبی پاک سے ہوگا یا پیر سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبروں کی امت کو عشق نہیں دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے پیغمبر ہوئے ہیں۔ ان کی امت کو عشق نہیں دیا گیا۔ عشق کی یہ خاصیت ہے ''رقص کرنا'' جیسے پروانے کو شمع سے عشق ہے۔ وہ پروانہ شمع کی گرد رقص کرتا ہے لیکن جب شمع میں روشنی نہیں ہوتی اس وقت تو (رقص) نہیں کرتا اس کا معنی تو یہ ہے کہ وہ روشنی کے گرد (رقص کرتا) ہے ایسے ہی ولایت و نبوت کے اندر اللہ تعالیٰ کی ذات خود ہوتی ہے یہ جسم ڈھانچہ ہے یہ کیفیت رقص تو اس کی ذات (اللہ کی ذات) کے نور سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیت روح کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اسی کے گرد رقص کرتے ہیں۔ اگر وہ (اللہ تعالیٰ کا نور) نہیں ہے تو رقص بھی نہیں ہوگا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انجیل میں ہے کہ پیغمبر آخر الزماں کے متعلق

اور آپ کی امت کی نشانیاں ہیں کہ "حضرت محمد ﷺ کی امت میں ایک گروہ ایسا ہوگا جو سماع میں رقص کرے گا اور وہ امت میں بہترین گروہ ہوگا اور حق پر ہوگا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عبادت تو اللہ ہی کی کرتے ہیں وہ بھی اور ہم بھی۔ لیکن عشق کی خاصیت کچھ اور چیز ہے۔ اصحاب کرام رضوان کو حضور ﷺ کے ساتھ بے انتہا محبت تھی حضور ﷺ کے اندر اللہ کی ذات تھی۔ اللہ کا نور تھا اور وہ نور حضور نبی کریم سے منتقل ہوتا رہتا تھا۔ عشق کی یہ خاصیت اور خوبی ہے کہ محبوب کے اثر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ عشق محبوب کے اثرات کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ اس طرح عشق میں چپک جانے کی خاصیت ہے جب یہ چپکتا ہے تو اس میں فیض منتقل ہونا شروع ہو جاتا ہے کیفیت کا تعلق اللہ کے نور سے ہے جب روح علائق دنیا سے کٹ جاتی ہے تو فوراً اللہ کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور نور قلب میں داخل ہوتا ہے۔ اسی سے کیفیت ہوتی ہے کیفیت (رقص) سماع سننے سے نہیں ہوتی سماع سے رخ بدلی ہو جاتا ہے اور پیر کے قلب سے نور مرید کے قلب میں منتقل ہو جاتا ہے اسے دنیا سے کاٹ دیتا ہے جیسے ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کلام پڑھا۔ آپ اس کلام کو سن رہے تھے کسی نے عرض کی کہ آپ اسے منع فرمائیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تمہارے تیر اور تلواروں سے یہ کلام بہتر ہے" کیونکہ کلام دلوں کو بدلی کرتا ہے اور تیر اور تلوار دلوں کو بدلی نہیں کرتے کلام سے دل نرم پڑتے ہیں دل بدلی ہوتے ہیں۔ ساز و آواز تو جنت میں بھی موجود ہیں ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درخت جب ہوا سے ہلیں گے تو ان سے ساز اور گانے کی آواز آئے گی۔ جنتی لوگ محظوظ ہونگے۔ منکرین تو وہاں سے بھی نکل کر بھاگ جائیں گے۔

فرمایا کہ ہماری ایک بستی میں دعوت تھی وہاں پر ایک مولوی آ گیا اس نے کہا کہ آپ جو یہ سماع سنتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہوگا ہم نے کہا کہ اس کا نتیجہ تو ہی مجھ کو نظر آ رہا ہے اس نے کہا کہ وہ کیسے؟ ہم نے کہا کہ یہ سماع سننے والوں کا نتیجہ ہے کہ جو تجھے دس بارہ کروڑ مسلمان نظر آ رہے ہیں تیرے کسی مولوی نے یہ کام کیا ہو تو ہمیں بتا۔ صرف ایک آدمی تو نکال جس نے اسلام پھیلایا ہو۔ یہ مسئلے سنانے سے لوگوں کے دل بدلی نہیں ہوتے۔ یہ تو نبوت ولایت دلوں کو نور کی روشنی پہنچاتی ہے جس سے دل تبدیل ہو جاتے ہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قوالی ذریعہ تبلیغ ہے۔ ہندوستان کے لوگ موسیقی کے شوقین ہیں چشتی سلسلہ کے لوگ ہندوستان میں آئے اور قوالی کو سنا

ہندو قوالی سننے آتے اور بزرگوں کے تصرف سے مسلمان ہو جاتے ہیں۔ فرمایا سماع میں جب وجد آئے تو نہ وہ خود کو روکے نہ کوئی دوسرا اسے پکڑے۔

قانون:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر گانے پر قانون بن جاتا تو قانون کے سامنے سزا بھی ہوتی ہے کہ اس کام کو کرنے کی یہ سزا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے قانون نہیں بنایا۔ اصحاب کرام رضوان علیہم نے نہیں بنایا۔ تو تم چودھویں صدی میں کون ہو گئے قانون بنانے والے۔ ہمارے سیدنا نے سیرت فخر العارفین میں لکھا ہے کہ حد سے گزر جانے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول سے بڑھ کر فیصلہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو کوئی قانون نہیں بنایا اور اس کے رسول ﷺ کا کوئی قانون نہیں قانون کی دفعہ موجود ہوتی ہے۔ جس کو جرم قرار دیا جائے اس کی سزا بھی موجود ہوتی ہے ہاں اس کا حکم یہ ہے کہ فعل کے اوپر حکم لگے گا کہ سننے والوں کی نیت کیا تھی۔ اگر نیت حرمت سے تعلق رکھتی ہے تو حرمت کا حکم لگے گا نیت یاد اللہ سے تعلق رکھتی ہے اس پر حرمت کا حکم نہیں لگے گا۔

موسیقی پر (اورنگ زیب مغل بادشاہ) کے زمانے میں قانون بنایا گیا تھا۔ اسے بند کر دیا گیا تھا۔ تو جس وقت یہ ''احمد آباد'' میں گورنر تھا۔ وہاں پر ایک ''یحییٰ'' نام کے بزرگ ہوئے ہیں۔ وہ چشتیہ سلسلہ کے بزرگ تھے۔ تو یہ بادشاہ اورنگ زیب جب گورنر تھا تو ایک دفعہ ان بزرگ کے پاس گیا تھا اور ان سے دعا کی درخواست کی تھی آپ دعا فرما دیں کہ میرا بھی بھلا ہو اور اسلام کا بھی بھلا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ تیرا بھی بھلا ہو گا اور اسلام کا بھی جب یہ بادشاہ بنا اور گورنر دوسرا آدمی بن گیا تو گورنر کو موسیقی بند کرنے کا حکم بھیج دیا جس دن حکم پہنچا اس دن حضرت یحییٰ کے ہاں سماع تھا گورنر کو معلوم ہوا اس نے حکم بھیجا کہ سماع بند کرو آپ نے فرمایا کہ کس کے حکم سے بند کریں گورنر نے جواب دیا بادشاہ کے حکم سے۔ نہیں تو ہم سپاہیوں کو بھیج کر بند کرائیں گے حضرت یحییٰ صاحب نے مریدوں کو کہا تم لوگ اسلحہ لے کر آنا حکومت سے مقابلہ کرنا ہے گورنر کو بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے اسلحہ منگوا لیا ہے یہ بغاوت ہو جائے گی تو گورنر خود آیا سماع ہو رہا تھا اس نے کہا کہ سماع بند کرو آپ نے فرمایا کہ کس کے حکم سے بند کریں گورنر نے کہا کہ بادشاہ وقت کے حکم سے بند کرو آپ نے فرمایا کہ وہ بادشاہ کہتا ہے کہ سماع بند کرو جسے کل ہم نے بادشاہ بنایا ہے

اب بھی ہم جس کو چاہیں گے بادشاہ ہوگا اس گورنر نے سمجھا کہ یہ بزرگ بڑا سخت آدمی ہے میں بادشاہ کو لکھوں گا وہ جو کچھ حکم دے گا وہی کروں گا۔ اس گورنر نے بادشاہ اورنگ زیب کو چٹھی لکھی کہ ایسا مسئلہ ہے انہوں نے ایسا کہا ہے بادشاہ نے گورنر کو حکم بھیجا کہ ہم نے خانقاہوں کی قوالی بند نہیں کی ہے نذرانہ پیش کر کے وہاں معافی مانگو میں نے تو عام گانے وغیرہ بند کرنے کا حکم بھیجا ہے۔

فرمایا کہ ملک عجم کا ایک بادشاہ مر گیا اس کا ایک بچہ تھا جس کی عمر دو سال تھی وہی بچہ جانشین بادشاہ تھا مرحوم بادشاہ کے وزیروں نے کہا کہ بچے کو ولی عہد مقرر کیا جائے اور تخت حکومت پر بٹھایا جائے چنانچہ اس بارے میں حکماء سے رائے طلب کی گئی حکماء نے مشورہ دیا کہ بچے کو ولی عہد تخت و تاج پہنانے سے پہلے اس کی آزمائش کر لینی چاہیے آیا اس بچے کے ہوش و حواس درست ہیں اس کے بعد اس کے حکمران ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے وزراء نے حکماء سے پوچھا اس کی آزمائش کی کیا تدبیر ہوسکتی ہے حکماء نے کہا کہ بچے کے سامنے سماع کیا جائے لہذا بچے کو سماع سنوایا گیا جیسے ہی بچے نے سازوں کی آواز سنی تو بچے نے خوشی و کیف و مستی کی وجہ سے اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کیے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر حکماء نے رائے دی کہ بچے کے حواس درست ہیں یہ بڑا ہو کر ہوشیار اور عقلمند ہوگا اس سے بہترین حکمرانی کی توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ سماع بزرگان نے اللہ کی یاد کے لیے سنا ہے جس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ سماع اولیاء اللہ کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کو یاد کرو سب سے الگ ہو کر۔ آج کے دور میں لوگوں کی روحوں کا تعلق سماع سے ہے، عام لوگ سماع کے رسیا ہیں لوگ نفسی عشق رکھتے ہیں اور سماع بھی نفسی سنتے ہیں سماع لوگ سنتے ہیں مگر عشق نفسی میں مبتلا ہیں ان کے نفسی عشق کو اللہ اور اس کے رسول کے عشق میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے زہر ہے خود انسان کھائے گا تو مرے گا اگر یہ زہر طبیب دے تو فائدہ مند ثابت ہوگا طبیب، حکمت سے زہر دے گا سماع بھی از روئے حکمت ہے۔ حکمت سے دلوں کو نفسی عشق سے کاٹنا ہے تبدیل کرنا ہے حکمت سے دل تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلہ نقشبندیہ کے ایک درویش میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ یہ سماع تو کھاد کے موافق ہے آپ کھاد استعمال کر کے فصل اٹھاتے ہیں ہم نے اس سے کہا کہ اچھی زمین سے بغیر کھاد فصل اٹھانا بہت بڑی بات نہیں یہ بات سن کر وہ حیران

ہو گئے اور کہا کہ یہ بات تو آپ کی بجا ہے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بات کی الٹی دلیل دینا کیا معنی رکھتی ہے جس شخص کو قرب روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو تو اس کو قرآن شریف و حدیث پاک کی صحیح سمجھ نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس کی بات کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں جس آدمی کی روح کو حضور پاک کی روح سے قربت ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ عطا ہو جاتی ہے قرآن پاک اور حدیث مبارک کو صحیح سمجھتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شادی کے موقع پر لڑکیاں گا رہی تھیں وہ اپنے باپ دادا کی صفات کے گانے گا رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف چلے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر انہوں نے گانے کا پہلو بدل دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تم پہلے گا رہی تھیں وہی گائے جاؤ۔

حدیث:

صحیح بخاری شریف میں ربیع بن معوذ غفرا سے روایت ہے کہ میری شادی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت چند لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں ایک نے یہ مصرع گایا (ترجمہ) ہمارے درمیان ایک نبی ہے جو کل کی باتیں بتاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مت کہو جو گیت تم پہلے گا رہی تھیں وہ گاتی رہو۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ گانے والی لڑکیوں نے حضور کو دیکھ گانے کا پہلو بدلی کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو کچھ گا رہی تھیں وہی گانا گاتی رہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے فرمایا کہ میری وجہ سے پہلو بدلی کیا ہے اب اس حدیث سے یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضور نے اپنی شان میں گانا پسند نہیں کیا سننا نہیں چاہا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ حضور نے تو سنا ہے اس کو۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے مدینے کے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا حضور کے سامنے مدینہ کے لوگوں (اصحاب کرام) نے یہ کلام پڑھا۔

کلام:

الوداع کی پہاڑیوں سے ہمارے اوپر چودھویں کا چاند نکلا ہم پر واجب ہو گیا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا صحابہ کرام رضوان اللہ نے دف بجا بجا کر آپ کا خیر مقدم کیا اور خوش ہو کر یہ کلام گایا۔

فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس ایک مسئلہ لایا تھا یہ حضرت عبداللہ ابن عباس کا واقعہ ہے حضور نبی کریم نے کانوں میں انگلیاں دیدیں حضرت عبداللہ ابن عباس صحابی تھے ان کو منع نہیں کیا۔ اور خود اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں میں نے کہا تم غلط دلیل دیتے ہو۔ کوئی غلط کلام پڑھا جا رہا ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا پسند نہ کیا ہوگا۔ قانون ہوتا تو ان کو منع کرتے قانون تو تھا ہی نہیں کہ لوگ اس قسم کے معاملات لیتے ہیں۔

علم معرفت! (فرشتوں کو علم معرفت نہیں دیا):

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرشتوں کو علم معرفت نہیں دیا۔ آدم علیہ السلام کو اللہ نے براہ راست علم عطا فرمایا اس کا ثبوت قرآن شریف سے ملتا ہے۔ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام تمام چیزوں کے ناموں کا علم آدم علیہ السلام کو دیا اور پھر فرشتوں سے کہا کہ ان تمام اشیاء کے نام بتاؤ۔ (ترجمہ) خبر دو ان چیزوں کے نام سے اگر تم سچے ہو فرشتے جواب سے عاجز ہوئے اور اپنی لاعلمی کے معترف ہو کر بولے (ترجمہ) پاک ہے تیری ذات اور نہیں علم ہم کو مگر جو تو نے سکھایا ہے ہم کو تو عالم اور دانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اول نبی سے ثبوت دیا آدم علیہ السلام کو علم ہے فرشتے بے خبر ہیں اگر معرفت فرشتوں کو ہوتی تو پہلے فرشتے بتاتے اور پھر آدم علیہ السلام بتاتے اس جگہ پہلے علم کا ثبوت نبی سے ہے فرشتے لاعلم ہیں بس یہ سمجھ کا دھوکہ ہے کہ پہلے فرشتوں کو علم ہوتا ہے بعد میں نبی کو یہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام جو وحی لے کر آتے تھے وہ مذہب کا قانون ہے دوسرا علم تو دلوں کا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے براہ راست آدم علیہ السلام کو دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے چیزوں کے نام پوچھے فرشتے نہ بتا سکے اور آدم علیہ السلام نے ان چیزوں کے نام بتا دیئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم وحی کے ذریعے ہوتا تو پہلے اشیاء کے نام کا علم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہوتا مگر براہ راست نبی کے علم معرفت کا ثبوت ہے اور اس بات سے پیغمبروں کے علم غیب کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

بندہ کا قلب عرش اللہ ہو جاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات سے قلب عرش اللہ

ہو گیا تو عرش سے جو کلام نکلتا ہے وہی کلام زبان پر آتا ہے اندر سے تو اللہ بولتا ہے اور زبان اس کلام کو ادا کرتی ہے مولانا روم صاحب نے فرمایا کہ جو اللہ کا بندہ کہتا ہے خواہ وہ بندے کی زبان سے کہے خود اللہ تعالیٰ بندے کی زبان پر کلام کرتا ہے بندہ تو اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی زبان سے آپ ہی ہدایت کرتا ہے۔ وہ بندہ فالتو باتیں نہیں کرتا جو بات اللہ کرتا ہے وہ اس کی زبان پر جاری ہوتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بندہ خود بولتا ہی نہیں۔ نہیں نہیں وہ جو بات کرتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے لغو قسم کے کلام اس کی زبان پر نہیں آئیں گے۔ یہ باتیں نہیں ہوں گی بلکہ احسن کلام ہوگا وہ اللہ ہی ان کی زبان پر کلام کرتا ہے جیسے حضور نبی اکرم سے اللہ تعالیٰ کلام کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی زبان پر۔ حضور پاک نے فرمایا عمر کی زبان اللہ کی زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ اصحاب کرام رضوان اللہ سے حضور ﷺ کی زبان اقدس پر کلام فرماتے تھے۔ بعد میں صحابہ کرام آپ سے پوچھتے آپ فرماتے یہ تو اللہ نے فرمایا ہے۔ یعنی صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ کلام کرتے تھے۔ نبوت کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے درخت سے کلام فرمایا۔ ایسے ہی اللہ اپنے بندے سے کلام کرتا ہے لیکن اللہ سے کلام کرنے کے لیے روح کا اللہ تعالیٰ سے واصل ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر روح اللہ سے واصل ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کلام کرتے ہیں ورنہ نہیں۔

سمجھ عطا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ معرفت خداوندی کے بغیر مسائل حل نہیں ہوتے۔ سمجھ عطائی چیز ہے۔ کتابوں کے پڑھنے سے (معرفت) کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ جب تک قلب روشن نہ ہو بات سمجھ نہیں آتی قلب روشن ہونے پر قرآن و حدیث کی صحیح سمجھ آتی ہے۔ جب دل عرش اللہ ہو جاتا ہے تو انہیں سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دل میں القاء کرتے ہیں۔ کوئٹہ انفنٹری سکول میں ایک مولوی صاحب تھے۔ ہمیں بھی جانتے تھے۔ ایک دن فوج کا ایک کیپٹن انہیں (مولوی صاحب) کو اپنے گھر لے گیا۔ اور انہیں ایک تبلیغی رسالہ دکھایا جس میں "سکھ قوم کے پیشواء گورونانک صاحب کے بارے میں تحریر تھا کہ ان کی فقیری کو مسلمان بھی مانتے ہیں اور ہندو مذہب کے لوگ بھی۔ کیپٹن صاحب نے مولانا سے ان کی فقیری کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کیا "چیز" تھی جس کی وجہ سے وہ ہندو و مسلم دونوں مذہب کے لوگوں میں قابل عزت سمجھے جاتے تھے؟ مولوی صاحب کوئی جواب نہ دے سکے آئندہ اس کے

بارے میں معلومات حاصل کر کے جواب دینے کا وعدہ کر کے چلے آئے۔

اس واقعہ سے دو چار دن بعد ہماری اور مولوی صاحب کی دعوت انفنٹری سکول میں ایک ہی جگہ تھی۔ مولوی صاحب کے ساتھ کھانے پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھاتے وقت مولوی صاحب نے خیال کیا کہ (حضرت قبلہ روحی فداہ) سے کھانے کے بعد دریافت کروں گا۔ اس کھانے پر ہم دونوں ہی تھے۔ ہمیں مولوی صاحب کی الجھن اور خواہش سوال کا علم ہوگیا۔ ہم نے کھانا کھاتے وقت کہہ دیا کہ مولوی صاحب درخت کی خوبی اس کے پھلوں کے اوپر کھلتی ہے۔ گورو نانک صاحب کے پھل سکھ (قوم) ہے بزرگی سامنے نظر آرہی ہے۔ جو کچھ درخت میں ہوتا ہے وہ پھلوں میں آجاتا ہے۔ وہ بڑا سکھ تھا مولوی صاحب بہت حیران ہوئے کہنے لگے کہ میں تو چار روز سے اس مسئلے کے چکر میں پھنسا ہوا ہوں۔ لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ بہت کتابیں پڑھیں لیکن اس مسئلے کا حل میری سمجھ میں نہیں آیا آپ کے مختصر اور جامع کلام نے تمام مسئلہ حل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے صفات دو ہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام نظام کائنات ''رحمت اور غضب'' دو قوتوں سے چل رہا ہے نیکی رحمت سے ہے اور برائی غضب کی قوت سے۔ آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مختار بنایا ہے یعنی اسے ارادہ پر اختیار دیا ہے اگر وہ ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت سے بدلی کرتے ہیں اور اگر ارادہ بدی کا کرتا ہے تو اپنے غضب سے بدلی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو لے کر چلنے سے بھلا نہیں ہوگا۔ اگر ذات کو سامنے رکھ کر چلیں گے تو گمراہ ہو جائیں گے جو بھی کوئی انسان کسی کام کا ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ر، کتے نہیں ''الاعمال بالنیات'' جو تم نیت کرتے ہو ویسے ہی تمہارے اعمال ہوتے ہیں۔ یہ دو قوتوں کا نتیجہ ہے۔ قیامت کے دن اس ارادے پر گرفت ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہم نے تمہیں ارادے کا اختیار دیا تھا تم نے نیک ارادہ کیوں نہ کیا۔

ہم چلتے پھرتے تو نور کے اندر ہیں۔ لیکن دیکھ نہیں سکتے جیسے مچھلی پانی کے اندر رہتی ہے لیکن مچھلی کو پانی نظر نہیں آتا ایک دفعہ ایک مچھلی حضرت خضر علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حضور پانی کی بہت تلاش ہے مگر پانی نہیں ملتا۔ آپ نے مچھلی سے فرمایا کہ تو پانی میں ہی تو رہتی ہے۔ اگر مچھلی کو پانی نظر آئے تو باہر کنارے پر چھوڑ دینے سے فوراً پانی میں کود جائے مگر وہ تو

ادھر ہی تڑپتی رہتی ہے۔ یہ مچھلیاں سمندر میں چلتی پھرتی ہیں مگر پانی ان کو روکتا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی تو زندگی ہی پانی سے ہے ایسے ہی ہم لوگ بھی اللہ کے سیلاب نور میں چلتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور کے مانند ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ) اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔

لاڑکانہ کے ایک مولوی صاحب کی ایک عیسائی پادری سے بحث ہوگئی مولوی صاحب نے پادری سے کہا کہ تم شراب پیتے ہو۔ برائیاں کرتے ہو وغیرہ پادری نے قرآن شریف سامنے کر دیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے حکم کے بغیر پتہ نہیں ہل سکتا تو جب پتہ نہیں ہل سکتا تو ہم نے برائی کی اس نے کرائی ہم پر کیا گرفت ہے پتہ تو ہل نہیں سکتا تو یہ کیسے ہوگیا اس نے شراب پلائی ہم نے پی لی۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مولوی صاحب پریشان ہوگئے۔ اچھا عالم تھا، جواب نہ دے سکا اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا وہ مولوی صاحب سکھر میں ہمارے پاس آئے اور کہا کہ عیسائی نے سوال کیا۔ مجھے اس کا جواب نہیں آتا آپ ارشاد فرمائیں ہم نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ یہ سورۃ فاتحہ روزانہ نماز میں پڑھتے ہو۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم کی ہے کہ تم مجھ سے مانگو ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ چلا ان لوگوں کے راستے پر (صراط مستقیم) جن پر تیرا انعام ہوا اور ان لوگوں کے راستے سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا۔ جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ رحمت سے مدد کرتا ہے اور برائی کا ارادہ کرتا ہے تو غضب سے۔ یہ افعال کرتا تو اللہ ہی ہے دو قوتوں کا نتیجہ ہیں خیر و شر یہاں راستے کا جھگڑا ہے ذات کا نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے اور صفات دو۔

یہ جواب سن کر مولوی صاحب حیران ہوگئے کہا کہ ہماری سمجھ میں آج تک یہ بات نہیں آئی تھی ورنہ میں قرآن شریف سے ہی اس کا جواب دیتا آپ نے فرمایا کہ جب ہم مرید کرتے ہیں تو تعلیم کرتے ہیں کہ ایمان لایا میں نیکی پر بدی پر خیر و شر کو سمجھنا ہے۔ یہ خیر و شر پر ایمان لانا اللہ کی طرف سے ہے۔ سمجھنے کی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے شر کو غضب سے پیدا کیا ہے اور خیر کو رحمت سے انسان کو ان دونوں چیزوں کے درمیان پیدا کیا انسان میں شر بھی اثر کرتا ہے اور خیر بھی اگر انسان نیکی کرتا رہے اور برائی سے بچتا رہے تو آخر برائی نکل ہی جائے گی اور اگر انسان برائی کرتا رہے تو نیکی نکل جائے گی۔ خیر نکل جائے گا اور شر ہی رہ جائے گا ایک ہی چیز باقی رہے گی خیر یا شر

ایسے نظام کے اندر انسان کو پیدا کیا ہے اس میں دونوں چیزیں اثر کرتی ہیں۔

شق صدر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ کا شق صدر کیا جاتا ہے پھر ان کے قلوب سے نور نکل کر زمین پر چوبیس گھنٹے (دن اور رات) تصرف ہوتا رہتا ہے اس نور پر اولیاء وانبیاء علیہم السلام کو دینے کے اختیارات ہوتے ہیں جو مانگتا ہے اولیاء اللہ اور انبیاء حضرات قوت ارادی سے دیتے ہیں اور یہ نور ان کے سینے میں منتقل ہو جاتا ہے۔

عین الیقین:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر جو لوگ ایمان لائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں کلمہ پڑھایا جس نے حضور ﷺ سے کلمہ پڑھا وہ عین الیقین ہو گیا۔ اگر وہ عین الیقین نہ ہوتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ کافروں نے جو زیادتیاں کیں تکلیفیں دیں تو وہ پھر جاتے لیکن وہ حضور ﷺ سے منحرف نہیں ہوئے کیونکہ وہ عین الیقین ہو گئے تھے۔ عین الیقین ہوئے تو کفر اور اسلام کا فرق معلوم ہو گیا اگر اللہ کی راہ میں جان بھی چلی جائے تو کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو راز دیا دل عین الیقین ہو گئے۔

گمراہی کے زمانے میں ابلیس دلوں پر بیٹھ جاتا ہے (یعنی دلوں پر قبضہ کر لیتا ہے) خواہ عالم لوگ ہوں خواہ عام آدمی۔ سب کے دلوں پر قبضہ کر لیتا ہے۔ ہر شخص کو دلیل بھی دیتا رہتا ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایسی لاحول سے کیا فائدہ ہوگا کہ زبان سے لاحول پڑھی اور دل سے اس کے ساتھ دوستی ہے اندر سے دوست بنے ہوئے ہیں۔

علم انبیاء:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم انبیاء دو قسم کا ہے۔ ایک عطا ہے دوسرا کسب۔ وہ وارث علم انبیاء نہیں ہونگے جو کسی طریقہ پر پڑھایا گیا ہوگا علم انبیاء پڑھایا نہیں جاتا۔ منتقل کیا جاتا ہے جیسے وراثت منتقل کی جاتی ہے ایسے ہی علم انبیاء سینے میں منتقل کیا جاتا ہے۔ العلماء وارث العلوم الانبیاء وہ ہونگے جن کے سینے میں علم انبیاء منتقل کیا گیا وہ العلماء نہیں ہونگے جنہوں نے اسی طریقے پر پڑھ لیا (یہ پڑھ لینا) کسب ہے۔ جیسے مسلمانوں نے پڑھ لیا ویسے ہی ایک

خوف نہیں کھائے گی اور جو کچھ تم پڑھانا چاہو گے سیکھ جائے گی۔ اسی طرح اللہ نے اپنی پسندیدہ تعلیم کے لیے جنس کے سامنے جنس کو کیا ہے تا کہ لوگ غیر مانوس نہ سمجھیں اگر نبوت کی ذات غیر مانوس ہو تو اس کی بات کوئی نہ سنے یہ اس آیت میں یہ حکمت ہے حکمت کو سمجھنا ہے بندہ کا وسیلہ بندہ ہے نبوت و ولایت بشکل بشری ہے بشریت کا انکار نہیں لیکن ان کی بشریت نبوت و ولایت کی بشریت عام انسانوں جیسی نہیں ان کا معاملہ بارگاہ خداوندی میں عام انسانوں سے مختلف ہے جیسے ہرنوں میں ایک خاص قسم کا ہرن ہوتا ہے جسے مرگ کہتے ہیں اس ہرن کی ناف سے "مشک" پیدا ہوتا ہے۔ حیوانیت کے لحاظ سے اور بود و باش کے طریقہ سے دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں ایک ہی کھیت میں چرتے ہیں ایک ہی قسم کی غذا کھاتے ہیں لیکن "مرگ سے" مشک پیدا ہوتا ہے جو نہایت قیمتی و نادر ہے اور دوسرے سے بدبو یہ دونوں کی ساخت کا فرق ہے ایک ہی قسم کی غذا سے دو مختلف چیزوں کی پیدائش ہو رہی ہے ایک میں مشک اور دوسرے میں "مینگنوں" کی پیدائش ہے۔

پاک درخت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے شجرہ پر قرآن پاک کی ایک آیت لکھی ہے (ترجمہ) درخت ہیں یہ ہدایت کے پاکیزہ (بنیادیں) اصل ان کی زمینوں پر مضبوط ہے اور شاخیں ان کی آسمانوں میں ہیں یہ لوگ جو مرید ہوتے ہیں یہ لوگ پھل کی مثل ہیں جیسے نبوت کے ساتھ امت کا پھل لگتا ہے تو درخت کی جزیات پھل میں منتقل ہو جاتی ہیں جو خوبیاں درخت کی ہیں وہ اس کے پھلوں میں آجائیں گی حضور نبی کریم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے ایک خواب دیکھا کہ خانہ کعبہ کے اندر ایک درخت ہے جس کی شاخیں روشن ہیں اور مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں ہمارے خاندان کے کچھ لوگ اس درخت کی حفاظت کر رہے ہیں اور کچھ لوگ اس درخت کو کاٹنے کی فکر میں ہیں درخت کو کاٹنے کے لیے بار بار حملہ کرتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہو رہے حضرت عبدالمطلب نے اپنے اس خواب کو ایک عیسائی راہب سے ذکر کیا اور خواب کی تعبیر پوچھی اس عیسائی نے کہا کہ آپ کے خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان میں نبوت کا ظہور ہوگا اور اس کا (نبی کا) دین مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا۔ آپ کے خاندان کے کچھ لوگ اس نبی کی مخالفت کریں گے اور کچھ لوگ اس سے محبت کریں گے حضرت امام اعظم کے پڑوس میں ایک

یہودی کا مکان تھا جو وہاں رہتا تھا اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا وہ اپنے باپ کے پاس سوتا تھا جس دن امام صاحب کا وصال ہوا تو بچے نے کہا کہ ابا یہ ساتھ والے مکان میں ایک درخت بڑا بہت تھا جو زمین سے آسمان کی طرف گیا ہوا تھا۔ میں اس درخت کو روز خواب میں دیکھتا تھا لیکن آج مجھے وہ درخت نظر نہیں آیا یہ کیا بات ہے؟ وہ یہودی فوراً سمجھ گیا کہ یہ مسلمانوں کے امام صاحب تھے اب ان کا انتقال ہو گیا۔

فرمایا جیسے نبوت کے دور میں لوگ جھگڑا کرتے رہتے تھے اب بھی لوگ ہمارے ساتھ (اولیاء اللہ) کے ساتھ جھگڑا کرتے رہتے ہیں چونکہ اندھا آدمی سورج تو نہیں دیکھ سکتا لیکن سورج جوں جوں طلوع ہو کر بلند ہوتا ہے تو وہ اندر سے حرارت آفتابی پیدا کرتا ہے پھر اندھے لوگ مان جاتے ہیں سیدنا نے سیرت فخر العارفین میں لکھا ہے کہ روشنی پھیلتی رہتی ہے اور قلبوں سے اندھیرا دور ہوتا رہتا ہے جب اندھیرا دور ہوتا ہے تو لوگ آنے شروع ہو جاتے ہیں ابتداء میں پیغمبروں سے لوگ جھگڑا کرتے رہے۔

ولایت اور نبوت کی شناخت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولایت ظل نبوت ہے یعنی ولایت کی پیدائش نور نبوت سے ہے۔ ولایت مثل سائے کے ہے نبوت کا سایہ جہاں نبوت کی مخالفت ہوگی وہاں ولایت کی بھی مخالفت ہوگی جس ولی کی مخالفت نہیں ہے وہ ولی نہیں۔ ولایت کا سلوک نبوت کی طرح ہے۔ درجات میں فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فعل پر گرفت نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچے کو جان سے مار دیا۔ یہ فعل حضرت خضر علیہ السلام کا نہ تھا۔ اگر حضرت خضر علیہ السلام کا ہوتا تو ان پر گرفت ہوتی ہے یہ حضرت عمرؓ نے ایک منافق کو قتل کر دیا عمر کا ارادہ اللہ کا ارادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فعل کرایا اللہ تعالیٰ کے فعل پر کون گرفت کر سکتا ہے۔ جب بندہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے تو اس میں ذات خداوندی کام کرتی ہے بندہ زندہ ہوتے ہوئے مردوں کے موافق ہو جاتا ہے اس مقام پر اولیاء اللہ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا، گفتگو کرنا، خاموش رہنا، اللہ کا اپنا فعل ہو جاتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ عام انسان نہیں۔ ان کا منصب علیحدہ ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ان کا منفرد تعلق ہے ان کی مثال عام آدمیوں سے نہیں دی جاسکتی۔ چمگادڑ (ایک پرندہ ہوتا ہے) وہ سورج کو نہیں دیکھ سکتا وہ لوگ جن کے دلوں پر حجاب ہیں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو نہیں سمجھ سکتے فرمایا کہ ''ہیرا'' بھی پتھر ہے لعل بھی پتھر اور سنگ مرمر بھی ایک قسم کا پتھر ہے۔ ''حجر اسود'' بھی ایک خاص پتھر ہے۔ مگر ان کی قدر و قیمت اور منزلت میں زمین و آسمان کا فرق ہے ان میں کوئی پتھر مبارک ہے اور کوئی قیمتی اور بعض پتھر سڑک پر پڑے پاؤں کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

رحمتِ خداوندی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر پیغمبر ہوئے ہیں سب رحمت خداوندی ہیں مگر نبی کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لیے رحمت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تبلیغ کا کام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ نے انجام دیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دیا گیا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم غیب کے بارے میں منکرین کو قطعی علم نہیں نبوت اور ولایت کا علم ذاتی نہیں ہے یہ تو قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ آدم علیہ السلام سے پوچھو آدم علیہ السلام نے تمام چیزوں کے نام بتا دیئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ آدم علیہ السلام ان چیزوں کے نام خبر رکھتے ہیں چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم عطا فرمایا تھا لیکن فرشتوں کو پتہ نہیں تھا ان کو تو یہ علم نہیں دیا گیا تھا اس لیے فرشتے تو نہ بتا سکے۔

یہ منکرین (بے علمی کے بارے میں) حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی مثال دیتے ہیں کہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو ایسی تکلیفیں وغیرہ آئیں اگر ان کو پتہ ہوتا یا علم غیب ہوتا وغیرہ وغیرہ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا تو وہ نجد میں صحابہ کرام کو تبلیغ کے لیے نہ بھیجتے کیونکہ ان صحابہ اجمعین کو شہید کر دیا گیا۔ فرمایا یہ واقعات تو صحیح ہیں لیکن یہ بے علمی کا معاملہ (دلیل) نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ نجد سے کچھ لوگ آئے تھے۔ پہلے وہ

مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کے اور لوگ بھی مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ ہمارے ملک میں تبلیغ کے لیے انتظام فرمادیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ستر یا اسی صحابہ اکرام کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نجدیوں نے شہید کر دیا۔ ان کا مقصد ہی شہید کرنا تھا۔ (یہ عالم بھی ایسی مثالیں دیتے ہیں) یعنی کہ حضور ﷺ کو علم غیب ہوتا تو وہ صحابہ کرام کو کیوں روانہ کرتے۔

فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت جو ہے وہ گھروں میں بھی آئے گی۔ اس کے لیے پیغمبر بتائیں گے نہیں کہ ایسا ہوگا۔ پیغمبر روکیں گے نہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوں گے یہ تو کوئی بات نہیں موت تو ویسے بھی آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) یقیناً جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہو گے۔ موت تم کو پالے گی۔ اگرچہ تم اونچے اور مضبوط برجوں میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ کیا موت سے گھروں میں بچ سکتے ہیں۔ موت تو گھروں میں بھی آئے گی جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو فضیلت دے گا۔ فرمایا کہ ایک جنگ کے موقع پر منافق لوگ کہتے تھے کہ تم لوگ (جہاد) پر مت جاؤ مر جاؤ گے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی۔ اس آیت کی شان نزول ہے۔ یہ منکرین ایسے واقعات کی مثال دے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ علم (غیب) کا جو اظہار حضور نبی کریم ﷺ سے ہوا اس کے بارے میں یہ نہیں بتاتے یعنی حق بات چھپاتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانہ مبارک میں ملک شام کی طرف فوج بھیجی اور حضرت زید بن حارث کو سالار لشکر مقرر فرمایا، اور فرمایا کہ حضرت زیدؓ شہید ہو جائیں گے تو حضرت علی کے بھائی (جعفر طیارؓ) کو سالار مقرر کرنا اور وہ جب شہید ہو جائیں تو فلاں کو سالار مقرر کرنا اسی طرح اصحاب کے نام فرمائے اور فرمایا کہ جب یہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر آپس میں صلاح مشورہ کر کے اپنا سالار مقرر کر لینا۔ اسی طرح اس جنگ میں تینوں اصحاب شہید ہو گئے ان سالاروں کی شہادت کے بعد انہوں نے مشورہ کر کے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اپنا سالار لشکر مقرر کر لیا۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ پاک میں صحابہ اکرام سے فرمایا کہ اب خالد بن ولید کو سالار لشکر مقرر کیا گیا ہے۔ اب اسلام کا جھنڈا خالد سیف اللہ کے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے (سیف اللہ) اللہ کی تلوار۔ اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے خالد سیف اللہ کہا فرمایا کہ حضرت

خالد بن ولیدؓ بہت تجربہ کار آدمی اور فنون جنگ کی مہارت رکھتے تھے۔

اس میدان جنگ میں صحابہ کرام کی خیمے (اکٹھے) یعنی ساتھ ساتھ لگے ہوئے تھے حضرت خالدؓ نے رات میں ان خیموں کو دور دور تک پھیلا دیا۔ تمام میدان خیموں سے بھر دیا۔ صبح (رومیوں) دشمن فوج نے دیکھا کہ تمام میدان خیموں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھے کہ مسلمانوں کو (تازہ کمک) پہنچ گئی۔ اب رومیوں نے دیکھا کہ یہ تھوڑے سے آدمی ہمارے قابو میں نہ تھے یہ تو اور بہت آگئے بس وہ ڈر گئے تو رومیوں نے ہاتھ جوڑ کر صلح کر لی۔

یہ جنگ (بدر) جس جنگ میں ابو جہل اور اس کے ساتھی مارے گئے تو حضور ﷺ نے پہلے لکڑی سے نشان لگائے کہ یہاں پر ابو جہل کی لاش ہوگی یہاں پر عقبہ مرے گا۔ یہاں پر فلاں یہاں پر فلاں۔ جنگ کے بعد میدان جنگ میں دیکھا گیا۔ ویسا ہی ہوا جیسے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا ان نشانات کے مطابق کفار مکہ قتل ہوئے اور ان ہی نشانات (لکیروں) پر ان کی نعشیں موجود پائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو علم دیا۔ علم بذریعہ الہام اور چیز ہے اور یہ ولایت کا علم قانون نہیں بنے گا تو بذریعہ وحی پیغمبر کو دیا جائے گا۔ دوسری قسم کی باتوں کا علم بذریعہ الہام دیا جائے گا۔ کہ فلاں کام کرنا ہے ایسے کرنا ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک علم بذریعہ الہام نہیں دیا گیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت خضر کے پاس بھیجا ہے جب یہ دو تین باتیں ان کے علم میں آگئیں پھر ان کو علم دیا گیا جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دے دیتا ہے اس میں بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جب تک قلب امانت دار نہ ہو جائے اور دل اللہ کے راز کو افشاء نہ کرے اس وقت تک یہ علم نہیں دیا جاتا اللہ تعالیٰ کا راز کھول دینا۔ امانت میں خیانت ہے اک آدھ بات علم میں آئی وہ بات لوگوں کو بتا دی۔ تو راز دینا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بند کر دیا جاتا ہے۔

یہ علم بھی ایک روشنی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ علم اک نور ہے لیکن ولایت اور نبوت کچھ اور چیز ہے نبوت اور ولایت کے ساتھ میں ''ذات'' وابستہ ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کا ایک شعر ہے پہلے انگریز لوگ اسے کالج میں لکھواتے تھے۔ آپ نے شعر میں فرمایا کہ لوگو پاگل ہو گئے ہو۔ تلاش سورج کی کرتے ہو اور اسے ڈھونڈتے ہو چراغ کی روشنی سے۔ چراغ کی روشنی تم کو سورج نہیں دکھا سکتی۔ چراغ کی روشنی تو خود سورج کی روشنی میں گم ہو جاتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بعد انسان کا درجہ ہے اللہ کا نائب آدم ہے آدم کو اللہ تعالیٰ

نے روشنی عطا فرمائی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے اللہ کو دیکھا یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نور ہیں جب میں نور رہوا تو اس نور سے اللہ کو دیکھا یعنی نور سے نور کو دیکھا۔ قرآن کریم ثبوت دے رہا ہے نبوت کے علم کا اظہار کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے بجائے کسی مدد سے کسی تعلیم کے۔ پھر تو اللہ تعالیٰ نہ ہوا۔ نبوت کی تعلیم مدرسوں میں ولانی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا کچھ معاملہ نہ ہوا۔ وہ کچھ سیکھا ہی نہیں سکتا۔ پیغمبروں کے علم کا ثبوت تو قرآن کریم سے ظاہر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ولایت کے علم کا اظہار بھی قرآن میں کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات میں حالانکہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ہیں ان کی سمجھ میں بھی نہیں آیا یہ علم اللہ تعالیٰ براہ راست دیتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سمجھ میں نہیں آیا جو کچھ حضرت خضر علیہ السلام کو علم ہوا۔ ولایت کے علم کا انکار قرآن پاک کا انکار ہے۔ ایک روحانی نظام ہے ظاہری جسم سے اس کا تعلق نہیں ان منکرین لوگوں کو تو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ (نبوت ولایت سے) کیا کیا کام لیتے ہیں۔ کیا پیغمبروں کو لاعلم مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی۔ پیغمبروں کو بھیجنے کی۔

یہ اسرائیل نے جس دن ملک شام پر حملہ کیا تھا بابو تاج محمد نے ایک خواب دیکھا کہ مجھ کو (حضرت قبلہ کو) خواب میں دیکھا کہ آپ مصر میں ہیں، میں بھی ساتھ ہوں۔ بابو تاج محمد نے کہا کہ اسرائیل نے ''شام'' کے اتنے علاقے پر قبضہ کرلیا ہے اور اب تو دمشق کا فاصلہ بھی تھوڑا رہ گیا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ٹھہرو میں بھی چلتا ہوں۔ بس یہ فرمانے کے ساتھ ہی ہم شام میں موجود ہیں۔ (بابو تاج محمد بھی ساتھ تھا) حضرت قبلہ عالم نے اسرائیل پر ایک ایسا ہاتھ مارا اور وہ ہاتھ لگتے ہی پیچھے کو ہٹ گئے۔ اور دوسرے ہاتھ سے شامیوں کو کہا کہ آگے آؤ۔ بابو تاج محمد صاحب نے کہا کہ ان کو جس جگہ آپ نے چھوڑا تھا آج تک وہ اسی جگہ پر ہیں۔ اسرائیل بھی اور شامی بھی (یعنی اسرائیل کی فوجیں اور شامی فوجیں ابھی تک اسی جگہ پر ہیں)

ولی کی پہچان:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی پہچان عام لوگ نہیں کر سکتے جیسے اندھا سورج کو نہیں دیکھ سکتا البتہ اندھے کو دھوپ میں بٹھا دیا جائے تو حرارت آفتاب جب اس کو پہنچے گی تو اندھا یقین کرلے گا کہ سورج نکل آیا ایسے ہی جب کوئی آدمی ولی کے پاس بیٹھتا ہے اس پر اثرات ہونگے یہ ولی کی شان ہے۔

طریقت کے بڑے دعوے:

ایک شخص حضرت قبلہ روحی فداہ کی صحبت مبارک میں بیٹھ کر طریقت کے بہت بڑے دعوے کر رہا تھا۔ وہ ایسی ڈینگیں مار چکا تو حضرت قبلہ عالم نے فرمایا ''اس دور میں کوئی شخص صبح سے قسم کھا کر بیٹھ جائے کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ شام تک وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ پہلے وقت میں بزرگوں نے کافروں کو مسلمان کیا۔ اس دور میں مسلمان کو مسلمان ہی بنا دیا جائے تو یہی بڑی غنیمت ہے۔''

ھوالظاہر:

ایک بار ایک عالم حاضر خدمت ہوا۔ اس نے عرض کی ''قرآن کریم میں ہے ھوالاول، ھوالاخر، ھوالظاہر، ھوالباطن تین باتوں کی سمجھ آ گئی لیکن یہ سمجھ نہ آئی ھوالظاہر کیا ہے۔ آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا ''تم نے شیر کی صورت تصویروں میں تو دیکھی ہے۔ لیکن قریب سے اس کا جاہ جلال نہیں دیکھا۔ مولوی صاحب یہ سن کر لرز اٹھے فرمایا ''ذات پردے میں نہیں ہے۔ ہم خود ہی پردے میں ہیں۔''

ابوسفیان کا اعتراض:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ابوسفیان نے اعتراض کیا کہ امور سلطنت میں غریب اور ان پڑھ لوگوں سے رائے لی جاتی ہے۔ ہم سردار قریش ہیں ہم سے مشورہ نہیں لیا جاتا۔ تو حضرت عمر نے فرمایا ''اسلام نے سب کو ایک ہی آواز سے بلایا۔ لیکن پہل غرباء نے کی اور تم سرداروں نے مخالفت کی۔ مشورے غرباء ہی سے لیے جائیں گے۔

آل م کی تشریح:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار ہم سوچ رہے تھے کہ ال م کا کیا معنی ہے ہمیں علم ہوا کہ اس کا معنی الہام ہے۔ اگلی آیت اس کی تشریح کر رہی ہے۔ ذالك الكتاب لا ريب فيه

ذمہ تبلیغ ہے:

انبیاء اولیاء کے ذمے دنیا کے کام کرنا نہیں ہے صرف تبلیغ ذمے ہے کسی سائل کا دنیاوی کام اللہ کر دے یا نہ کرے ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا جس کو ہم سے فیض نہیں

ملا قیامت میں کیا نہیں ہمارا دامن تھام لے کہ مجھے فیض نہیں ملا۔

جسم نور ہو گیا:

حضرت قبلہ روحی فداہ کے ایک خلیفہ چوہدری عبدالکریم صاحب پیرومرشد سے انتہائی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ گلاب احمد صاحب بیان کرتے ہیں جب چوہدری عبدالکریم صاحب کا وصال ہوا تو ان کو قبر میں میں نے اتارا میں نے دیکھا انہوں نے آنکھ کھول دی اور میری طرف دیکھا پھر ویسی ہی حالت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہر ولی سے ایک الگ تعلق ہے جو ذات ہی جانتی ہے۔

روح نور ہو جاتی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے ذکر وفکر کی تعلیم کی۔ اس سے روح نور ہو جاتی ہے۔ اور جدا ہو کر ذات میں گر جاتی ہے۔ اللہ کی معرفت ہو جاتی ہے اور اپنی بھی پہچان ہو جاتی ہے۔ جب تک روح نور نہ ہو گی پہچان نہیں ہوتی۔ اپنے نفسوں میں اپنے پروردگار کی پہچان کرنی ہے بندگی تو اللہ کی ہے۔ دیکھنا رہبر کو ہے اپنا راستہ دکھانے والے کو دیکھتے دیکھتے اللہ تک پہنچ جاؤ گے یعنی اللہ کو پہچان لو گے۔

راز دلوں پر کھلتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم (اولیاء اللہ) مرید کرتے ہیں۔ جن لوگوں کے قلوب کا تعلق ہم سے نہیں ان لوگوں پر ہمارے پاس بیٹھنے سے بھی ولایت کا راز نہیں کھلتا۔ کیونکہ ولایت کا راز تو ان کے دلوں میں جب کھلے گا جب ان کے دلوں کا تعلق ہم سے ہوگا۔ وہ دل راز دار ہوں گے (یہ آنکھیں نور کو دیکھ نہیں سکتیں) قلب کے اندر اگر ولایت سے اللہ کا نور داخل ہوگا تو قلب تسلیم کرے گا۔ اگر نور قلب میں (نبوت یا ولایت) داخل نہیں ہوگا تو آدمی بیٹھا رہے گا۔ مانے گا نہیں۔ جس دل پر اللہ کا راز نہیں کھلا وہ تسلیم نہیں کرے گا۔ ان آنکھوں پر تو راز نہیں کھلتا دلوں پر کھلتا ہے اللہ کا طریقہ بھی یہی ہے۔

یہ (خون) اس جسم کی روح ہے اور ایک (روح) ہماری ہے (روح) جو آدم میں پھونک دی گئی اور جسے فرشتوں سے سجدہ کروایا گیا (اصل) وہ روح ہے۔ یہ فیض اسی (روح) کو

پہنچتا ہے۔ دوسری روح نفس ہے یہ جسم اس روح کے ٹھہرنے کی جگہ ہے (جسم) کی روح خون ہے۔ جس میں ہمارے ساتھ حیوان بھی شریک ہیں (اس روح) کا دارومدار کھانے پر ہے۔ حیوان بھی بیمار ہوتے ہیں ہم بھی۔ حیوانوں کا علاج بھی ہوتا ہے ہمارے یعنی انسانی جسم کا علاج بھی ہوتا ہے۔ عذاب وثواب کی مستحق صرف روح انسانی ہے اس کو موت نہیں۔ وہ داخل کی جاتی ہے اور نکالی جاتی ہے۔ دریافت روز قیامت (سوال و جواب) اس انسانی روح سے ہوگا اور عذاب کا باعث بھی یہی روح ہے۔ اور جنت اور دوزخ کا باعث بھی یہی روح ہے اللہ کی معرفت بھی اسی روح کو ہے۔

اگر یہ روح نور ہو جائے تو نور نور کو دیکھ سکتا ہے اللہ کی ذات لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے فرشتے گو نور ہیں لیکن ان کو اللہ کی معرفت نہیں۔ لیکن روح انسانی کو جب یہ نور ہو جائے گی تو اللہ کی معرفت ہو جائے گی۔ انسان اللہ کو پہچان لے گا پھر نور کو اس کے ہم جنس ہونا ہے تو ہم جنس ہونے میں پہچان ہو سکتی ہے چونکہ نور نور کو دیکھ سکتا ہے روح انسانی نور ہونے پر ذات کو پہچان لے گی دیگر مخلوق میں صرف ایک روح ہے۔ آدم کا جسم جس سے یہ اشرف المخلوقات ہوا ہے وہ روح علیحدہ ہے۔ اور جسم (روح حیوانی) علیحدہ ہے۔ اس میں خون ہے دوسری وہ روح ہے جس کے سامنے ملائکہ نے سجدہ کیا۔

قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہوتا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ علم شریعت جو ہے یہ دین کا قانون ہے یہ علم جو عالم لوگوں نے پڑھایا ہے قانون کی مسائل حرام وحلال، نماز، روزہ، فرض واجبات کا علم ہے یہ علم وکالت ہے قانون کا جاننا اور بتلانا وکیل کوئی ولی نہیں ہوتا۔ یہ عام لوگ اپنے آپ کو ولی سمجھتے ہیں ایسی بات سے خواہ مخواہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ مخلوق کو اللہ سے دور کر دیا انہیں تو خود اتنا ہی پتا نہیں کہ قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہوتا۔ جب گمراہی پھیلتی ہے تو اس زمانے کا جاہل عالم سے بہتر ثابت ہوتا ہے جب بھی گمراہی زمین پر پھیلے گی یہی بات ہوگی جب کوئی عالم اور جاہل کو ہدایت دینے والا ملے گا وہ جاہل تو ہدایت اختیار کرے گا لیکن وہ عالم نہیں کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے زمانہ مبارک میں بھی بنی اسرائیل (یہودی، نصرانی مذہبوں) کے عالم موجود تھے اہل کتاب عالم اور عام لوگ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے ان کی بجائے غرب

کے جاہل لوگ نور ایمان سے مشرف ہوئے اور روئے زمین سے بندگی کے ساتھ (دنیا سے گئے) ان کا جاہل ہونا بہتر ثابت ہوا۔ ہر دور میں ایسا ہوتا ہے نبوت و ولایت دلوں کو فیض دیتی ہے قانون پڑھنا ولایت نہیں یہ علم وکیلات ہے۔ قانون تو مسلمان و منافق و کفار بھی پڑھ لیتے ہیں اس موجودہ دور کے مولویوں میں اخلاق نہیں یہ تقریریں کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ الجھ جاتے ہیں یہ لوگ اپنی تقریروں میں تو صحابہ کرام کے اخلاق کی باتیں کرتے ہیں صحابہ کرام میں تو تمام صفات نبوت آ گئی تھیں یہ بشری صفات فنا ہو جاتی ہیں تو نبوت کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ قلب عرش خداوندی ہو جاتا ہے تو قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے۔ خود بخود کلام آتے ہیں اور زبان بولتی رہتی ہے۔ ہمارے پاس جیسا بھی سائل سوال پوچھنے کے لیے آئے تو ہماری زبان پر بے شمار جواب آ جاتے ہیں اور زبان جواب دیتی رہتی ہے۔

جس درویش کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں یہ کلام نہیں آتے یہ کلام خود اللہ کی طرف سے آتے ہیں مخلوق کو سمجھانے کے لیے ورنہ بات بھی نہیں کرتے۔ آج کل جھوٹے لوگوں کا دور ہے مخلوق کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں جو لوگ نبوت ولایت کی قدر کرتے ہیں ان کا تعلق ان کے جسم سے نہیں ہے یہ بھی اللہ کے نور سے ہے اس نور کی ہی قدر کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم لوگوں کو کون پوچھے وہ ہمارے ساتھ ہے اسی کا ادب ہے اسی کا مسئلہ ہے۔ اللہ کا نظام یہ ہے کہ جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے اس کے ساتھ تعلق کرنے سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ آدم علیہ السلام سے قیامت تک یہی نظام رہے گا۔ بندے کو تو واسطہ ٹھہرایا ہے نور اللہ کی ذات ہے یہ اس کا احسان ہے جس کو وہ ہدایت دے جس کو وہ ہدایت دیتا ہے۔ آپ ہی دیتا ہے یہ نسبتی معاملہ جتنا بھی ہے اور جتنی گدیاں ہیں یہاں پر ہندوستان میں ان سے نسبت بند کر دی گئی۔ یعنی نسبت سلب کر لی گئی ہے ان کے پاس جیسا آدمی آتا ہے ویسا ہی چلا جاتا ہے جب اولاد خراب ہو جاتی ہے تو نسبت بھی سلب ہو جاتی ہے باپ دادا کے نام مرید کرنے کا کیا فائدہ جیسے بنی اسرائیل کا دعویٰ تھا کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں بس ایسے ہی آج کل ان گدی نشینوں کے دعوے ہیں لوگوں کو باپ دادا کے نام پر مرید کرتے ہیں اور بس۔

آپ نے فرمایا کہ جس کا ظاہر غلیظ ہے اس کا باطن بھی غلیظ ہوگا حضرت مولانا روم صاحب نے لکھا ہے کہ زمین پر ہزاروں شیطان ولیوں کے روپ میں پھرتے ہیں ان کے اعمال

اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہونگے جو بھی ان کی پیروی کرے گا گمراہ ہوگا۔ حضرت سیدنا عبد الحیٰ روحی فداہ نے فرمایا یہ لوگ قیامت کو کہیں گے کہ اللہ ان جھوٹے لوگوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کیا تم ان کے اعمال میرے اور میرے رسول ﷺ اور قرآن کریم کے خلاف نہیں دیکھتے تھے یہ دھوکہ نہیں اب تم ان لوگوں کے ساتھ بھگتو۔

طریقۂ بندگی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) اطاعت کرو اللہ کی اس کے رسول کی۔ احکامات خداوندی اور اس کے رسول کو ماننا ہے۔ جھک جائے اور تابعداری کرے بندہ جب اللہ کا ہو جاتا ہے بندہ بے عذر ہو جاتا ہے یعنی کسی عذر کے بغیر حکم کو فوراً تسلیم کر لیتا اس کے حکم پر چھان بین نہ کرے اللہ اور اس کا رسول جو حکم دیتے ہیں اس میں چھان بین نہیں کرو۔ صفت بندگی جب پیدا ہوگی کہ جو حکم کیا جا رہا ہے ویسے ہی کرو اگر اس میں چھان بین کی تو فعل بندگی پورا نہیں ہوگا یہ طریقہ بندگی ہے جس وقت بندہ صحیح معنوں میں فعل بندگی اختیار کرتا ہے تو اللہ کا بندہ بن جائے گا۔ آدمی بلا حجت ہو جائے گا۔ حجت اس کے قلب سے نکل جائے گی۔

یہ دس صحابہ کرام جن کو عشرہ مبشرہ کا خطاب تھا انہوں نے اپنا رخ بحالت نماز کعبہ (بیت اللہ) کی طرف کر لیا۔ نزول وحی تو نبی کریم ﷺ پر ہوا ان صحابہ کرام پر تو نہیں ہوا۔ کہ تم بھی بیت اللہ کی طرف پھر جاؤ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف پھیر لیا۔ لیکن یہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیسے پھر گئے؟ دراصل ان اصحاب پاک کا قلب حجت سے پاک ہو گیا تھا۔ وہ پیغمبر ﷺ کے ساتھ ہی پھر گئے ارادہ تو اللہ کا تھا ان صحابہ کرام کے قلب میں اللہ کا ارادہ قائم ہو گیا۔ ان کا قلب عرش اللہ ہو گیا تھا۔ وہ ارادہ اللہ ہی کا تھا ان کے دل میں بھی وہی ارادہ پیدا ہو گیا۔ جب بندہ مومنین کے درجے کو پہنچتا ہے تو قلب اللہ کا عرش ہو جاتا ہے پھر اس کا ہر ارادہ اللہ کا ارادہ ہے جب قلب سے حجت نکل جاتی ہے اس وقت صفت بندگی پوری ہو جاتی ہے ان دس اصحاب کا دل حجت سے پاک ہو گیا تھا قلب میں حجت نہیں تھی تو پھر گئے باقی دوسرے صحابہ کرام کے دل میں حجت تھی وہ نہ پھرے جیسے ایک مشین کا رخ پھرتا ہے تو اس کے

پرزے بھی رخ تبدیل کرلیتے ہیں یہ دس صحابہ کرام حضور ﷺ کے ساتھ مشین کے پرزوں کی طرح پھر گئے جب آدمی کے قلب سے حجت نکل جاتی ہے تو اعتراض نہیں کرتا۔

حکایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ محمود غزنوی کے وزراء نے محمود غزنوی سے کہا کہ آپ ایاز (غلام) کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور اس کی ہر بات مان لیتے ہیں۔ایسی ہماری بات نہیں مانتے ہم میں جرنیل ہیں وزیر ہیں اور اعلیٰ سمجھ رکھتے ہیں ہم لوگ نظام حکومت میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔بادشاہ نے جواب دیا کہ ایاز اور تم لوگوں میں بہت فرق ہے تم ایک اصلیت کو نہیں سمجھتے۔وہ کہنے لگے وہ کیسے؟ بادشاہ نے اپنے خزانہ سے ایک ہیرا منگایا اور ایک وزیر کے ہاتھ میں دے دیا کہ اس ہیرے کو توڑ دو۔وزیر نے کہا یہ تو بہت قیمتی ہیرا ہے۔آپ اسے کیوں ضائع کراتے ہیں۔فرداً فرداً یہ ہیرا تمام درباریوں میں پھرایا گیا۔کسی نے ہیرا نہیں توڑا سب نے ایک ہی بات کی کہ یہ قیمتی ہیرا ہے آپ اسے کیوں تڑوا رہے ہیں۔

آخر میں محمود بادشاہ نے وہ ہیرا اپنے غلام ''ایاز'' کو دیا اور حکم دیا کہ اسے توڑ دو ایاز نے ہیرے کو لوہے پر رکھ کر اوپر سے ہتھوڑا مارا ہیرا چور چور کر دیا بالکل ختم کر دیا اب بادشاہ نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے کہا دیکھو اس نے کیا کیا وزراء نے بیک زبان کہا ہاں ایک فرق دیکھا ہے کہ اس نے بہت قیمتی ہیرا ضائع کر دیا ہے بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے دراصل بات یہ ہے کہ تم لوگوں کے نزدیک یہ ہیرا قیمتی ہے اور ایاز کے نزدیک ''میرا حکم'' قیمتی ہے۔تمہارے اور اس میں یہ فرق ہے۔

حضرت قبلہ روحی نے فرمایا کہ یہ فعل بندگی ہے۔فعل بندگی یہ ثبوت نہیں دیتا کہ جو حکم دیا تم ویسا نہ کرو۔تم کو کیا ضرورت پڑی کہ (مالک کے حکم) کے سامنے حجت کرو جیسے ابلیس نے (حاکم الحاکمین) کا حکم توڑا۔حاکم الحاکمین کے سامنے بندہ کو کیا غرض ہے کہ فائدہ یا نقصان کی بات کرے۔ابلیس نے نافرمانی کی معاملہ وہیں سے جدا ہو گیا۔

وسیلے کے ساتھ عبادت کرو:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (ترجمہ) اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں

تا کہ تم فلاح پاؤ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو وسیلہ کی تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو یہاں پر وسیلہ سے مراد نبوت کی ذات بابرکات ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کو ہدایت کے لیے پیغمبروں کو بھیجا ہے انسان کا وسیلہ انسان ہی کو بنایا ہے۔ تمام امتوں پر پیغمبر بھیجے گئے۔ ان پیغمبروں کو اطاعت کا حکم فرمایا اگر انسان کا وسیلہ نہ ہوتا تو پیروی نہیں ہو سکتی۔ پیغمبروں کی پیروی کی جانے کا حکم فرمایا اگر پیغمبر انسان نہ ہوں تو پیروی کے لیے انسان حیلے بہانے بناتا۔ یہ وسیلے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مال ودولت دنیا، نماز روزہ قرآن شریف سب وسیلہ ہیں اصل وسیلہ کا نام نہیں لیتے آدم علیہ السلام سے نبی آخری الزماں تک پیغمبر اللہ تک پہنچنے کے لیے وسیلہ نہیں تو اور کیا ہیں۔

نسبت جاریہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری جو نسبت ہے تمام نسبتیں ختم کر کے جاری کی گئی ہے۔ آگے جا کر اس نسبت کا نام ہی اور پڑ جائے گا۔

ایک مناظرہ:

حضرت سیدنا راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ کا کوئٹہ قیام کے دوران ایک منکرین عالم سے مناظرہ ہوا۔ آپ قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا ''تمہارے روزے فاقے ہیں اور نمازیں ٹکریں ہیں'' اس عالم نے علاقہ کے ایک چوہدری کو منصف ٹھہرایا۔ چوہدری صاحب کے سامنے اس نے کہا کہ پیر صاحب نے ہمارے متعلق ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ روحی فداہ نے فرمایا کہ منافقین نبی پاک ﷺ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے اور کہتے یہ ہم جیسا ہے ان کو علم غیب کیسے ہو گیا۔ یہ بھی نمازیں بہت پڑھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے (ان منافقین کو) نہیں بخشا تم چودھویں صدی کے علماء جو ان منافقین کی طرح کہتے ہو تو تمہیں چھوڑ دے گا۔ پھر چوہدری صاحب نے حضرت قبلہ روحی فداہ کی تصدیق کی کہ پیر صاحب نے سچ کہا۔

انجام پر نظر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کسی شخص نے سید احمد بریلوی کے متعلق پوچھا کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ ہے ہند پر تیرا قبضہ ہو جائے گا اور تیرے وسیلہ سے ہند کا کفر شرک ختم ہو جائے گا۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس

شخص سے فرمایا کہ انجام پر غور کرنا ہے۔ اگر سید احمد دہلوی سے اللہ نے وعدہ کیا ہے تو ضرور پورا ہوگا اللہ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ اگر شیطان نے وعدہ کیا ہے تو اسے ناکامی ہوگی۔ سید احمد بریلوی سکھوں کے مقابلے میں بالاکوٹ ہی میں قتل ہوگیا اور اس کا کوئی دعویٰ صحیح ثابت نہ ہوا۔

دنیا کا کام حکم کے بغیر نہیں چھوڑنا چاہیے:

ہم خلافت دیتے ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ دنیا کا کام چھوڑ کر بیٹھ جاؤ اگر پیر کہے تو اس کے رزق کا ذمہ پیر پر آئے گا۔ ہاں اگر اللہ کام چھڑائے تو اس کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔

حالات مثل پیغمبر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ولی کے حالات کسی پیغمبر پر چلے جاتے ہیں ارشاد فرمایا کہ ایک درویش فقر و فاقہ سے زندگی بسر فرماتے تھے۔ ان کے وقت میں دوسرے درویش کے حالات شاہانہ تھے۔ پہلے درویش کو دوسرے درویش کے حالات پر رشک آیا۔ اس فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرنے والے درویش کو روحانی طور پر متنبہ کیا گیا کہ آپ کے حالات حضور نبی کریم ﷺ پر چلے گئے ہیں اور اس امیر درویش کے حالات حضرت سلیمان علیہ السلام پر۔ آپ اگر چاہیں تو آپ کے باہمی حالات بدل دیں۔ پہلا درویش اپنے فقر و فاقہ اور مسکینی کی حالت پر دل وجان سے راضی ہوگیا۔

مرید ہونے کے لیے مسلمان ہونا لازمی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہند، سندھ کے پیران لوگ ہندوؤں کو مرید کر لیتے ہیں بغیر مسلمان کیے۔ فرمایا سکھر قیام کے دوران ایک ہندو ہم سے مرید ہونے آیا۔ اس نے کہا مجھے مرید کرلو۔ آپ نے فرمایا کہ بغیر اسلام لائے مرید ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہم ایسا نہیں کرتے۔ اس ہندو نے کہا کہ یہاں پیر لوگ تو ہندوؤں کو مرید کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کرتے رہیں۔ اسلام لانا لازمی ہے پھر وہ ہندو اسلام نہیں لایا اور چلا گیا۔

ناپاک مذہبوں کی پیدائش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ناپاک روحانیت سے ناپاک مذہب بنتے ہیں اور پاک روحانیت سے پاک مذہب۔ درختوں کے ساتھ پھل لگتا ہے درخت کے اندر ذائقہ کڑوا

ہے تو پھل بھی کڑوے ہوتے ہیں اور میٹھا ہے تو پھل بھی میٹھا ہوتا ہے درخت کو دیکھنے سے پہچان نہیں آئے گی پھل کو دیکھنا ہے۔ گورونانک کی ناپاک روحانیت ہے اس روحانیت سے کفر کے مذہب کی پیدائش ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ہم گمراہ ہوئے ہیں تو یہ روحانیت کیسے پیدا ہوئی گمان ہوتا ہے کہ ہم گمراہ نہیں ہیں صحیح ہیں۔ لیکن وہ پاک اور ناپاک روحانیت کے فرق کو نہیں سمجھتے پاک روحانیت کا تعلق عالم پاک (عقبیٰ) سے ہے۔ ناپاک روحانیت صرف عالم ناسوت (زمین و آسمان کے درمیان) تک رہتی ہے۔ پاک عالم کا پتہ نہیں ہوتا۔

گورونانک صاحب کو روحانیت حاصل ہوئی لیکن انہیں عالم عقبیٰ کی کوئی بات معلوم نہیں ہوئی۔ ناپاک روحانیت عالم ناسوت تک محدود ہے روحانیت پانے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہ شخص کی عبادت پر اپنے نور کو غضب کر کے برساتے ہیں۔ اللہ کے غضب سے روحانیت ناپاک ہو جاتی ہے جس سے کفر کے مذہب پیدا ہوتے ہیں۔ ناپاک فقیروں سے متعلق ہونے والے لوگ بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ ناپاک روحانیت کا کوئی فیض نہیں۔ ناپاک روحانیت کی پیدائش اللہ کی غضبی قوت سے ہے اس لیے وہ غضب کی روحانیت ہے۔ غضبی قوت سے دنیاوی کام ہو جائیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس سے تم معلق ہوتے ہو اس کا ظاہر اور باطن بھی پاک ہے یا کہ نہیں اگر ظاہر اور باطن پاک ہے تو ٹھیک ہے اگر ظاہر اور باطن غلیظ تو کچھ بھی نہیں۔ باطن غلیظ ہے ظاہر بھی غلیظ ہے لوگ فقیری کو لے کر چلتے ہیں۔ نہیں نہیں فقیری کو لے کر نہیں چلنا۔ اصل مسئلہ تو پاک اور ناپاک فقیری کا ہے۔ پاک درویش تو وہ ہے جو حضور ﷺ لے کر آئے ناپاک فقیری غضب سے پیدا شدہ ہے ناپاک روحانیت کی پیدائش ناری توجہ سے ہے ابلیس ناری توجہ سے ایمان کا خاتمہ کر دیتا ہے جس سے ناپاک روحانیت کی پیدائش ہوتی ہے (دنیا کے کام جائز اور ناجائز ناپاک فقیری سے بھی ہوتے ہیں اور جہاد بالنفس کفر کے طریقہ پر کرنے سے روحانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک فقیری غضب سے بنی ہے یعنی آگ سے (ابلیس بھی نار ہے اس کی قوت دھوئیں کی شکل میں ایک سینہ سے دوسرے سینہ کو منتقل ہو جاتی ہے جس سے انسان دجالی (استدراجی) قوت پیدا ہوتی ہے۔ کام تو دونوں قوتیں کرتی ہیں۔

ہمارے سیدنا عبدالحئی نے فرمایا کہ جیسے بکری کا گوشت اور سور کا گوشت، گوشت تو دونوں ہیں۔ گوشت سے انکار نہیں ہے۔ مگر ان میں فرق ہے بکری کا گوشت پاک ہے اور سور کا گوشت

ناپاک ہے۔ناپاک فقیری میں بے ادبی ہے جیسے ابلیس نے بے ادبی کی اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی، اور راندہ درگاہ خداوندی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا جس سے ناپاک روحانیت کی پیدائش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تین راستے ہیں ایک راستہ یہ ہے کہ دل میں امید ہو خوف نہ ہو دوسرا راستہ یہ ہے کہ امید بھی ہو اور خوف بھی تیسرا یہ ہے کہ دل میں خوف ہو اور امید نہ ہو۔ شیطان پہلے راستے پر چلا تھا اسے دل میں امید تھی خوف نہ تھا۔ مارا گیا اصل راستہ درمیانی یہ ہے کہ قلب میں خوف بھی ہو اور امید بھی۔ اس سے آدمی کامیاب ہو جاتا ہے۔

پاک سے پاک، ناپاک سے ناپاک:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ ابراہیم میں پاک اور ناپاک درخت کی مثال دی ہے۔ کشجرۃ طیبہ دوسری آیت میں ہے کشجرۃ خبیثہ پاک درخت اور ناپاک درخت۔ پاک درخت کا پھل پاک اور ناپاک درخت کا پھل بھی ناپاک ہوتا ہے۔ پاک روحانیت سے قرب روح رسول ﷺ پیدا ہوتا ہے جس سے انسان کے دل میں معرفت حق حاصل ہوتی ہے اور سالک کے مراتب بلند ہوتے ہیں اور انسان مقبول بارگاہ ہو جاتا ہے پاک روحانیت سے نور ایک سینہ سے دوسرے سینہ میں منتقل ہو جاتا ہے اس سے دل کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ اس طرح انسان کو قربت خداوندی میسر آتی ہے انسان اللہ کے نور کو دیکھتا ہے۔ اللہ کے نور کو ولایت اور نبوت دیکھ سکتی ہے جیسے کوئی پانی میں غرق ہو جائے اس لیے اسے سوائے پانی کے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ جب روح اللہ کے نور میں فنا ہو جائے گی تو ہر طرف اللہ تعالیٰ کا نور ہی نور نظر آتا ہے۔

قرآن شریف میں ہے (ترجمہ) جس طرف دیکھو اللہ ہی اللہ ہے۔ (ترجمہ) وہ تمہارے اندر ہے کیوں نہیں دیکھتے۔ (ترجمہ) اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی جاؤ۔ (مندرجہ آیات قربت خداوندی کو ظاہر کرتی ہیں) فا اینما تولو۔ مقام معرفت ہے ڈھیلا پانی میں گر کر پانی ہو جاتا ہے اس طرح جسم خاکی نور میں مل کر نور ہو جاتا ہے روح انسان ذات میں گر کر نور ہو جاتی ہے حافظ شیرازی نے فرمایا میں نے جدھر دیکھا ذات کو دیکھا ہے اور خود کو دیکھا تو ذات کو دیکھا یہ روحانیت جب عقبیٰ میں داخل ہوتی ہے تو کچھ وقت تک دنیا کا کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نور ہی نور نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نور روشنی کی طرح نہیں نظر آتا سیلاب نور کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نور کی لہریں ملائکہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور ہے۔

اللہ سے ملنے کی راہیں:

ایک دفعہ حضور قبلہ وکعبہ قدس اللہ سرہ کی خدمت میں عالم دین حاضر ہوا آپ قدس اللہ سرہ نے فرمایا" اللہ سے ملنے کی دو راہیں ہیں۔ایک جہاد بالکفار دوسرا جہاد بالنفس۔کفار سے جہاد کر کے شہید ہوتا ہے تو اللہ کو پالیتا ہے۔اس طرح نفس سے جہاد کر کے بھی اللہ کو پالیتا ہے۔تم نے کونسا طریقہ اختیار کیا ہے۔حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے اللہ سے معلوم کیا تیرے ملنے کا کونسا راستہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے اور بندے کے درمیان جان ہی حجاب ہے جان کو چھوڑ دو اور میرے پاس چلے آؤ شہید کو دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ارشاد فرمایا کہ جب کشتہ دست کفار کا یہ صلہ (دیدار الٰہی) ہے تو کشتہ دست یار کا کیا مقام ہوگا۔

بخشش رحمت خداوندی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ میدان حشر میں ایک نیک آدمی کو رحمت خداوندی سے بخشش کا مژدہ سنایا جائے گا وہ کہے گا میں نے تو ایسے ایسے نیک اعمال کیے ہوئے ہیں اور بخشش رحمت خداوندی سے کیسے ہوئی حکم ہوگا اسے دوزخ دکھاؤ۔

دوزخ دیکھنے سے اسے شدید پیاس لگے گی وہ پانی کا متلاشی ہوگا دیکھے گا ایک شخص (فرشتہ) پانی بیچ رہا ہے اس سے پانی طلب کرے گا۔وہ شخص کہے گا میں تو پانی نیکیوں کے عوض بیچوں گا پھر وہ اس شخص سے کہے گا تمہاری آدھی نیکیاں ایک گلاس پانی کی قیمت ہے وہ گلاس پانی پیئے گا لیکن پیاس نہ بجھے گی دوسرے گلاس پانی کے عوض تمام نیکیاں بیچ ڈالے گا پھر اسے میزان پر لے جائے گا اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی۔پھر بارگاہ الٰہی سے حکم ہوا۔جاؤ ہم نے اپنی رحمت سے بخش دیا۔

حضور قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا بخشش رحمت خداوندی سے ہے نہ کہ اعمال سے۔

پیغمبروں کو وسواسات نہیں آتے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبروں کو بھی ازلی طور پر وسواسات نہیں آتے ابلیس پیغمبروں کی جانوں میں شر نہیں پھونک سکتا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت خود کرتے ہیں

پیغمبروں پر ابلیس کفار سے حملے کراتا ہے تکلیف پہنچاتا ہے لیکن گمراہی کی جانب مائل نہیں کر سکتا
عام لوگوں کو یہ راستہ خود طے کرنا پڑتا ہے جس وقت تک یہ وسواسات اور دلیلیں آتی ہیں قلب پر
اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی دل کی پیدا شدہ بات پر قطعی اعتبار نہیں کیا جا سکتا اس کے بچاؤ کے لیے
جہاد بالنفس کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ نفس میں کسی قسم کی خواہش پیدا نہ ہو۔ اپنی لذت کے لیے کھانے
پینے کی خواہش اور دیگر قسم کی خواہش پیدا نہیں ہونی چاہیے جو وقت پر میسر آ گیا کھا لیا جس وقت
مکمل طریقہ سے نفسانیت فنا ہو جائے گی۔ تو پھر وسوسے اور دلیلیں نہیں آئیں گی۔ نفسانیت فنا
ہونے سے قبل شیطان دھوکہ دے سکتا ہے یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی خواہش نہیں رہی تھی۔
دل غنی ہو گیا حدیث میں آ گیا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ بندہ۔ اللہ کے اخلاق سے متصف ہو جاتا
ہے۔ اللہ کو خود کیا خواہش ہے۔ خواہش پیدا نہیں ہوتی یہ کھانے پینے کا نظام بھی صرف جسم کے لیے
ہے جو میسر ہوا کھا لیا۔

امام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے پندرہویں سپارے میں
فرمایا ہے قیامت کے دن تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلائیں گے۔ اس لیے امام کے
لیے معتقد ہونا شرط ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صادقین کے ساتھ لگ جاؤ صادق لوگوں کی مثال
اللہ تعالیٰ نے درخت سے دی ہے ولایت و نبوت کی مثال درخت سے دی ہے۔

اولیاء کا کام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آج کل تعویز گنڈوں کا بہت رواج ہے۔ لوگ
سمجھتے ہیں کہ اولیاء اس لیے ہیں اور پیر لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم اس لیے ہیں حالانکہ انبیاء اور
اولیاء کا کام صرف تبلیغ کرنا ہے دنیا کے کام تو ان کی دعا سے ہو جاتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر آئے کسی نے تعویذ نہیں دیئے۔

دنیا کے کام ہو جاتے ہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے کام کے لیے انبیاء اور اولیاء دعائیں
نہیں کرتے صرف دل میں ارادہ کرتے ہیں جب ان کا ارادہ اللہ کے ارادے سے مل جاتا ہے تو

کام ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کے لیے دعا نہیں کی بلکہ دل میں ارادہ کیا اور چاند کی طرف اشارہ کیا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

مشکل راستہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء اولیاء کا راستہ مشکل ہے اس میں تکلیفیں بہت ہیں ایک بزرگ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اس راستے میں اتنی تکالیف کیوں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لیے کہ ناپاک لوگ اس راستے پر نہ آ جائیں فرمایا کہ حضرت لقمان علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پیغمبر بنو گے یا حکیم۔ لقمان نے عرض کی کہ پیغمبری تکالیف کا راستہ ہے مجھے تو معالج بنا دو۔ آپ کے مرید نے عرض کی کہ اللہ کے دوستوں کو تکالیف آتی ہیں لیکن مریدوں کو کیوں آتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو جس سے تعلق رکھے گا اس پر بھی اثرات آئیں گے وہی انعام اس پر بھی ہوگا۔

امن اور سکون:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں امن اور سکون بادشاہ اور درویش لوگوں سے ہوتا ہے بادشاہ وقت نیک ہو اور اس کے ساتھ ہی ملک کے اندر درویش اور برگزیدہ لوگ ہوں۔ تب امن ہو جاتا ہے اور جس زمانے کا بادشاہ بھی عیار اور درویش بھی عیار ہوں اس ملک کا کیا ہوگا؟ لوگوں میں صداقت نہیں ہے تو امن کہاں ملتا ہے؟ دین بھی عیاری سے چل رہا ہے اور دنیا بھی ہر بات میں فریب ہے۔

یہ مولوی لوگ اپنے طالب علموں کو بتاتے ہیں کہ یہ ولی جن کو کہتے ہیں یہ ہمارے جیسے ہی ہوتے ہیں۔ ہم ہی لوگ ولی ہیں۔ یہ قرآن کریم اور احادیث میں جو کچھ بتلایا گیا ہے۔ اس کے خلاف بات کرتے ہیں نبوت و ولایت تو وہ چیز ہے جس کے ہاتھ پاؤں اور زبان اللہ تعالیٰ خود بن جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کی باتیں سب مکاری ہے ان کے جتنے دعوے ہیں سب جھوٹے ہیں۔

آج کل دنیا کے حالات بہت تبدیل ہو گئے اللہ کچھ کرتا ہے اور آدمی کچھ کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے آدمی کو ذلیل کر دیتا ہے لوگ خواہ مخواہ دعوے کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ (کچھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو بے شک مخلوق کسی کے حق میں ہو مگر اللہ کا ارادہ کٹتا نہیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے تو مخلوق کے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ اقبال گرا دیتا ہے جب اقبال گر جاتا ہے تو لوگ

اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ عوام حاکم کے خلاف ہو جاتی ہے پھر حاکم قوت حکومت سے ان کو دباتا ہے لوگ کٹتے ہیں مرتے ہیں لیکن اپنے کام سے باز نہیں آتے جسے چاہے اور جب چاہے اللہ تعالیٰ اس (حاکم) کو بھگا دیتا ہے اس حاکم کا اقبال گرا دیتا ہے جب اقبال گر جاتا ہے تو ہر شخص اس کا دشمن ہو جاتا ہے پھر اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ اللہ کے معاملے میں تو ہم لوگ بھی کچھ نہیں کر سکتے جب تک وہ حکم نہیں دیتا۔ ہم بھی کچھ نہیں کرتے۔ اگر ہم کسی کام کا ارادہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہمارے ساتھ مل جائے گا تو وہ کام ہو جائے گا اگر اس کا ارادہ ہمارے ساتھ نہیں ملے گا تو وہ کام نہیں ہوگا آج کل لوگ خدا سے نہیں ڈرتے یہ کہتے ہیں کہ بس ہم ہی ہیں جو کچھ ہے ہماری مرضی ہے۔ خدا کے نزدیک تو انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے کہ اس کے نزدیک کیا ہے؟ یہ بے خوف ہیں۔ آخر میں کوئی اچھا آدمی حکومت پر آئے گا۔ وہ ملک ہندوستان سے بھی جنگ کرے گا۔ شاید اس کے بعد کوئی آئے۔ وہ برگزیدہ آدمی ہوگا اس کا نام "حبیب اللہ" ہوگا حبیب اللہ سے دو مطلب ہیں ایک تو خطابی نام دوسرا مادری نام اس کا یا تو مادری نام حبیب اللہ ہوگا یا خطابی نام ہوگا۔ موجودہ حکومت نے جنگی نظام تو بہت اچھا کر لیا ہے حکومت چین کی مدد سے چین نے مفت کئی ہزار فوجی گاڑیاں دی ہیں چین یہ امداد مفت میں دے رہا ہے۔

چین یہ خیال کرتا ہے کہ پاکستان ہماری ایک ڈھال ہے اگر ملک پاکستان سلامت رہے تو ہم بھی رہیں گے۔ اگر یہ ختم ہو گیا تو ہمارا تحفظ بھی نہ رہے گا۔ روس اور انڈیا کے تعلقات ہو جائیں گے۔ روس یہ سمجھتا ہے کہ یہ ہندوستانی لڑتو لیتے ہیں لڑیں گے یہ ہندوستانی اور اسلحہ ہم مہیا کریں گے فرمایا کہ روس اب پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا اب وہ ڈر جائے گا۔ اگر روس نے حملہ کیا تو بڑی جنگ چھڑ جائے گی۔ اس طرح وہ بھی اپنے لیے ایک بڑی جنگ خریدے گا اب یہ اس کے لیے آسان کام نہیں رہا۔ ہم نے نعمت اللہ شاہ صاحب کی پیش گوئی پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ بنگال کے بعد ہندوؤں کو کامیابی نہیں ہوگی یہ جنگ میں شکست کھا جائیں گے۔ افغانستان کے لوگ بھی راتوں رات کیڑے مکوڑوں کی طرح (ہند میں) داخل ہو جائیں گے۔

روس اور افغانستان:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اب روس افغانستان میں پہنچ گیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت استعمال کی ہے تا کہ مخلوق اللہ کی قوت کا اندازہ لگائے اب یہ الٹا پھنسا ہے

روسیوں کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ ہمارا حشر کیا ہو جائے گا اب تو (روسیوں کے پاس) بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہا۔ مجھے تو شروع میں معلوم ہو گیا تھا ہم نے افغانیوں کی مدد کے لیے چالیس ابدال بھیجے ہیں افغانستان سے ہمارے پاس ایک بزرگ خواب میں آئے انہوں نے کہا کہ ہم پر بہت بڑی طاقت نے حملہ کر دیا ہے ہم نے ان سے کہا کہ ان کو مارو کسی کو چھوڑو نہیں۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ افغانیوں کے پاس معمولی اسلحہ ہے اسی اسلحہ سے یہ کام کر رہے ہیں روسیوں کا قبضہ دارالخلافہ کابل اور بڑے بڑے شہروں پر ہے باہر کے علاقوں پر قبضہ نہیں ہونے دیا۔ توپ خانہ ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے بمباری ہر جگہ کرتے ہیں لیکن ابھی تک باہر کے علاقوں پر قبضہ نہیں کر سکے۔ روسی لوگ مرے بہت ہیں مجاہدین نے بہت روسی لوگوں کو مارا ہے۔ مجاہدین کا ایک آدمی اور روسیوں کے دس آدمی۔ افغان لوگ اپنے علاقے کے واقف ہیں جب ان کو روسی پیدل فوجی ملتا ہے تو یہ گولی مار دیتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔ روسی فوجی ہوائی قوت کا استعمال کرتے ہیں بمباری وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن پیدل فوج نہیں بھیجی جا سکتی (مفتوحہ علاقے پر) قبضہ انفنٹری کرتی ہے (پیدل فوج) وہ جا نہیں سکتی۔ پیدل فوج گئی اور انہوں نے (افغانیوں) نے اس کی گھڑائی کر دی یعنی ختم کر دی۔ روسیوں کے ہیلی کاپٹر کا نچلا حصہ ٹینکوں کے موافق ہے گولی کام نہیں کرتی۔ یہ افغانی لوگ اپنی زمینوں کا لگان وغیرہ بھی حکومت کو نہیں دیتے۔ وہ روپیہ اکٹھا کر کے یہ روپیہ اپنی پارٹی جو جہاد کر رہی ہے اس کو بطور امداد دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان کو قبضہ کرنے دیں تو انہیں اپنا انجام معلوم ہے۔ یہ بلخ اور بخارا میں جو مسلمانوں کا حشر ہوا ہے افغانیوں کو خوب معلوم ہے وہ جانتے کہ بجائے اس کے کہ ان روسیوں کے قابو میں آ کر مریں اس سے بہتر ہے کہ لڑ کر ہی مر جائیں اس لیے یہ لوگ مقابلہ کر کے ہی مریں گے ایسے نہیں۔

ایک دفعہ ایک افغانی نے اندھیرے میں ایک روسی فوجی کو کہا ''درش'' وہ روسی فوجی رکا اور ڈر کے مارے گر کر مر گیا اسے گولی بھی نہیں ماری گئی تھی۔ فرمایا کہ روسی فوجی اندر سے مردار ہیں۔ مردار لوگ نہایت بزدل ہوتے ہیں کمیونسٹ نظام میں سپاہی تو کام نہیں کر سکتا۔ روسی سپاہی ایک غلام ہے اس کے پاس دل نہیں ہوتا۔ جیسے حیوانوں کے کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا ہے، اور غلامی نظام میں غلام کو روٹی کپڑا اور مکان دیا جاتا ہے غلاموں کی زندگی جانوروں جیسی ہوتی ہے۔

غلام کی کیا زندگی ہے۔ دل تو کوئی نہیں۔ اگر آدمی بھوکا رہے تو غلام سے بہتر ہے۔ آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے اگر یہ روسی سپاہی لڑنے والے ہوتے تو یہ افغانستان پر چھا جاتے بس اسلحہ کے زور پر لڑ سکتے ہیں اب تو افغانستان میں روس کی پوزیشن خراب ہوگئی ہے فرمایا کہ عیسائی حکومت میں مذہب پر پابندی نہیں۔ وہ بھی مذہب رکھتے ہیں اور ہم بھی مذہب رکھتے ہیں البتہ کمیونسٹ نظام میں مذاہب پر پابندی ہے عیسائی لوگ اگر مسلمان ہو جائے تو حکومت کچھ نہیں کہتی اور اگر مسلمان عیسائی ہو جائے تو اسے بھی کچھ نہیں کہتے آدمی کی اپنی مرضی ہے جو مذہب قبول کرے۔

بھٹو صاحب کے دور حکومت میں لاکھوں لوگ کمیونسٹ ذہن ہوگئے کارخانوں اور ملوں کو حکومت کی تحویل میں لے لیا گیا۔ اس سے ملک کو بہت نقصان پہنچا مزدور لوگ کارخانوں میں صحیح کام نہیں کرتے تھے۔ خواہ وہ کارخانہ میں چوری کریں یا اور کچھ کوئی نہیں پوچھتا تھا۔ تنخواہ تو خزانہ سے ملتی تھی۔ کام کیا نہ کیا اپنی مرضی تھی اس طرح ملک کی مالی حالات خراب ہوگئی۔ خزانہ سے سرکار کو بہت نقصان پہنچا۔ مل مالکوں کو بھی روپیہ دیا گیا اب مارشل لاء حکومت نے اس انتظام کو درست کیا ہے یہ روس نے جب افغانستان پر حملہ کیا۔ گھبراہٹ میں کچھ پاکستانی کہتے تھے کہ روس پاکستان میں اب آیا اب آیا پاکستان میں آنا روس کے لیے کوئی مشکل کام تو نہیں ہم نے ان سے کہا کہ آنے دو ذرا یہ روس نے جتنے اسلامی ممالک پر پہلے ہی قبضہ کیا تھا تمام کتابیں قرآن مجید جلا ڈالے بلخ و بخارا میں چھ ہزار کتب خانے تھے ان کو آگ لگوا دی دو ماہ تک کتب خانے جلتے رہے، اور مسلمانوں کو قتل عام کر کے ختم کر دیا۔ تمام مذاہب کی تعلیم بند کر دی یہ باتیں مسلمانوں کو معلوم بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بھرنا ہے اس لیے بنائی ہے کہ کافروں سے بھر دے گا۔

بادشاہ جہانگیر کے زمانے میں افغانستان تک ایک ہی ملک تھا افغانستان تو بعد میں بنا ہے۔ مغل حکومت ختم ہونے کے بعد پنجاب پر سکھ قابض ہوئے۔ اس وقت احمد شاہ ابدالی کی حکومت افغانستان پر قائم ہوئی تھی۔ یہ نادر شاہ ایرانی کے دو جرنیل تھے۔ ایک افغانی اور دوسرا ایرانی تھا۔ جب نادر شاہ مرا ہے تو احمد شاہ ابدالی افغانستان پر قابض ہوگیا اور دوسرا جرنیل ایران پر۔ نادر شاہ کا کوئی وارث نہیں تھا۔ اس کا بیٹا اس کے سامنے ہی مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد دونوں جرنیلوں نے اپنا اپنا علاقہ اپنے ملک کو سنبھال لیا۔ ہندوستان پر مرہٹے قابض ہوگئے تھے صرف دہلی رہ گئی تھی۔ پنجاب پر بھی مرہٹے قبضے کی سوچ رہے تھے مسلمان بھاگ کر اس کے (احمد

شاہ ابدالی) کے پاس گئے۔ اس وقت ''مرہٹوں'' کا یہ ارادہ تھا کہ جامع ''مسجد دہلی'' کو لے کر اس میں ''سیوا جی'' کی مورتی رکھیں گے۔

احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو ایک خط لکھا کہ میں تم پر چھ (6) ماہ کے بعد حملہ کروں گا۔ تم اپنا انتظام کر لو۔ چھ ماہ کے بعد احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں پر حملہ کیا اور ان کو اس قدر تباہ کیا کہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ ملک فتح ہونے کے بعد احمد شاہ ابدالی نے ملک پر قبضہ بھی نہیں کیا۔ اپنے ملک واپس چلا گیا اس نے کہا کہ یہ جنگ میں نے اسلام کی وجہ سے کی ہے۔ یہ رنجیت سنگھ کو جو حکومت ملی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی جنگ کے بعد اپنے ملک واپس ہوا تو اس واپسی کے وقت اس کے توپ خانے کی کچھ توپیں دریائے جہلم میں گر کر ڈوب گئیں اس کے آدمی نہ نکال سکے اس وقت رنجیت سنگھ کا باپ ایک چھوٹا جاگیردار تھا اس کے کچھ گاؤں ملکیت تھے رنجیت سنگھ کے والد نے وہ توپیں نکلوا کر کابل بھیج دیں اس کارکردگی کے معاوضہ میں احمد شاہ ابدالی نے دریائے جہلم کے کنارے کا کچھ علاقہ اسے انعام میں دے دیا۔

ان دنوں میں مغل حکومت بہت کمزور تھی۔ سکھوں نے حملہ کر کے لاہور اور پنجاب پر قبضہ کر لیا اس کے بعد ان سکھوں نے احمد شاہ ابدالی سے بھی جنگ لڑی۔ افغانستان پر دو حملے کیے یہ سکھ کابل تک بھی پہنچ گئے تھے پھر پیچھے ہٹ گئے دوسرے حملہ میں ہری سنگھ نلوہ جو فوج کا جرنیل تھا۔ وہ بہت قد آور آدمی تھا۔ اس نے افغانیوں کو چھٹی لکھی تھی کہ ہم تم پر حملہ کریں گے احمد شاہ ابدالی نے جواب دیا جس قوم کے بال عورتوں کی طرح ہوں اس کے لیے ایک عورت ہی کافی ہے۔ اس دوسرے حملہ میں ہری سنگھ نلوہ ایک پٹھان عورت کے ہاتھوں مارا گیا۔ یہ عورت خنجر لے کر فوج میں گھس گئی اور ہری سنگھ کو گھوڑے سے گرا کر چیر پھاڑ دیا۔ فرمایا کہ اب مسلمانوں کی حالت اسلام کے موافق نہیں ہے۔ جب عمر فاروق نومسلم فرانسیسی (سابق نام جان لک شنیدر) جب پاکستان آیا تھا اس سے پوچھا گیا کہ اسلام آباد میں کیا دیکھا اس نے کہا اسلام آباد میں تو میں نے عیسائی دیکھے ہیں مسلمان تو نہیں دیکھے۔

تاریخ آدم میں یہی ثبوت ہے کہ جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذلیل و خوار کیا ہے پہلے اسے اوپر چڑھایا ہے اور اوپر چڑھا کر گرایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نشان مٹاتے ہیں تو اس کا زمین پر نام لینے والا بھی نہیں چھوڑتے ''گاندھی'' نے ہندو مذہب میں اتنا بڑا کام کیا ہے کہ ان کی تاریخ میں کوئی

بھی اتنا بڑا کام نہیں کر سکا ہندو قوم کبھی اکٹھی نہیں ہوئی کبھی ان کی اتنی بڑی حکومت نہیں بنی جتنی کہ اب ہے ہمیشہ ان کی حکومت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹی رہتی تھی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے یہ (موہن داس کرم چند) گاندھی نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ سب قوم کو اکٹھا کر کے اتنی بڑی حکومت اپنی ہندو قوم کو دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مروا دیا آج اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہندو تاریخ میں اتنا بڑا کام کسی نے نہیں کیا۔ جس کو اللہ تعالیٰ ختم کرنا چاہتے ہیں اس کو نیست و نابود کر دیتے ہیں۔

مستقل مزاجی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اب مخلوق میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔ شام کو آدمی کچھ ہوتا ہے اور صبح کو کچھ حدیث نبوی ہے کہ آخیر زمانے میں لوگ شام کو کافر ہوں گے صبح کو مومن آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں بلکہ ہر کام کی کامیابی کے لیے مستقل مزاجی ضروری ہے۔

تبلیغ نبوت اور ولایت:

فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وحی ہوئی اگر وہ طریقت پر قائم رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے۔ (پ 29، جن 16) حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ تبلیغ کا کام آسان نہیں ہے انبیاء علیہ السلام بھی اس کام سے عاجز آگئے آج کل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضور نے زبانی کلامی تبلیغ کی ہے یہ زبانی کلامی بات نہیں ہے اگر یہ زبانی کلامی کام ہوتو پھر آج گھر گھر میں عالم ہیں یہ مسلمانوں ہی کو سیدھا نہیں کر سکتے (کفار کا تو اسلام قبول کرنا) کافروں کو اسلام پر لانا تو بہت مشکل کام ہے مسئلے سنانے سے تو کوئی مسلمان نہیں ہوتا تبلیغ کا طریقہ نبوت اور ولایت دلوں کو روشنی پہنچاتا ہے جب دل روشنی پالے گا تو مان لے گا اگر روشنی داخل نہیں ہوگی تو تسلیم نہیں کرے گا جیسے مکان کی چھت میں کوئی سوراخ ہو اور سورج کی شعاعیں اس سوراخ سے کمرے میں داخل ہوتی ہیں تو کمرے میں بیٹھا ہوا انسان فوراً عین الیقین ہو جائے گا کہ سورج چڑھ آیا ہے یہ مولوی لوگ تبلیغ کا طریقہ ہی نہیں سمجھے آج دن تک نور نبوت اور ولایت سے دل گمراہی سے ہدایت کی طرف آتے ہیں پاکیزگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یہ ملک ہندوستان میں انگریزوں نے عیسائیت پھیلانے کے لیے پانی کی طرح پیسہ بہایا۔ عیسائیت نہیں پھیلی وہ اس بات پر حیران ہیں کہ یہ مسلمان درویش (دوسرے ملک سے) آئے نہ پیسہ نہ دھیلا اکیلی جان نہ فوج ہے نہ طاقت،

کروڑوں مسلمان پیدا کر گئے فرمایا کہ اللہ کی قوت تھی (ایسے زبانی کلامی) نہیں پیدا کر گئے۔

وسیلے سے بلا ٹلتی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکار کے ہاں چلے گئے آپ ان کے گھر تشریف فرما تھے کہ اس پیروکار کا لڑکا سر پر گھاس اٹھا کر لایا اور زمین پر پھینک دیا زمین پر پھینکتے ہی ایک ناگ اسی گھاس میں سے نکلا اسے آپ کے پیروکار کے لڑکے نے مار دیا وحی ہوئی کہ یہ اس لڑکے کی موت تھی ہم نے آپ کی وجہ سے ٹال دی تا کہ گھر والے پریشان ہوں گے کہ پیغمبر بھی گھر میں آئے ہیں اور موت بھی واقع ہوگئی۔

کٹ کر لگنا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید جب کٹ کر اپنے پیر سے لگتا ہے تو پیر کی خوبیاں اس میں پیدا ہوتی ہیں جیسے گلاب کے پھول کے گرد سبز پتے ساتھ لگے رہتے ہیں تو خوشبو نہیں آتی جب کٹ کر ساتھ لگتے ہیں تو پھر ان سے بھی خوشبو آتی ہے۔

مرید پر اعتبار نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مرید کی روح کا تعلق عالم ناسوت سے کٹ کر عالم عقبیٰ سے نہ ہو جائے اس وقت تک مرید پر اعتبار نہیں ہوتا کہ کب ابلیس کے جال میں پھنس جائے۔

یہ عجب طریقہ ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب زمین کے اندر بیج پھینکا جاتا ہے تو وہ بیج فنا ہو جاتا ہے اور بیج کی فنائیت کے بعد اس سے ایک پودا نکلتا ہے ایسی ہی یہ ترکیب ہے یہ عجب طریقہ ہے کہ جب انبیاء اولیاء قلب انسانی میں نور پھینکتے ہیں تو وہ بھی بیج کے موافق فنا ہو جاتا ہے پھر نور سے پیدائش ہوتی ہے اور (قلب میں نور) کی پیدائش ہو جاتی ہے اور روح نور ہونا شروع ہو جاتی ہے جس وقت قلب میں نور خداوندی کا اظہار ہوتا ہے تو روح اس جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس میں سے نکل کر نور کے اندر گر جاتی ہے تو ذات میں مل جاتی ہے تو اللہ کی معرفت ہو جاتی ہے۔

روح اور جسم کے لیے ایک ہی حکم ہو جاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آج کل حضور نبی کریم ﷺ کے نور ہونے سے انکار کیا جاتا ہے یہ سب باتیں غلط ہیں آسمانوں پر یہ جسم خاکی نہیں جاسکتا کیونکہ آسمانوں میں نور کا عالم ہے اور (واقعہ معراج) حضور نبی کریم ﷺ کے نور ہونے کا ثبوت دے رہا ہے آپ ﷺ کا جسم نور تھا (جسم کے ساتھ) عالم عقبیٰ کی معراج ہوئی باقی تمام پیغمبروں کو معراج زمین پر ہوئی حضور ﷺ کو عرش پر۔ جسم خاکی کا تعلق زمین سے ہے جب جسم نور ہوگا تو عالم نور میں داخل ہوجائے گا جیسے حضور نبی کریم عالم نور میں چلے گئے یہ ایسی بات ہے علم سے ایسی باتوں کا پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی عالم لوگ ایسی بات جانتے ہیں حضور ﷺ کی معراج ان کے جسم نور ہونے کا پتہ دے رہی ہے یہ جسم جو دکھائی دیتا ہے اس کی وجہ اور ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا گیا تھا یہ عصا نور کا تھا وہ لکڑی نہیں تھی۔ نور تھا۔ نور جس شکل میں چاہے تبدیل ہوسکتا ہے وہ لکڑی بھی بن جاتا تھا اژدھا بھی بن گیا۔

قاعدہ یہ ہے جب جسم نور ہوگا تو اللہ تعالیٰ تصرف کرتے ہیں۔ جسم کو جس شکل میں چاہیں تبدیل کرتے ہیں جب بشریت کا کوئی کام لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شکل (بشریت) میں تبدیل کرتے ہیں اس طرح تصرف ہوتا رہتا ہے تصرف کی وجہ سے جسم ان صورتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے جب جسم نور ہوجاتا ہے۔ تو اس کی نشانی یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں سوتے میں جدا ہوجاتے ہیں بہت بزرگوں کو دیکھا ہے۔ سر جدا ہے ہاتھ جدا ہیں۔ پاؤں جدا ہیں۔ یہ اکٹھے بھی ہوجاتے ہیں بہت بزرگوں کے جدا جدا بھی ہوجاتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے بعض بزرگوں کو ایسا دیکھا ہے وہ بہت پائے کے بزرگ ہیں یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔ علم ظاہری سے یہ حل نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو تو پھر یہ مسئلہ سمجھ میں آتا ہے علم پڑھنے سے نہیں آتا۔

جب بندہ نور بن کر ذات میں مل جاتا ہے نور نور میں مل گیا تو جتنے احکام اللہ تعالیٰ سے صادر ہوتے ہیں اور فعل صادر ہوتے ہیں۔ تو وہ بندہ کو معلوم ہوتا ہے یہ مجھ سے ہی ہور ہے ہیں (یعنی بندہ یہ سمجھتا ہے یہ فعل میرے سے ہورہے ہیں) جتنے فعل ارادی ہوتے رہتے ہیں وہ بندے کو معلوم ہوتے رہتے ہیں چونکہ وہ بندہ ذات کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ جیسے پانی کا ایک قطرہ سمندر میں پھینک دیا جائے تو وہ قطرہ بے بنیاد ہوجائے گا اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا کہ وہ قطرہ کدھر گیا اس قطرہ کی حیثیت تو موجود ہے وہ تمام پانی میں مل گیا سمندر میں شامل ہوگیا اب جتنے فعل سمندر سے

ظاہر ہونگے۔ وہ قطرہ یہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہو رہے ہیں ایسی بات کا سمجھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت پر منحصر ہے علم پر نہیں علم سے پہچان نہیں ہو سکتی اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو وہ اس کی سمجھ میں آجاتا ہے اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کتابیں پڑھنے سے یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔

درود شریف کے برکات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو تلقین ذکر کرنے سے پہلے جتنی بار ہو سکے درود پڑھ لیا کرو جب دماغ گرم ہو جائے تو اس وقت درود شریف پڑھنا چاہیے درود شریف پڑھنے سے گناہ جھڑتے ہیں جیسے موسم خزاں میں خشک پتے جھڑتے ہیں اور درود شریف پڑھنا قرب رحمت کا ذریعہ ہے۔

عفوو درگذر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اور اللہ کے آگے معافی سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں۔ بندا بندے سے معافی مانگ لے یا اللہ سے۔ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نہایت درگذر فرمانے والے تھے دشمنوں کی بڑی سے بڑی غلطیاں معاف فرما دیتے تھے۔ سولہ سال ایک شخص حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ کا سخت مخالف رہا۔ ہر طرح سے مخالفت کی تھانوں تک نوبت پہنچی آخر سولہ سال کے بعد وہ شخص شدید بیمار ہوا۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوا۔ کسی پیر بھائی کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ حضور قبلہ وکعبہ روحی فداہ کو میرے گھر لے آئیں میرا آخری وقت ہے میں معافی چاہتا ہوں۔

حضور قبلہ عالم روحی فداہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ کے کچھ مخصوص لوگوں سے سنگین جرم ہوئے آپ قدس اللہ سرہ درگذر فرماتے رہے۔ کچھ مریدوں کو سلسلہ عالیہ سے خارج بھی کیا لیکن بعد میں معاف فرما دیا۔

خوف الٰہی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کو ایک حکیم ایک طاقتور معجون کا مرتبان دے گیا ایک دفعہ ایک بادشاہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس درویش نے تھوڑی

سی معجون اس بادشاہ کو دے دی بادشاہ نے کھالی بادشاہ میں انتہائی قوت پیدا ہوگئی بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا جو درویش روز یہ معجون کھاتا ہے اس کی رات کیسے بسر ہوتی ہوگی اس نے ایک لونڈی بزرگ کی طرف بھیج دی اس نے دوسرے دن بادشاہ کو بتایا کہ درویش نے میری طرف دیکھا تک نہیں پھر بادشاہ نے ان بزرگ سے پوچھا میں نے تھوڑی سے یہ معجون کھائی مجھ سے برداشت نہیں ہوا مجھ میں اتنی قوت پیدا ہوگئی اور آپ روز کھاتے ہیں کیسے برداشت کر لیتے ہیں۔

بزرگ نے باتوں میں لگا کر فرمایا تو فلاں تاریخ کو مر جائے گا بادشاہ بہت گھبرایا اور بزرگ سے کہا کہ دُعا کریں میری زندگی بڑھ جائے اس بزرگ نے فرمایا کہ تم یہ معجون کا مرتبان لے جاؤ اللہ اللہ کرتے رہو اور جب بھوک لگے تو یہ معجون کھانا وہ بادشاہ تمام رات میں معجون کا مرتبان کھا گیا صبح درویش کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرا کیا بنا ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ بات تو تجھے سمجھانے کے لیے تھی تم موت کے خوف سے تمام معجون کھا گئے اور تمہیں کوئی قوت پیدا نہیں ہوئی اور اس طرح ہمیں اللہ کا خوف رہتا ہے یہ معجون ہمیں کیا کرے گی۔

نگاہ تصرف سے راہ پر لے آئے:

کیپٹن محمد امین خان سکنہ لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں تقریباً ہر بڑے عالم سے اللہ سبحان تعالیٰ کے بارے میں پوچھ چکا کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیں تو ذہن میں کوئی خاکہ نہیں ابھرتا۔ ایک دفعہ میں کوئٹہ میں کسٹم افسر ہو کر گیا تو میرے کلاس فیلو سید نیر اقبال صاحب مجھے حضرت احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس لے گئے۔ اس نے حضرت سے کہا ایک سوال بہت علماء سے کیا لیکن کوئی مجھے مطمئن نہ کر سکا تو حضرت نے فرمایا ہم تو ان پڑھ ہیں لیکن کوشش کریں گے تمہیں مطمئن کر سکیں تو اس نے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی کہے کہ دوسرے کمرے میں کسی کے پاس ایک پین ہے تو ذہن میں خاکہ ابھرتا ہے کہ پین پر کلپ ہوگا۔ نب ہوگی لیکن جب کوئی کہے اللہ تو ذہن میں کوئی خاکہ نہیں ابھرتا بلکہ خلاء ہی خلاء ہوتی ہے۔ تو حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ہم مسلمان تو بن دیکھے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھنا ہی نہیں تو خلاء ہی نظر آئے گی۔ میں سید نیر اقبال شاہ جو میرے ساتھ بیٹھے تھے ان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس دوران حضرت قبلہ نے ایک پیپر پن میرے پاؤں میں چبھو دی۔ میں نے پاؤں کھینچ لیا تو حضرت قبلہ نے

فرمایا کیا ہوا؟

میں نے کہا کہ درد ہوا ہے تو فرمانے لگے وہ چیز جس کا نام تم لے رہے ہو (درد) وہ دکھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو میں محسوس کرسکتا ہوں دکھا نہیں سکتا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اسی طرح اللہ سبحانی تعالیٰ کی ذات بھی محسوس کی جاتی ہے۔ تو میں جو کہ گرجا گھروں میں اور علماء کے پاس جا کر پوچھتا رہا اور کوئی مجھے مطمئن نہ کر سکا لیکن حضرت قبلہ نے عملی طور پر اس مسئلے کو حل کر کے دکھادیا اور نگاہ تصرف سے راہ راست پر لے آئے۔

اعلائے کلمتہ الحق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسلام میں سبز باغ نہیں دکھاتے آزمائش ہوتی ہے جیسے انبیاء اور صحابہ کرام کی زندگی آزمائش میں گزری۔ جس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اللہ اس کی مدد نہیں کرتا۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام ان بزرگوں کے حالات مشترک ہیں ایک صفت بھی مشترک ہے۔ یہ دونوں عظیم ہستیاں بطن مادر مبارک میں صرف چھ ماہ رہے اور شہادت بھی ایک ہی قسم سے ہوئی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی ہیں ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ سے بادشاہ وقت نے اپنی مرضی کے مطابق فتویٰ طلب کیا آپ نے صاف انکار فرمادیا بادشاہ وقت اپنی سوتیلی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک سوتیلی بیٹی بھی بیٹی ہے تیری بیوی نہیں ہوسکتی بادشاہ نے آپ کو شہید کرادیا آپ کا سر کاٹ کر ایک طشت میں رکھ کر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا اس ظالم بادشاہ نے آپ کے منہ مبارک پر چھڑی رکھ کر کہا کہ اے یحییٰ تو مجھے اپنی سوتیلی بیٹی سے شادی کرنے سے روکتا تھا اب دیکھ اپنا حال۔

آپ کے سر مبارک میں سے آواز آئی کہ اے ظالم! یحییٰ کے ہزار سر قربان ہوسکتے ہیں لیکن احکام خداوندی کے خلاف ہرگز کوئی فتویٰ نہیں دے سکتا میرا اب بھی وہی فتویٰ ہے اور تجھ پر اس کا نکاح قطعی حرام ہے۔

ابلیس کئی رنگ میں دھوکہ دیتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر تشریف فرما تھے ابلیس وہاں پہنچ گیا اور اپنی انگلی کو گھما کر کہا کہ میری انگلی کے دائرہ میں جتنا بڑا پہاڑ آرہا ہے آپ کہیں تو میں اس کو سونے کا بنادوں آپ نے فرمایا کہ ملعون ہم درویش آدمی ہیں ہمیں "سونے" کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو ہمارے لیے بہتر سمجھتا ہے۔ عطا کردیتا ہے۔ مجھے سونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ابلیس نے کہا کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر اتنا بھروسہ ہے۔ تو ذرا اس پہاڑ سے نیچے چھلانگ لگا کر تو دکھائیں تو میں بھی دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے کیسے بچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ملعون دور ہو دوست اپنے مالک کو آزمایا نہیں کرتے۔

ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ بغدادی کہیں جارہے تھے راستہ میں ابلیس مل گیا کہنے لگا اے جنید آپ سے میرا ایک سوال ہے۔ آپ نے فرمایا بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔ ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے پھر اگر میں نے آدم کو سجدہ نہ کیا تو میں نے کیا قصور کیا۔ آپ ابلیس کے سوال پر غور فرمارہے تھے کہ غیب سے آواز آئی اے جنید اس ملعون سے پوچھو کہ دوسرا حکم سجدہ تعظیم کس کا تھا۔ جب آپ نے اس سے یہ بات کی تو وہاں سے بھاگ گیا۔

ابلیس ہر رنگ میں دھوکہ دیتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس صوفیوں کو صوفیوں کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے عالموں کو عالم کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے۔ دنیا دار کو دنیا کے رنگ میں دھوکہ دیتا ہے۔ ہمارے پاس رحیم یار خان سے ایک ڈاکٹر آیا جس نے "بال عزازیل" کتاب لکھی اس میں ابلیس کو اللہ کا عاشق لکھا۔

ڈاکٹر نے کہا کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ سے عشق کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ ہم نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ جھوٹ بول رہے ہیں اگر ابلیس عشق کی وجہ سے سجدہ نہ کرتا تو یوں کہتا کہ اے اللہ تیرے عشق کی وجہ سے آدم کو سجدہ نہیں کرتا بلکہ ابلیس نے تو یوں کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں یہ خاک سے ہے میں آگ سے ہوں۔ میں اس لیے سجدہ نہیں کرسکتا۔ یہ بات سن کر ڈاکٹر صاحب کا فلسفہ ناکام ہوگیا۔

جنت کی سیر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا اس کو خواب میں ایک شخص اونٹ پر سوار کرا کر لے جاتا اور ہر رات جنت کی سیر کراتا وہ جنت میں رنگ رلیاں کرتا اس لیے اس نے اپنے پیر و مرشد کے پاس بھی آنا جانا ختم کر دیا اور اپنے آپ کو ہی بزرگ سمجھنے لگا ایک روز اس کی ملاقات پیر بھائی سے ہوئی اور اسے بتایا کہ میں تو ولی بن گیا ہوں جبرائیل علیہ السلام بھی میرے پاس آتا ہے اور مجھے بہشت کی سیر کراتا ہے اور بہشت میں حوریں بھی میری خدمت کرتی ہیں۔ اس تمام واقعہ کو اس کے پیر بھائی نے اپنے پیر و مرشد حضرت جنید رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے میرا فلاں پیر بھائی ملا تھا اور اس نے ایسے ایسے کہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے کہنا کہ جب تم بہشت میں پہنچو تو وہاں لاحول ولا پڑھنا۔ اس نے یہ بات اس مرید تک پہنچادی۔

اگلے دن حسب معمول وہ جنت کی سیر کے لیے گیا خوش قسمتی سے اس کو اپنے پیر کا فرمان یاد آیا اس نے سوچا اس میں حرج بھی کیا ہے پڑھ لیتا ہوں بس جونہی اس نے لاحول پڑھا تمام نظارہ آنکھوں کے سامنے سے درہم برہم ہو گیا۔ نہ جنت رہی اور نہ جبرائیل۔ یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے دیکھا کہ وہ بغداد سے تیس چالیس میل کے فاصلے پر دور جنگل میں غلاظت کے ڈھیر پر پڑا ہے۔ پھر وہ وہاں سے پیدل چل کر پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو تو بہت بڑا بزرگ ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مرید پیر سے دور رہ کر ابلیس کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو بھیڑ اپنے ریوڑ سے جدا ہو جاتی ہے بھیڑیے کا شکار ہو جاتی ہے وہ اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے بچایا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی وجیہہ الدین اپنے پیر و مرشد حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ابلیس ملا اور ان سے علمی گفتگو کی آپ نے اس کے سوالات کے مدلل جواب فرمائے۔ ابلیس نے آپ کی علمیت کی بہت تعریف کی اور بالآخر اپنے مطلب کی طرف آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں قاضی صاحب نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری کا بتلایا۔ ابلیس نے کہا کہ مجھے تو آپ بہت عالم اور سمجھدار آدمی معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ تو کچھ بھی نہیں جانتے ہیں ایک دفعہ میں بھی اس سے مل چکا ہوں۔ مجھے تو ان میں کوئی خاص بات

محسوس نہیں ہوئی۔

قاضی صاحب نے دل میں خیال کیا کہ میرا تو تمام معاملہ میرے خواجہ پیرومرشد کے طفیل ہے۔ لیکن یہ شخص کیسا آدمی ہے جو ان کو اچھا نہیں سمجھتا آپ نے لاحول کہا بس اب ابلیس ذرا دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ قاضی صاحب یہ نہ پڑھو پھر آپ اپنے پیرومرشد خواجہ نظام الدین رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے خواجہ صاحب نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ وجیہہ الدین تم پر ابلیس کا بہت زبردست حملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ قاضی وجیہہ الدین نے یہ بات سن کر اپنا سر اپنے پیرومرشد کے قدموں میں رکھ دیا۔

شرف قبولیت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک صحابی کی دعوت پر اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک پتھر پر آپ کی نظر پڑی جس پر نماز پڑھنے کے نشانات واضح دکھائی دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا عبادت گذار ہے جس کی عبادت وریاضت کی کثرت سے پتھر پر بھی نشان پڑ گئے ہیں اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس شخص کا ایک سجدہ بھی میری بارگاہ میں قبولیت کا درجہ نہیں رکھتا آپ یہ خبر سن کر پریشان ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ صحابی حاضر ہوا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظام دعوت میں مصروف تھا۔ اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اداس بیٹھے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ اس شخص کا ایک سجدہ بھی بارگاہ خداوندی میں مقبول نہیں ہے۔ یہ بات سن کر میں پریشان ہوا۔

اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اداس نہ ہوں میں آپ کو اداس و پریشان حالت میں نہیں دیکھ سکتا میرا کام فعل بندگی ہے اور قبولیت اس کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے کام میں مجھ بندہ کو کیا دخل ہے۔ میں اپنا کام کرتا رہوں گا قبول کرنا نہ کرنا اللہ کا کام ہے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کے جانثار صحابی کی بات سن کر اس قدر خوش ہوئے کہ مجھے حکم دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری دو کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی عبادت نہ صرف قبول کی بلکہ اس کا ہر سجدہ ہزاروں سجدوں پر حاوی کیا اور اسے شرف قبولیت

نشا۔

کبر اللہ کا لباس ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کبر لباس خداوندی ہے جو شخص کبر کرتا ہے وہ گویا لباس خداوندی اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو فوراً ''الٹا'' کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر قسم کے جرم کو چاہے تو معاف کر دیتا ہے۔ مگر غرور کو ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے غرور ابلیس کا فعل ہے جو شخص زمین پر اکڑ کر چلتا ہے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

فرمایا کہ دو آدمی ساتھ ساتھ چل رہے ہوں اور ان میں سے کسی ایک کے دل میں آجائے کہ میں اس سے بہتر ہوں اور اس کے آگے چلنا شروع کر دے ایسا فعل بھی کبر میں شامل ہے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے پرسش فرمائیں گے حاجی عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ہمارے دل میں خیال آیا کہ میرے حضرت امام اولیاء کا سر مبارک جھکا رہتا تھا آپ سر جھکا کر چلتے تھے یہ سوچ ہی رہا تھا کہ گردن میں ایک جھٹکا پیدا ہوا اور سر جھک گیا اس کے بعد گردن میں قدرے خم آ گیا۔

طالب کا حشر مطلوب کے ساتھ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ دنیا امتحان گاہ ہے یہاں پر جو شخص جس سے محبت کرتا ہے آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کا حشر اس کے ساتھ ہی کریں گے۔ فرمایا دہلی (انڈیا) میں ایک مولوی صاحب ایک اسلامی مدرسہ میں بطور معلم طالبعلموں کو تعلیم دیا کرتے تھے وہ مولوی صاحب بذات خود نیک صالح باعمل باخوف انسان تھے ان کے مدرسہ میں ایک طالب علم ایسا تھا جس کے خیالات فاسق تھے وہ انگریز قوم کو مہذب دیانتدار حق پرست خیال کرتا تھا اور دل و جان سے ان کی جانب مائل تھا۔

ان دنوں دہلی میں ایک انگریز حاکم تبدیل ہو کر آیا اس کی ایک لڑکی تھی جو معلومات کے طور پر اسلامی تعلیمات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس انگریز کو ایک اچھے عالم کی ضرورت تھی۔ کسی نے مولوی صاحب کے بارے میں بتلایا اور اس نے مولوی صاحب کو اپنی لڑکی کی تعلیم دینے کے بارے میں مقرر کرنا پسند کیا اور مولوی صاحب کو تعلیم دینے کے لئے پابند کر لیا۔ اب مولوی صاحب نے اس انگریز لڑکی کو اسلامی تعلیمات دینا شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد لڑکی نے مولوی صاحب سے

کہا کہ میرے والد اپنے ملک انگلستان واپس جانے والے ہیں اور اس طرح میری تعلیم نامکمل رہ جائیگی اگر آپ ہمارے ساتھ انگلستان چلیں تو میری تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ مولوی صاحب آمادہ ہو گئے اور وعدہ کرلیا کہ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ کچھ عرصہ بعد ان کی روانگی لندن کے لئے ہوئی تو حسب وعدہ مولوی صاحب بھی ان کے ساتھ لندن چلے گئے۔

اسلام کی صداقت مولوی صاحب کے حسن سلوک اور تعلیمات اسلامی سے متاثر ہو کر اس انگریز لڑکی نے اسلام قبول کرلیا۔ ایک دن اس لڑکی نے مولوی صاحب سے کہا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا اگر خدانخواستہ میں مرجاؤں تو میری آپ اسلامی طریقہ پر تکفین و تدفین کردینا اگر اس دوران آپ فوت ہو گئے تو آپ کی اسلامی قوانین کے تحت تجہیز و تدفین کرواؤں گی۔ قدرت خداوندی سے کچھ دن بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی اب مولوی صاحب کو اپنے وعدے کا احساس ہوا لیکن انہیں کون ہاتھ لگانے دیتا اس لڑکی کے والدین نے اپنے مذہب کے طریقہ سے اپنی لڑکی کی آخری رسومات ادا کیں اور دفن کردیا۔

مولوی صاحب سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے اور کچھ نہ کر سکے انہوں نے اپنے ذہن میں خیال کیا کہ میں نے اپنا کام تو کرنا ہے اس لئے میں کسی رات اس لڑکی کو قبر سے نکال کر اسلامی طریقے سے غسل دلا کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردوں گا۔ انہوں نے ایسا کیا کہ ایک رات مولوی صاحب نے اس لڑکی کی قبر کھودی اور نعش کو باہر نکالا لیکن وہ یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ نعش اس لڑکی کی نہ تھی بلکہ دہلی کے اس مسلمان لڑکے کی تھی جسے انگریز لوگوں سے محبت تھی اور انہیں وہ پسند کرتا تھا۔ لیکن اب وہ عیسائیوں کے قبرستان میں پڑا تھا اور لڑکی کی نعش غائب تھی۔ مولوی صاحب نے اسی لڑکے کی نعش کو دوبارہ قبر میں دفن کردیا اور واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گیا۔ اگلے روز مولوی صاحب نے اس لڑکی کے والد سے کہا کہ میں جس مقصد کے لئے یہاں آیا تھا۔ اب تو وہ باقی نہیں رہا اب مجھے میرے وطن واپس بھجوا دیں چنانچہ مولوی صاحب کی واپسی کا بندوبست کردیا گیا۔ اب مولوی صاحب اپنی درس گاہ دہلی میں پہنچ گئے درس گاہ میں آنے کے بعد مولوی صاحب نے اس لڑکے کے بارے میں پوچھا جو انگریزوں سے محبت رکھتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ آپ کی عدم موجودگی میں فلاں دن وہ لڑکا فوت ہو گیا تھا اور ہم نے اس کی وصیت کے مطابق اسے صحن مسجد درس گاہ میں دفن کردیا تھا۔

اب مولوی صاحب نے درس گاہ کے تمام اساتذہ اور طلباء اور معزز شہریوں کو بتایا کہ ہم نے حضور نبی کریم صلعم کی حدیث کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اب وہ عیسائیوں سے محبت کرنے والا لندن میں عیسائیوں کے قبرستان میں پڑا ہے اور وہیں دفن ہے اور تمام واقعہ اور چشم دید حالات حاضرین کو سنائے اور کہا کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ نومسلم لڑکی جسے لندن میں دفن کیا گیا تھا اس کی میت کو یقیناً ملائکہ اس مسجد میں لے آئے ہوں گے مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ اب وہ لڑکی مسجد میں مدفون ہے۔ یہ بات قرار پائی کہ قبر کو کھود کر دیکھا جائے۔ چنانچہ فیصلہ پر عمل کیا گیا جب قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ وہ نومسلم لڑکی اس قبر میں ابدی نیند سو رہی ہے۔ اس طرح حضور صلعم کی حدیث کی صداقت کو عوام نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس دنیا میں جس سے محبت کرے گا آخرت میں اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی شیر خدا کی خلافت کے زمانے میں آپ کے پاس ایک آدمی نے ایک لڑکے پر دعویٰ کیا کہ اس نے میرے باپ کو ناحق قتل کیا ہے۔ آپ نے لڑکے سے پوچھا تو نے کیوں قتل کیا لڑکے نے جواب دیا کہ اس نے میرے ساتھ برا کام کیا اس لئے میں نے اسے قتل کر دیا مقتول کے وارث کہتے تھے کہ ہمارا آدمی ایسا نہیں تھا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس آدمی کی قبر دکھاؤ جس وقت آپ قبر پر تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس آدمی کی نعش حضرت لوط علیہ السلام کے میدان میں پہنچ گئی ہے آپ نے فرمایا کہ صدقت یارسول اللہ ﷺ آپ نے حضور پاک کے فرمان کی تصدیق کی۔ اس آدمی کا حشر بھی ان کے ساتھ ہوگا۔

منافق لوگ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی منافق لوگ نامراد رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے پیغمبروں کے زمانے سے چلی آتی ہے جو مرید اپنے پیر کی پیروی نہیں کرتا وہ نامراد رہتا ہے پیر کی صفات اس میں منتقل نہیں ہوتیں فرمایا کہ پارس لوہے کو سونا بنا دیتا ہے بانس کو نہیں حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا منافق آدمی جب کسی مجلس میں بیٹھ کر بات کرے گا اور وہ اپنی بات میں جھوٹا ہو جائے گا تو گالی گلوچ پر اتر آئے گا۔

دعا برائے آزادی مصر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک ولی اللہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی یا باری تعالیٰ مصر کی حکومت کو برطانیہ کے تسلط سے آزاد فرما اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور مصر کو آزادی مل گئی مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے پرسش فرمائی کہ تم نے کیا سمجھ کر میری بارگاہ میں دعا کی ان مصری لوگوں اور یہودیوں میں کیا فرق رہ گیا ہے۔

عورت ہوتی تو مار نہ کھاتی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بادشاہ کا لڑکا ایک گلی سے گذر رہا تھا وہاں ایک آدمی اپنی زوجہ کو پیٹ رہا تھا ساتھ اس گھر کی بالکونی سے ایک خوبصورت لڑکی یہ منظر دیکھ رہی تھی اس لڑکی نے پٹنے والی عورت سے کہا کہ اگر تو عورت ہوتی تو مار نہ کھاتی۔

اس بادشاہ زادے نے بھی لڑکی کی یہ بات سن لی اور ارادہ کر لیا کہ میں اس لڑکی سے شادی کروں گا اور دیکھوں گا کہ یہ کیسے مار نہیں کھاتی۔ بادشاہ زادے نے اپنے والد سے کہا کہ ایسی بات ہے اس وجہ سے میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اس کا گھر فلاں محلّہ میں ہے۔ بادشاہ نے شہزادے کی شادی اس لڑکی سے کر دی وہ دلہن بن کر گھر میں آ گئی اب شہزادہ موقع کا متلاشی رہا کہ کب اسے موقع ملے اور اپنی بیوی کو پیٹے اسی طرح کافی وقت گذر گیا لیکن شہزادے کو موقع نہیں ملا اور اسی طرح کچھ عرصہ گذر گیا۔ ایک دن شہزادے نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے اس عرصہ کے دوران بہت کوشش کی کہ کسی بہانے سے تجھے پیٹوں (لیکن تم نے مجھے پیٹنے کا موقع نہیں دیا) میں نے تجھے جو حکم دیا تو نے اس کی فوراً تعمیل کی میں نے کہا کہ کھڑی ہو جاؤ تو تم کھڑی ہو گئی اور میں نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ تو تم بیٹھ گئیں واقعی تم عورت ہو۔

فوجی مجرم کو پٹھو لگایا جاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فوجی بھگوڑے یا اور کسی نوعیت کے فوجی مجرم کو اس کے افسران سزا کے طور پر پٹھو لگا کر دوڑاتے ہیں اور اس طرح وہ اپنی سزا بھگت کر امن پاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی بعض مجرموں کو پٹھو لگا کر بھگاتے ہیں اور سزا کے بعد امن پاتا ہے۔

کانگریسی مولوی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کانگریسی مولویوں نے "گاندھی" سے روپیہ لیکر تقریریں کیں اور ایک ایک تقریر کا چھ چھ ہزار روپیہ وصول کیا اگر اس (مولوی) کی تقریر سننے سے چھ چھ ہزار مسلمانوں نے ہندوؤں کو ووٹ دیا تو فی مسلمان "اہل ہنود" سے صرف ایک روپیہ قیمت وصول کی اپنے ضمیر کے ساتھ ایک مسلمان کو بھی فروخت کیا۔

قادیانیوں کی پرورش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں قادیانیوں اور وہابیوں کی پرورش انگریزوں نے کی۔ انگریزوں کے بعد ہندو نے ان کی پرورش کی جبھی ان کی وفاداریاں کانگرس اور "گاندھی" کے ساتھ وابستہ رہیں۔

بہتر انسان:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر انسان وہ ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے ایک دفعہ حضرت مولا علی علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو کپڑا خریدنے کے لئے بازار جانے کے حکم فرمایا۔ غلام اپنے لئے گھٹیا اور حضرت مولا علی علیہ السلام کے لئے اچھا اور نفیس کپڑا خرید لایا۔ آپ نے وہ گھٹیا اور کم درجہ کا کپڑا اپنے لئے پسند فرمایا اور کہا کہ ہم بوڑھے آدمی ہیں یہ کپڑا ہمارے لئے ٹھیک رہے گا جو اچھا اور نفیس کپڑا تھا وہ اپنے غلام کو دے دیا اور کہا کہ تم نوجوان ہو یہ تمہارے لئے زیادہ موزوں ہے۔

بادشاہ کے نام خط:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ کے پاس ایک سائل آیا اور عرض کی کہ حضرت میں ایک غریب آدمی ہوں اگر آپ بادشاہ وقت کے نام خط لکھ دیں اور میرے لئے ایک قطعہ اراضی کی سفارش کر دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی آپ نے ایک خط بادشاہ کے لئے لکھ کر اس کے حوالے کیا خط میں بادشاہ کو لکھا کہ "زیرہ اور شہد" وہ آدمی خط لے کر روانہ ہو گیا۔

جب بادشاہ کے محل پر پہنچا اور دربانوں سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو پتہ چلا کر بادشاہ تین چار روز سے بیمار ہے اور کسی آدمی کے لئے ملنے کا حکم نہیں ہے بادشاہ سے ملاقات بہت مشکل ہے جب اسے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو دربانوں سے کہا کہ بادشاہ تک میرا یہ خط

پہنچادو۔ دربانوں نے وہ خط بادشاہ تک پہنچادیا بادشاہ نے اس خط کو کھول کر پڑھا کہنے لگا اسمیں تو میرے لئے نسخہ لکھا ہے فوراً آرام ہوگیا بادشاہ نے کہا اس آدمی کو بلاؤ جس نے یہ خط دیا ہے وہ شخص حاضر ہوا۔ بادشاہ اس کا مرہون احسان ہوا اور کہا کہ تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے مجھے بتاؤ کہ تجھے کیا انعام دوں۔ اس نے ایک قطعہ اراضی کا مطالبہ کیا بادشاہ نے بخوشی اس کا مطالبہ پورا کردیا۔

پیر کے حکم میں راز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نواب ایک بزرگ سے عقیدت رکھتا تھا اوران کی خدمت میں آتا تھا ایک دن نواب ان کے پاس آیا اور صحبت میں بیٹھا ہی تھا کہ اس پر شہوت نے غلبہ کیا۔ ان بزرگ نے اسے ہدایت کی کہ آج وہ بازار حسن چلا جائے لیکن وہ وہاں سے اٹھا اور اپنے گھر روانہ ہوا اس روز نواب کے گھر نطفہ گیا یونہی وقت گزرتا رہا۔ اس صحبت سے نواب کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی جب وہ جوان ہوگئی ایک دن وہ نواب پریشان حالت میں اس بزرگ کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں میری لڑکی گھر سے نکل کر بازار حسن کی زینت بن گئی ہے اب تو میری عزت بھی خراب ہوگئی۔ ہر طرف سے انگشت نمائی ہورہی ہے اور عرض کیا کہ حضور میں تو ان حالات میں بہت پریشان ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ آج تم بازار حسن چلے جاؤ یہ ادھر کا مال ہے ادھر ہی رہ جائے گا۔ ہم تیرے اس گناہ کی بخشش اللہ تعالیٰ سے مانگ لیتے مگر تم نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی تمہاری تقدیر میں یہی تھا جو ہوگیا۔ ہم نے تو کوشش کی۔ بس اب تم صبر کرو۔

ناقص تربیت کا غلط انجام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو میاں اور بیوی حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کی شکایت کی اور کہا کہ ہمارے لڑکے نے ہمیں زدو کوب کیا ہے اس لڑکے کو طلب فرمایا گیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے اپنے والدین کو کیوں مارا ہے۔ اس لڑکے نے عرض کی یا امیرالمومنین میں جب چھوٹا تھا تو میرے والدین نے مجھے اونٹوں کے چرانے کے کام پر لگادیا میں اس وقت سے اونٹ چراتا ہوں۔ انہوں نے میرا نام غلط رکھا اور (اسلامی)

صحیح تعلیم نہیں دلائی۔

انہوں نے مجھے ایک بات سمجھائی کہ اگر دو اونٹ آپس میں لڑیں تو دو چار ڈنڈے ایک اونٹ کی گردن پر اور دو چار دوسرے اونٹ کی گردن پر مار دینا۔ اونٹ آپس میں لڑنا چھوڑیں گے اور بھاگ جائیں گے جب میں نے طریقہ آزمایا تو بالکل درست نکلا۔ ان پڑھ ہوں۔ آج جب میں اونٹ چرا کر گھر آیا تو دیکھا کہ میری ماں اور باپ آپس میں لڑ رہے تھے میں نے بالکل وہی طریقہ اختیار کیا جو اونٹوں کو لڑنے سے روکنے کے لئے استعمال کرتا تھا اور وہی طریقہ ان پر بھی آزمایا۔ دو چار ڈنڈے ماں کو اور دو چار ڈنڈے باپ کو مار دیئے۔ جس سے انہوں نے بھی لڑنا بند کر دیا اور اب مجھے آپ کی بارگاہ میں لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سن کر افسوس کیا اور اسے ماں باپ کی ناقص تربیت کا انجام قرار دیتے ہوئے اس لڑکے کو بری قرار دے دیا۔

بیعت ابلیس:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ روز ازل سے دو چیزوں نے ابلیس کی بیعت کی تھی نمبر (۱) دولت نمبر (۲) نفس۔ ان دونوں نے بیعت ہو کر کہا تھا کہ تو جو چاہے گا ہم وہی کریں گے فرمایا کہ مال دار آدمی اور بہت بڑے عالم کا اعتقاد کمزور ہوتا ہے ان ہی دو طائفوں نے انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ کا مقابلہ کیا اور برباد ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ نفس برائیاں سوچتا ہے ابلیس تربیت دیتا ہے۔

علم نجوم:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ علم نجوم اب صحیح نہیں رہا۔ جب سے حضور نبی کریم صلعم نے سورج کو واپس بلایا تھا اور چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے ان کے حساب میں فرق پڑ گیا ہے۔ دن رات میں بھی فرق پیدا ہوا ہے اب کبھی علم نجوم صحیح بیٹھتا ہے اور کبھی غلط بیٹھتا ہے مکمل طور پر صحیح نہیں رہا۔

معراج یوسف علیہ السلام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا گیا اس وقت جبرائیل علیہ السلام "سدرۃ المنتہیٰ پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا

کہ یوسف کو پانی تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لیتا ہے۔آپ اتنی تیزی سے تشریف لائے کہ ابھی آپ پانی سے بہت اوپر ہی تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر پھیلا کر آپ کو اٹھالیا اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو معراج کرائی۔

بے ادبی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک بے ادبی بہت بڑا جرم ہے یہ ایک ایسی بات ہے کہ جیسے نعمت کو لات مارنا۔ادب پڑھنے سے نہیں آتا ادب سے مراتب طے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی بول نہیں سکتا۔ولایت و نبوت کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے آدمی تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے سامنے (مجھ سا) آدمی بیٹھا ہے اور اپنے جیسا آدمی سمجھ کر بے ادبی میں گرفتار ہو جاتا ہے دیکھتے نہیں کہ آدم علیہ السلام کے بے ادبی میں ابلیس گرفتار ہوا۔ابلیس نے آدم علیہ السلام سے پہلے نوے ہزار سال تک عبادت کی لیکن اس کی یہ عبادت خاک میں مل گئی۔اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا تمام عبادت ناپاک ہوگئی آج کل منکرین لوگوں نے ادب کا نام شرک اور بے ادبی کا نام توحید رکھ دیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ جو اولیاء اللہ سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے حدیث قدسی ہے۔من عادیٰ لی ولیاں بارزنی بالمحاربتہ (ترجمہ) یہ ہے کہ جس نے میرے دوست سے عداوت کی وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے۔

نبوت پر تنقید:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت پر تو اللہ تعالیٰ نے بھی تنقید نہیں فرمائی۔ سب سے پہلے جس نے نبوت پر تنقید کی وہ ابلیس ہے قرآن شریف میں آیا ہے۔(ترجمہ) شیطان بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھ کو بنایا ہے تو نے آگ سے اس کو بنایا ہے مٹی سے ابلیس نے تو صرف ایک تنقید حضرت آدم علیہ السلام پر کی ہے۔مگر منکرین علماء نے نبوت پر سینکڑوں تنقیدیں کی ہیں ساری عمر امریکہ کا دیا ہوا پیسہ کھاتے رہے اور مردار کھا کھا کر مرے۔

قطب اور مجدد کفار کے گھروں میں جا کر کبھی نہیں مرے یہ گمراہ لوگوں کی کھلی نشانی ہے۔جو شخص بھی گمراہ ہوگا اور اس کے ساتھ جتنے لوگ متعلق ہوں گے وہ امیر آدمی اور بڑے عالم ہونگے چونکہ بہت بڑے عالم اور بہت امیر کا اعتقاد کمزور ہوتا ہے اور ابلیس اپنا کام کر جاتا ہے جو

شخص راہ (صراط مستقیم) پر ہوگا اس کے ساتھ غریب اور ان پڑھ لوگ متعلق ہوں گے۔ حضور پاک صلعم کی حدیث پاک ہے کہ دین اسلام غریبوں میں آیا ہے اور غریبوں سے ہوکر گذر جائے گا۔ اس میں اکا دکا امیر ہوں گے۔ منکرین علماء نے اپنی کتابوں میں پیغمبروں کی معصومیت سے انکار کیا ہے لکھا ہے کہ یہ معصوم نہیں اور اس بارے میں حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ درج کیا ہے کہ ان سے ایسا ہوا اور یہ معصوم نہیں یعنی پیغمبر بھی معصوم نہیں ہیں۔ اللہ نے ان سے معافی منگوائی ہے ایسی بات لکھی ہے۔

فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیت کی شان نزول کو دیکھنا ہے جس مقصد کی غرض سے آیت نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں اللہ نے جو آیت نازل کی اس کی شان نزول یہ ہے کہ پیغمبروں سے اللہ تعالیٰ نے کبھی کبھی لغزش کرائی ہے لغزش کرانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اولاد آدم کو تنبیہہ کرنا مقصود ہے۔ پیغمبروں نے معافی مانگی ہے تم ہم کیوں نہ مانگیں جیسے آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی اور انہوں نے معافی مانگی یہ طریقہ ہدایت کے لئے ہے جو بات کرائی جائے وہ غلطی میں داخل نہیں ہوتی وہ بات ہدایت کے لئے ہے کہ لغزش کروا کر پیغمبروں سے معافی منگوائی جائے۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ اگر ان سے خطا سرزد ہو جائے تو ایسے ہی جیسے پیغمبروں نے معافی مانگی ہے۔ مجھ سے (یعنی اللہ) سے معافی مانگیں۔ لغزش جرم میں داخل نہیں ہوتی لغزش تنبیہہ اور ہدایت کی غرض سے ہوتی ہے۔

ہمارے سیدنا نے سیرت فخر العارفین کتاب میں حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کا واقعہ لکھا ہے کہ جب آپ کو شفاء ہوئی تو ایک دن آپ دریا کے کنارے پر نہا رہے تھے کہ اوپر سے سونا برسنا شروع ہوا۔ آپ نے نہانا چھوڑ دیا اور چادر بچھا کر سونا جمع کرنا شروع کر دیا غیب سے آواز آئی کہ اے ایوب (علیہ السلام) ہم نے تمہیں نبوت دی اور مال و دولت دیا تم نے یہ کیا کیا کہ نہانا چھوڑ دیا اور سونا اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے عرض کی کہ یا باری تعالیٰ میں لالچ نہیں کر رہا بلکہ تیری نعمت کی قدر کر رہا ہوں ہمارے سیدنا نے فرمایا کہ دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایوب علیہ السلام کی نیت یہ ہے لیکن پوچھنے اور جواب لینے کی غرض یہ تھی کہ یہ بات پیغمبروں کی زبان سے مخلوق کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے۔ اس کی قدر کرنی ہے تاکہ پیغمبر کی زبان سے مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ اس کی نعمت کو ضائع نہ کرو بلکہ اس کی عطا کردہ نعمت کی قدر کرو۔ ہمارے سیدنا

نے فرمایا کہ جتنا کسی بزرگ کا ادب اس کی زندگی میں ہوگا بعد وصال بھی اتنا ہی ادب ہوگا بعد میں تم بے ادبی تھوڑی کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمایا ہے کہ مزارات کی بے ادبی کرو جس کے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو وابستہ کر دیا (بعد وصال) ان کے مزارات کی بے ادبی کون کر سکتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ ہم کو ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل کے پیغمبروں کے لئے کسی نہ کسی جگہ کا انتخاب کیا اور اس جگہ پر ان پیغمبروں کو (اپنے آپ) کو دکھلایا لیکن امت حضور صلعم کے ولی جس جگہ بھی رہے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو "مثل طور" بنا دیا۔ اللہ کے دوست روئے زمین کے جس حصہ میں رہتے ہیں اس جگہ کو زیارت گاہ مخلوق بنایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بعد وصال اپنے دوستوں کے مزارات کو زیارت گاہ مخلوق بناتے ہیں۔ حضور کی حدیث ہے کہ (ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی یا اختر شاہ صاحب (لاہوری) معہ اپنی بیوی حج کے لئے گیا ہوا تھا اس نے بتایا کہ اس کی بیوی نے دیکھا کہ مسجد نبوی صلعم میں ایک ترک عورت آئی اور اس ترک خاتون نے حضور نبی کریم صلعم کے روضہ پاک کی جالی کو چوما۔ ایک پہرہ دار نے اس ترک عورت کو منع کیا۔ اس ترک عورت نے پہرہ دار کو ایک تھپڑ مارا بس وہ پہرہ دار تھپڑ کھا کر وہاں سے بھاگ گیا۔ فرمایا کہ ہم نے ایک بزرگ کا واقعہ دیکھا ہے کہ ایک بزرگ کے ہاں بہت لوگ آتے تھے۔ آنے جانے والے لوگوں کو تبلیغ ہوتی تھی۔ لوگ آتے اور کھانا وغیرہ کھا کر چلے جاتے ایک دن ان بزرگ کی خانقاہ میں ایک درویش یعنی فقیر قسم کا آدمی آ گیا اس درویش نے وہاں کا انتظام خانقاہ وغیرہ دیکھا اس نے سمجھا کہ یہ کوئی دنیا دار آدمی ہے اس کے ہاں تو کھانا بھی درست نہیں (فرمایا کہ کھانا نہ کھانا ان درویش کی وجہ سے تھا) ان کی خانقاہ میں جو کمرے وغیرہ بنے ہوئے تھے وہ ان میں سے ایک کمرے میں جا کر سو گیا۔

ان بزرگ کے پاس آدمی آئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کے لئے کھانا لائیں انہوں نے کہا کہ ایک مہمان ہے وہ ناراض ہو گیا ہے اس کو راضی کر لوں پھر کھانا وغیرہ لانا۔ خیر وہ بزرگ ان کے کمرے میں چلے گئے دیکھا تو وہ درویش سویا ہوا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ درویش تو سویا ہوا ہے اور سوئے ہوئے کو اٹھانا بھی درست نہیں تو چلو یہاں پر نماز پڑھ لیتے ہیں اور جب یہ (درویش

اٹھے گا) اس سے بات کریں گے۔ بس وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے وہ درویش سویا ہوا تھا اور اس کو ایک خواب شروع ہو گیا خواب یوں شروع ہوا! کہ جیسے حشر کا میدان ہے اور بہت مخلوق کھڑی ہے اللہ تعالیٰ حساب لے رہے ہیں اور حساب لیتے لیتے اس درویش کی باری آ گئی اس کی نیکیاں اور بدیاں میزان کی گئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تمہاری نیکیاں ہم نے میزان کی ہیں تمہاری ایک برائی بڑھ گئی ہے بس اب تم کسی سے ایک نیکی مانگ کر لاؤ ورنہ تمہاری اس ایک برائی کے عوض تمہیں جہنم میں لے جاؤں گا۔

وہ درویش نیکی مانگنے کے لئے نکلا سب تعلق داروں سے ملا سب نے نیکی دینے سے انکار کر دیا کہا کہ کیا پتہ کہ ہمارے ساتھ کیا ہو گا پس وہ درویش سخت پریشان ہو گیا (وہ بزرگ جن کی خانقاہ میں وہ ٹھہرا ہوا تھا) انہیں دیکھا وہ بھی وہاں پر کھڑے ہیں وہ بھی اس کو مل گئے پوچھنے لگے کہ پریشان کیوں ہے کیا بات ہے وہ درویش کہنے لگا کہ مجھے ایک نیکی کی ضرورت ہے ایسا ایسا معاملہ ہو گیا ہے انہوں نے کہا تو ایک نیکی کا کیا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرے ساتھ چل میں اپنی ساری نیکیاں تیرے کو دے دیتا ہوں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا کر عرض کی کہ میرے جتنے اعمال ہیں سب اس کو دے دو اس کے بعد حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ سے لے کر دینے والے لوگ ہیں۔ (لوگوں) سے مانگنے والے تھوڑی ہی ہیں یہ منکرین لوگ نبوت و ولایت کو کیا سمجھتے ہیں انہیں تو ایک رتی بھر کا علم نہیں کہ ''نبوت اور ولایت'' کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ابلیس ہو گا وہ بے ادب ہو گا۔ ابلیس کو کیا ضرورت ہے کہ نبوت اور ولایت کا ادب کرے۔

فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جا رہے تھے راستہ میں ابلیس مل گیا کہنے لگا اے موسیٰ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے ہو میں بھی اللہ کا پرستار ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے کہہ کر میری معافی کرا دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرے متعلق عرض کروں گا۔ بس حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا اس کے بعد عرض کی یا باری تعالیٰ مجھے راستہ میں ابلیس ملا تھا اس نے مجھ سے بات کہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم اسے نہیں جانتے میں نے اسے پیدا کیا ہے میں بہتر جانتا ہوں لیکن اب تم نے اس کی سفارش کی ہے تو میں تمہاری سفارش قبول کرتا ہوں۔ اب تم اس سے کہنا کہ تو نے آدم

علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اب تو آدم علیہ السلام کی قبر پر جا اور وہاں پر سجدہ گزار۔ بس تیری معافی ہو جائے گی یہ حکم سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام خوشی خوشی واپس ہوئے راستے میں پھر ابلیس ملا آپ نے کہا بس میں نے تمہاری معافی کا حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے لے لیا ہے تم سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ ادا کرو۔ بس یہی تمہاری معافی ہے۔

یہ بات سن کر ابلیس آگ بگولہ ہو گیا اور کہا کہ اچھا حکم لائے میں نے زندہ کو سجدہ نہیں کیا اور اب مردہ کو کرونگا میں ایسی معافی کا طلب گار نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران رہ گئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ تو ہی بہتر جانتا ہے۔

فن عملیات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کلام پڑھنے (چلہ کرنے) سے ایک مخلوق پیدا ہوتی ہے وہ مخلوق نہ تو جنات ہوتے ہیں اور نہ ہی فرشتے (ورد وظیفہ) یہ کلام کی قوت سے ایک مخلوق کا اظہار ہوتا ہے۔ فرمایا کہ بزرگوں نے جو چلے کیئے ہیں وہ نفس کشی کی ہے مئوکلوں کو قابو کرنے کے لئے نہیں کیئے اور یہ مخلوق کلام پڑھنے والے (عامل) کے قابو میں ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ (عامل) لوگ کام لیتے ہیں اور اس مئوکلی قوت سے مخلوق کو خراب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس فن سے بچائے اور آدمی راہ مستقیم اختیار کرے۔ اس سے انسان الٹا گمراہ ہوتا ہے شیطان بن جاتا ہے اور دیگر لوگ جن کا تعلق ان (مئوکل فقیروں) سے ہوگا وہ بھی شیطان بن جائیں گے۔ یہ عامل لوگ، لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے مؤکلوں سے کام لیتے ہیں کچھ چھوٹے بڑے کام یہ مئوکل کر دیتے ہیں۔ یہ عامل مئوکل کو حکم دیتا ہے کہ فلاں چیز لاؤ تو یہ مئوکل کسی دکاندار کے گلے سے روپیہ اٹھا کر لے جائیں گے یا کسی حلوائی کی دوکان سے مٹھائی اٹھا کر لے جائیں گے یہ عامل لوگ خود بھی حرام کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی حرام کھلاتے ہیں اسی کو یہ دست غیب سمجھتے ہیں یہ پتہ نہیں خود بھی حرام کھایا اور دوسروں کو بھی حرام کھلایا یہ مئوکل چوری سے سامان روپیہ وغیرہ لے جاتے ہیں۔

نبوت اور ولایت یہ ایک جدا مسئلہ ہے نبوت وولایت کا تعلق عالم عقبیٰ سے ہوتا ہے عالم ناسوت میں روحانیت، فقیری تو ہے لیکن ولایت نہیں زمین پر تو کفار بھی کام کرتے ہیں کفر کے مذاہب عالم ناسوت ہی میں بنتے ہیں جیسے سکھ مذہب ہے زمین پر ابلیس بھی کام کرتا ہے یہ آدم کا ''ظاہر دشمن'' ہے اولاد آدم کو شکار کرتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ ناپاک فقیروں پر ارادت

لاتے ہیں۔ ارادت لانا ایسا ہے کہ جیسے کسی کے لئے اپنے دل کا دروازہ کھولنا۔ جب مالک خود چور پر دروازہ کھول دے تو چور فوراً اندر داخل ہو جائے گا۔

ناپاک درویش فقیروں پر ارادت لانے سے ابلیس ناری توجہ دے دیتا ہے ابلیس کی ناری توجہ سے نور ایمان ضائع ہو جاتا ہے آدمی ناپاک ہو جائے گا۔ اسے خوف خدا نہ رہے گا بڑے بڑے دعوے کریگا۔ نماز روزہ جاتا رہے گا اور پھر وہ خود بھی شیطان ہو جائے گا ان میں ابلیسی روحانیت کی پیدائش ہو جائے گی گمراہی پر پکا ہو جائے گا اور یہ کہے گا کہ اگر میں غلط ہوتا تو یہ روحانیت کیوں پیدا ہوتی وہ اس بات کو نہیں سمجھتا کہ اسمیں ناپاک روحانیت پیدا ہو چکی ہے۔ ابلیس اسے الہام کریگا اسقدر استدراجی قوت اس میں پیدا ہوگی کہ روئے زمین پر حق پرستوں سے اختلاف کرے گا بس یہ معلوم ہو گیا یہ ہوتا رہے گا۔

ابلیس جب لوگوں کو الہام کرتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ میں ابلیس ہوں اپنا نام نہیں بتائے گا کہے گا کہ میں جبرائیل ہوں یا فلاں بزرگ ہوں تم یہ کرو، وہ کرو، زمین کی جھوٹی سچی خبریں دے گا۔ ان لوگوں کو جب ابلیسی قوت حاصل ہوتی ہے تو پھر یہ لوگ بے ادبی اور نافرمانی کے کلام کہتے ہیں اپنے مریدوں کو گالیاں دینا، نماز روزہ کی مخالفت کرنا اور کہنا کہ نماز دل ہی کی ہے۔ ہمارے پاس ایک موکلی پیر آیا اور آتے ہی کہنے لگا "اسی نہ کدے نماز نیتی ہے نہ کدے قضا کیتی اے" آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک۔ کہتے ہو شیطان بھی جب سے راندۂ درگاہ ہوا ہے اس نے نہ نماز کی نیت کی ہے نہ اس کی قضا ہوئی۔ ہمارے سیدنا عبدالحئی نے فرمایا کہ ہم تو اس فقیری کو مانیں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں یعنی باشرح درویش کو۔ یہ ناپاک درویشوں میں ایک قوت مؤثرہ پیدا ہوتی ہے جو کہ دلوں میں اثر کرتی ہے ناپاک درویشوں کے قلبوں سے ایک دھواں نکل کر لوگوں کے سینے میں دھنس جاتا ہے اور نور ایمان کی روشنی کو ضائع کر دیتا ہے۔

اصلاح نفس:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی نفس کی اصلاح نہیں کریگا تو کام نہیں بنے گا یہ میاں میر رحمتہ اللہ علیہ (لاہوری) آپ کے زمانہ میں آپ کے پاس ایک عورت (مائی) آئی۔ اس نے عرض کیا کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ عرصہ سے لاپتہ ہے آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے وہ عورت واپس چلی گئی۔ راستہ میں ایک ہندو جوگی بیٹھا تھا اس جوگی نے اس عورت

سے پوچھا مائی تو کدھر گئی تھی اس مائی نے اپنا حال بتلایا اور کہا کہ ایسی بات ہے وہ جوگی کہنے لگا میں تیرا کام کر دیتا ہوں تو کھڑی ہو جا اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے شہر تیرے سامنے آئیں گے۔ جہاں تیرا بچہ نظر آ جائے میرے کو بتا دینا۔

وہ عورت آنکھیں بند کر کے کھڑی ہو گئی آنکھ بند کرتے ہی اس عورت کے سامنے شہر آئے اس نے دیکھا ایک شہر میں ایک اجتماع ہو رہا ہے اور ایک مداری کھیل کر رہا ہے اس اجتماع میں وہ بچہ بھی کھڑا ہے۔ مائی بولی کہ میرا بچہ یہاں پر ہے جوگی نے اس عورت سے کہا کہ آنکھیں نہ کھولنا اور اپنے بچے کا بازو پکڑ لے مائی نے بچے کا بازو پکڑ لیا تو اس جوگی نے اپنی استدراجی قوت سے جھٹکا دے کر اس بچے کو اس کی ماں کے سامنے پھینک دیا اور کہا کہ اب اپنی آنکھیں کھول دے مائی نے آنکھیں کھولیں تو بچہ سامنے تھا۔

جوگی نے کہا یہ دیکھ یہ تمہارے مسلمان بزرگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (جوگی لوگ) کافر ہیں وہ مسلمان ہم کو کافر کہتے ہیں انہوں نے تو یہ کام نہیں کیا میں نے کر دیا ہے وہ عورت کہنے لگی کہ چلو میاں میر صاحب کے پاس چلتے ہیں۔ میاں میر صاحب نے جوگی سے پوچھا کہ تجھے یہ بات کیسے حاصل ہوئی؟ جوگی نے کہا کہ میرے گرو جی نے کہا تھا کہ اپنے دل کا کہنا نہ ماننا میں نے تمام عمر اس کا حکم نہیں مانا۔

اس سے یہ بات ہوئی تو میاں صاحب نے فرمایا کہ تیرے دل کے اوپر ایک تل کے برابر داغ ہے۔ اگر تو دل کا ایک حکم اور نہیں مانے گا تو عالم عقبیٰ کھل جائے گا۔ جوگی نے کہا وہ کیا ہے؟ میاں میر رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہو جا۔ جوگی نے کہا میرا دل انکار کرتا ہے۔ آپ قدس اللہ سرہ العزیز نے کہا یہ بھی تو گرو جی کا حکم ہے کہ دل کا کہنا نہ ماننا پس وہ جوگی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھتے ہی عالم عقبیٰ بھی اس پر کھل گیا اور بہت بڑا ولی اللہ ہوا۔

فرمایا کہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ کا جسم بھی نور ہو گیا تھا ایک دفعہ آپ کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں دیکھا کہ ایک مکان کے گرد کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنی عبادت میں مصروف ہیں آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو اور موسم کی تکالیف برداشت کر رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا گرو اس مکان کے اندر عبادت کر رہا ہے ہم اس کے منتظر ہیں وہ مکان کچھ

اس قسم کا تھا کہ جس کا کوئی درودروازہ نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے ان سے پوچھا کہ اس مکان کو کوئی درودروازہ تو ہے نہیں تمہارا گرو اس مکان کے اندر کیسے داخل ہوا انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی روحانی قوت کے ذریعے اس سوراخ کے اندر سے داخل ہوا۔

وہ سوراخ بھی اتنا بڑا نہیں تھا کہ آدمی اس میں سے داخل ہو سکے بس آپ بھی اپنی روحانی قوت سے اس مکان میں داخل ہو گئے آپ نے دیکھا کہ ایک جوگی مزے کی نیند سو رہا ہے آپ نے اسے بیدار کیا وہ حیران ہو کر اٹھا اور کہا مہاراج آپ کیسے اندر تشریف لے آئے؟ میں نے بہت عبادت وریاضت کی ہے میں ہوا بھی بن سکتا ہوں اور پانی بھی آپ نے فرمایا کہ تم مجھے پانی بن کر دکھاؤ چنانچہ وہ گرو پانی کی شکل اختیار کر گیا آپ نے اپنے رومال کا ایک حصہ اس پانی میں تر کر دیا پھر وہ آدمی بن گیا آپ نے گرو سے کہا اب میں پانی بنتا ہوں تم اپنا رومال ہمارے پانی میں تر کر لینا چنانچہ آپ نے بھی پانی کی شکل اختیار کی اور اس گرو نے اپنا رومال آپ کے پانی میں تر کر لیا۔ جب آپ اپنی اصل حالت پر تشریف لائے تو آپ نے کہا کہ تم اس رومال کو سونگھو گرو نے رومال کو سونگھا تو اس کا دماغ معطر ہو گیا کہنے لگا بہت معطر ہے پھر آپ نے اس کے پانی سے بھگویا ہوا رومال اس کو سنگھایا تو اس میں پیشاب (بول و براز) کی طرح بدبو تھی۔ آپ نے گرو سے کہا کہ تمہاری روحانیت ناپاک ہے اس لئے تمہارے پانی میں سخت بدبو ہے ہماری روحانیت پاکیزہ ہے اس لئے اس میں خوشبو ہے گرو نے کہا اس قدر مشقت اور تکلیف اٹھانے کے بعد بھی ناپاک ہوں تو کوئی فائدہ نہیں اس روحانیت کا۔ چنانچہ وہ گرو بمعہ اپنے چیلوں کے حضرت کے دست اقدس پر مسلمان ہوا۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ روحانیت کو نہیں لینا۔ پاک ناپاک کو دیکھنا ہے ہر چیز پاک بھی ہو سکتی ہے اور ناپاک بھی ہر چیز کے پاک وناپاک ہونے کے طریقے ہیں پاک مذہب کا طریق پاک ہے اور ناپاک مذہب کا طریقہ ناپاک ہے۔ روحانیت تو اس میں بھی ہو گی اگر روحانیت نہ ہو تو ناپاک مذہب نہیں بنتے۔ آپ نے فرمایا پہلی امتوں کے نام نبیوں کے ناموں سے ہوتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا نام اسلام رکھا ہے۔ اس دین میں سلامتی ہے جو دین اسلام میں داخل ہوا اس نے سلامتی کو اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (ترجمہ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر نعمت پوری کر دی اور

تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ فرمایا کہ ابلیس اولاد آدم کا کھلا دشمن ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تاکید فرمائی ہے ابلیس طرح طرح سے دھوکہ دیتا ہے۔ مرید کے لئے لازم ہے کہ اپنے شیخ کی پیروی کرے اور کسی کی بات پر یقین نہ کرے ابلیس کی پیروی سے انسان بے خوف اور احکام خداوندی اور کتاب اللہ کی خلاف ورزی کرنے لگ جاتا ہے۔ حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ نے فرمایا کہ اے لوگو تم اندر والے کو باہر نہ آنے دو اور باہر والے کو اندر نہ جانے دو۔ دل کے دروازے پر پہرہ دار بن کر کھڑے ہو جاؤ یعنی کہ نفس اور ابلیس کو آپس میں ملنے نہ دو۔ جب یہ دونوں آپس میں ملیں گے تو شر پیدا ہوگا اور انسان گمراہ ہو جائے گا نفس خواہش رکھتا ہے اور ابلیس ترکیبیں دیتا ہے ایسا کرلے ویسا کرلے۔

حکایت:

ایک دفعہ ایک بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز تشریف فرماتے کہ آپ کے نفس نے آپ کو جہاد پر جانے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا آپ نے سوچنا شروع کیا کہ "نفس اور نیکی کا کام بتائے" آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ میں تو جہاد کے دوران روزہ بھی رکھوں گا نفس اس پر بھی تیار ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اے نفس میں تو تمام رات قیام بھی کروں گا یہ بات بھی نفس نے تسلیم کرلی پھر آپ نے کہا میں تجھے کھلاؤں گا کچھ نہیں وہ یہ بات بھی مان گیا پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا باری تعالیٰ میرا نفس مجھے نیکی کا مشورہ دے رہا ہے غیب سے آواز آئی کہ اے میرے دوست اس کا کہنا نہ ماننا یہ جھوٹی شہرت چاہتا ہے لوگ کہیں گے تو کتنا بڑا مجاہد ہے۔

مہمان اپنا رزق خود لاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء میں ہمارے دنیاوی حالات نہایت تنگدستی کے تھے ہم اپنے گاؤں میں رہتے تھے ایک روز صبح سویرے غلام رسول کراچی والا اپنے ساتھ دو تین آدمی لے کر ہمارے پاس آیا۔ ہمارے پاس ان کی تواضع کے لئے کچھ نہ تھا پریشان ہوئے انہوں نے کچھ دیر بعد چینی چائے اور بسکٹ ہمیں پیش کئے اور اسی وقت ایک ہمسایہ لکڑیوں کا گٹھا دے گیا ہم نے اسی وقت اپنی بکری کا دودھ دوہا اور چائے پکائی اور مہمانوں کو پیش کردی۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو تبلیغ کے لئے منتخب کرتا ہے تو اس کا رزق اور اس کے پاس آنے جانے والوں کا رزق خود غیب سے مہیا کر دیتا ہے۔ ہمارے لنگر خانہ کا بہت خرچ ہے ہم

خود حیران ہیں کہ کیسے پورا ہو رہا ہے۔

محنت ضائع نہیں ہوتی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ایک مرید احمد یار تھے ہم سے مرید ہونے سے پہلے ایک پیر صاحب سے مرید تھے انہوں نے اس پیر صاحب کی بہت خدمت کی دس میل روزانہ پیدل جا کر حاضری دیتے اور الٹے قدموں واپس آتے پیر صاحب کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئے لیکن ان کو فیض نہیں ملا۔ آخر ہمارا سن کر آئے اور ہم سے مرید ہو گئے مرید ہوتے ہی ان کو بہت فیض ملا اس کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہے اس تھوڑا عرصہ میں بہت کچھ پا گئے اور برگزیدہ ہو کر اس دنیا سے چلے گئے ان کی پچھلی خدمت کا اللہ تعالیٰ نے صلہ دے دیا۔

شیرینی کی تقسیم:

فاتحہ ہونے کے بعد شیرینی کی تقسیم بلا امتیاز صاحب گدی نشین کے دائیں طرف سے شروع کی جائے۔

صحبت لازمی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ جتنا فرصت کا وقت ملے اپنے پیر کی صحبت میں گزارے۔ پیر کی صحبت سے مراتب جلد طے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام کسی درس میں نہیں پڑھے بلکہ حضور کی صحبت سے کامل ہو گئے۔

نصیحت:

حضرت قبلہ روحی فداہ معمولات سلسلہ عالیہ کی بہت پابندی فرماتے تھے یعنی وقت پر کھانا اور سونا اور نماز پڑھنا آپ فرماتے جو شخص ملازم ہے اس کو چاہیے کہ اپنی ڈیوٹی صحیح کرے اگر دنیا ہی صحیح نہیں چلا سکے تو دین کا راستہ تو اس سے بھی مشکل ہے اگر رقم کا انتظام نہیں ہے تو سفر نہیں کرنا چاہیے جب تک گنجائش نہ ہو عرس اور دیگر تقاریب میں شرکت ضروری نہیں ہے۔

آسمانوں میں آئینہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں میں آئینہ کی مانند ایک چھت ہے زمین پر جو کچھ ہوتا ہے وہاں اس کی تصویر جاتی ہے یعنی زمین پر آدمی دوڑ رہا ہے تو وہاں بھی دوڑتا

ہوا نظر آئے گا۔ زمین کا عکس آسمان پر جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ زمین پر کسی آدمی یا چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو فرشتے اس آئینہ میں سے جس چیز کو مٹا دیتے ہیں تو وہ چیز زمین پر مٹ جاتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اور آپ نے سکرین سے بھی تشبیہ دی۔

اصلاح کا طریقہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کا اصلاح کا طریقہ عجیب ہے ایک دفعہ ایک شخص وضو غلط کر رہا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔ جب وہ آدمی وضو کر کے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں وضو کرتا ہوں آپ دیکھیں میرا وضو صحیح ہے یا غلط مجھے سمجھا دینا آپ نے وضو کیا وہ شخص سمجھ گیا کہ میرا وضو غلط ہے آپ کا وضو صحیح ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جب تک مبلغ کے دماغ میں غصہ اور جلال ہوگا اس وقت تک لوگوں کو اس سے محبت نہیں ہوگی اور لوگ اس کی بات کو سمجھ نہیں سکیں گے جب دماغ میں اطمینان پیدا ہو جائے تو تبلیغ اچھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مبلغ کے لئے لازم ہے کہ لوگوں کی پردہ پوشی اور درگزر اور احسن طریقہ سے کلام کرے۔

فرمایا کہ ایک درویش کے دو مرید تھے ایک خان اور دوسرا نائی درویش نے فوت ہوتے وقت نائی کو خلافت دے دی خان نے اعتراض کیا میں خان ہوں اور خلافت میرا حق ہے درویش نے فرمایا کہ بزرگی کرنا رحمدل آدمی کا کام ہے وہ حجام ہونے کی وجہ سے رحمدل ہوتے ہیں اس لئے خلافت اسی کے لئے ٹھیک ہے تو خان ہے سخت آدمی ہے تیرے لئے بادشاہی ٹھیک ہے میری دعا ہے تجھے بادشاہی مل جائے تو اسی لائق ہے۔

سیرت فخر العارفین:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سیرت فخر العارفین "ملفوظات شریف سیدنا عبدالحئیؒ قدس اللہ سرہ العزیز کے ہیں" یہ اپنے زمانے کی بہترین کتاب ہے۔ اس میں طریقت کی تمام باتیں لکھ دی گئی ہیں اور اس زمانے کی برائیوں کا سیدنا عبدالحئیؒ کو علم دیا گیا ہے۔ آپ (سیدنا راہنمائے اولیاء) اپنے مریدوں کو اس کے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے دوسری زیادہ کتابیں پڑھنے سے گزند پہنچتا ہے سلسلہ عالیہ کے دوسرے پیر صاحبان کا جو طریقت کے خلاف الٹ پلٹ قول وفعل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سیرت فخر العارفین کو نہیں پڑھتے۔

تعمیر کعبۃ اللہ شریف:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ آج میں تمہیں اپنے دوست سے ملاتا ہوں۔ روئے زمین پر ایک پہاڑ کے دامن میں ایک جوان اپنی بکریاں چرا رہا ہے تم اس سے جا کر ملو آپ زمین پر تشریف لائے اور دیکھا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بکریاں چرا رہے ہیں جبرائیل علیہ السلام ایک بدو کی صورت میں ساتھ سے گذرے اور زور سے کہا ''اللہ'' جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا نام سنا دھڑام سے زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اٹھایا جب آپ ہوش میں آئے تو آپ نے ان سے کہا اے بھائی تو پھر ایک مرتبہ وہی نام لے جو ابھی تم نے لیا ہے حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ میں ایسے ہی نام نہیں لیتا آپ نے کہا کہ میرے ریوڑ کی آدھی بکریاں آپ کی ایک مرتبہ وہی نام لو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر وہی نعرہ لگایا آپ پھر گر پڑے اور مدہوش ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر آپ کو اٹھایا جب آپ ہوش میں آئے تو پھر وہی مطالبہ کیا اور فرمایا کہ بقایا ایک ہزار بکری بھی آپ کو دیتا ہوں پھر ایک دفعہ وہی نعرہ لگاؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر نعرہ لگایا نعرہ سنتے ہی آپ پھر تڑپ کر زمین پر گر گئے جب آپ ہوش میں آئے تو آپ نے پھر کہا کہ ایک دفعہ وہ نعرہ پھر لگاؤ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ بھائی تم اپنا تمام ریوڑ مجھے دے چکے ہو اب آپ کے پاس کیا رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اب میں ان بکریوں کو چرانے پر آپ کا غلام ہو جاؤں گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر نعرہ بلند فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھر وہی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب آپ ہوش میں آئے تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بھائی میں جبرائیل فرشتہ ہوں مجھے تو حکم خداوندی سے آپ کے عشق کا امتحان لینا مقصود تھا آپ اپنے عشق میں کامران رہے بکریاں آپ ہی کی ہیں آپ انہیں اپنے پاس رکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنا تمام ریوڑ اللہ تعالیٰ کے نام پر تمہیں بخشا ہے ہم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیا کرتے اب یہ تمہاری ملکیت ہے میری نہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ابراہیم سے کہو کہ ان بکریوں کو فروخت کر کے ایک قطعہ اراضی

خریدیں اور اس زمین پر میرا گھر تعمیر کرو پھر آپ نے وہ بکریاں فروخت کیں اور ان کی رقم سے ایک قطعہ زمین خریدا اور اس پر تعمیر کعبہ فرمائی۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان نوح کے وقت کعبہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا تھا وہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست گذاری کہ کعبہ کس جگہ تعمیر کروں تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم فرمایا اور اس کی جگہ کی تمام مٹی صاف ہوگئی اور پرانے آثار نظر آئے ان ہی بنیادوں پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر فرمائی۔

آدم ثانی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی زندگی نو سو سال ہے اور اسی (۸۰) آدمی آپ پر ایمان لائے قوم کے مظالم سے تنگ آ کر آپ نے قوم کے حق میں بددُعا فرمائی۔ تمام مخلوق طوفان کی نذر ہوگئی۔ وہی لوگ بچے جو آپ کی کشتی میں سوار تھے آپ نے اپنی کشتی میں ایک ایک جوڑا جانوروں پرندوں وغیرہ کا بھی سوار کر لیا تھا۔

فرمایا کہ جب آپ کی کشتی کے لوگ زمین پر اترے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی (بولیاں) زبانیں بھی تبدیل کر دیں چونکہ اس طوفان میں سب لوگوں کے عزیز و اقارب طوفان کی نذر ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے دلوں میں حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ زبانیں تبدیل ہونا اللہ کی حکمت سے ہے اور اس طرح وہ کسی پروگرام کے بارے میں باہمی مشورہ سے قاصر رہے ورنہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف کوئی منصوبہ تکمیل کرتے فرمایا کہ طوفان گزرنے کے بعد ابلیس حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے مجھ پر بہت احسان کیا حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ ملعون تو میری کس بات سے خوش ہوا اس نے آپ سے کہا آپ نے ہزاروں کافروں کو بددُعا کر کے ہلاک کر دیا وہ سب کے سب جہنمی ہوئے آپ ابلیس کا یہ کلام سن کر بے ہوش ہو گئے اور روتے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح اب یوں پریشان نہ ہو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب غم نہ کھا۔ تیری نسل سے اتنے لوگ پیدا کروں گا کہ آئندہ نسلیں تجھے آدم ثانی کہیں گی اور تیری نسل سے پیغمبروں کی پیدائش کروں گا۔

عوج بن عنق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عوج بن عنق بھی طوفان نوح سے محفوظ رہا یہ بہت قدآور تھا بے انتہا کھانا کھاتا اور کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرا۔ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام نے اسے کام پر لگایا اور فرمایا کہ تجھے پیٹ بھر کر کھانا دیا جائے گا۔جب کھانے کا وقت آیا تو آپ نے تین روٹیاں اس کے کھانے کو دیں عوج بن عنق کو یہ تھوڑی سی روٹیاں دیکھ کر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا کہ تو یہ کھا جب یہ کھالے گا اور لے لینا بس ابھی اس نے ایک روٹی کھائی تھی کہ اس کا پیٹ بھر گیا اور باقی دو روٹیاں بچ گئیں۔عوج بن عنق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور تک زندہ رہا آپ نے اسے مارا یہ کافروں میں سے تھا۔حضرت موسیٰ کا قد دس گز تھا اور آپ کا عصا بھی دس گز کا تھا اور دس گز آپ اچھلے تب وہ عصا اس کے ٹخنوں پر لگا۔عصا لگتے ہی اسے آگ لگ گئی اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور مر گیا۔

گورستان کا ٹھیکیدار:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فرعون بلخ کا رہنے والا تھا اور عالم تھا ہامان فرعون کا دوست تھا وہ بھی عالم تھا اور دونوں معاشی حالات سے تنگ آ کر گھر سے نکلے اور آوارہ گردی کرتے مصر پہنچ گئے فرعون نے بادشاہ وقت سے درخواست گذاری کہ سرکار عالی غریب اور بعید الوطن ہوں اور کھانے پینے سے بھی عاجز ہوں سائل کو کوئی کام جو گذارے کے موافق ہو اپنے شہر میں دے دیا جاوے۔بادشاہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم کیا کام چاہتے ہو؟ فرعون بولا مجھے ٹھیکیداری قبرستان اس شہر کی دے دی جاوے اور میری اجازت کے بغیر وہاں کوئی مردہ دفن نہ ہونے پائے یہ سن کر بادشاہ نے مصر کے گورستان کی ٹھیکیداری اسے دے دی اور وہ گورستان میں جا بیٹھا۔

قضائے الٰہی سے اس سال مصر میں وباء پھیل گئی بہت آدمی مرے اس نے فی مردہ ایک ایک روپیہ وصول کیا۔اسی طرح تھوڑے سے عرصہ میں اس کے پاس کافی رقم جمع ہو گئی۔اتفاق سے مصر میں قحط سالی ہوئی لوگوں (عوام) نے بادشاہ سے (ٹیکسوں) مالیانہ وغیرہ کی چھوٹ چاہی تو فرعون نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بادشاہ کی خدمت میں درخواست گذاری کہ عوام پر ٹیکس معاف کیا جاوے اور جو رقم سالانہ عوام سے ملتی ہے وہ میں ادا کروں

گا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کی درخواست منظور کرلی اب فرعون نے ایک سال کی بجائے تین سال کا ٹیکس عوام کی طرف سے داخل خزانہ کردیا اور تمام شہر اور علاقہ میں اس بات کی منادی کرادی کہ عوام کی خاطر تین سال کا ٹیکس فرعون نے اپنی جیب خاص سے ادا کر دیا ہے اس طرح عوام میں اس بات کو شہرت دی گئی۔

لوگ اس کارروائی سے بہت خوش ہوئے اور فرعون کو اپنا ہمدرد اور مخلص خیال کرنے لگے اور اس کے اقبال کی ترقی کی دعائیں دینے لگے اس سے کچھ دن بعد وزیر خزانہ کا انتقال ہو گیا۔ فرعون بادشاہ کی نظر میں مقبول تھا بادشاہ نے اسے اپنا وزیر مقرر کرلیا وزیر ہونے کے بعد اس نے عوام میں خوب مقبولیت حاصل کی اس سے کچھ عرصہ بعد بادشاہ مر گیا اور بادشاہ کا کوئی وارث نہیں تھا۔ فرعون عوام اور درباریوں میں مقبول تھا۔ نصیب یاوری کر رہا تھا بس فرعون کی خدمات اور خوبیوں کے پیش نظر سب نے اس کو اپنا بادشاہ مقرر کرلیا اب فرعون بادشاہ ہو گیا اور ہامان کو اس نے اپنا وزیر مقرر کرلیا۔ جب حکومت پر مکمل قبضہ ہو گیا تو فرعون نے ہامان سے کہا کہ میں تو خدائی کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ میری پوجا کریں اور مجھے خدا سمجھیں۔

ہامان نے اسے مشورہ دیا کہ اگر تو خدائی کرنا چاہتا ہے تو یکدم تیری خدائی نہیں چلے گی تو پہلے خدائی کے لئے راستہ صاف کرلے۔ چونکہ ملک میں جو دیندار اور شائستہ طبقے کے لوگ ہیں وہ تیری خدائی میں آڑے آئیں گے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے ملک کے اندر جتنے مدرسے تعلیمی ادارے ہیں سب بند کر دیئے جائیں تمام علماء کو قید کر دیا جائے اور چالیس سال تک قید میں رکھا جائے چنانچہ ملک میں تعلیم بند کرنے کا حکم دے دیا گیا اور تعلیم دینے کے لئے سزا مقرر ہوئی۔ بس سزا کے خوف سے تمام ملک میں تعلیمی سرگرمیاں ختم ہو گئیں عرصہ چالیس سال میں تمام ملک جاہل جانوروں کے موافق ہو گیا نئی نسل بالکل جاہل تیار ہوئی پڑھے لکھے لوگ دنیا سے رخصت ہوئے۔ اب فرعون نے اپنے خدا ہونے کا اعلان کر دیا اور خود ہی خدا بن بیٹھا۔

دریائے نیل:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ قدرت خداوندی سے دریائے نیل خشک ہو گیا رعایا نے فرعون سے کہا جب تو ہم سے اپنی پرستش کراتا ہے تو اس دریا کو جاری کر۔ فرعون پریشان ہوا رعایا کا مطالبہ تھا بس وہ ایک غار پر گیا اور اندر جا کر اپنا سر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی

کہ خدا تو تُو ہی ہے میں تو ایسا ہی ہوں بس میری عاقبت کے بدلے مجھے سب کچھ دنیا ہی میں دے دے اور دریائے نیل کو جاری کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور دریائے نیل کو جاری کر دیا بلکہ دریائے نیل پر اسے یہ اختیار دیا کہ جس طرح تو دریا کو حکم دے گا یہ چلے گا اونچا ہو کر یا نیچے ہو کر تیرے حکم کا طابع ہوگا۔ یہ ملعون خوش ہوا اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جبرائیل کو بھیجا آپ انسانی شکل میں فرعون کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک غلام ہے میں اس کی تمام باتیں مانتا ہوں لیکن وہ میرا حکم نہیں مانتا تو بتاؤ میں ایسے غلام کا کیا کروں فرعون نے کہا کہ اسے دریائے نیل میں غرق کر دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم مجھے لکھ دو۔ فرعون نے کہا میرے پاس یہاں قلم دوات نہیں ہے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ لکھنے کا سامان میں دیتا ہوں پس وہیں پر بیٹھ کر فرعون نے حکم لکھ دیا کہ ایسے نافرمان غلام کو دریائے نیل میں غرق کر دیا جائے اس لیے فرعون کو اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کر دیا۔

پرورش حضرت موسیٰ علیہ السلام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر میں کی دشمن کی گود میں آپ کو پالا۔ فرعون نے خواب دیکھا اور نجومیوں سے تعبیر پوچھی انہوں نے بتایا کہ تیری حکومت میں ایک بچہ پیدا ہو کر تیری حکومت کو ختم کر دے گا۔ اس نے بچوں کو قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی والدہ نے آپ کو لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا اور یہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل تک پہنچا اور فرعون کی بیوی بی بی آسیہ کے ہاتھ لگا۔ آپ نے اس صندوق کو کھولا تو اس میں ایک خوبصورت بچہ تھا۔

فرعون بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا حضرت بی بی آسیہ کی وجہ سے فرعون کچھ نہ کہہ سکا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہی کی رسائی آپ تک کرا دی حضرت بی بی آسیہ نے آپ کی والدہ ہی کو دودھ پلانے پر مقرر کیا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہوا ایک دن فرعون نے چاہا کہ آپ کو پیار کرے آپ کو گود میں اٹھا لیا جیسے ہی آپ کو فرعون نے گود میں اٹھایا آپ نے فرعون کی داڑھی پکڑ لی اور زور زور سے کھینچی فرعون کو غصہ آ گیا بولا کہ شاید یہ وہی لڑکا ہو جس کے ہاتھ

سے میری حکومت کا خاتمہ ہوگا اس وقت بی بی آسیہ رضی اللہ نے کہا کہ چھوٹے بچے تو عموماً ایسا کرتے ہیں ان کو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی آخران دونوں کے درمیان یہ فیصلہ ہوا کہ۔ بچے کو آزمایا جائے چنانچہ آپ کے سامنے ایک تھال میں انگارے اور دوسرے میں لعل رکھے آپ علیہ السلام کا ہاتھ لعل کی طرف جارہا تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا ہاتھ انگارے کی طرف کر دیا آپ نے ایک انگارہ اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اسی وجہ سے آپ کی زبان مبارک میں لکنت تھی۔

کفار کا ظاہر و باطن غلیظ ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ سے پہلے حضرت ابوسفیان کی بیٹی حضور پرنور کی زوجیت میں آئیں تو حضرت ابوسفیان بعد میں ایمان لائے۔ایک دن حضرت ابوسفیان اپنی بیٹی بی بی ام المومنین حبیبہ بنت ابوسفیان سے ملنے حضور صلعم کے گھر تشریف لائے اس وقت آپ مسلمان نہ ہوئے تھے۔اپنے والد کو آتا دیکھ کر حضرت بی بی حبیبہ نے حضور نبی کریم صلعم کا بستر مبارک لپیٹا اور ایک طرف رکھ دیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ اے بیٹی کیا میں اس بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں تھا۔آپ نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر اسلام سے سنا ہے کہ کفار ظاہر و باطن میں غلاظت میں لتھڑا ہوا ہوتا ہے اس لئے میں نے حضور صلعم کا بستر مبارک اٹھالیا۔

دو قوتیں کام کر رہی ہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کو چودہ سو سال ہوئے ہیں لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اللہ تعالیٰ کی دو قوتیں زمین پر کام کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ کی دونوں قوتیں ہر چیز میں کام کرتی ہیں ہوا۔پانی۔آگ۔مٹی ہر چیز میں دونوں قوتیں اپنا اثر کرتی ہیں ۔ہوا اعتدال پر چلے تو ہمارے لئے رحمت ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے غضب کی قوت اس میں شامل کر دیتے ہیں تو یہی ہوا ہماری ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔آگ اگر اعتدال پر ہو تو ہمارے لیے رحمت ہے۔ہم لوگ آگ سے کھانا پکاتے ہیں اور سینکڑوں دوسرے کام بھی کر لیتے ہیں۔مگر جب اللہ تعالیٰ اس میں اپنی غضب کی قوت شامل کر دیتے ہیں تو یہی آگ ہمارے لئے باعث تباہی ہو جاتی ہے ہمارے گھروں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے ہماری جانوں کو بھسم کر دیتی ہے۔

پانی ہمارے لئے بہت ضروری ہے اس کے بغیر زندگی نہیں گذرتی دریا اور

سمندر اعتدال پر چلیں تو ہمارے لیے رحمت ہیں ہم دریاؤں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں ہمارے مویشی دریاؤں وغیرہ سے پانی پیتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنے غضب کی قوت اس میں شامل کر دیتے ہیں تو یہی دریا و سمندر ہمارے لئے باعث عذاب بن جاتے ہیں دریاؤں میں طغیانی سمندروں میں طوفان ہماری تباہی و بربادی کا سبب بن جاتے ہیں سمندروں میں جہاز ڈوب جاتے ہیں۔ دریا ہمارے مویشی اور مکانات کو بہا کر لے جاتا ہے۔ اس لیے انبیاء اور اولیاء کی پیروی رحمت کا راستہ ہے اور غضب کا راستہ ابلیس کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رحمت کے راستہ کی تعلیم فرمائی ہے اور غضب کے راستہ سے منع فرمایا ہے ناپاک ابلیسی فقیری ہے۔ دجال بھی ناپاک روحانیت سے تعلق رکھتا ہے کافر کی روحانیت ناپاک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعلیم فرمائی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں غضب اور رحمت کے راستے کی تعلیم کی۔ راہ صراط مستقیم کو اختیار کرنا ہے۔ ناراضگی کی راہ کو ناپسند فرمایا ہے۔ ناپسند راستہ مغضوب لوگوں کا ہے جو گمراہ ہوئے ان پر غضب ہوا۔

ارشاد فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی ابلیس نے الہام کر کے شکار کیا تھا۔ ایک مؤکلی فقیر جس کا نام عیسیٰ تھا وہ صوبہ سرحد کے علاقہ کا باشندہ تھا اس کے دل میں شب و روز سوتے جاگتے لفظ عیسیٰ عیسیٰ رہنے کی وجہ سے عیسیٰ نام مؤکلی فقیر (عامل) کی قوت مؤثرہ سے ولایت معنوی پیدا ہو گئی۔ ظاہر و باطن میں اسے مؤکل آوازیں دینے اور غیبی خبریں سنانے لگے اور کہا کہ عیسیٰ مر گیا ہے اور اس کی روح تمہارے اندر داخل ہو گئی تم ہی عیسیٰ ہو مرزا صاحب کے دل میں یہ یقین پیدا ہوا کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ کی روح میرے اندر داخل ہو گئی۔ اس کا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چلا گیا اس نے سمجھا کہ عیسیٰ مر گئے ہیں ان کی روح مجھ میں آ گئی ہے اور میں عیسیٰ ہو گیا ہوں جس کی وجہ سے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا جس عیسیٰ کی قوت معنوی اس کے اندر آ گئی تھی۔ وہ عیسیٰ نامی مؤکلی فقیر تھا۔ مرزا صاحب نے ان مؤکلوں کو اپنی ریاضت سے حاصل نہیں کیا تھا۔ اس لئے وہ ان کو پہچان بھی نہ سکا بلکہ ان مؤکلوں کو فرشتہ خیال کرنے لگا اور ان کے کلام کو وحی اور الہام سمجھ لیا اور ان آوازوں پر اس کا اعتقاد پکا ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ان آوازوں کے خلاف احکام پاتا تو رد کر دیتا یا کوئی من گھڑت علمی تاویل کر دیتا۔

غیبی آواز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ غیبی آواز دو قسم کی ہوتی ہے پاک آواز غیبی اور ناپاک آواز غیبی ۔ پاک آواز غیبی (نبوت وولایت کو وحی والہام) جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے دوسری ناپاک آواز غیبی ابلیس اور خبیث مؤکلوں وغیرہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ فرمایا کہ پاک اور ناپاک غیبی آواز کی تمیز (بلحاظ مقدور بشریٰ) ناممکن ہے جب تک اللہ نہ بتائے جس طرح فرشتوں کو خدا نے طاقت دی کہ جس شکل میں چاہیں اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں اس طرح مؤکل اور شیطان کو یہ قوت ہے کہ جس صورت میں چاہیں اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں اور آواز دے سکتے ہیں لیکن نبوت اور ولایت کی شکل نہیں بن سکتے۔

حدیث سے ثابت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لائے تھے عالم ناسوت میں شیطان کام کر سکتے ہیں۔ جب روح کا تعلق عالم عقبیٰ سے ہوگا اور الہام شیطانی اور الہام خداوندی کا فرق معلوم ہو جائے گا کوئی الہام شریعت کے خلاف نہیں ہوتا مرزا صاحب نہیں سمجھ سکے مرزا صاحب کو عالم عقبیٰ کی کسی بات کا علم نہیں ہو سکا۔ مرزا صاحب نے شیطانی الہام کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کیا اور گمراہ ہوا۔ مرزا غلام احمد کی قوت مؤثرہ اتنی تھی کہ تین تین ہزار آدمی ایک ایک دن میں مرید ہو جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سیدنا قطب وقت شاہ عبدالحئی قدس اللہ سرہ العزیز کو عالم غیب سے ان کی قوت مؤثرہ کے بارے میں علم دیا اور فرمایا کہ ان کی اس ناپاک روحانیت کو ہلاک کردو پھر حضرت قطب عالم سیدنا ومولانا عبدالحئی شاہ صاحب چاٹگامی نے مرزا غلام احمد کی ناپاک روحانیت کو ہلاک کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے پیپل کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ اس ناپاک روحانیت کو قتل کرنے کے بارہ روز بعد مرزا ہلاک ہو گیا۔ چونکہ اس کی قوت مؤثرہ ختم کر دی گئی تھی۔ اس لئے ان بارہ دنوں میں اس نے اپنی تبلیغ کا طریقہ بدل لیا اور اپنے نائبین کو (مشنری) عیسائیت کے طور پر طریقہ تبلیغ کا حکم دیا یعنی عورت اور روپیہ سے اپنے مسلک کی تبلیغ جاری رکھنے کو کہا۔

ایک دن حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے تونسہ شریف کے ایک مرزائی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ عورت اور دولت سے ایمان خریدا تو جا سکتا ہے مگر دیا نہیں جا سکتا۔ آپ کا یہ کلام سن کر اس نے اس بات کو تسلیم کیا اسی مرزائی نے کہا کہ میں نے مرزا صاحب کی تعلیمات کو

بذریعہ ''استخارہ'' قبول کیا ہے۔ فرمایا کہ حق کی دو قسمیں ہیں۔ حق معین اور حق دائر۔ حق معین وہ جو خود حق ہے کہ اسلام حق اور اس کا مدمقابل باطل جیسے کفر و شرک۔ حق معین میں استخارہ جائز نہیں ہے۔ تم نے اسلام اور شریعت محمدی ﷺ اور تعلیمات قرآنی کے خلاف استخارہ نکالا اور شیطان سے دھوکہ کھالیا۔ حق کو حق ہی تسلیم کرنا ہے حق معین میں نہ فال جائز ہے نہ استخارہ۔

نجدیت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلہ عالیہ کے ایک آدمی جو سعودی عرب ہو کر آئے تھے اور وہاں کے لوگوں کا احوال بتلا رہے تھے کہ وہ لوگ پانی کے باوجود تیمم کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ قرآن سرہانے رکھ کر لیٹ جاتے ہیں۔ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔ تارک سنت ہیں وغیرہ وغیرہ پاکستان کے وہابی ان لوگوں کی مثال دیتے ہیں کہ ہم ان ہی لوگوں سے ہیں اور کہتے ہیں کہ دین تو ادھر ہی سے آیا ہے ان کا طور طریق درست ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ ''وہابی'' تو بارھویں صدی ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ نجد کے علاقہ میں ایک مولوی پیدا ہوا اس کا نام ''عبدالوہاب'' تھا۔ اسی شیطان نے یہ مذہب پھیلایا۔ پیچھے کدھر سے آگئے ہیں (یعنی اس سے پہلے یہ لوگ نہیں تھے) اس وقت بارھویں صدی میں سعودی عرب پر ترکوں کی حکومت تھی۔ سلطان ترکی کو معلوم ہوا تو اس نے شیخ الازہر سے ان کے بارے میں فتویٰ منگوایا اور ان کے بارے میں تحقیق کرنے کو کہا کہ یہ کون لوگ ہیں اس نے تحقیقات کر کے کہا کہ یہ سب عقائد باطلہ مثل کفار ہیں۔ سلطان نے حکم دیا کہ ان سب کو ختم کر دو۔ تو یہ دب گئے۔

۱۹۱۴ء عیسوی میں پہلی جنگ شروع ہوگئی تو عرب انگریزوں سے مل گیا۔ اس وقت مدینہ اور مکہ شریف کا حاکم شریف مکہ تھا انگریزوں نے عبدالعزیز ابن سعود کو اسلحہ دیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اس کے بعد حکومت نے عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی اشاعت کی اور اس کی پیروی حکومت کی وجہ سے جبراً کرائی یہ تو ان کا اپنا مذہب ہے اسلام کا اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ان کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے حضور ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے قریب نجد سے شیطان کا سینگ پیدا ہوگا'' شیطان پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا اور یہ سینگ پیدا ہوا حضور ﷺ نے ان لوگوں کے حلیے بتائے ہیں کہ سر ان کے منڈے ہوئے ہونگے۔ داڑھیاں لمبی لمبی ہونگی۔ نمازیں، قرآن بہت

پڑھیں گے اور میرے سے (یعنی حضور ﷺ سے) دلی بغض ہوگا یہ سنت وغیرہ نہ پڑھنا بغض سے ہے۔ چونکہ "سنت" وہ عبادت ہے جو حضور ﷺ نے نفل کے طور پر پڑھے ہیں اور ہم جو نفل پڑھتے ہیں وہ نفل ہیں۔

سعودی عرب سے آمدہ سلسلہ کے آدمی نے بتایا کہ جب وہ سعودی عرب پہنچے تو حج میں ایک ماہ رہتا تھا ہم نے کوشش کی کہ "ٹھیکیدار" جس کی نگرانی میں ہم کام کر رہے تھے اس سے حج کے لئے اجازت طلب کریں رخصت مل جائے تو فریضہ حج ادا کریں۔ ٹھیکیدار نے جواب دیا کہ سرکاری کام ہے۔ ہوائی اڈا بن رہا ہے یہ کام مکمل ہو جائے تو تم لوگ آئندہ سال حج کر لینا۔ اسی دوران دوسری پارٹی (کمپنی) کے لوگ بھی ایسی ہی کوشش کر رہے تھے ان کے مالک ٹھیکیدار جو نجدی تھا اس نے کہا کہ تم وہاں جاؤ گے تو کیا حاصل ہوگا تم لوگ مدینے جا کر حضور ﷺ کے روضہ مبارک کو بوسہ دو گے۔ ان کے در و دیوار کو چومو گے وہ جو دیوار ہے پتھر اور سیمنٹ کی بنی ہوئی اگر پتھر سیمنٹ ہی کو چومنے کا شوق ہے تو یہ میرا مکان ہے۔ اس کی زیارت کر لو ہم بھی ان کی نسل سے ہیں وہ تو فوت ہو گئے ہم زندہ ہیں"

اس بات کو سن کر حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ اس کا مکان تو جیسے قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ابرہہ نے یمن میں عبادت خانہ بنوایا تھا۔ بہت خوبصورت تھا۔ آؤ طواف کر لو۔ لوگ تو نہیں گئے پوچھا کیوں نہیں آتے کہنے لگے اس کو تو تو نے بنایا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کہنے لگا میں اسے توڑ دوں گا۔ بارہ ہزار ہاتھی لے کر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں سے مروا دیا اور وہ زمین میں دھنس گیا پریس ہو گیا۔ ان وہابی لوگوں کے بارے میں حضور ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی فرما دیا اور مکمل شناخت بتا دی یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہابی۔ جماعت اسلامی۔ دیوبندی۔ اہل حدیث وغیرہ یہ سب اندر سے ایک ہیں۔ نام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ سنیوں کے لباس میں عوام کو دھوکہ دیتے ہیں یہ کلمہ پڑھانے والی جماعت (تبلیغی جماعت) وغیرہ ایک ہی ہیں یہ اپنے آپ کو صحابہ کے موافق سمجھتے ہیں ہم نے کہا کہ تم حضور ﷺ کے صحابی تو ہو نہیں سکتے البتہ "مولوی الیاس" کے صحابی ضرور ہو۔ ہندوستان (دہلی) میں ایک مولوی ہوا ہے اس کا نام "الیاس" تھا۔ اس نے وہ سڑک جو کہ "حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز کی خانقاہ کو (دہلی سے) جاتی ہے پر ایک مکان بنوایا اور تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں ان کا

کام تھا کہ جو زائرین حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز کی درگاہ جاتے انہیں پکڑ پکڑ کر (خانقاہ کی جانب جانے والوں کو) اپنے مکان پر لے جاتے اور انہیں اپنی جھوٹی سچی باتیں بتاتے سب سے پہلے انہوں نے دہلی کے علاقے میں سرگرمیاں شروع کیں جس کا نام مولوی محمد اسماعیل تھا وہ سید احمد بریلوی کا نائب اور کاتب الہام تھا اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا ہے۔ جس میں سب خبیث باتیں تحریر کی ہیں۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے عجیب عجیب ڈھنگ سے باتیں کی ہیں۔ قرآن وحدیث سے ناواقف آدمی اس تحریر سے متاثر ہوسکتا ہے ہمارے سیدنا حضرت شاہ مخلص الرحمٰن جہانگیری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس کتاب کا رد لکھا ہے اس کتاب کا نام "شرح صدور" ہے۔ اس کتاب میں ان لوگوں کی ناپاک روحانیت کے بارے میں لکھا ہے۔

مولوی اسماعیل سکھوں کے ہاتھ سے بالاکوٹ میں مارا گیا۔ انہوں نے سکھوں کے خلاف اپنی روحانیت کی وجہ سے یہ جہاد کیا اور اپنی کامیابی کی پیش گوئی بھی کی۔ لیکن وہاں پر انہیں سخت ہزیمت ہوئی ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ سید احمد اور اسماعیل نے اس وقت سکھوں کے ساتھ لڑائی کی جبکہ ہند کے لوگوں کو اتحاد کی ضرورت تھی انگریز ملک پر قبضہ جما رہا تھا۔ مغلیہ حکومت کمزور تھی انہوں نے ایک نیا محاذ کھول کر انگریزوں کے لیے راہ ہموار کردی۔ سید احمد کو بھی شیطانی الہام ہوتے تھے اور ان الہامات پر وہ گامزن تھے۔ مولوی اسماعیل اس کا کاتب الہام تھا۔ سید احمد حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ دہلوی سے مرید تھا۔ بعد میں اس کو شیطان نے توجہ دے دی جس کی وجہ سے ان کے معاملات خراب ہو گئے۔ ایک دفعہ وہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی خانقاہ کی جانب گیا ابھی وہ خانقاہ سے کچھ دور ہی تھا کہ ابلیس نے اسے الہام کیا کہ خبردار ان کے پاس مت جانا ورنہ ہم نے جو تم سے وعدے کیے ہیں وہ پورے نہ کریں گے بس یہ بات سن کر واپس ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ گیا (نوٹ مولوی اسماعیل صاحب اور سید احمد کے بارے میں تفصیل کیساتھ" کتاب شرح صدور مطالعہ کریں) یہ علماء دیوبند (مولوی تھانوی۔ قاسم نانوتوی۔ عبدالرشید گنگوہی وغیرہ یہ لوگ) حضرت امداداللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز سے مرید تھے ان کو خلافتیں بھی ہوئیں لیکن بعد میں ان کی خلافتیں سلب کر لی گئیں چونکہ ان لوگوں نے اپنے شیخ کی اتباع چھوڑ دی تھی اور طریقت کے خلاف ہو گئے تھے۔ انہیں بھی ابلیس نے دھوکہ دے دیا

تھا۔ شریعت کے چکر میں پڑ گئے۔

ہمارے سیدنا نے سیرۃ فخر العارفین کے تیسرے حصہ میں ان لوگوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ ''کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے شیخ کامل کے فرمان اور عمل کو خلاف شرح سمجھتا اور ناجائز بتاتا ہے'' جس نے اپنے پیرومرشد کی بے ادبی کی اس سے زیادہ کون بے ادب ہوگا مولوی اشرف علی کے وہی خیالات ہیں جو مولوی اسماعیل دہلوی کے تھے۔ فرمایا کہ ''ہندوستان میں بے شمار آدمی آباد ہیں مگر جس درویش کے حالات کا علم حق سبحانہ چاہتا ہے ہمیں دیتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مولوی محمود الحسن صاحب اور مولوی اشرف علی کے حالات کا علم دیا کہ مولوی اشرف علی گمراہ اور مولوی محمود الحسن متحیر (حیرت میں) ہیں۔ جس سے ان کے اصل حالات خوب معلوم ہو گئے۔ مولوی اشرف علی کا قلب مردہ ہو گیا اور مولوی محمود الحسن کا قلب مرا نہیں بلکہ متحیر ہے۔ مولوی اشرف علی کی روح میں اپنے شیخ اور اپنے مشائخ سلسلہ سے اعتراض وانکار آ گیا۔ مگر مولوی محمود الحسن کی روح میں انکار نہیں آیا۔ وہ متحیر ہیں اس وجہ سے ایک طرف تو اپنے حضرات مشائخ سلسلہ کی بزرگی اور مقبولیت کو دیکھتے ہیں اور دوسری طرف پیران سلسلہ کے معتقدات اور معمولات کے خلاف اپنے زمانہ کے بعض متعارف علماء کے قول وعمل کو پاتے ہیں وہ تو اس کشمکش میں ہیں۔ لیکن ان کا قلب مردہ نہیں ہے بلکہ زندہ ہے وہ اپنے بزرگوں مشائخ طریقت کے خلاف نہیں ان کے دل میں خدا کا ڈر ہے مگر وہ متحیر ہیں۔

فرمایا کہ حضرت رسول مقبول سرور عالم ﷺ کے دست حق پرست پر بہت لوگ مسلمان ہوئے مگر ان میں سے بعض تو آپ کے زمانہ میں اور بعض آپ کی وفات کے بعد مرتد ہوئے۔ لیکن یہ سمجھ کر مرتد نہیں ہوئے کہ ہم ترک اسلام سے گمراہی کی طرف جا رہے ہیں۔ بلکہ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہم گمراہ تھے۔ اسلام کو چھوڑ کر اب ہم ہدایت پر آئے ہیں یعنی وہ کفر کو ہدایت اور ہدایت کو گمراہی سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ اب بھی جو لوگ مرتد ہوئے ہیں تو ان کو بھی یقین ہوتا ہے کہ ہم گمراہی سے ہدایت پر آئے۔ یہی حالت مولوی اشرف علی کی ہے کہ وہ اپنے پیرومرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قبلہ رحمتہ اللہ علیہ سے پھر گئے جو کامل واکمل بزرگ تھے اور ان کے سلسلہ عالیہ کے تمام بزرگ کامل واکمل ہوئے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب سے لے کر حضرت رسول مقبول ﷺ تک سب پیران سلسلہ کامل ولی اور نور ہیں لیکن مولوی اشرف علی نے ان سب

پیران سلسلہ کی مخالفت کی اور منحرف ہو گئے ان کی روح نے انحراف کیا از روئے طریقت وہ مرتد اور کافر ہیں ۔ پیر کامل رسول اللہ حضور ﷺ کا نائب ہے ۔ جس نے مخالفت رسول کی وہ کافر ہو گیا۔ مولوی اشرف علی اپنے شیخ کامل کے فرمان و عمل کو خلاف شرع سمجھتے اور ناجائز بتاتے ہیں وہ بے خوف ہے ۔ مولوی اشرف علی کا قلب مردہ ہے ۔ اگرچہ وہ سمجھیں کہ میں عین ہدایت پر ہوں مگر وہ در حقیقت مرتد طریقت ہیں ۔ پیر و مرشد نے جس مقام پر بسم اللہ کہا مرید اس مقام پر اعوذ باللہ پڑھے تو وہ مرید رہا یا مردود۔

فرمایا شیعوں کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ گمراہ ہیں اور حقیقت میں وہ گمراہ ہیں کیونکہ ہدایت یافتہ اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ سمجھتے ہیں اور وہ اس گمراہی عقیدہ کے باوجود اپنے آپ کو عین ہدایت پر سمجھتے ہیں یہی حالت مولوی اشرف علی کی ہے وہ اپنے ہدایت یافتہ شیخ کو اور اپنے پیران سلسلہ کو گمراہ سمجھتے ہیں ۔ جب مولوی اشرف علی سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز کے بارے میں پوچھا کہ عقیدت مندانہ روسے تم حاجی صاحب کو کیا سمجھتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب ولی اور قطب ہیں اور جب ان کے معمولات اور مشرب کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جنہیں انہوں نے اور ان کے پیران عظام نے کیا ہے مثلاً عرس شریف۔ میلاد۔ قیام و سلام وغیرہ تو مولوی اشرف علی ان سب افعال کو بدعت کہتے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم نے فرمایا "بدعتی" ولی اور قطب نہیں ہو سکتا یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کوئی بدعتی ولی نہیں ہوگا یہ کیا بات ہے کہ از روئے طریقت حاجی صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کو قطب اور معمولات کو بدعت ٹھہرانا مولوی اشرف علی کہتا ہے کہ شریعت اور طریقت دو جداگانہ چیزیں ہیں ۔ حضرت حاجی صاحب امداد اللہ صاحب کے ہم طریقت میں مرید ہیں "نہ کہ شریعت میں" طریقت میں حاجی صاحب قطب ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں مگر شریعت میں مجھے ان سے اختلاف ہے ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بدعت اور نافرمانی کرنے والا آدمی نہ ہی اللہ کا محبوب اور نہ ہی دوست ہو سکتا ہے۔

اقوال بے ادبی اور بے تعظیمی علمائے دیوبند

1- حضرت رسول مقبول ﷺ کے علم سے شیطان کا علم بڑھ کر اور ثابت بالنص ٹھہرایا ہے۔

2- حضرت رسول مقبول ﷺ کے علم کو بہائم (جانوروں) اور پاگلوں کا سا علم کہا۔ ہے۔

3- آنحضرت ﷺ کے میلاد شریف کو جنم "کنھیا" سے تشبیہ دی ہے۔

4- حضرت انبیاء اور اولیاء علیہ السلام کو خدا کے سامنے (چمار) (تموری) سے زیادہ ذلیل کہا ہے۔

5- آنحضرت ﷺ کو مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا لکھا ہے۔

6- آنحضرت ﷺ کو بڑے بھائی اور گاؤں کا چوہدری کی طرح ماننے کی تلقین کی ہے۔

نعوذ باللہ من الخرافات والکفریات

☆.....☆.....☆

سیدنا عبدالحئی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز کے زمانہ کے دو دجال

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے سیدنا کے زمانہ میں دو دجال ہوئے ہیں۔ سیرت پاک میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں دو دجال ہوئے ہیں ایک ہندوستان کے پچھم سرے اور دوسرا پورب سرے پر ان دونوں کے حالات اسقدر پیچیدہ اور عقل سے بالاتر ہیں کہ علم ظاہر سے ان کا سمجھنا محال ہے۔ کوئی معلوم نہیں کر سکتا مگر جسے اللہ تعالیٰ بتائے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ اس کے سینے میں دھواں نکل رہا ہے اور اس کے پاس ہزاروں موکل تھے۔ وہ دھواں اس طرح نکل رہا ہے جیسے آگ میں سے نکلتا ہے جو لوگوں کے سینے میں دھنس جاتا ہے اور لوگوں کو اندر ہی اندر بدلی کر دیتا ہے اس سے نور ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنے سلسلہ کے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ ان کے مریدوں سے نہ ملنا مجھے خطرہ معلوم ہوتا ہے چونکہ منہ اور اس کے قلب سے دھواں نکلتا دیکھا ہے یہ تو ایمان کو ضائع کرنے والی بات ہے۔ اس کے چار دن بعد حافظ فیض الرحمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پورا علم دیا کہ یہ ناپاک روحانیت ہے شیطان نے ان کو ناری توجہ دی ہے۔ اس کو ہلاک کر دو ورنہ مسلمان گمراہ ہو جائیں گے تو فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو ہلاک کر دیا تو فرمایا کہ اس کے موکلوں نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہماری خانقاہ پر حملہ کیا جنگی ساز و سامان سے لیکن وہ دور رہے اللہ کی قوت کا کوئی کیا کر سکتا تھا وہ دجالی قوت تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اپنے وقت کا دجال تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ آپ نے تشریف لانا ہے۔ مرزا غلام احمد یہ سمجھا کہ میں ہی عیسیٰ ہوں اور وہ روح مجھ میں آ گئی ہے۔ ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ اس میں بڑی کشش تھی کہ تین تین ہزار آدمی روزانہ مرتد ہوتا۔ یعنی قادیانی بن جاتا۔ اس کا خیال تھا کہ ایک یا دو سال میں پنجاب کے جس قدر بھی مسلمان ہیں وہ مرزائی ہو جائیں گے۔

پنجاب میں رائے شماری ہوئی۔ مرزا صاحب کا خیال تھا کہ ہم اپنی رائے شماری علیحدہ کرائیں اس نے یہ اعلان کیا۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ناپاک قوت ختم کر دینے کا حکم ہوا کہ اس قوت کو ختم کر دیا جائے ورنہ کافی مسلمان کفار ہو جائیں گے۔ پس یہ قوت ختم کر دی گئی اس قوت کے ختم ہونے کے بعد انہوں نے اپنی رائے شماری جو کرائی تو صرف ستر ہزار نکلے لیکن ان کی فہرست میں تو تین لاکھ آدمی تھے باقی لوگوں نے مرزائیت میں اپنے نام نہیں لکھوائے جب اس کو اپنی رائے شماری کا علم ہوا تو اس نے کہا اس معاملہ کو دبا دیا جائے اب مسلمانوں میں مل کر کام کرنا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ ناپاک درویشوں کے سینے سے ایک دھواں نکلتا ہے اور جو لوگ صحبت میں بیٹھتے ہیں ان پر اثر انداز ہوتا ہے اور نور ایمان کو ضائع کر دیتا ہے اور قلب کو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ ہمارے سیدنا نے لکھا ہے کہ اب یہ ختم ہو جائے گا پیپل کا درخت جڑ سے نکال کر پھینک دیا گیا ہے اس بات کا علم کسی کو نہیں ہوا ماسوائے ہمارے سیدنا کو اللہ تعالیٰ نے ان کو علم دیا۔ ان دو شخصوں میں سے ایک نے غوثیت کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے نبوت کا۔

فرمایا کہ ابلیسی توجہ سے قلب میں روحانیت فنا ہو جاتی ہے پھر ابلیس ان کو الہام کرتے ہیں کسی کو نبی بناتے ہیں اور کسی کو ولی بناتے ہیں بس یونہی ہوتا رہتا ہے بس ان کے ذریعہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کافر تو خود بھی ہو گیا۔ کیونکہ صرف اللہ کو ماننے والا مسلمان نہیں ہوتا۔ جب نبوت سے کام ختم ہو گیا تو آدمی کافر ہو گیا نبی کے تعلق سے امت کا تعلق ہے اگر یہ تعلق چلا جائے تو مسلمان نہیں کہلا سکتا خود کافر ہوا پھر انہوں نے یہ تجویز لگائی کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے سردیوں میں ہمارے پاس پانچ چھ آدمی آئے تھے ان میں دو مرزائی ایک شیعہ اور دو تین اور تھے انہوں نے سمجھا کہ یہ بھی مولوی صاحب ہیں۔ ہم اس سے بات کر لیں گے پھر ہم سے گفتگو ہوئی۔ وہ مرزائی جاتے ہوئے خیال کرنے لگا کہ میں اپنی کتابیں دکھاؤں گا۔ ہم نے انہیں دیکھ کر کہا کہ ولایت و نبوت کتابیں نہیں دیکھا کرتیں کتابوں سے یہ کام نہیں ہوتا۔ نبوت و ولایت تو بذات خود ہی کتاب ہوتے ہیں اور کہا کہ دولت اور عورت کا استعمال کر کے ایمان خریدا جاتا ہے دیا نہیں جاتا۔ ایمان خریدنے کا یہ ایک طریقہ ہے دولت اور عورت۔ پیغمبروں کا یہ طریقہ کار نہیں ہے ہم نے اس سے کہا کہ نبیوں نے ایسا کام کیا ہے؟ یہ بات وہ مان گئے۔ یہ آخری

زمانہ (امام آخرالزماں) کے دور میں ایک دجال ہوگا وہ لوگوں کو کھانا نکال کردے گا اور لوگ جو چیز بھی اس سے مانگیں گے وہ دے گا۔ وہ شیطان ہی ان کے باپ دادا کی صورت بن کر دکھائے گا اور کہے گا یہ تمہارا باپ ہے یہ تمہارا دادا ہے۔ جو مرگیا تھا لوگ اسے مانیں گے اور امام صاحب کو چھوڑ دیں گے اس کے ساتھ تمام شیاطین ہوں گے۔

فرمایا کہ حیدرآباد میں ایک مؤکلی فقیر ہے اس کے پاس بڑے بڑے لوگ آتے جاتے ہیں اس کے پاس بھی مؤکلی قوت ہے غلام رسول صاحب (حیدرآباد) کا بیان ہے مجھے مؤکلی فقیر کے مرید نے کہا کہ چل ہمارے پیر صاحب کے پاس میں چلا گیا جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا تو سینکڑوں آدمی اس کے پاس بیٹھے ہیں میں بھی وہاں چپ کرکے اور حضرت قبلہ روحی فداہ (اپنے پیرومرشد) کا تصور کرکے بیٹھ گیا۔ اس کے مؤکل بھاگ گئے اور وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگا ایک گھنٹہ تک وہ کوئی بات نہیں کرسکا پھر وہ پیشاب کے بہانے سے اٹھا اور مجھے ساتھ لانے والے کے پاس سے گزرا اور غلام رسول کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا تو اپنے ساتھ اس کو کیوں لایا میں (غلام رسول) نے بھی اس بات کو سن لیا۔ فرمایا کہ یہ کفر کے مذہب بھی کسی قوت سے بنتے ہیں اور یہی شیطان ہی کام کرتے ہیں یہ لوگ اللہ کی قوت کو نہیں سمجھتے پیسہ روپیہ آتا ہے وہ جو نوٹ اور روپیہ دکھاتے ہیں وہ لا کردیتے ہیں وہ نوٹ مؤکل اٹھالاتے ہیں اور پھر وہیں پر واپس رکھ دیتے ہیں یہ خزانے میں سے بھی اٹھالاتے ہیں اور پھر وہیں رکھ دیتے ہیں وعدے کے مطابق تھوڑی دیر کے لئے ہی اٹھالاتے ہیں مؤکل جو وعدہ کرلیتے ہیں وہ روپیہ لا کردیتے ہیں جیسے دس روپے روزانہ لا کر اس کے سرہانے رکھ دیتے ہیں وہ اسے دست غیب کہتے ہیں (یہ دست غیب) چوری کا مال ہے۔ چوری کرنا یا کروانا ایک ہی بات ہے۔

یہ لوگ رزق بھی حرام کا کھاتے ہیں یہ تو بہت سخت معاملہ ہے حرام رزق پیٹ میں ہو تو آخرت کیا ہوگی خود چوری کرواتے ہیں دوسرے کو بھی کھلاتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں۔ اللہ کے راستے کا بہت سخت معاملہ ہے ان مؤکلی فقیروں کے رزق تک کا معاملہ بڑا ٹیڑھا ہے (حلال رزق کھانا اللہ کے راستے میں پاکیزہ زندگی بسر کرنا) یہ عام شعبدہ بازی ہے عام کفر کے مذہب والے پہلے یہی کام کرتے تھے خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ جب اجمیر شریف لے گئے تو وہاں ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر رہتا تھا جس کا نام جے پال جوگی تھا۔ اس نے اسی طریقہ

سے آپ پر بہت حملے کیے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا یا اجمیر شریف کو آپ نے ہی فتح کیا تھا وہاں کوئی بادشاہ نہیں گیا وہاں یہی جادوگر رہتا تھا اس وقت ہندوستان کے راجے جادوگر رکھتے اور جادو سے لڑتے تھے اس وقت جے پال ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر تھا اس نے جادو سے حملے کئے اور اس کے تمام جادو ختم ہو گئے تو پھر وہ خلاء میں بھاگا آپ نے اپنی جوتیاں پیچھے لگا دیں وہ جہاں بھی جاتا تھا وہ جوتیاں اس کے سر میں لگتی تھیں پھر وہ نیچے آ کر آپ کے قدموں میں گرا اور مسلمان ہو گیا۔

یہ پیغمبروں کا تو بالکل سیدھا راستہ ہے اس میں کوئی اینچ پیچ بھی نہیں ہے۔ اگر یہ باتیں ہوتیں تو پیغمبر زمین پر مصیبتیں کیوں اٹھاتے سب سے بڑی چیز تو نبوت کا طریقہ ہے نبوت کو تو لوگوں نے پتھر مارے ہیں اتنا تنگ کیا ہے اگر یہ (استدراجی) معاملہ ہوتا تو نبی ان کو ہلاک کر دیتے پیغمبران مؤکلوں وغیرہ سے مخلوق کو ستاتے اور ہلاک کر دیتے۔ لیکن وہ لوگ تو خود تکلیف اٹھاتے رہے ہدایت تو کچھ اور چیز ہے۔ نبی تکلیفیں اٹھاتے رہے اس طرح یہ بزرگ لوگ بھی تکلیفیں اٹھاتے ہیں وہ ایک صحابی کا ذکر ہے ان سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑی عبادت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑی عبادت حلال رزق ہے جب رزق حلال پیٹ میں نہیں تو عبادت کیا ہوگی باقی یہ جو معاملہ ہے دنیاوی لحاظ سے اس کا طریقہ بڑا عجیب ہے۔

حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب انسان اللہ کو پالیتا ہے تو یہ دنیا اور آخرت کی جتنی بھی چیزیں ہیں یہ سب تمہاری خدمت کے لئے ہی مقرر ہیں وہ خود تمہاری خدمت کریں گی جب ہم نے اللہ کو نہیں پایا تو یہ ہمارے قابو میں نہیں آئیں یہ تمام چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب اللہ کو پالو گے تو یہ خود خدمت کریں گی ابتدا میں صحابہ کرامؓ تکلیفیں اٹھاتے رہے ہیں جب اللہ کو پالیا تو دنیا و آخرت کی چیزوں پر غالب ہو گئے ان کے قلب کا تعلق اس دنیا سے نہیں رہا بڑی بڑی حکومتیں اور خزانے ان کے پاس آئے ان سے کوئی دنیاوی مفاد حاصل نہیں کیا دنیا کے بادشاہوں کے چار چار ہزار برس کے خزانے ان کے پاس آئے لیکن وہ ان کے سامنے کچھ نہیں مٹی کے برابر تھے اللہ کی راہ میں آنے کے بعد آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوئی اینچ پیچ نہیں ہے یہ اللہ کا راز صرف دلوں کو دیا جاتا ہے قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے قلب اس بات کو زبان پر پھینکتا ہے اور زبان اس کلام کو باہر پھینکتی

ہے اپنے اختیار کی بات نہیں ہے یہ مدرسے کی تعلیم نہیں ہے یہ مدرسے کی تعلیم اور ہے اس کو جب چاہو استعمال کر سکتے ہو لیکن یہ علم معرفت نہیں ہو سکتا۔

رَب کے معنی ہیں پالنے والا رزق دینے والا اس کے معنی خدا کے نہیں ہیں یہ اپنی مخلوق کو پالتا ہے اور پیدا کرتا ہے انسان کسی سے ناراض ہو جائے تو وہ اس کا دانہ پانی بند کر دیتا ہے اگر بندہ اللہ سے ناراض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا دانہ پانی وسیع کر دیتا ہے اگر وہ ناراض لوگوں کا دانہ پانی بند کر دے ان کا رزق بند کر دے تو سارے سجدہ میں گر جائیں اس کی ناراضگی کا ایک دن بھی نہیں گزار سکیں گے لیکن اس کا طریقہ بڑا عجیب ہے وہ دوست کی نسبت دشمن کو زیادہ رزق دیتا ہے دشمن کو تنگ نہیں کرتا اس میں اس کی بڑی مصلحت ہے انسان کے ساتھ انسان کی دشمنی ہو تو اس کی ہر چیز جو اس کے قبضہ میں ہو بند کر دے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دشمن کو کوئی تکلیف نہیں دیتا فرعون شداد وغیرہ کو کبھی سر میں درد نہیں ہوا تھا دوست کو تنگ کرتا ہے دشمن کو وسیع رزق دیتا ہے جو مانگتا ہے اسے اسی وقت دیتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے کہ ان کا رزق بند کر دے جو بھی نافرمانی کرے اس کا رزق بند کر دے تو روئے زمین پر ایک بھی کافر نظر نہ آئے کیونکہ ان کو جو سبز باغ دکھائے اسی وقت آدمی پھر جاتا ہے دنیاوی لحاظ سے فوراً پھر جاتا ہے جیسے بھٹو صاحب نے کہا کہ روٹی کپڑا دونگا اور مکان دونگا سب لوگ ادھر چلے گئے حالانکہ اللہ ہی اپنی مخلوق کو پالتا چلا آیا ہے۔

اللہ اپنے دشمن کو دوست سے بہترین پالتا ہے جیسے اللہ نے شداد کو بادشاہ کے گھر پالا کیونکہ بادشاہ کی اولاد نہ تھی بڑی مشکل بات ہے سب سے بڑا مسئلہ پیغمبروں کا ہے۔ روئے زمین پر پیغمبر سب سے زیادہ تکلیف میں رہے ہیں کفار تو کوئی تکلیف میں نہ رہا اب بھی تکلیف میں مسلمان ہی ہیں حشر میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس لیے ان کو زیادہ رزق دیا کہ یہ نافرمان لوگ ہیں اگر میں ان کو دنیا میں تنگ کرتا اور قیامت کو ان کو عذاب دیتا پھر یہ آج بولتے ہم دنیا میں بھی تکلیف میں رہے اور یہاں پر بھی ہم کو عذاب ملتا ہے۔ یہ جائداد رکھتے ہیں زمین کے اوپر اور پیغمبر جائداد نہیں رکھتے کسی پیغمبر کی کوئی جائداد نہیں پیغمبروں نے کوئی جائداد نہیں رکھی جو وصال کے بعد ورثاء میں تقسیم ہو ان کی اگر کوئی چیز ہو بھی امت کی ہوتی ہے وراثت میں نہیں جاتی کسی کی کوئی جائداد نہیں پیغمبروں کی زندگی ایسی ہے جیسے مسافر کی زندگی مسافر جو آتا ہے اس کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی بس مسافر آیا اور چلا گیا۔

مسئلہ باغ فدک:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ان شیعہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ جب پیغمبر کی کوئی جائداد ہی نہیں تو ورثاء میں تقسیم کدھر سے ہوئی پیغمبروں نے اپنے لیے کوئی جائداد بھی نہیں رکھی اگر یہ باغ فدک ملکیت ہے تو شرعی لحاظ سے حضور ﷺ کے حرمین شریفین کو بھی تقسیم ہونا تھا یعنی لڑکیوں کو بھی ملتا اور بیویوں کو بھی اگر ایسا ہی تھا تو باغ فدک کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنی خلافت کے دوران کیوں نہ لیا آپ نے اس پر قبضہ کیوں نہ کر لیا کیونکہ وہ خود خلیفہ تھے اس وقت ان کو روکنے والا کوئی نہیں تھا حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام حسن علیہ السلام کہہ سکتے تھے کہ یہ تو ہماری والدہ ماجدہ کی ملکیت ہے اس وقت تو حکومت بھی ان کے پاس تھی سب جھوٹی اور چکر دینے والی باتیں ہیں۔

ان کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے ساتھ کھلی دشمنی ہے اور یہ اس قسم کے مسائل ہیں ورنہ دوران حکومت اس وقت انہیں کون روک سکتا تھا۔ اپنی ملکیت ثابت کر کے لے سکتے تھے حکومت بھی اپنی ہو پھر بھی کیوں نہ اپنا حق لیا۔ اس پر قبضہ کیا سب جھوٹ باتیں ہیں ان شیعہ لوگوں کی۔ بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے زمانے میں اس باغ کی آمدنی کو جہاں چاہتے تھے غریب اور مسکین لوگوں میں خرچ کر دیتے حضور نبی کریم ﷺ مناسب سمجھتے تھے انہوں نے اس کو ملکیت کے طریقے پر رکھا ہی نہیں تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت سے اسے بیت المال کی تحویل میں لے لیا عجیب بات ہے کہ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی الہ تعالیٰ عنہ کو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لات ماری اور بچہ بھی ضائع ہو گیا بات یہ ہے کہ فی زمانہ کے لحاظ سے اگر کوئی کسی کی بیوی کو لات مارے تو شوہر پوچھتا تو ہے کہ میری بیوی کو کیوں لات ماری پھر وہ اللہ کے شیر کہلاتے ہیں پیغمبر کی بیٹی اور مولیٰ علیہ السلام کی بیوی کو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لات ماری اور پوچھنے والا کوئی بھی نہ ہوا کیا ایسی باتیں ماننے کے قابل ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے وہ ایک سیدھا سا مسئلہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت عباس آپ کے گھر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر کہا کہ تم غلام بنا دیئے جاؤ اس لئے اپنا حق ادا کرو۔ جب آپ کو (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو)

معلوم ہوا تو آپ ادھر آئے تو آپ نے باہر سے آواز دی کہ اے بنت رسول مجھے آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔ لیکن آپ اپنے گھر میں مشورہ نہ ہونے دیں بس اتنی سی بات ہے۔ یہ تو قرآن کریم کو جھٹلایا جا رہا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے جن دس صحابہ کو بشارت دی ہے یہ ان میں سے ہیں یہ چاروں خلیفہ اور دوسرے صحابی۔ وہ کہتے ہیں یہ تو پیچھے کی بات ہے۔ پھر تو حضور نبی کریم ﷺ بھی لاعلم ہیں اور ان کے فوت ہونے سے پہلے ہی بخشش کی بشارت دے دی۔ پھر تو ان کو بھی علم نہ ہوا بات یہ ہے کہ منافقوں کے سب سے بڑے دشمن یہ دو صحابہ تھے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضوان اللہ علیہ اجمعین۔ منافقوں کو سب سے بڑی دشمنی ان دو صحابہ سے تھی ان کی زندگی میں منافق کوئی کام نہ کر سکا۔ فتنہ نہیں پھیلا سکا جب تک یہ دو صحابہ زندہ رہے اسلام میں منافق لوگ فتنہ نہ پھیلا سکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منافق ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ میں ایک خوبی رکھی تھی کہ آپ چھپے ہوئے کفار کو دیکھ لیں تو آپ کے اندر ایک غصہ پیدا ہو جاتا تھا آپ سمجھ لیتے تھے کہ یہ منافق ہے اور اس ڈر کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ چھپے رہتے تھے۔

یہ حضور ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک زندہ ہے فتنہ کا دروازہ بند رہے گا جس دن آپ (حضرت عمر) دنیا سے رخصت ہوئے تو فتنوں کا دروازہ کھل جائے گا یہ شیعہ بہت بڑی مکار قوم ہے یہ سارا فتنہ اسلام میں انہوں نے پیدا کیا ہے مسلمانوں کے اندر داخل ہو کر اندر اندر یہ فتنہ پھیلایا۔

فردوس بریں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حسن بن صباح نے ایک جنت بنائی تھی جس کا نام فردوس بریں تھا۔ اس میں ملک سے خوبصورت لڑکیاں لا رکھیں۔ پھر نوجوان لڑکوں کو نشہ پلا کر اندر لے جاتے اور ان عورتوں کے پاس ان کو بٹھاتے تھے اور یہ نشہ کی حالت میں ہوتے تھے۔ ان لڑکیوں کو بتایا جاتا کہ جب یہ ہوش میں آئے تو اس سے بات کرنا جب وہ آدمی نوجوان ہوش میں آتا تو لڑکی پاس بیٹھے ہوتی وہ اس کی طرف راغب ہوتا تو وہ خوبصورت لڑکی کہتی میں جنت کی حور ہوں۔ تم نے فلاں مسلمان بزرگ یا عالم کو قتل کرنا ہے۔ بس میرا مہر اس کا قتل ہے پھر وہ آدمی تیار ہو جاتا اور وہ کہتا کہ میں یہ قتل کروں گا پھر وہ لوگ اس کو "جنت" سے باہر چھوڑ دیتے تھے۔ مسلمانوں سے ہی مسلمانوں کا قتل کروا دیتے۔ یہ تو ایسی عیار قوم ہے۔

پھر ایک لڑکی نے ایک لڑکے کو بتایا یہ جنت کچھ نہیں ہے۔ یہ ہمیں پکڑ کر اس جگہ لے آئے ہیں۔ ہلاکو خان جو کہ ہلاکو خان کا لڑکا تھا اسے جا کر یہ تمام معاملہ بتاؤ پھر سلطان ہلاکو خان نے حملہ کیا اور یہ جنت درہم برہم ہو گئی اس میں عام لوگ مارے گئے۔ لیکن خاص خاص آدمی نہیں مارے گئے۔ انہوں نے اپنے بھاگنے کے راستے بھی بنائے ہوئے تھے یہ جنت انہوں نے پہاڑیوں کے اندر بنائی ہوئی تھی حملہ کے بعد خاص خاص لوگ خفیہ راستے سے بھاگ گئے اور باقی جوان کے ساتھی تھے وہ سب ختم ہو گئے۔

منکرین نے لکھا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دیو بندی مولویوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ غیر مطلق نبی بھی ہو سکتا ہے۔ یہ قادیانی کفاران دیو بندی کی کتاب کو پیش کرتے اور کہتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے بھی لکھا ہے ان دیو بندی مولویوں نے اپنی کتاب میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔ جب سلسلہ عالیہ کا ایک آدمی ادھر گیا تو ان کے چک میں مناظرہ طے ہوا سلسلہ کے آدمی نے اس کتاب کا حوالہ دے کر کہا کہ میں نے وہ کتاب لی اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو انہوں نے اپنا راستہ صاف کیا ہے یہ تو خود نبی بننا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے لیے راستہ سیدھا کیا ہے انہوں نے لکھا کہ عبادت کرنے سے نبی ہو سکتا ہے یہ ایسی شیطانی بات ہے۔ کل اگر ان میں سے کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو کتاب سے ثبوت ہو سکتا ہے ہم کسی مولوی کی لکھی ہوئی بات کیوں تسلیم کریں قرآن وحدیث سامنے موجود ہے اس سے ثبوت دو کوئی مولوی لکھ جائے تو ہمارا اس میں کیا ہے ہم اس کی بات نہیں مانتے قرآن وحدیث کا مسئلہ ہے نہ کہ کسی دیو بندیوں کا۔ ایک مولوی گمراہ ہو جائے تو وہ ہزاروں کو گمراہ کر دے گا۔

آج ہمارے اس زمانے میں ہمارے عالموں کی بھی وہی حالت ہے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں علماء بنی اسرائیل کی حالت تھی آج ان علماء کا بھی وہی حال ہے وہ بھی مخلوق پر چھائے ہوئے تھے یہ بھی مخلوق پر چھائے ہوئے ہیں یہ جماعت اسلامی والے بھی کتابیں دیتے ہیں۔ عیسائیوں اور مرزائیوں کا طریقہ بھی یہی ہے جو فرقے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کا طریقہ کار بھی ہے کہ اندر اندر لوگوں کو کتابیں دیتے رہتے ہیں اسی طریقہ سے اسلام میں فرقے پھیلے قرآن کے حاشیوں پر دیو بندی مولویوں نے اپنے حقائق لکھے ہیں قرآن مجید کے حاشیوں پر تفسیر لکھ دی ہے کہ جب لوگ قرآن مجید پڑھیں گے تو تفسیر ہماری پڑھیں گے۔ خود بخود ہمارے عقائد کے ہو

جائیں گے۔ پڑھنے والے کی تو اتنی نہیں سمجھ ہوتی وہ یہی سمجھتا ہے کہ عالم نے لکھا ہے حالانکہ قرآن مجید کی آیت میں بھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اس پر عمل درآمد بھی نہیں ہوتا ہر شخص اپنے عقائد کے موافق تفسیر پڑھتا ہے۔ وہابیوں نے بھی حاشیوں پر تفسیر کو پھیلایا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں کے زمانے میں دینیات کے بڑے بڑے مدرسے انگریزی حکومت کے دور میں ختم کر دیئے گئے تھے ان دنوں یہ مولوی اشرف علی تھانوی انگریزوں سے مل گیا اس دور میں بڑے بڑے عالموں کو قید کر دیا گیا لیکن اسے انہوں نے قید بھی نہیں کیا۔ اس کا ایک بھائی جو پولیس میں ملازم تھا اور سی آئی ڈی خفیہ پولیس میں کام کرتا تھا اس کے ذریعے سے یہ اندر اندر حکومت سے روپیہ لیتا تھا۔ اس طرح ان کو موقع مل گیا کہ یہ اپنے عقائد اور اپنے طور طریقہ کے لوگ پیدا کریں انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنے عقائد کے مولوی پیدا کر کے عالم پیدا کر کے ملک کے اندر پھیلا دو۔ جب ہر مسجد میں ہمارا عالم ہوگا تو لوگ بھی ہمارے عقائد کے ہو جائیں گے۔ اس ترتیب سے اس نے یہ کام کیا۔

اس زمانے میں مولانا احمد رضا حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ ہم نے ان کے مقابلے میں عالم پیدا نہ کیئے تو (حنفی المذہب) سنی لوگ تو ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان کے مقابلے میں عالم پیدا کرو جو ان سے مقابلہ کریں ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے بریلی میں ایک مدرسہ کھول کر ان کے مقابلہ میں عالم پیدا کیئے اس وقت یہ بھی اپنے عالم پھیلاتے اور وہ بھی۔ اب یہ کہتے ہیں کہ اور تو کوئی بولتا نہیں ہے یہ بریلوی ہی ہیں جو کہ بولتے ہیں۔ چونکہ اس وقت مسلمان سخت غفلت میں تھے اور اس وقت کے حالات کو مولانا احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی خوب سمجھا اور اس کا توڑ پیدا کیا وہ سمجھ گئے تھے کہ انگریزوں کی حکومت ہوگئی ہے اب پوچھنے والا کوئی نہیں ہے وہ حالات کو سمجھ گئے کہ اگر ان لوگوں نے تمام ملک میں اپنے عالم پھیلا دیئے تو مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے ان کے مقابلہ کے لئے بریلی میں مدرسہ قائم کر کے حنفی المذہب سنی عالم پیدا کیئے یہ خود اپنے آپ کو حنفی المذہب بن کر تعلیم وہابیت کی دیتے ہیں ان کے مدرسوں میں تعلیم وہابیت کی دی جاتی ہے اور بذات خود حنفی بنے ہوئے ہیں یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔

زمانہ آخر کے بد عالم:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ حضور نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیان کیا جائے آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رات میں نے دیکھا ہے کہ ایک بہت خوبصورت پرندہ ہے جس کے پروں پر مکمل قرآن لکھا ہوا ہے اور نہایت حسین ہے مگر حیران کن بات یہ ہے کہ گندگی کھا رہا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے یہ خواب سن کر ارشاد فرمایا کہ اے علی یہ پرندہ جس کے پروں پر قرآن پاک لکھا ہوا ہے اور گندگی کھا رہا ہے یہ آخر زمانہ کے بدعلماء ہیں کہ جو قرآن پڑھیں گے مگر حلال وحرام اور زناء میں تمیز نہیں کریں گے اور مال حرام کھائیں گے۔

نیک فطرت پر پیدائش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش نیک فطرت پر کی ہے۔ایک دفعہ ایک آدمی نے کہا کہ جنت دوزخ کا مسئلہ ایسے ہی ہے نیک فطرت پر پیدائش ہے اور نیک ہی جائیں گے آپ نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو آپ نے مثال دی کہ جیسے کمہار مٹی کے برتن پاک بناتا ہے خریدنے والا چاہے اس میں پانی پئے یا پیشاب کرے اس میں کمہار کا کیا قصور ہے؟ برتن کا صحیح استعمال تو خریدنے والے نے کیا۔اس طرح یہ معاملہ ہے جب بچہ جوان ہوتا ہے تو خود نیک یا بد راہ کو اختیار کر کے اپنی روح کو بد یا نیک کر لیتا ہے۔اس میں وہ خود ذمہ دار ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ:

آپ کی خدمت میں ایک شیعہ حاضر ہوا اور عرض کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحیح نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کی خلافت صحیح نہیں تھی۔ تو نعوذ باللہ سادات بغیر نکاح کس نسل سے ہیں اس نے کہا وہ کیسے آپ نے فرمایا کہ جو جہاد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہے اس میں بی بی شہر بانو قید ہو کر آئی ہیں اور مال غنیمت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کر کے بی بی شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام حسین سے نکاح کیا۔سادات ان کی اولاد سے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحیح نہیں ہے تو پھر آپ کا جہاد بھی صحیح نہیں ہے اور مال غنیمت بھی ڈاکے کا مال ہے جس کا استعمال حرام ہے۔آپ نے فرمایا کہ اب بتاؤ وہ شیعہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

شعبدہ بازی کا نام اسلام نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں صداقت ہے۔پیغمبروں نے تبلیغ

صداقت سے کی ہے شعبدہ بازی سے نہیں۔ آجکل اس قسم کے شعبدہ باز نظر آتے ہیں۔ کوئی دس پندرہ دن کی بات ہے کہ اوچ شریف سے ایک آدمی آیا تھا حاجی سلطان محمود سانگی صاحب ہمارے ایک مرید ہیں ان کے پاس آیا تھا۔ اس آدمی نے حاجی صاحب سے کہا کہ آؤ تمہیں جلوہ دکھاؤں اور اس نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا حاجی صاحب نے ہمارا تصور کیا تو وہ ایک دم بھاگ گیا اور مؤکل بھی ختم ہو گیا۔ تین چار روز بعد وہ آیا تسبیح رومال وغیرہ پھینک کر اٹھا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے پیر صاحب کے پاس لے چلو پھر وہ ہمارے پاس آیا اور ہم سے کہنے لگا کہ مجھے مرید کر لو۔ میں نے کہا کہ مرید تو ہم کر لیں گے مرید کرنے سے ہم انکار نہیں کرتے یہ تو کام اللہ کے راستے کا ہے مگر تو یہ مت سمجھنا کہ میں تجھے پیر بھی بنا دوں گا۔ پیر نہیں بناؤں گا اگر تو مرید ہوتا ہے تو مرید کر لوں گا۔ وہ کہنے لگا کہ میں اپنے مریدوں کا کیا کروں۔

آپ نے فرمایا کہ تو چاہے جو کچھ کر میں تیرے مریدوں کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ پھر اس نے مجبور ہو کر کہا کہ میں ان کو انکار کر دوں میں نے کہا کہ ہاں انکار کر دو پھر وہ چلا گیا اور چار دن بعد آیا اس نے اپنے مریدوں سے کہا کہ میں تو اب مرید ہوتا ہوں اور میں یہ کام نہیں کرتا میں نے اس سے کہا کہ تم لوگوں نے تو مسلمانوں کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔ یہ نور اللہ کا راستہ ہے اور تم نے اس کو خراب کیا ہوا ہے خیر وہ خود مرید ہو گیا۔

دین اسلام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عمر فاروق فرانسیسی نو مسلم نوجوان کا خط ہمارے سامنے آیا اس نے دریافت کیا تھا کہ میرے بڑے بھائی نے مجھ سے کہا کہ روحانیت تو ہر مذہب میں ہوتی ہے عیسائی مذہب میں بھی فقراء ہوتے ہیں ہم نے عمر فاروق کو یہ بات مختصر طور پر لکھ دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا نام دین اسلام ہے اور کسی دیگر پیغمبر کے دین کا نام اسلام نہیں ہے جو شخص اسلام کو اختیار کرے گا وہ سلامتی میں رہے گا جو باہر وہ ختم ہونے والے ہیں۔

حاکم عوام کا عمل:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عوام کے عمل اچھے ہوں تو اللہ تعالیٰ حاکم ان پر نیک مقرر کر دیتے ہیں عوام کے عمل بد ہوں تو حاکم بھی ان پر بد ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک پیر

صاحب اور ان کا ایک مرید سیر کرتے کرتے ایک ملک میں پہنچ گئے آپ نے دیکھا کہ ہجوم قطاروں کی شکل میں ایک تالے کے نیچے سے گزر رہا ہے۔ پیر صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جب ہمارا بادشاہ مرجاتا ہے تو ہم لوگ اس تالے کے نیچے سے جھولی پھیلائے ہوئے گزرتے ہیں۔ جس کی جھولی میں تالہ گرجائے اس کو بادشاہ بنادیتے ہیں۔

یہ بات سن کر پیر مرید دونوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی اپنی قسمت آزمائیں وہ بھی قطار میں کھڑے ہو گئے۔ پیر صاحب دعائیں کرتے جا رہے تھے کہ اللہ اگر میری جھولی میں تالہ گر گیا اور میں بادشاہ بن گیا تو انصاف کروں گا اور رعایا پر رحم کرونگا مرید ان کے پیچھے تھا اس نے یہ دعا کی کہ اے اللہ اگر میری جھولی میں تالہ گر گیا تو میں ظلم کروں گا اور رعایا پر سختی کروں گا۔ یہ دعا کرتے ہوئے تالے سے گزر رہے تھے کہ تالہ مرید کی جھولی میں گر گیا لوگوں نے مرید کو حاکم بنالیا پیر صاحب نے اس شہر میں کہیں جھونپڑی ڈال دی اور تبلیغ کرتے رہے مرید نے بادشاہ بنتے ہی کئی ہزار لوگوں کو قتل کیا اور ہر ظلم رعایا پر کیا لوگ بہت تنگ ہو گئے پھر ان لوگوں کو کسی نے بتایا کہ اس بادشاہ کا ایک پیر بھی اس شہر میں رہتا ہے چلو ان سے کہیں کہ وہ اپنے مرید کو سفارش کرے شائد بادشاہ ظلم بند کردے۔ لوگ پیر صاحب کے پاس پہنچے اور اپنے دکھ درد کا حال سنایا اور سفارش کے لئے عرض کی پیر صاحب بادشاہ کے محل میں گئے۔ بادشاہ نے اپنے پیر صاحب کی بہت عزت افزائی کی پیر صاحب نے رعایا پر رحم کرنے کے لئے کہا بادشاہ (مرید) نے صاف انکار کردیا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا اگر یہ رعایا رحم کی مستحق ہوتی تو تالہ آپ کی جھولی میں گرتا جب رعایا رحم کی مستحق ہو جائے گی تو مجھے اللہ تعالیٰ موت دے دے گا اور کوئی اچھا حاکم ان پر بنادے گا پیر صاحب یہ بات سن کر واپس چلے گئے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شہر میں ہر سال ایک بادشاہ فوج لیکر آتا لوگوں کو اکٹھا کر کے سوال پوچھتا کہ مجھے کس نے پیدا کیا ہے اور تمہیں کس نے پیدا کیا وہ لوگ کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ بادشاہ جواب سن کر کہتا کہ تم غلط کہتے ہو اور فوج کو حکم دیتا کہ ان لوگوں کو قتل کردو اور لوٹو پھر واپس چلا جاتا ہر سال اس طرح کرتا کچھ عرصہ کے بعد اس شہر پر اللہ نے رحمت کی اپنا ایک بزرگ بھیج دیا اس سال پھر اس بادشاہ نے آنا تھا۔

لوگوں نے ان بزرگ کو دیکھا سب اکٹھے ہو گئے یہ سب پریشان تھے بزرگ نے پوچھا

کہ بتاؤ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ ہر سال زیب بادشاہ فوج لیکر آتا ہے اور یہ سوال پوچھتا ہے۔ جواب ملنے پر کہتا ہے کہ غلط ہے اور قتل عام کا حکم دیتا اور چلا جاتا ہے۔ ہم لوگ بہت پریشان ہیں ۔درویش نے کہا کہ اب جب بادشاہ آئے تو اس کے سوالوں کا جواب میں خود دونگا۔سال ختم ہونے پر بادشاہ فوج لیکر آگیا اور عادت کے مطابق لوگوں سے پوچھا کہ میرے سوالوں کا جواب دو لوگوں نے کہا کہ اب ہمارے ایک بزرگ آئے ہوئے ہیں تمہارے سوالوں کا وہ خود جواب دیں گے۔بادشاہ نے کہا کہ انہیں بلاؤ جب بزرگ تشریف لے آئے تو بادشاہ نے سوال کیا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمیں خدا نے پیدا کیا ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے کس نے پیدا کیا ہے آپ نے جواب دیا کہ تجھے ہم نے پیدا کیا ہے یہ جواب سن کر بادشاہ فوراً واپس چلا گیا اور کہا کہ یہ تمہارے برے اعمال تھے اور اب تم نیک اور برگزیدہ ہو گئے ہو اب میں تم پر ظلم نہیں کروں گا۔اور نہ ہی تم پر ظلم کرنا درست ہے۔

صاحب مرتبہ لوگ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مریدوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے مراتب خلفاؤں سے بھی بلند ہیں لیکن انتظامی صلاحیت نہ ہونے کیوجہ سے خلافت نہیں دی جاتی آپ نے فرمایا کہ جیسے نور محمد سکھر والا اللہ تعالیٰ سے اس کا بہت بڑا تعلق ہے خلافت نہیں ہے۔

ابلیسی خواہشات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے تو ابلیس آدمی کے دل میں خواہش پیدا کرتا ہے کہ تو امیر بن جائے افسر بن جائے۔جب طریقت میں داخل ہوتا ہے تو خواہش پیدا کرتا ہے کہ تجھے خلافت مل جائے تو ولی بن جائے۔شیطان کے وسوسوں پر عمل نہیں کرنا چاہیے اور فرمایا کبھی کبھی یہ وسوسہ بھی دیتا ہے اور اتنا عرصہ ذکر وفکر کیا کچھ بھی نہ ملا۔

میں نے نہیں دیکھا:

آپ کے ایک مرید نے اپنے ایک پیر بھائی کی خلافت اور شان کے متعلق دیکھا آپ سے اس مرید نے عرض کیا میں نے ایسے دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے ہم نے تو

نہیں دیکھا۔ فرمایا پیر کو اپنے ہی خواب اور کشف پر عمل کرنا چاہیے نہ کہ مریدوں کے۔

یا۔ سے یاد:

حضرت قبلہ روحی فداہ سے ایصال ثواب کے متعلق عرض کی آپ نے فرمایا کہ بزرگان دین جو ہمارے لئے اتنا کچھ کر گئے ہیں ۔ہم ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے لیکن یاد کر سکتے ہیں ۔ایصال ثواب یاد ہے ہماری یاد سے وہ بھی یاد کرتے ہیں اور بزرگوں کی یاد ہمارے لئے باعث برکت ہے اور عام لوگوں کے لئے ایصال ثواب وترقی درجات ہے۔

جو دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے:

ایک خلیفہ صاحب پیر بھائیوں کے ہاں گئے پیر بھائی گلے ملنے لگے تو انہوں نے منع کر دیا کہ جیسے حضرت قبلہ روحی فداہ کو ملتے ہو ویسے ہی مجھے ملو۔ اب میرے سینے میں نور ہے اس سے دور ہو وہ بھائی لوگ بہت ہی پریشان ہوئے اور حضرت قبلہ روحی فداہ سے شکایت کی آپ نے ان خلیفہ صاحب کو پیغام بھجوایا کہ تم پیر اپنے مریدوں کے لئے ہو پیر بھائیوں کے لئے نہیں جو تمہیں خلافت دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے۔

بھکاری کو چار آنے ہی کافی:

آپ کی مجلس میں ایک بھکاری بھیک مانگنے آیا ایک مرید نے ایک روپیہ اس کے ہاتھ پر تھما دیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے مرید کو تنبیہہ فرمائی یہ بھکاری کا مانگنا پیشہ ہے یہ سارا دن بہت سا روپیہ اکٹھا کر لیتے ہیں اور موٹے تازے ہیں کماتے نہیں ان کے لئے بس چار آنے ہی کافی ہیں اس سے بہتر ہے کہ کسی سفید پوش ضرورت مند آدمی کی خدمت کر دی جائے۔

دین آخرت کی کھیتی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ انسان دنیا میں کرتا ہے آخرت میں بھگتے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ملک کا رواج تھا ۱۰ سال کے لئے بادشاہ بناتے اور دس سال بعد اسے جنگل میں چھوڑ دیتے وہاں جنگلی جانور بادشاہ کو ختم کر دیتے یہاں کے ملک کا دستور تھا بڑی مشکل سے لوگ اس ملک کے بادشاہ بنتے آخر ایک دانا نے بادشاہی کو قبول کر لیا اس بادشاہ نے کچھ وقت عیش میں گزارا۔ پھر ایک بزرگ کی محفل میں گئے ۔انہوں نے بادشاہ کی مشکل کا حل

ایک اشارہ میں بتایا کہ کل جو مرنا ہے آج ہی مر۔

بادشاہ نے آدھی فوج اور آدھا روپیہ لیکر اس جنگل کو اندر اندر سے آباد کر دیا اور اس میں محل بنوائے اور اندر باغات وغیرہ لگوائے ادھر حکومت میں بھی کام کرتا رہا اور ادھر جنگل میں بھی کام ہوتا رہا۔ دستور کے مطابق جب دس سال پورے ہو گئے لوگ بادشاہ کو جنگل میں چھوڑنے گئے اور بادشاہ بہت خوش تھا لوگ حیران ہوئے کہ تمام بادشاہ یہاں سے روتے ہوئے گئے ہیں۔ صرف تو ایک ایسا بادشاہ ہے کہ خوش خوش جا رہا ہے بادشاہ نے کہا کہ تم جب جنگل کے اندر جاؤ گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا جب وہ اندر گئے دیکھا کہ وہاں ایک محل اور باغات تھے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں جب بادشاہ بنا تھا اسی وقت جنگل کو آباد کر دیا تھا لیکن میرے پیش رو عیش و مستی میں رہے اب مجھے کوئی غم نہیں ہے لوگوں نے یہ بات سن کر مشورہ کیا کہ یہ کامیاب بادشاہ ہے اسے واپس لے چلو اور تخت پر بٹھاؤ اس سے بہتر آدمی کوئی نہیں ملے گا اس سے کہا یہ بادشاہی بھی تمہاری اور وہ بھی۔ بزرگان دین کا بھی یہی معاملہ ہے قرآن مجید میں ہے کہ خبردار میرے ساتھیوں کو نہ کوئی غم ہوگا اور نہ کوئی خوف۔

زنجیر عدل:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں آسمان سے زمین تک ایک زنجیر لٹکی ہوئی تھی۔ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ آپ اس کی مدد سے کرتے تھے۔ جس سے بات دریافت طلب ہوتی وہ آدمی اس زنجیر کو تھامتا اگر وہ سچا ہوتا تو زنجیر نیچے رہتی ورنہ اوپر چلی جاتی۔ ایک آدمی نے آپ کے پاس استغاثہ دائر کیا کہ فلاں شخص نے میری رقم دینی ہے لیکن وہ نہیں دیتا آپ نے مقروض کو بلایا اور کہا دے دو اس نے کہا کہ اس کی رقم نہیں دینی اسے ادا کر چکا ہوں غرض یہ بات زنجیر پکڑنے تک پہنچی مدعا علیہ زنجیر تھامنے کے لئے تیار ہو گیا۔

مدعی مدعا علیہ جب زنجیر کے پاس پہنچے تو مدعا علیہ نے ایک بانس کی لاٹھی مدعی کو تھما دی اس سے کہا کہ یہ لو پھر اس نے زنجیر کو تھام لیا لیکن زنجیر نیچے لٹکتی رہی اور اوپر نہیں چڑھی آپ اس بات کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ مدعا علیہ نے ایک چالاکی کی وہ یہ کہ اس بانس میں اشرفیاں بھر دیں جتنی اسے ادا کرنی تھیں جب وہ زنجیر کے قریب گیا تو اس نے وہ بانس مدعی کو دے دیا۔ اب اس نے اس نیت سے زنجیر کو تھاما کہ وہ رقم میں نے مدعی کو دیدی ہے چنانچہ وہ زنجیر اوپر نہیں چڑھی اس

کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ زنجیر اٹھالی۔

عزرائیل کو ترس آیا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے عزرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تمہیں کبھی روح قبض کرتے ہوئے ترس بھی آیا ہے۔ حضرت عزرائیل نے عرض کیا کہ مجھے دو دفعہ روح قبض کرتے ہوئے ترس آیا عرض کیا کہ ایک دفعہ ایک جہاز سمندر میں تباہ ہو گیا اس میں ایک عورت بھی سوار تھی جسے ایک تختہ ہاتھ لگا اور وہ تختے پر بہتی ہوئی جا رہی تھی اسے دردزہ ہوا کیونکہ وہ حاملہ تھی اس تختے پر اس نے ایک بچے کو جنم دیا مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی روح قبض کر لوں اور دوسری مرتبہ جب شداد اپنی بنائی ہوئی جنت کو دیکھنے کے لئے گیا اور وہ ابھی جنت میں داخل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اس کی جان قبض کر لو۔

شداد نے بھی اپنی عاقبت کے عوض دعا مانگی کہ جب میں مروں تو نہ صبح ہو نہ شام ہو اور نہ زمین ہو نہ آسمان ہو اور نہ دن ہو اور نہ رات ہو جب شداد اپنی جنت دیکھنے کے لئے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر گیا جب سوار ہونے لگا تو اس وقت سورج آدھا غروب ہو چکا تھا آدھا باقی تھا نہ صبح تھی نہ شام اس کا ایک پاؤں رکاب میں تھا اور اس وقت اس کی روح قبض کر لی گئی اس کی موت بھی اس کی خواہش کے مطابق ہوئی۔ ان دو مقام پر مجھے بڑا ترس آیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس بچے نے تختہ پر جنم لیا تھا۔ وہ تختہ جس پر بچہ تھا تیرتے ہوئے ایک بادشاہ کے محل کے کنارے جا لگا اس بادشاہ کی اولاد نہ تھی اسے بچہ مل گیا بادشاہ نے اسے پالا پوسا اور جوان کیا بعد وفات بادشاہ وہی بچہ تخت و تاج کا مالک بنا اور پھر خدائی دعویٰ کر دیا یہ وہی شداد ملعون تھا جس پر تجھے دو بار ترس آیا۔

بلعم باعور:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بلعم باعور مستجاب الدعوات تھا لیکن ازلی بدبختی اس کے آڑے آئی پیغمبر وقت سے ٹکر لی اور مرتد ہوا۔ بلعم باعور جانتا تھا کہ حضرت یوشع علیہ السلام پیغمبر ہیں لیکن وہ نفس کا شکار ہوا اس کی کوئی عبادت ریاضت اس کے کام نہ آئی۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت یوشع علیہ السلام نے بادشاہ وقت کے خلاف جہاد

فرمایا جب بادشاہ کو اپنی شکست کے آثار نظر آئے تو بلعم باعور کے پاس جا کر مدد کا طالب ہوا اور دعا کی درخواست کی بلعم باعور نے کہا کہ حضرت یوشع علیہ السلام تو پیغمبر خدا ہیں میں ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا بادشاہ نے کہا کہ اگر تم ہمارے حق میں نہیں تو ہم تجھے قتل کر دیں یہ بات سن کر بلعم باعور کو خوف ہوا۔ بادشاہ نے بلعم باعور کی بیوی کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا بلعم باعور اپنی بیوی کی بات بہت مانتا تھا آخر کار بادشاہ اور بلعم باعور کی بیوی نے اسے مجبور کیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہمارے بادشاہ کو فتح دے اس دن کی بددعا سے حضرت یوشع علیہ السلام کی فوج کو ہزیمت ہوئی۔

حضرت یوشع علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا باری تعالیٰ مجھے یہ تو پورا یقین ہے کہ میری فوج کو شکست تیری مرضی کے بغیر نہیں ہوئی لیکن میں حیران ہوں کہ آپ کے حکم سے بندہ نے جہاد کیا اور تو نے ہی ہزیمت دی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یوشع علیہ السلام ان میں ہمارا ایک مقبول بندہ ہے میں نے اسے بزرگی دی ہے اس نے مجھ سے دعا کی میں نے اس کی دعا قبول کی اب اس کو اطلاع دو کہ میں اس کی تمام عبادت ریاضت اور بزرگی کے عوض تین اس کی دعائیں اور قبول کروں گا یہ بات بلعم باعور کی بیوی نے بھی سن لی اس نے بلعم باعور سے کہا کہ میرے لیے صرف ایک دعا کرو کہ میں نوجوان ہو جاؤں ہر چند بلعم باعور نے کہا کہ تجھے جوان ہونے کی کیا ضرورت ہے بس یونہی درست ہو لیکن وہ بدبخت عورت نہیں مانی ناچار بلعم باعور نے اس کے لیے دعا کر دی بس وہ دعا کرتے ہی جوان ہو گئی بلعم باعور کی زیارت کے لئے ایک شہزادہ بھی آتا تھا اس دن اس شہزادے کو بلعم باعور کے گھر میں ایک نوجوان خوبصورت عورت نظر آئی اس نے اس سے کہا کہ تیرے جیسی حسین و جمیل عورت تو محل شاہی میں ہونی چاہیے بس وہ شہزادہ کے ساتھ بھاگنے کے لئے تیار ہو گئی شہزادے نے اسے گھوڑے پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔

بلعم باعور کو بھی پتہ چل گیا کہ اس کی بیوی بھاگ گئی ہے اس نے غصہ میں آ کر دعا کی اے اللہ تعالیٰ اسے کتیا بنا دے بس دوسری دعا بھی مقبول ہوئی اس وقت وہ شہزادے کے ساتھ بیٹھی سفر کر رہی تھی کہ اچانک کتیا بن کر گھوڑے سے گر پڑی۔ شہزادہ بھی اس حادثہ سے خوفزدہ ہو گیا اب کتیا شہزادہ کی طرف بڑھنے لگی لیکن وہ تو پہلے ہی خوفزدہ تھا بس اسے ڈنڈا دکھا کر بھگا دیا اب وہ

واپس ہوئی اور بلعم باعور کے دروازے پر آ گئی بلعم باعور نے اپنی اولاد کو بتا دیا کہ یہ تمہاری ماں ہے اور میری بددعا سے کتیا بن گئی ہے تب اولاد نے اسے مجبور کیا اور بلعم باعور نے اپنی بیوی کے حق میں تیسری دعا کی اور پھر وہ اپنی اصلی صورت پر آ گئی اس طرح سے اس کی تمام دعائیں بے کار گئیں اپنے نفس کی پیروی میں اپنی قیمتی دعاؤں کو ضائع کر دیا اور اپنی عاقبت کے لئے کوئی دعا نہ کر سکا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع علیہ السلام کو جہاد کا حکم دیا اور آپ کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئی بلعم باعور اپنی بدبختی کا شکار ہوا۔

غلام ہوتا تو کوئی قیمت نہ ادا کر سکتا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے آئینہ میں اپنی شکل وصورت کو دیکھا تب آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت ادا نہ کر سکتا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ہاتھوں نو کھوٹے سکوں میں فروخت کرا دیا دوسری دفعہ جب آپ کو بازار مصر میں فروخت کیا گیا۔ آپ کو نہلا دھلا کر اچھا لباس پہنا کر جب منڈی غلاماں میں بٹھایا گیا تو ان کے مالک نے پوچھا کہ اے یوسف تمہاری کیا قیمت ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری قیمت تو ایک کھوٹا روپیہ بھی نہیں ہے پھر عزیز مصر آپ کی شہرت سن کر بازار مصر میں آیا اور آپ کو دیکھا اور آپ کی قیمت دریافت کی۔ آپ کے مالک نے (منہ مانگی قیمت) اپنی سمجھ کے مطابق زیادہ سے زیادہ بتلائی۔

عزیز مصر نے کہا کہ اتنا خوبصورت غلام اور اتنی کم قیمت پھر عزیز مصر نے کہا کہ اس قیمت کو نو گنا کیا جائے۔ عزیز مصر نے نو گنی قیمت ادا کر کے آپ کو خرید لیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عجب شان ہے جب آپ نے خود اپنی قیمت کے بارے میں خیال کیا تو آپ کو نو کھوٹے روپوں میں فروخت کرا دیا اور جب آپ نے اپنی قیمت کم سے کم تر خیال فرمائی تو آپ کی قیمت اتنی گراں کر دی کہ وہم وگمان سے باہر تھی۔

ابلیس کی قید:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس کو قید کر دیا آپ نے اسے ایک کمرے میں مقید کر دیا۔ اس کے بند کرنے سے شہر کی تمام

رونقیں ختم ہوگئیں بازار سنسان ہوگیا۔تمام شہر قبرستان کے موافق ہوگیا اس روز آپ کی تیار کردہ زنبیل بھی فروخت نہ ہوسکی۔ بازار بے رونق اور اجاڑ تھے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی باری تعالیٰ یہ کیا معاملہ ہے ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے کوئی رونق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دنیا کی رونقیں جس چیز سے ہیں اس کو تو آپ نے مقید کردیا ہے ذرا اس کو چھوڑ دو پھر تماشا دیکھ پس آپ نے ابلیس کو آزاد کیا اور اس کے چھوڑتے ہی بازار کی رونق لوٹ آئی ہر طرف بھاگ دوڑ شروع ہوگئی بازار کی خرید وفروخت پھر جاری ہوگئی ۔ارشاد فرمایا کہ دنیا کی رونقیں سب شر سے ہیں شر بند ہوا تو رونقیں ختم ہوگئیں ۔اس وقت سلسلہ شریف کے ایک آدمی نے جگر مراد آبادی کا یہ شعر پڑھا تو آپ قبلہ عالم مسکرائے اور اثبات میں ''ہاں'' باانداز مخصوص فرمایا۔

یہ فتنے جس سے اک دنیا ہے نالاں
ان ہی سے گرمئی بازار بھی ہے

بیت المقدس کی تعمیر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا کام جنات سے لیا اور جنات کو عمارت کا پورا نقشہ دے کر طرز تعمیر ہدایت کی اور آپ بذات خود شیشے کے مکان میں دروازہ بند کر کے کھڑے ہوکر ان کی تعمیر کی نگرانی فرماتے اسی طرح بیت المقدس کا کام جاری تھا آپ کا وصال ہوگیا اور آپ ایک عصا سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑے رہے جب مسجد بن گئی اور تعمیر کا کام مکمل ہوگیا تب پتہ چلا کہ آپ کا وصال ہوچکا ہے۔خداوند کریم کی یہی مرضی تھی کہ جنات کو آپ کے وصال کی خبر نہ ہونے دی ورنہ وہ کام چھوڑ کر چلے جاتے اور تعمیر نامکمل رہ جاتی۔

تختِ بلقیس:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کا تخت سونے کا تھا اور ۳۰ گز لمبائی تھی۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تو اس نے اپنا تخت اپنے مکان کے ساتویں کمرے میں رکھوایا اور سات دروازوں میں سات تالے لگوائے اور چابیاں

اپنے پاس رکھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا کہ ملکہ بلقیس میرے پاس آنے والی ہے۔کون ہے جو اس کا تخت میرے پاس۔ لے آئے۔

ایک جن نے کہا کہ میں لے آؤں گا آپ نے اس سے پوچھا کتنی دیر میں؟ جن نے کہا کہ جتنی دیر میں آپ اپنی جگہ سے اٹھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے بھی جلدی چاہیے تو اس جگہ آدمی آصف بن برخیا بیٹھا تھا جو ''ولی اللہ'' تھا اس نے کہا کہ آپ ادھر دیکھیں اتنی دیر میں لے آؤں گا۔

آپ نے فرمایا کہ وہ ''ولی اللہ'' تھا جس نے ''تصرف نور'' سے تیس گز لمبا اور تیس گز چوڑا تخت لے آیا آپ نے فرمایا کہ جب اولیاء اللہ نور سے تصرف کرتے ہیں وہ چیز نور بن جاتی ہے اور قوت ارادی سے جس شکل میں بھی چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا نوری تھا قوت ارادی سے اژدھا بن جاتا تھا۔

شیشے کا فرش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کی آمد کی راہ پر آپ کے تخت گاہ کے سامنے آپ نے ایک حوض بنوایا اور اس میں پانی بھروایا اور حوض کے اوپر شیشہ کا فرش لگوایا اور اس پانی میں مچھلیاں چھوڑ دیں جب ملکہ بلقیس آئی تو اس نے پانی کو دیکھا اور اپنا لباس سنبھالا کہ پانی میں گزرنے کے لئے سنبھال لیتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام سامنے تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ یہ تو شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کا وقت آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ ایک غار میں تشریف لے گئیں وہیں پر آپ کی پیدائش ہوئی۔ چونکہ نمرود کا بھی حکم تھا کہ جو بچہ پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے آپ کی والدہ آپ کی ولادت کے بعد غار میں چھوڑ کر گھر واپس آ گئیں شام تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا بڑا کر دیا کہ آپ چلنے پھرنے لگے کچھ دنوں میں نو دس سال کے معلوم ہونے لگے پھر آپ کی والدہ گھر لے آئیں۔قتل کا حکم تو ایک سال یعنی اسی سال تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔

نمرود کے زمانہ میں ایک میلہ لگتا تھا شہر کے لوگ میلے میں شہر سے باہر چلے جاتے ہیں ایک روز جبکہ تمام اہالیان شہر میلے میں شرکت کے لئے گئے تھے تو آپ نے ان کے بت خانے میں جا کر تمام بت توڑ دیئے اور کلہاڑا اس بت خانے میں جو سب سے بڑا بت تھا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب سب لوگ واپس ہوئے اور اپنے بتوں کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئے سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شک وشبہ کرنے لگے جب آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس بڑے بت نے توڑ دیئے ہوں گے انہوں نے کہا کہ وہ نہ سنتا ہے اور نہ ہی حرکت کرسکتا ہے اس نے کیسے توڑ دیئے آپ نے فرمایا کہ جو معبود سن نہیں سکتا اور نہ چل پھر سکتا ہے تو وہ تمہیں بھی کیا نفع ونقصان پہنچا سکتا ہے۔

جب یہ معاملہ نمرود کے دربار میں پیش ہوا تو نمرود نے بھی آپ سے پوچھا کہ اے ابراہیم تو کس خدا کو مانتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو مانتا ہوں جو مارتا ہے اور جلاتا ہے نمرود نے کہا کہ یہ کام تو میں بھی کرسکتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا سورج مشرق سے نکالتا ہے تو پھر تو اس کو مغرب سے نکال۔ تب وہ حیران ہوگیا۔

عجیب کام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ بڑے عجیب کام کراتے ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کی گئیں یہ لکڑیاں لوگوں کی منتوں سے اکٹھی ہوئی تھیں۔ کسی کے سر میں درد ہوا اس نے منت مانی کہ میرا درد ختم ہوجائے میں لکڑی کا گٹھا دوں گا اس کا درد چلا گیا اور وہ لکڑیاں لاکر ڈال دیتا تھا۔ اسی طرح سے تمام ایندھن اکٹھا ہوا اس طرح کثیر تعداد میں لکڑیاں جمع کی گئیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش:

حضرت قبلہ روحی فدا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر والد "اپنی خصوصی قدرت کاملہ" سے پیدا فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک سیب جنت سے لاکر حضرت بی بی مریم کو دیا اس سیب کے کھانے سے آپ حاملہ ہوگئیں اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو ایک نیک بخت فرزند کی بشارت دی۔

حضرت بی بی مریم علیہ السلام نے کہا کہ میں تو کنواری (بغیر شادی شدہ) ہوں اور مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ ہی میں گناہ گار ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ فکر مند نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ہر قسم کی قدرت حاصل ہے وہ بغیر باپ کے بیٹا دے سکتا ہے۔ اس کی قدرت میں کسی کو دخل نہیں وہ جو چاہے سو کرے۔

آپ نے فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھا لئے گئے آپ کے اٹھ جانے کے بعد آپ کے حواریوں نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا لوگ ان حواریوں کو طعنہ دیتے کہ ہم ایسے نبی کا مذہب کیوں اختیار کریں جس کا باپ نہ ہو حواریوں نے یہ بات بنالی کہ عیسیٰ السلام کا باپ اللہ ہے پھر خوب لوگ عیسائی مذہب میں داخل ہوئے حالانکہ آپ قدرت خدا سے پیدا ہوئے۔

کتے کی تخلیق:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا بت بنایا۔ روئے زمین پر فرشتے اس بت کو طواف کرتے تھے۔ عزازیل کو یہ ماجرا دیکھ کر چڑ ہوتی تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دفعہ اسے موقع ملا اور اس نے آپ کے جسم پر تھوک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ عزازیل نے آدم کے جسم پر تھوک دیا ہے اس تھوک والی جگہ سے مٹی اٹھا کر پھینک دو فرشتوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس تھوک والی مٹی سے ایک جانور جیسے کہ میں بتاؤں تیار کرو۔ ملائکہ نے اس مٹی سے کتے کی شکل کا بت بنایا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں جان ڈال دی پھر وہ کتا بن گیا۔

عزازیل کو آدم علیہ السلام کے بت سے بھی عداوت تھی اس لئے گھوڑوں کو یہ تربیت دیتا تھا کہ اس بت کو توڑ دو اگر یہ پیدا ہو گیا تو یہ تم پر سواری کرے گا گھوڑے عزازیل کے کہنے پر اس بت کو توڑ جاتے اور ملائکہ پھر اس بت کو تیار کرتے۔ بار بار ایسا کرنے پر ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے کتے کو پیدا کیا۔ جب کتے کے جسم میں جان پڑ گئی تو اپنے سامنے آدم علیہ السلام کے بت کو دیکھا اور یہ سمجھا کہ یہی میرا مالک ہے اسی وجہ سے کتا انسان سے محبت کرتا ہے پھر وہ آدم علیہ السلام کے بت کے سامنے بیٹھ رہا۔ رات کو گھوڑے آپ کا بت توڑنے کی غرض سے آئے تو کتے نے بھونک بھونک کر ان پر حملہ کر دیا اور گھوڑے خوف کی وجہ سے وہاں سے بھاگ گئے اس زمانے میں ان گھوڑوں کے پر ہوا کرتے تھے اور بہت تیزی کے ساتھ وہ اڑتے تھے۔

پوشیدہ مرض کا اظہار:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا بت سوکھ کر تیار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں جان ڈال دی حضرت آدم علیہ السلام عالم وجود میں آئے پھر اللہ تعالیٰ نے عزازیل کے چھپے ہوئے مرض کو کھولا اور حکم فرمایا کہ تمام ملائکہ معہ عزازیل حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تمام فرشتے آپ کے سامنے جھک گئے مگر عزازیل اکڑ کر کھڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عزازیل سے پوچھا کہ تجھے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے کس نے روکا تو عزازیل نے کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے کہ بنایا گیا ہے اسے خاک سے اور میں آگ سے پیدا ہوں۔ کیونکہ عزازیل نے نافرمانی کی اور تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے اسے لعنتی قرار دے کر اپنے دربار سے نکال دیا اور مردود ہوا۔ ابلیس متکبر اور بے ادب و بے خوف ہے اس نے غرض کو سامنے رکھ کر عبادت کی اور نامراد ہوا۔

سجدۂ ثانی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ملائکہ نے اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا اور ابلیس کھڑا رہا تب ملائکہ سجدہ کر کے اٹھے تو دیکھا کہ اوپر سے لعنت کا طوق آہستہ آہستہ نیچے اتر رہا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گئے اور خوف خداوندی سے دوبارہ سجدہ میں گر گئے ابلیس جوں کا توں اکڑ کھڑا رہا اور وہ طوق لعنت اس کے گلے میں پڑ گیا۔

گھوڑے پکڑنے کا حکم:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں گھوڑوں کو پکڑنے کی کوشش کی گئی آپ نے جنات کو ان گھوڑوں کے پکڑنے کا حکم فرمایا لیکن یہ گھوڑے جنات کے قابو میں بھی نہیں آتے تھے یہ اپنی تیز رفتاری اور اڑنے کی وجہ سے جنات کے قابو سے بھی باہر تھے۔ جب جنات ان کو نہ پکڑ سکے تو انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک تجویز پیش کی اور کہا کہ افریقہ میں میٹھے پانی کی ایک جھیل ہے یہ گھوڑے رات کے وقت وہاں پانی پینے کے لئے اترتے ہیں اگر آپ حکم دیں تو ہم اس پانی کو ختم کر کے اس جھیل میں شراب بھر دیتے ہیں اس کو پینے سے یہ گھوڑے مدہوش ہو جائیں گے اور ہم ان کو پکڑ لیں گے اور آپ کی

خدمت میں لے آئیں گے۔

آپ نے اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ جھیل شراب سے بھر دی گئی گھوڑے رات کو پانی پینے کے لئے جھیل پر آئے۔ حسب معمول گھوڑوں نے پانی پیا جو اصل میں شراب تھی شراب پیتے ہی وہ مدہوش ہو گئے اس طرح جنات نے انہیں قابو کر لیا اور پھر ان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اب آپ نے اس بات پر غور فرمایا کہ اب ان کا کیا کیا جائے اور اسی غور و خوض کی وجہ سے آپ کی ایک نماز بھی قضا ہو گئی پھر آپ نے ان گھوڑوں کے پر کاٹ دینے کا حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کے پر کاٹ دیئے گئے پھر پہلی دفعہ ان پر انسان نے سواری کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو گھوڑے پیدا کئے وہ بغیر پر کے پیدا کئے اُن گھوڑوں کی بغلوں میں جہاں نشان ہے اس وقت وہاں ان کے پر ہوا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ایک بڑھیا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بوڑھی عورت کچھ آٹا لئے اپنے گھر جا رہی تھی کہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور بڑھیا کا تمام آٹا لے اڑا وہ عورت فریاد لیکر حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا احوال پیش کیا اور درخواست کی کہ میں ضعیف ہوں غریب ہوں میری حلال روزی ہوا کیوں اڑا لے گئی۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے آٹے کا وزن پوچھا اور اس سے دوگنا آٹا اس بوڑھی عورت کو دیا اور وہ اس جگہ سے رخصت ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام ابھی بچہ تھے۔ اور باہر تشریف فرما تھے آپ نے بڑھیا کا حال پوچھا بڑھیا نے اپنی تمام روئیداد آپ کو سنائی اور بتایا کہ آپ کے والد نے مجھے دوگنا آٹا عطا فرمایا ہے آپ نے اس بڑھیا سے کہا کہ تم واپس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ میرا عدل فرمائیں چنانچہ وہ بڑھیا آپ کے فرمان کے مطابق دوبارہ حاضر ہوئی اور اپنی فریاد پیش کی اس دفعہ پھر دوگنا آٹا دیا اور ضعیف عورت واپس روانہ ہوئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے پھر ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تم پھر واپس جاؤ۔ بڑھیا پھر لوٹ کر حاضر ہوئی۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دیکھا کہ ضعیف عورت تیسری بار فریادی ہے۔ آپ نے پوچھا تم چلی جاتی ہو باہر سے تمہیں کون ہدایت کرتا ہے جو پھر واپس ہو کر فریاد کرتی ہو۔ بڑھیا نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات کا احوال عرض کیا۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو

بلایا اور پوچھا کہ تم کس طرح کے عدل کے خواہشمند ہو۔ انہوں نے گذارش کی کہ آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ دربار میں حاضر ہو اور وجہ بیان کرے کہ وہ غریب اور ضعیف عورت کا آٹا کیوں اڑا لے گئی۔ آپ نے ہوا کو طلب فرمایا اور اس سے وجہ پوچھی۔ ہوا نے عرض کی کہ یا نبی اللہ سمندر میں ایک جہاز ہے جس کے اندر سوراخ ہو گیا ہے اور جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہوا۔ جہاز کے مالک نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اور منت مانی کہ اگر میرا جہاز صحیح سلامت کنارے لگ گیا تو جہاز میں موجود نصف سامان تیرے نام پر دے دوں گا۔ مجھے حکم ہوا کہ آٹے سے جہاز کا سوراخ بند کر دو۔ مجھے نزدیک ہی یہ بڑھیا آٹا لئے ہوئے دکھائی دی اور میں نے اس کے آٹے سے جہاز کا سوراخ بند کر دیا۔ اب وہ جہاز صحیح سلامت کنارے کی طرف آ رہا ہے ہوا نے اپنی روداد بیان کر کے رخصت چاہی۔ ہوا کے رخصت ہونے کے بعد سیدنا داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اب آپ کا کیا مطالبہ ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ اب ہم ساحل سمندر کی طرف چلتے ہیں اور اس جہاز کے مالک سے یہ معاملہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ مان گیا تو ہم اس جہاز کے مالک سے اس کا نصف مال اس بڑھیا کو دلانا پسند کریں گے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام ساحل پر تشریف لے گئے۔ جہاز وہاں موجود تھا۔ مالک جہاز سے اس کا تمام احوال دریافت فرمایا جس سے "ہوا" کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ جہاز کے مالک نے اپنے مال کا نصف حصہ آپ علیہ السلام کے حوالے کیا آپ علیہ السلام نے وہ تمام سامان بڑھیا کو دے دیا غریب اور ضعیف عورت آپ علیہ السلام کے انصاف سے بہت خوش ہوئی اور دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے رخصت ہوئی۔

فرعون کو خواب:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فرعون بادشاہ مصر نے ایک خواب دیکھا کہ وہ کھڑا ہے اور اس کے سامنے دو پودے زمین سے برآمد ہوئے اور اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑے ہوتے گئے اور تمام مصر پر چھا گئے۔ اس نے نجومیوں کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر دریافت کی انہوں نے غور و غوض کے بعد فرعون کو بتایا کہ تمہارے ملک میں دو بچے پیدا ہونگے اور تمہارے سامنے جوان ہونگے اور تیری حکومت پر چھا جائیں گے اس کے بعد فرعون نے ایک فرمان جاری کیا کہ جو بچہ پیدا ہو اسکو قتل کر دیا جائے ہزاروں بچے قتل کئے گئے۔

جس سال فرعون نے یہ حکم جاری کیا اسی سال حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انہیں دشمن کے گھر میں پرورش کیا۔ دوسرے سال اس کے وزیروں نے مشورہ دیا کہ اگر اس طرح بچے قتل ہوتے رہے تو ملک ویران ہو جائے گا۔ پہلے لوگ بوڑھے ہو جائیں گے اور اس طرح نسل ختم ہو جائے گی لہٰذا اس سال بچوں کے قتل کرنے کا حکم بند کیا اسی سال حضرت ہارون علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

بی بی زلیخا کا خواب:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز کی بات ہے عالم لوگوں کو ایسی باتوں کی ہوا بھی نہیں لگی کہ معاملات کیا ہیں فرمایا زلیخا بی بی کی شادی عزیز مصر کیساتھ ہوئی جب انہوں نے اپنے شوہر کو دیکھا تو حیران ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ یا باری تعالیٰ یہ تو وہ شخص نہیں ہے جسے تو نے مجھے خواب میں دکھایا تھا۔ مجھے وہی جوان عطا فرما جسے کہ میں خواب میں دیکھ چکی ہوں اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کے لئے بی بی زلیخا کی ہم شکل ایک جن عورت پیدا کی جو کہ عزیز مصر کی خلوت میں مستعمل رہی۔ عزیز مصر کو بھی یہ بات معلوم نہ ہو سکی اس طرح حضرت بی بی زلیخا کو اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کی دست برد سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ عزیز مصر فوت ہو گیا بالآخر زلیخا نے اپنے خواب کی تعبیر پائی اور حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے منسوب ہوئیں۔

استقبال سیدنا یعقوب علیہ السلام:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک طویل مفارقت کے بعد جس روز حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے ملنے کے لئے تشریف لائے اس دن سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد محترم کے نہایت شاندار استقبال کا انتظام فرمایا بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ کے استقبال میں شرکت کی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ آج حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات اور جشن تم بھی دیکھو روئے زمین پر اس سے بڑا استقبال کسی کا نہ ہو گا۔

بادشاہ یونان مکہ میں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ تبع حمیری بادشاہ ملک یونان سے "مکہ شریف" میں آیا حسب دستور لوگ اس کے استقبال کو نہیں آئے لوگوں نے اسے بتایا کہ یہاں پر

خانہ خدا ہے اس مقدس جگہ پر کسی کا استقبال نہیں کیا جاتا یہاں پر شاہ گدا سب ایک ہیں یہ بات سن کر اسے سخت غصہ آیا اور اپنے دل میں ارادہ کیا کہ کیوں نہ اس خانہ خدا کو تباہ کر دوں۔ ابھی اس نے ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ ایک موذی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے منہ اور ناک سی بدبودار فاسد مادہ کا اخراج ہونے لگا۔

شاہی طبیبوں نے اس کا علاج معالجہ کیا مگر حالت دن بدن خراب ہونے لگی اس کے ہمرایوں سے دانا لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہ بیماری معلوم نہیں ہوتی یہ تو کوئی قہر خداوندی معلوم ہوتا ہے انہوں نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی بے ادبی یا گستاخی تو نہیں کی۔ تبع حمیری نے اپنی غلطی کا اقرار کیا کہ مجھ سے واقعی ایک غلطی سرزد ہوئی ہے میں نے خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ کیا تھا۔ علماء لوگوں نے کہا کہ تم توبہ کرو اور اس خیال فاسد سے باز آؤ تب اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی اور منت مانی صحت یاب ہونے پر کعبۃ اللہ پر پہلی مرتبہ غلاف چڑھایا اور مکہ شریف کے ہر فرد کو ایک لباس بھی بنوا کر دیا پھر وہاں سے مدینہ شریف پہنچا تو اس بادشاہ کے علماء نے کہا کہ ہمیں یہاں پر "نبوت" کی خوشبو آ رہی ہے کچھ لوگوں نے اسے اپنا مسکن بنا لیا۔ تبع حمیری بادشاہ یونان وہاں سے رخصت ہوا اور ان لوگوں کو کہا بے شک تم لوگ یہاں پر آباد ہو جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر میری ایک امانت پیغمبر آخری الزماں کے حضور پہنچا دینا۔

تبع حمیری نے تانبے کی ایک تختی پر یہ الفاظ کندہ کرا کران کے حوالے کئے یا رسول اللہ ﷺ آپ میری بخشش کے لئے دعا فرما دیں۔ وہ سلیٹ مدینہ میں پشت در پشت وراثتاً چلتی رہی۔ جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس تبع حمیری کی کوئی نشانی ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم ضرور ہے چنانچہ تختی حضور ﷺ کے حضور پیش کی آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

واقعہ اصحابِ فیل:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب محافظِ خانہ کعبہ تھے اور معزز خاندان کے فرد تھے اس زمانہ میں ابرہہ نامی بادشاہ تھا جو یمن کا رہنے والا تھا اس نے ایک مکان بنوایا اور اسے کعبہ قرار دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ میرے

بنائے ہوئے مکان کی زیارت کو آئیں اور بیت اللہ شریف کے حج سے باز رہیں۔لوگ دور دور سے مکہ معظمہ کی زیارت کو آتے لیکن وہاں کوئی نہیں گیا۔

ایک دفعہ مکہ کا ایک آدمی اس مکان میں گیا اور رات کے وقت اس مکان میں ٹٹی پیشاب کر کے بھاگ گیا ابرہہ کو بہت غصہ آیا اور اپنے ہاتھیوں کی فوج لے کر مکہ پر چڑھائی کی وادی مکہ میں اس وقت حضرت عبدالمطلب کے اونٹ چر رہے تھے وہ بھی اس نے قابو کر لئے۔جب حضرت عبدالمطلب کو یہ معلوم ہوا تو آپ اونٹ چھڑانے کے لئے ابرہہ کے پاس گئے۔ابرہہ بادشاہ نے حضرت عبدالمطلب سے حاضری کا مقصد دریافت کیا آپ نے کہا کہ میں تو اپنے اونٹ لینے کے لیے آیا ہوں۔بادشاہ نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں تمہارے کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ مجھے تو میرے اونٹ واپس دے دو۔باقی رہا کعبہ کا معاملہ۔کعبہ جانے اور کعبہ والا جانے۔کعبہ کی حفاظت اس کا کام ہے۔ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے اور عزت و تکریم کے ساتھ رخصت کیا اور اللہ تعالیٰ نے ابابیل بھیج کر ابرہہ کے لشکر کو تباہ کر دیا۔

شہزادہ سلیم کی پیدائش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ شہزادہ سلیم مغل بادشاہ اکبر کا بیٹا تھا جو بعد میں جہانگیر کے نام سے مشہور ہوا۔ابتداء میں اکبر بادشاہ ہند کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔اس کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ میرے بعد میری اتنی بڑی سلطنت کا وارث کون ہوگا۔اس وقت چشتیہ سلسلہ کے ایک بڑے بزرگ سلیم چشتی تھے یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اولاد نرینہ کے لئے التماس کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو ہمارے گھر بھیج دینا۔

جب اجودہ بائی زوجہ اکبر بادشاہ آپ کے گھر حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اپنی زوجہ مبارکہ کے ساتھ پشت سے پشت لگا کر بیٹھنے کا فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے اوپر اپنی چادر پاک ڈال دی کچھ دیر بعد آپ نے اجودہ بائی کو رخصت عطا فرمائی۔کچھ عرصہ کے بعد اجودہ بائی کے بطن سے ایک شہزادہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت سلیم چشتی کے نام پر شہزادے کا نام سلیم رکھا گیا۔یہ بچہ بڑا ہو کر بادشاہ اکبر کے تخت و تاج کا وارث ہوا۔حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ سلیم چشتی کی زوجہ مبارکہ کے شکم میں دو بچے تھے آپ نے قوت تصرف سے ایک بچہ کو اجودہ بائی

زوجہ اکبر بادشاہ کے شکم میں منتقل کر دیا اور اس کی پیدائش بادشاہ اکبر کے محل میں ہوئی۔

عذاب قبر:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے لئے قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ گناہ گار انسان کو جس قدر عذاب قبر میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دنیا والوں کو معلوم ہو جائے تو لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔ آپ کے پاس ایک اسٹیشن ماسٹر کمیونسٹ خیال کا آیا اس نے کہا کہ مسلمان جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قبر میں اتنا بڑا عذاب ہوگا فرشتے آ کر سوال کریں گے یہ اڑھائی گز کی قبر میں کیسے ممکن ہے۔

آپ نے فرمایا کہ تو اڑھائی گز کی چار پائی پر سوتا ہے اور رات کو خواب میں بہت سے کام کرتا ہے گاڑیوں کو چلتے دیکھتا ہے پہاڑوں کو دیکھتا ہے جب یہ سب کچھ چار پائی پر پڑے ہوئے دیکھ لیتا ہے کیا "عذاب" قبر میں ناممکن ہے۔

تین آدمیوں کی بخشش نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو معاف نہیں فرمائیں گے۔ نمبر (۱) بادشاہ وقت ہو اور جھوٹ بولے آپ نے فرمایا کہ بادشاہ کو کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی بادشاہ کو اختیارات ہوتے ہیں فوج سپاہ ہوتی ہے اس کو جھوٹی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ غریب آدمی اپنی جان کے خطرہ اور کسی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ بول لیتا ہے مگر بادشاہ کا جھوٹ چہ معنی دارد اس لئے بادشاہ کا جھوٹ بولنا ناقابل معافی ہے۔ جھوٹ امیر غریب سب کے لئے لعنت ہے مگر بادشاہ کو اس فعل کی معافی نہیں (۲) غریب ہو کر تکبر کرے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے فرمایا کہ ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں میں ایک نہایت غریب پٹھان رہتا تھا اس کا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اور اس نے اس لباس کو سینے کی بجائے گانٹھیں لگا رکھی تھیں اور ہمارے سامنے ہندوؤں سے روٹی مانگ کر ایک پلی پر بیٹھا کھا رہا تھا مگر تکبر کی یہ حالت تھی کہ وہاں پر موجود ایک شریف آدمی کو دھمکی دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ فلاں نمبردار کو میں جانتا ہوں وہ میرے سامنے کیا چیز ہے میرا نام بھی "زرگل خان" ہے (۳) بوڑھا ہو اور زناء سے باز نہ آئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک زناء ایک فعل قبیح اور کھلی بے حیائی ہے مگر جو آدمی بوڑھا ہو کر بھی اس فعل کو نہیں چھوڑتا تو ایسے بدکردار بوڑھے کے لئے میرے دربار میں ہرگز بخشش

نہیں ہے۔

بھو کے فرعون:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ یہاں ہمیں ہر گاؤں میں تین یا چار بھو کے فرعون نظر آتے ہیں حضرت موسیٰ السلام چالیس سال تک ایک فرعون سے الجھتے رہے اس فرعون کے پاس دولت اور فوجی طاقت اور جسمانی طاقت بھی تھی مگر یہاں پر یہ عالم ہے کہ کھانے کے لئے کچھ نہیں مگر اکڑ لازمی ہے اگر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام آج یہاں تشریف لے آئیں تو وہ حیران ہو جائیں گے کسان کو یہاں پر فرعون ہی فرعون نظر آئیں گے۔

جب مرید کانٹے میں پھنس جاتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید اپنے پیر و مرشد کے کانٹے میں پھنس جاتا ہے تو پھر جب وہ آگے بڑھتا ہے تو سر دینا پڑتا ہے اور پیچھے بھاگتا ہے تو اس کے پر کاٹ دیے جاتے ہیں اور وہ بے بس ہو کر رہ جاتا ہے بالآخر اپنی اصلاح پر توجہ دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم جب کسی آدمی کو مرید کرتے ہیں تو اسے عشق اور تکلیف میں ڈال دیتے ہیں اور یہ تکلیف اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کی مکمل اصلاح نہیں ہو جاتی۔ ہمارے حضرت امام اولیاء سیدنا ہادی علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرما گئے ہیں کہ مرید کو مشکل سے یکدم نہیں نکالنا جب تک اس کی اصلاح نفس نہ ہو جائے ورنہ اس کی اصلاح نہیں ہو گی۔

مرنے سے پہلے مرنا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فعل حضرات اولیاء اللہ کا ہے یہ لوگ اس دنیا میں رہتے ہیں اپنے نفس کو مار دیتے ہیں اور خواہشات نفسی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں حتیٰ کہ نفس آہستہ آہستہ ہلاک ہو جاتا ہے نفس حاکم کی حیثیت رکھتا ہے اور حکم چلاتا ہے اور حکم دینا بند کر دیتا ہے مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ جس حاکم کا حکم نہ مانا جائے وہ حکم دینا بند کر دیتا ہے۔

اعجازِ حسن:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا اعجاز تھا کہ مصر کی عورتیں پھل کاٹتے ہوئے اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں اور انہیں اس وقت درد اور اپنے

ہاتھوں کے کٹنے کا احساس تک نہ ہوا۔ وہ عورتیں حسن یوسف علیہ السلام کو دیکھنے میں مستغرق رہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ حسین ہے ان کے حسن پر قربان ہونے کا کیا کہنا۔

مرید کا سر پیر کی چوکھٹ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید پیر کے طفیل میں راہ سلوک میں ترقی کرتا ہے اور اگر مرید آسمان پر بھی چلا جائے تو اس کا سر پیر کی چوکھٹ پر رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر پیر و مرشد کا آستانہ دور ہو اور آمد و رفت مشکل ہو تو اپنے پیر بھائیوں سے ملتے رہنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیر و مرشد ایک مرید کی زبان پر کلام کر کے دوسرے مرید کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔

جماعت اسلامی کا مولوی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا جماعت اسلامی کا ایک مولوی دربار میں آیا۔ حضرت قبلہ عالم کی کافی گفتگو اس کے ساتھ ہوئی عالم آدمی تھا۔ طریقت کے اسرار رموز سے ناواقف سطحی ذہن کا مالک تھا کسبی علم ذہن میں دھنسا ہوا تھا اس علم پر ناز تھا کہ مغرب کا وقت ہوا آپ نے فرمایا کہ مولانا نماز پڑھاؤ مولوی صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔

حضرت قبلہ عالم نے مولوی صاحب سے اپنی پسندیدہ آیت بذریعہ تصرف پڑھوائی۔ مولوی صاحب نے قرأت شروع کی اور نماز کی پہلی رکعت میں قرآن کریم کی صورت بقرہ کی پہلی آیات تلاوت کیں جب مولوی صاحب سلام پھیر چکے تو حضرت قبلہ عالم نے مولوی سے فرمایا کہ مولانا تم نے تو اردو میں کلام قرآن پڑھا ہے مولوی بولا وہ کیسے فرمایا کہ تم نے ا۔ل۔م پڑھا ہے یہ تو اردو کے الفاظ ہیں عربی میں تو الف زبر آ۔ لام زبر لا۔ میم زبر ما پڑھا جاتا ہے۔ عربی زبان کا "قاعدہ" دیکھ لو۔ مولوی یہ بات سن کر لاجواب ہوا اور کوئی جواب بن نہ پڑا آپ نے فرمایا کہ اس بات کا جواب تم تو کہاں تمہارے علماء بھی نہیں دے سکتے۔ بے شک تم ان سے دریافت کر لینا۔

مخالف بے بس:

جس دوران حضرت قبلہ روحی فداہ کوئٹہ میں مقیم تھے ایک رئیس آدمی مخالف ہو گیا۔ اس نے آپؒ کی محفل سماع بند کرانے کے لیے ایک عیسائی جادوگر کو سو روپے دیئے اس کو کہا کہ ایسا تعویز

کرو کہ پیر صاحب کی محفل سماع بند ہو جائے۔ عیسائی جادوگر نے تعویز کر کے دیئے اور رئیس سے کہا جب ان کی محفل سماع شروع ہو تو پیر صاحب کی مسند کے نیچے رکھوا دینا جس سے قوالوں کے ساز بند ہو جائیں گے۔

اس رئیس نے محفل سماع کے دن وہ تعویز کسی کو دیئے کہ کسی کو علم نہ ہو وہ پیر صاحب کی مسند کے نیچے رکھ دو۔ محفل سماع جاری رہی تعویزوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے محفل سماع کے بعد وہ تعویز مسند شریف کے نیچے سے نکالے اور ایک آدمی کو دیئے یہ اس (رئیس) کو دے دینا اور اس سے کہنا کہ تعویزوں نے کوئی اثر نہیں کیا اپنے ایک سو روپے عیسائی سے لے لینا۔ پھر اس رئیس نے تھانہ میں حضرت قبلہ روحی فداہ کے خلاف رپٹ درج کرائی کہ پیر صاحب رات بھر محفل کراتے ہیں جس سے اہل محلہ کے آرام میں خلل ہوتا ہے۔ تھانے دار نے حضرت قبلہ روحی فداہ کو تھانے میں طلب کیا آپ تھانے میں تشریف لے گئے آپؒ نے نگاہ تھانے دار کی طرف ڈالی وہ آپؒ کی نگاہ کی تاب نہ لا سکا اور لرزنے لگا۔ جسم بے قابو ہو گیا اور حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ ولی اللہ ہیں میں تو اس رئیس کے بہکاوے میں آ گیا اور معافی چاہی آپؒ نے معاف فرمایا۔ اور آپؒ واپس تشریف لے آئے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تجھے کیا خبر او بے خبر تیری اک نگاہ میں ہے کیا اثر
غضب میں آئے تو قہر ہے، رحم میں آئے تو قرار ہے

خواب:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خواب دیکھتے ہیں یہ روح کو دکھائے جاتے ہیں مرید ہوتے ہی اکثر لوگوں کو خوابوں میں بزرگان دین کی زیارت اور دنیا میں رونما ہونے والے حالات دکھائی دیتے ہیں۔ فرمایا یہ کوئی مرتبے کی بات نہیں یہ تو مرید کا دل بھلانے کے لئے ہوتے ہیں تاکہ ثابت قدمی سے اللہ کے راستے پر چلتا رہے فرمایا کہ تین بار جو خواب متواتر آئے اس پر عمل کیا جائے لیکن خواب شرح کے خلاف نہ ہو۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس خوابوں میں دھوکہ دیتا ہے لیکن پیر کی صورت میں نہیں۔ آپ کے ایک مرید نے خواب دیکھا کہ وہ ایک مشہور بزرگ کے قدموں پر

گرے ہوئے ہیں اور بزرگ ان کو توجہ دے رہے ہیں لیکن ان بزرگ کی شبیہ نہ دیکھی دل میں خیال ہو رہا ہے کہ یہ فلاں بزرگ ہیں۔ جب صبح بیدار ہوئے ان کی عجیب کیفیت ہوگئی۔ وہ حضور قبلہ کے پاس آئے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ابلیس نے خواب میں دھوکہ دیا ہے پھر توجہ دی آپ کی صحبت میں کچھ وقت وہ مرید رہے ابلیس کے اثرات جاتے رہے آپ کے ایک مرید کو بہت ''الٹے سیدھے'' خواب آتے تھے آپ نے اس کی حالت کا جائزہ فرما کر حکم دیا کہ تمہارا پیٹ خراب ہے جلاب لے لو۔ اس نے ایسے ہی کیا اور خواب بند ہو گئے۔

مسلک و مقصد:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ منکرین جماعت کا مسلک اور ہے اور مقصد اور ہے۔ ظاہر یہ اللہ و رسول کا نام لیتے ہیں کہ آؤ دین کی باتیں کریں جب آدمی پھنس جاتا ہے پھر اس کو انبیاء و اولیاء کے خلاف کرتے ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ان سے عقیدت بیکار ہے۔ فرمایا کہ ایمان کا تعلق نبی علیہ السلام سے ہے جب تک نبی سے محبت نہ ہوگی چاہے اللہ اللہ کرتے رہو ایمان نہیں ملے گا۔

آبشار سے شور پیدا ہوتا ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کے ایک مرید نے عرض کی کہ میں نے پڑھا ہے کہ حضرت سلطان باہو ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے سات جوگی آپ کے سامنے سے گزرے آپ نے ان پر توجہ دی وہ تمام ولی اللہ بن گئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں آبشار گرتی ہے تو شور ہوتا ہے جب دریا میں مل جائے تو سکون مل جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابتداء میں بزرگوں کی روح ذات میں گرتی ہے تو ایک شور پیدا ہوتا ہے ایسے کام ہو جاتے ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں جب ذات میں فنا ہو جائے تو سکون پیدا ہوتا ہے۔

نامکمل آیت سے دھوکہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ منکرین لوگ عوام کو قرآن شریف کی آدھی۔ آدھی آیتیں سنا کر گمراہ کرتے ہیں مثلاً قرآن شریف میں ہے۔ یشفع کون کر سکتا ہے شفاعت کسی کی۔ یہ بات سناتے ہیں لیکن آگے کا حصہ نہیں سناتے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کون کر سکتا ہے

شفاعت میرے دربار میں اور آگے "الا باذنہ" جس کو میں اجازت دوں گا یعنی جس کو شفاعت کرنے کی اجازت دوں گا شفاعت کرے گا تم کر سکتے ہو شفاعت میرے دربار میں۔ وہی کرے گا یہ ایسے ہی ہیں منکرین لوگ دنیا میں پہلا وہابی شیطان ہوا ہے اب یہ پیدا ہوئے ہیں یہ تمام چکر ہیں جھوٹی بات کرتے ہیں اور جھوٹی دلیلیں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا کہ وسیلے کے ساتھ عبادت کرو تا کہ فلاح پاؤ اس اصل وسیلے کا تو نام ہی نہیں لیتے نبی آدم علیہ السلام کے بعد جتنے پیغمبر آئے ہیں۔ وہ سب انسان کا وسیلہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت ختم ہوگئی دروازہ بند ہو گیا۔ ولایت کا دروازہ کھلا ہے ۔انسان ہی انسان کا وسیلہ ہے ایک آیت سے تو چکمہ دیا جا سکتا ہے اور قرآن مجید میں جگہ جگہ آیتیں موجود ہیں جیسے اللہ نے فرمایا کہ وسیلے کے ساتھ عبادت کرو اور آگے پندرہویں سپارے میں فرمایا کہ میں تم کو قیامت کے دن تمہارے اماموں کے ساتھ بلاؤں گا۔ حشر کے میدان میں امام کے ساتھ بلاؤں گا بالکل یہ خلاصہ اور کھلی بات ہے ہر بات کا ایک جھوٹا چکر دیا جاتا ہے امام کے لئے معتقد ہونا شرط ہے ان کے ہم معتقد نہیں ہیں جو نماز پڑھاتے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صادق لوگوں کے ساتھ رہو۔ صادقین کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اللہ تعالیٰ نے ولایت اور نبوت کی مثال شجر سے دی ہے کہ یہ درخت ہدایت کے درخت کی خوبیاں پھل میں منتقل ہو جاتی ہیں جو کچھ درخت میں ہوگا وہ پھل میں خوبیاں پیدا ہو جائیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام کو دیکھنا عبادت ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھنا عبادت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت پر معمور ہوئے تو آپ اکثر و بیشتر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ انور کو دیکھتے رہتے تھے اور صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ علی علیہ السلام کے چہرے کو اکثر کیوں دیکھتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائیو کیا تم نے نہیں سنا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔

اقسام نبوت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر(۱) نبی مطلق نمبر(۲) نبی غیر مطلق۔ نبی مطلق وہ (رسول) ہے جس کا کلمہ اور کتاب ہے اور غیر مطلق نبی مطلق نبی کے حکم کے تحت لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام مطلق نبی (رسول) تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام نبی غیر مطلق (حضرت علی علیہ السلام نائب نبی ہیں) منبع ولایت تحت کلمہ آپ کے مددگار و معاون ہیں یہاں نبوت ختم ہے اللہ تعالیٰ نے امت حضور نبی کریم ﷺ کو فیض پہنچانے کے لئے ولایت کا دروازہ کھولا ہے آپ مظہر العجائب ہیں نئی چیز کے ظاہر کرنے والے حضور نبی کریم ﷺ کے نائب علی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے نائب ہارون علیہ السلام تھے۔

قرآن ناطق:

بولنے والا قرآن حضور نبی کریم ﷺ قرآن ناطق ہیں۔

قرآن ساکت:

خاموش قرآن لکھا ہوا قرآن، قرآن ساکت ہے۔ ولایت چونکہ ظل نبوت ہے اس لئے ولایت بھی قرآن ناطق ہے دونوں کو بلا وضو نہیں چھونا چاہیے۔

بتوں کے بارے میں آیات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بے ادب اور گستاخ مولوی لوگ قرآن کریم میں جو بھی آیتیں بتوں اور کفار کے حق میں نازل ہوئیں ان سب کو اولیاء اور انبیاء پر لگا دیتے ہیں۔ اولیاء انبیاء اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں غیر نہیں ہے مگر ان لوگوں نے سب دوستوں کو غیر مقرر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے حق میں اس آیت کا نزول فرمایا ہے کہ بے شک نہ ہی کوئی غم ہے اور نہ ہی حزن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے (ترجمہ) بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (سورۃ یونس)۔

جان پر اللہ کا قبضہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے تبلیغ کا کام لیتے ہیں تو اس کا انتخاب کر کے اس کے دل و جان پر قبضہ کر لیتے ہیں اس کی حرکات و سکنات سب اللہ تعالیٰ کا اپنا فعل ہو گا اس کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کا فعل ہو گا اور وہ فعل، فعل بندگی نہیں ہو گا اور نہ اس فعل پر

گرفت ہوگی جیسے خضر علیہ السلام کا ایک بچے کو قتل کرنا اگر یہ فعل ان کا ذاتی ہوتا تو گرفت ہوتی یہ اللہ تعالیٰ کا فعل تھا گرفت نہ ہوئی۔ کیونکہ یہ فعل بندگی نہیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے ہاتھ پاؤں زبان خود بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فعل پر کیسی گرفت؟۔

حکایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک درویش نے اپنی بیوی کو بلا کر کہا کہ تم روٹی پکا کر دریا کے اس پار جاؤ وہاں دوسرے کنارے پر ایک درویش ملے گا۔ ان کو کھانا دے کر آجاؤ۔ اس نے عرض کی میں دریا پار کیسے جاؤں گی جبکہ پل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ دریا سے کہنا کہ مجھے اس درویش نے بھیجا ہے جس نے آج تک اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط نہیں کیا مجھے اس درویش کی حرمت میں راستہ دے بس اس نے کھانا پکایا اور خاموشی کے ساتھ روانہ ہوئی اور دریا پر جا کر اپنے شوہر (درویش) کا پیغام دیا۔

دریا نے راستہ دے دیا اور وہ دریا سے گذر کر دوسرے کنارے پر پہنچی اور اس درویش کو کھانا کھلایا جب وہ درویش کھانا کھا چکا اور وہ واپس ہوئی تو اس نے عرض کی کہ میں دریا میں سے کیسے گزروں گی؟ آپ نے پوچھا کہ تو کس طریقہ سے آئی تھی؟ اس نے اپنے خاوند کا پیغام جو اس نے دریا کو دیا تھا۔ بتایا اب اس درویش نے کہا کہ جاؤ اور دریا سے کہہ دو کہ مجھے اس درویش نے بھیجا ہے جس نے آج تک کھانا نہیں کھایا ہے اس کی حرمت میں مجھے راستہ دے دو چنانچہ اب وہ واپس ہوئی اور دریا پار کر کے اپنے گھر واپس آئی اور اپنے خاوند سے کہا کہ تم دونوں نے جھوٹ بولا ہے تمہارے تین چار بچے ہیں اور تم کہتے ہو کہ میں نے اپنی زوجہ سے آج تک اختلاط نہیں کیا مجھے یہ بھی علم ہے آپ نے مجھ سے کتنی صحبتیں کیں ہیں اور اس درویش نے میرے سامنے کھانا کھایا ہے اور پھر بھی یہ کہتا ہے کہ میں نے آج تک کھانا نہیں کھایا میں اس بات سے سخت حیران ہوں کہ دریا نے بھی مجھے راستہ دے دیا۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آتی۔

اس کے خاوند (درویش) نے کہا کہ ہم دونوں کی باتیں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں اور تیرا مشاہدہ بھی غلط نہیں ہے۔ یہ فقط ایک راز کی بات ہے۔ کہا کہ مجھے اپنے رب العزت کی قسم ہے کہ میں نے آج تک اپنے نفس کی خواہش سے تمہارے ساتھ اختلاط نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے حکم اور حق زوجیت کی وجہ سے میں تیرے پاس آیا اور اس درویش نے آج تک اپنے نفس کی خواہش

سے ہرگز کھانا نہیں کھایا تعمیل حکم خداوندی اور حقوق جسم کے لئے کھانا کھایا ہے۔

آپ نے فرمایا حضرات اولیاء اللہ کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی مرضی اور خوشنودی کے لئے ہوتا ہے نہ کہ اپنی نفسی خواہشات کی تکمیل کے لئے۔

دولت کی گرمی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جسے دولت دیتا ہے اس سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دولت و دنیا کی قدر میری نظر میں مکھی کے پر کے برابر بھی نہیں اگر دولت میری پسندیدہ ہوتی تو میں اپنے دوستوں کو دیتا فرعون کا ایک پسندیدہ مخصوص لباس تھا اس کو دیمک کاٹ گئی ایک دن اس نے اس لباس کو پہننے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فوراً ہی اس کا لباس ٹھیک کر دو اس کا منہ میری طرف نہ ہو تا کہ اس کے دل کو ذرا سی بھی تکلیف نہ پہنچے دلی رنج سے گناہ جھڑتے ہیں ۔یہ بندھا بندھایا میرے پاس سزا پانے آئے۔

فرمایا کہ جب شر دل سے نکل جائے تو دولت نقصان نہیں دے سکتی جب تک قلب میں شر ہو دولت نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ دنیاوی کام دولت روپیہ پیسہ کے بغیر نہیں چلتے۔ ضرورت زندگی کے لئے روپیہ پیسہ بہت ضروری ہے لیکن اس کی ایک حیثیت ہے جیسا کہ کشتی پانی کے بغیر نہیں چل سکتی پانی ہوگا تو کشتی چلے گی لیکن اگر یہی پانی کشتی کے اندر داخل ہو جائے تو کشتی ڈوب جائے گی۔ دولت دنیا کی مثال بھی ایسے ہی ہے۔

فرمایا کہ اسلام دولت سے نہیں پھیلا اگر ایسی بات ہوتی تو دولت سب سے زیادہ انبیاء علیہ السلام کے پاس ہوتی اگر کوئی بزرگ مالدار ہو جائے تو وہ مخلوق ہی کی خدمت کرتے ہیں جیسے انبیاء علیہ السلام میں حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام حکمران ہوئے اور ساتھ ان کو نبوت بھی تھی۔ مال و دولت بھی اللہ نے عطا کیا دنیا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکی جب تک قلب میں شر ہے دنیا غالب ہو سکتی ہے آپ نے ایک حکایت فرمائی۔

حکایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک نائی (حجام) ایک بادشاہ کی حجامت کر رہا تھا۔ بیٹھے بیٹھے نائی نے کہا کہ بادشاہ میں ایک بات آپ سے کروں بادشاہ نے اجازت دی۔اب نائی نے بادشاہ سے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اگر آپ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے لڑکے سے کردیں تو کوئی بڑی بات نہیں بادشاہ یہ سن کر حیران ہوا کہ نائی کو یہ بات کہنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ بادشاہ عقلمند آدمی تھا۔ مصلحتاً خاموش ہوگیا اور نائی حجامت سے فراغت پاکر رخصت ہوا۔

اب بادشاہ نے نائی کی بات پر غور کرنا شروع کیا بادشاہ نے اپنے وزیروں کو بلایا اور انہیں بتایا کہ آج ایسی بات ہوئی ہے کہ وہ نائی پاگل ہوگیا ہے اگر ایسی بات ہے تو اس کا علاج کراؤ لیکن مجھے حیرانی اس بات پر ہے اس کو یہ بات کرنے کے لئے کیسے ہمت و جرأت ہوئی جبکہ وہ ہمیں بادشاہ سمجھتا ہے۔وزیر اور داناؤں نے تفصیلی احوال سنا اور اس جگہ کا ملاحظہ کیا جس جگہ پر بادشاہ نے بیٹھ کر حجامت بنوائی اور اس نتیجے پر پہنچے جس جگہ نائی بیٹھا تھا اس کمرے کی قالین وغیرہ اٹھا کر زمین کی کھدائی کرائی جائے جب زمین کھودی گئی تو وہاں سے ایک بہت بڑا خزانہ برآمد ہوا۔خزانہ نکالنے کے بعد اس زمین کو برابر کردیا اور فرش لگوادیا گیا اس کے بعد بادشاہ نے وہیں بیٹھ کر دوبارہ حجامت بنوائی اور اس نائی سے کہا کہ گلے دن والی بات کا جواب دوں نائی نے عرض کی حضور کون سی بات؟ بادشاہ نے کہا کہ اگلی دفعہ تم نے ہم سے ہماری لڑکی کا رشتہ اپنے بیٹے کے لئے مانگا تھا۔

نائی یہ بات سن کر خوفزدہ ہوگیا اور قدموں پر گر گیا اور کہا کہ حضور میں تو ایک غریب حقیر انسان ہوں اور آپ کا غلام ہوں میری اور آپ کی کیسی برابری ہوسکتی ہے ذرہ کو آفتاب سے کیا نسبت۔

فرمایا کہ وہ نائی نہیں بول رہا تھا بلکہ وہ دولت بول رہی تھی کہ میں کیا بادشاہ سے کہوں؟ نائی کو اس خزانے کی گرمی چڑھی ہوئی تھی جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔دولت کی گرمی نائی کے دماغ کو چڑھ گئی وہی بول رہی تھی۔

علامہ اقبال:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے علامہ اقبال کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا۔ علامہ محمد اقبال صاحب بزرگ آدمی تھے ان کو مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض تھا آپ شعر و شاعری معرفت سے کہتے تھے۔

ارشادات:

حضرت قبلہ روحی فداہ کے کسی خلیفہ کے مرید نے حضرت قبلہ روحی سے مرید ہونے کا اظہار کیا آپ نے فرمایا کہ میں مرید نہیں کروں گا میرے خلفاء کے پاس بھی میری ہی نسبت ہے آپ نے فرمایا کہ خلفاء پر بھی میرا ہاتھ ہے اور ان کے مریدوں کی نگہبانی بھی میں ہی کرتا ہوں اگر ہم ہاتھ کھینچ لیں تو یہ خلفاء بے بس ہو کر رہ جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہم خلافت دیتے ہیں لیکن مرید حوالے نہیں کرتے مریدوں کے لئے ہم خود کافی ہیں حاجی عبدالمجید صاحب نے عرض کی کہ عرس کے دوران آپ کے خلفاء کو بھی عام آدمیوں کے ساتھ کھانا کھلاتا ہوں آپ نے فرمایا حاجی صاحب تم ٹھیک کرتے ہو۔ پیر کے دربار میں کوئی خلیفہ پیر نہیں یہاں تو سب برابر ہیں۔

حاجی اسلم صاحب کوئٹہ والے سے حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ پچھلے عرس پر ہم نے کچھ لوگ کو خلافت دی ہے۔ یہ لوگ ابھی کامل اکمل نہیں ہیں۔ ہم نے سوچا چلو یہ لوگ دوسرے لوگوں کو بھی (یعنی جو لوگ ان سے مرید ہوں گے) اللہ اللہ کروائیں گے اور خود بھی اللہ اللہ کریں گے ایک وقت میں ثابت قدمی سے چلنے پر کامیاب ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ذوق اور خوف سالکین کے دو پر ہیں اس کے بغیر پرواز نہیں ہو سکتی ان میں ایک کی کمی بھی سالک کو گمراہ کر سکتی ہے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ پہلے وقتوں میں جاہلیت کی گمراہی تھی اب علم کی گمراہی ہے علم سے چکر دے کر لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا جو لوگ ہمیں نذر نیاز دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے ہم تو اوپر والے کو دیکھتے ہیں جس نے بھیجا ہے۔

ایک بار کسی مولوی صاحب نے حضرت قبلہ سے عرض کی مجھے اپنے مریدوں میں تقریر

کرنے کی اجازت دی جائے آپ نے فرمایا کہ مریدوں کے لئے ہم خود کافی ہیں جو ہم خامی سمجھتے ہیں اس کو بیان کر دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بچوں کو باتیں سکھائی نہیں جاتیں بلکہ پرورش کی جاتی ہے جب وہ بڑا ہوگا تو باتیں خود کرنے لگے گا ایک بار آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت قبلہ عالم امام اولیاء نے فرمایا کہ احمد میاں تم زبان سے تبلیغ کرو یا نہ کرو جن لوگوں کا تم سے تعلق ہے وہ ضرور تمہارے مرید ہوں گے آپ نے فرمایا کہ بات چیت تو ہم مریدوں کا دل بہلانے کے لئے کرتے ہیں مرید کی روحانی ترقی تو تصرف باطنی سے ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بزرگوں کے پاس لوگ بننے کے لئے آتے ہیں لیکن بزرگوں کا مٹنے کا راستہ ہے آپ نے فرمایا انبیاء اور اولیاء لوگوں کی نفسی خواہش بند کرنے کے لئے آتے ہیں لیکن لوگ خواہشات دنیاوی کے لئے آتے ہیں ایک دفعہ فرمایا ہمارے پاس خدا کے راستے کے لئے دو ہی آدمی آئے۔ ایک بار حضرت قبلہ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر حاضر ہوئے۔ فرمان الٰہی ہوا کہ نعلین اتار کر آؤ تاکہ تمہارے قدم کوہ طور سے مس ہوں تمہیں فضیلت ملے۔ حضور پاک کو جو معراج ہوئی تو فرمان ہوا نعلین سمیت آؤ تاکہ عرش کو فضیلت ملے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو تو ہمارے خلفاء بھی نہیں پہچان سکے فرمایا کہ اس دور سے تو پیغمبر پناہ مانگتے رہے اس دور میں ایمان بچانا بھی بڑا مشکل ہے۔ ہمیں تو اپنے خلفاء پر بھی اعتبار نہیں کہ کب ابلیس ان کو بہکا دے۔ فرمایا: بزرگوں کی اولاد کے وہ قول و فعل جو پیران عظام کے مطابق نہ ہوں تو ان کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

توبہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی کو مرید کرتے ہیں اور "توبہ" کراتے ہیں (جیسے کہ حضرت مرید کرتے وقت اقرار لیتے ہیں مرید ہونے والے سے) کہ توبہ کرتے ہیں ہم اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ ہماری اس توبہ کو قبول فرمائے اور اس توبہ پر قائم رکھے۔

حکایت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ توبہ سے پہلے لوگوں کو سود پر رقم دیا کرتے تھے وہ قرض خواہوں کے گھر پر جاتا اور کہتا کہ تم میری رقم واپس کر دو

سخت تقاضا کرتا سود میں آٹا گوشت سبزی وغیرہ لاتا اس طرح وہ ہر قرض خواہ سے چیزیں مار لاتا سبزی والے سے سبزی۔لکڑی والے سے لکڑی۔

ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے بکرا ذبح کیا ہے اس کے پاس جا کر کہا کہ آج میری بیوی کا دل بکرے کی (سری) کھانے کو چاہتا ہے اور اس نے مجھے بکری کی سری لانے کو کہا ہے آپ میری رقم واپس کر دیں تا کہ میں بازار سے (سری) خرید لاؤں اس آدمی نے واپسی رقم سے معذوری ظاہر کی اور بکرے کی سری اٹھا کر اس کے حوالے کر دی وہ سری لے کر گھر آیا اور پکانے کے لئے چولہے پر رکھ دی ایک سائل آیا تو اسے کچھ نہ دیا اس کے بعد بیوی نے ہانڈی میں چمچہ ڈال کر دیکھا تو ہانڈی لہو سے بھری ہوئی تھی اور سری کے گوشت کا نام ونشان ہی نہ تھا اس نے اپنے خاوند کو دکھایا اس کی بیوی کہنے لگی ہم تو لہو اور مردار کھاتے رہے ہیں ایک تو رقم دے کر سود وصول کرنا اور ان کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کھانے پینے کی چیزیں بھی مار لینا وغیرہ۔

اس سود خور کو بہت خوف طاری ہو گیا اگلے روز اس نے منادی کرائی جن لوگوں کو میں نے رقم بطور قرض دی ہوئی ہے وہ میری اصل رقم کو واپس کر کے اپنا رہن شدہ زیور لے جائیں لیکن کوئی بھی آدمی نہیں آیا پھر اس نے اعلان کیا کہ میری رقم واپس نہیں کر سکتے تو اپنی امانتیں ہی واپس لے جاؤ مگر پھر بھی لوگ نہیں آئے تیسرے دن وہ خود لوگوں (قرضہ داروں) کے گھر گیا اور ان کے زیورات ان کے گھروں میں پہنچائے واپس آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ اب یہاں پر بدنامی ہو چکی ہے۔ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے آخر وہ میاں بیوی وہاں سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے آ گئے اور وہاں پر اپنی جھونپڑی ڈال دی اس کی بیوی نے کہا کہ تم شہر جا کر کچھ کما لیا کرو تا کہ ہماری دال روٹی چلتی رہے وہ آدمی گھر سے روانہ ہوا اور شہر میں آ کر حضرت خواجہ حسن بصری کی خانقاہ میں آ کر بیٹھ گیا۔

تمام دن بیٹھا رہا آپ نے بھی اس سے دریافت نہیں فرمایا کہ تو کون ہے اور کس لئے آیا ہے؟ شام کو واپس اپنی جھونپڑی میں آ گیا اس کی بیوی نے پوچھا کہ کچھ کما کر لائے اس نے کہا "ہاں" مزدوری تو کی ہے اجرت بھی مل جائے گی میاں بیوی نے رات فاقہ سے گذاری دوسرے روز پھر وہ آپ کے دربار میں آ کر بیٹھ گیا اس دن پھر حضرت حبیب عجمی صاحب کو خواجہ حسن بصری نے کچھ نہیں پوچھا شام کو پھر واپس گیا بیوی نے پھر دریافت کیا کیا کچھ کما لائے ہو اس

نے کہا کہ میرا مالک خداترس آدمی ہے بہت اچھا ہے انشاءاللہ جلد ہی مزدوری مل جائے گی دوسری رات بھی فاقہ سے گذاری تیسرے دن وہ بہت کمزر اور ناتواں ہو گیا اور بڑی مشکل سے چل کر دربار میں پہنچا سارا دن بیٹھا رہا آج بھی آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا شام کو لاٹھی کے سہارے اپنی جھونپڑی کی طرف روانہ ہوا جب وہ اپنی جھونپڑی کے قریب پہنچا تو اسے کھانے کی خوشبو آئی اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی گوشت اور روٹی دستر خوان پر لگا رہی ہے اس نے پوچھا کہ یہ کون دے گیا ہے اس نے حلیہ بتایا اور کہا کہ تمہارا مالک جس کی تم نے مزدوری کی تھی ایک بوری آٹا اور گوشت دے کر گیا ہے اور فرما گئے ہیں تم فکر نہ کرنا جب یہ ختم ہو جائے گا تو اور بھیج دیں گے حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص حضرت بصری بغدادی رحمتہ اللہ کی صحبت میں رہ کر بہت بڑی بزرگی پا گئے۔

کلمہ ایک خزانہ ہے:

حضرت روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ ذات ہے اور ذات نور کا خزانہ ہے حدیث قدسی ہے (ترجمہ) میں مخفی خزانہ تھا فرمایا کہ کلمہ ایک خزانہ ہے کلمہ لا الہ الا اللہ جو کتابوں میں لکھا ہے لیکن خزانچی سے ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کو خزانہ عطا کیا ہے اور دینے کے لئے اختیارات بھی دیئے ہیں کلمہ کے ساتھ نبی کا نام ہے "محمد الرسول اللہ" اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خزانچی ہیں آپ ﷺ نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ولایت کا دروازہ کھولا ہے ولایت ظل نبوت ہے ولایت کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ذریعے سے یہ خزانہ عطا کیا ہے اور دینے (اس خزانہ کی تقسیم) پہ اختیارات بھی دیئے۔ جس وقت اولیاء اللہ کسی کو کلمہ پڑھاتے ہیں تو ساتھ میں خزانہ بھی دیتے ہیں۔

فرمایا روپیہ روپیہ پکارنے سے یا خزانہ خزانہ کہنے سے خزانہ نہیں ملتا خزانہ تو خزانچی کی تحویل میں ہے مانگنے پر حسب قانون وضابطہ ہی ملے گا۔ لا الہ الا اللہ کوئی نہیں معبود مگر ہے اللہ۔ ہر چیز کی نفی کرنی ہے دل میں اللہ کی ذات کو قائم کرنا ہے حدیث شریف میں آیا ہے جس کے دل میں کلمہ لا الہ الا اللہ داخل ہوا جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ اپنے رب کا ذکر کرو صبح وشام (ترجمہ) ذکر اللہ کی یاد ہے تم اپنے رب کو یاد کرو گے وہ بھی تم کو یاد کرے گا۔

ذکر کرتے کرتے ذاکر و مذکور ایک ہو جاتا ہے یہ ذکر جو سانس کے ذریعے کیا جاتا ہے اس عبادت کو فرشتے نہیں لکھتے یہ ذکر ذاکر اور مذکو. کے درمیان ہے اس عبادت کا تعلق رب کی اپنی ذات سے ہے اور اس کا صلہ اللہ تعالیٰ ذاکر کو اس دنیا میں عطا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ذاکر کو پاک کر کے برگزیدہ بنا دیتا ہے خود اس کے ہاتھ پاؤں زبان کان بن جاتے ہیں جب ذکر کا راز دلوں پر کھلتا ہے تو انسان مقدس اور پاکیزہ ہو جاتا ہے عبادت و ریاضت کا مسئلہ تو قیامت پر چلا جاتا ہے اور قیامت کو کس نے دیکھا ہے ذاکر اسی دنیا میں کامیاب اور برگزیدہ ہو جاتا ہے۔

ہندوستان میں ایک بہت بڑے بزرگ حضرت عبداللہ نامی ہوئے ہیں آپ نے اپنے خطاب میں لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی صرف ایک سانس کے عوض اللہ تعالیٰ چالیس ہزار گناہ معاف فرماتے ہیں پانچ دس منٹ مسلسل ذکر کرنا سو سال کی عبادت بے ریا سے افضل ہے۔ قرآن شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (ترجمہ) اے ایمان والو ذکر کرو اللہ کا کثرت سے ۔کثرت کے ساتھ ذکر سانس ہی سے ہو سکتا ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس آتے ہیں جس آدمی کا کوئی سانس ذکر سے خالی نہ جائے چوبیس گھنٹوں میں اس کا ذکر چوبیس ہزار مرتبہ ہوگا یہ دن اور رات کا مکمل ذکر ہے یعنی ذاکر کا کوئی لمحہ (سانس) ذکر اور یار اللہ سے خالی نہیں۔ چلتے پھرتے سوتے جاگتے کوئی وقت اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہا کثرت کے معنی یہ ہیں کہ جس میں کوئی گنجائش باقی نہ رہے اس کی مثال ایسے ہے ایک برتن جو کہ لبالب پانی سے بھرا ہوا ہے اب اس میں مزید پانی کی گنجائش نہیں ہے یعنی اس برتن کو اتنا بھر دیا جائے کہ ایک قطرہ پانی ہی ڈالنے سے پانی بہنے لگے تو اس کو "کثرت" کہیں گے جس میں ایک بوند پانی کی گنجائش بھی نہ رہی اس ذکر کو "ذکر کثیر" کہا جائے گا۔

کلمہ تو قلب کے حجاب کو توڑ دیتا ہے کلمہ سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ جب آدمی ہمارے پاس آتا ہے تو اس کا دل مردہ ہوتا ہے اور جب ہم اسے کلمہ پڑھاتے ہیں تو قلب فوراً زندہ ہو جاتا ہے دل کو ایک نئی زندگی مل جاتی ہے قلب ذاکر ہو جاتا ہے۔ آج کل کلمہ زبان سے پڑھنے والے مردہ پھر رہے ہیں چلتے پھرتے ہیں لیکن مردہ کے موافق ہیں کلمہ نے تو مُردوں کو زندہ کر دیا ہے یہ منکرین لوگ جسے کلمہ پڑھاتے ہیں پہلے وہ مردہ ہوتا ہے اور کلمہ پڑھتے ہی مردار ہو جاتا ہے فرمایا کہ ایک شخص شہر سے میرے پاس آیا میں نے اسے کہا کہ تم تو لکھا ہوا کلمہ لوگوں کو پڑھاتے ہو

اور ہم یہ کلمہ دلوں کو پڑھاتے ہیں ۔اس نے پوچھا کہ حضور کیا دل بھی کلمہ پڑھتے ہیں فرمایا کہ کوئی پڑھنا چاہے تو ہم اس کے دل کو کلمہ پڑھا دیتے ہیں اس نے کہا حضور میرے دل کو بھی آپ کلمہ پڑھا دیں بس کلمہ پڑھتے ہی لوٹ پوٹ ہو گیا۔

آپ نے فرمایا کہ کافر ہو یا مسلمان مشرک ہو یا کسی دیگر مذہب سے تعلق رکھنے والا۔ ہر آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ رکھی ہے جس میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جب اس آدمی کا تعلق کسی مرد کامل (نبی یا ولی) سے ہو گا تو وہ دل حق کو قبول کرے گا اور اللہ کی راہ میں کامیاب ہو جائے گا آپ نے فرمایا کہ اسم اعظم یہی ہے "اللہ" اسم اعظم کے معنی ہیں کہ اللہ کا بڑا نام۔ اعظم کے معنی ہیں بڑا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور باقی سب صفاتی نام ہیں اس لئے یہ نام کلمہ کے ساتھ ہے اس (ذاتی نام) کی تعریف اللہ نے کی ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کی ہے (ترجمہ) اے ایمان والو اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور اس کلمہ سے اللہ تعالیٰ انسانوں کے قلوب کو پاک کرتے ہیں یہی ذکر پیغمبروں کا کلمہ ہے اور پیغمبروں کے نام کے ساتھ امت کو اس کلمہ کی تعلیم کی ہے جن لوگوں کو پیغمبروں نے کلمہ کی تعلیم کی وہ لوگ عین الیقین ہو گئے ۔مخلوق کے دل پر دو کے قبضے ہیں اللہ کا قبضہ ہو گا یا ابلیس کا جب کہ ہم کسی کو کلمہ پڑھاتے ہیں تو دلوں پر سے ابلیس کا قبضہ ٹوٹ جاتا ہے اور اللہ کا قبضہ ہو جاتا ہے لا الہ الا اللہ سے دل آباد ہو جاتا ہے۔

سانس کے ساتھ ذکر قلب کی صفائی کرتا ہے وسوسات قلب جل جاتے ہیں قلب میں اللہ کے نور کا اظہار ہوتا ہے اور قلب عرش اللہ ہو جاتا ہے اللہ کا فرمان ہے نہ میں آسمانوں میں سما سکتا ہوں نہ زمین میں ۔ میں اپنے بندۂ مومن کے دل میں سما سکتا ہوں کثرت ذکر نفی اثبات ہی سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے حضرت قبلہ روحی فداہ سے ایک شخص نے اللہ ہو کے ذکر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ ہو لاہوت کا ذکر ہے جب روح کا مقام لاہوت ہو جائے گا تو خود بخود زبان پر اللہ ہو کا ذکر ہوتا ہے اگر ابتداء میں اس ذکر کی تعلیم دی جائے گی تو ذاکر پاگل ہو جائے گا جب ذاکر اور مذکور ایک ہو جائے گا تو پھر ذکر اللہ ہو خود بخود جاری ہو جاتا ہے بلکہ ذات کا اپنا ذکر ہے ۔ذکر اللہ ہو کی تعلیم نہیں دی جاتی۔

مراقبہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نفسوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (ترجمہ) میں تمہارے نفسوں کے اندر ہوں کیوں نہیں دیکھتے اسی جگہ ارشاد فرمایا (ترجمہ) میں تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہوں نیز فرمایا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی جاؤ اللہ کو پانے کا مسئلہ ہے۔ راہ عرفان طے کرنا ہے روح کو اللہ کی معرفت ہے جب روح کو عرفان حاصل ہوگا تو ذات باری تعالیٰ کو پالے گی قربت الٰہی کا درجہ نصیب ہو جائے گا۔ رویئت باری تعالیٰ و مشاہدہ جمال حق حاصل ہو جائے گا۔ انسان فرشتوں کو بھی دیکھے گا مشاہدہ جمال خداوندی دل کی آنکھ روحانی بصیرت سے ہوتا ہے ظاہری "سر کی آنکھوں سے نہیں" کیونکہ ظاہری آنکھیں محدود ہیں ۔ محدود چیز لامحدود کا مشاہدہ نہیں کرسکتی۔ چشم باطن سے مشاہدہ میسر آتا ہے۔ باطنی آنکھیں لامحدود ہیں لامحدود کو لامحدود کا ادراک حسب استعداد ممکن ہے یہ تمام باتیں قرآن وحدیث سے ثابت ہیں ان میں قربت خداوندی اور معرفت حق کے بلند مراتب کی جانب اشارہ کیا گیا ہے اپنے نفسوں میں پروردگار کی پہچان کرنی ہے عبادت اللہ ہی کی کرنی ہے۔ دیکھنا رہبر کو ہے تم اپنے راستہ دکھانے والے یعنی رہبر کو دیکھتے دیکھتے اللہ تک پہنچ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) جس طرف دیکھو اللہ ہی اللہ ہے۔ جیسے کوئی پانی میں ڈوب جائے تو ہر طرف سوائے پانی اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کا نور سیلاب نور ہے سب مخلوق اللہ کے نور میں چلتی پھرتی ہے عبادت بے نشانہ کوئی معنی نہیں رکھتی توحید کے میدان میں بے نشانہ گھوڑا دوڑانا فضول ہے نشانہ کے بغیر منزل نہیں۔ اعلان نبوت سے قبل حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں مراقبہ فرماتے تھے آپ حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں جاکر خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے اور جب ذات خداوندی کا مکمل اظہار آپ حضور نبی کریم ﷺ پر ہو چکا تو نزول وحی ہونا شروع ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ کوئی عبادت وغیرہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کچھ پڑھتے تھے حضور پاک کی زبان مبارک سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے "کہ میں امی ہوں" اللہ تعالیٰ کا دیکھنا بذات خود ایک عبادت ہے آپ غار حرا میں مراقبہ (مشاہدہ جمال ذات کبریا) میں مصروف رہتے تھے

فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں ولایت اور نبوت کی صورت پہلے خود اختیار فرماتے ہیں۔ ولایت ونبوت کی شکل وصورت کو ابلیس نہیں اختیار کر سکتا۔ پیر کا ولی ہونا شرط ہے۔ مرید پیر کے ساتھ تعلق کرنے سے خدا کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پا کر پیر کی پہچان نصیب ہوتی ہے یہ ایک راز کی بات ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو سکے وہ پیر کو بھی نہیں پا سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے یعنی اوّل پیر کی شکل میں بھی وہی اور آخر میں بھی وہی ہے جیسا کہ حافظ شیرازی کا یہ کلام ہے کہ میں نے جدھر دیکھا ذات کو دیکھا اور خود کو دیکھا تو ذات کو دیکھا۔ ڈھیلا پانی میں گر کر پانی ہو جاتا ہے جسم خاکی نور میں مل کر نور بن جاتا ہے۔

بصورتِ آدم دیدار خداوندی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دو طرح سے ہوتا ہے۔ نور کی صورت میں اور آدم کی صورت میں حدیث قدسی میں آیا ہے کہ میں نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم کی صورت میں دیدار خدوندی ہوا بیٹھنے کا طریقہ بھی یہی تھا جیسا کہ نماز میں تشہد کی صورت میں جب قلب عرش الٰہی ہو جاتا ہے تو قلب پر انوار کی بارش ہوتی ہے اور کلام بھی اپنے آپ ہی ہوتا ہے حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں کہ عرش پر میں احد ہوں آسمانوں میں احمد زمین پر محمد اور تحت الثریٰ میں میرا نام محمود ہے مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی مثال ''کپاس'' کی سی ہے۔ یہ کئی شکلیں تبدیل کرتی ہے اور اس طرح ذات بھی بھیس بدل کر آتی رہی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اللہ تعالیٰ نے اختیار کر لی دراصل اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پاؤں زبان بنتا ہے اس کا چہرہ بھی خود اختیار کر لیتا ہے وہ شکل وصورت بھی خود اختیار کرتا ہے۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام ''زلیخا'' کے چنگل میں پھنس گئے مگر اس خلوت اور تنہائی میں ایک صورت نمودار ہوئی۔ وہ صورت حضرت یعقوب علیہ السلام کی تھی۔ صورت دیکھتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام کو امن وسکون میسر ہو گیا۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا اشارہ یوں ہے کہ یوسف پر اپنی دلیل آ گئی انبیاء اور اولیاء کرام بھی رب کی دلیل ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابلیس اولاد آدم کی ازلی دشمن ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ برزخ شیخ (مراقبہ) ابلیس کے لئے ننگی تلوار ہے۔ مراقبہ شیخ حقیقت میں اللہ کو دیکھنا ہے یعنی پیر کی شبیہ میں اللہ کا تصور۔ ایک

وقت میں جا کر مرید تصورِ شیخ سے فنافی الشیخ ہو جاتا ہے پھر مرید کی روح کو حضور نبی کریم ﷺ کی روح سے قربت ہو جاتی ہے اور فنافی الرسول ہونے کے بعد مرید کی روح اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مرید فنافی اللہ ہو جاتا ہے یہ وہ مقام ہے جس کے متعلق حدیث قدسی ہے کہ جب بندہ میرا ہو جاتا ہے میں اس کے ہاتھ پاؤں زبان بن جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا فنافی الشیخ کی یہ نشانی ہے کہ بعض وقت مرید کو چلتے ہوئے اور گفتگو کرتے یہ صحیح گمان ہونے لگتا ہے مجھ سے یہ سب کچھ شیخ کی طرف سے ہو رہا ہے۔

تحقیق پر اعتبار:

آپ کا ایک مرید گھریلو معاملہ میں شک وشبہات رکھتا تھا آپ نے اسے ایک حکایت سنائی حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ ایک بادشاہ نے وزیروں سے کہا کہ کیسے اعتبار کیا جائے ایک وزیر نے جواب دیا نہ کان پر نہ زبان پر نہ آنکھ پر صرف تحقیق پر یقین کیا جائے یہ بات سن کر بادشاہ ناراض ہو گیا بادشاہ نے کہا چلو کان اور زبان تو جھوٹی ہو سکتی ہے جب آنکھ سے دیکھ لے پھر تو اعتبار کرے وزیر اس بات کو نہ مانا۔

کچھ عرصہ بعد بادشاہ کو ایک واقعہ پیش ہوا۔ ایک غلام بادشاہ کی خواب گاہ میں داخل ہوا بادشاہ کے آرام کے لئے بستر بچھایا کمرے میں بادشاہ کی ایک پوشاک پڑی تھی۔ اس کے دل نے چاہا پوشاک پہن کے دیکھ لوں کہ میں کیسا لگتا ہوں پوشاک پہن کر آئینہ میں دیکھا تو وہ بہت خوش ہوا کہ میں بادشاہ لگ رہا ہوں پھر بادشاہ کے بستر پر لیٹ گیا۔ لیٹتے ہی اس پر نیند غالب آ گئی ۔ اتنے میں ملکہ اپنی سہیلیوں سے فارغ ہو کر خواب گاہ میں آئی اور حسب دستور بادشاہ کو سوتے دیکھ کر اس کے ساتھ سو گئی۔

کچھ دیر بعد بادشاہ نے مجلس برخاست کی اور سونے کے لئے اپنی خواب گاہ میں گیا دیکھتا ہے کہ ملکہ اور غلام دونوں اکٹھے سوئے ہوئے ہیں۔ اس نے دونوں کو قتل کرنے کے لئے تلوار نکالی پھر یہ سوچ کر ہٹ گیا کہ وزیر کہتا تھا کہ آنکھ پر بھی اعتبار نہیں اس جھوٹے کو بھی ان کے ساتھ ملا کر قتل کیا جائے بادشاہ نے وزیر کو بلایا اور کمرے میں لے گیا اور دکھایا پھر کہا کہ اب بتاؤ۔

وزیر نے کہا کہ مجھے تحقیق کر لینے دو پھر آپ ہم تینوں کو قتل کر دینا بادشاہ نے اجازت دے دی وزیر نے بادشاہ کو اس کمرے میں چھپا دیا اور خود پلنگ کے نیچے چھپ گیا اس نے پہلے ملکہ

کو نیچے سے سوئی چبھوئی ملکہ تکلیف سے اٹھی پھر نوکر کو سوئی چبھوئی نوکر اٹھا ملکہ نے غلام کو بادشاہ کے لباس میں دیکھا تو ملکہ غصہ میں آ گئی اور جوتی سے اس کی خوب پٹائی کی غلام نے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ ایسے ایسے ہو گیا خدارا معافی دیجئے گا۔ ملکہ نے معاف کر دیا اور غلام کو بھگا دیا پھر وزیر پلنگ کے نیچے سے نکلا اور بادشاہ سے کہا اب بتایئے آپ کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ تو صحیح کہتا ہے کہ تحقیق پر اعتبار کرنا چاہیے تحقیق کرنے سے تین جانیں بچ گئیں۔

فرمایا کہ ابلیس شام کو اپنے چیلوں کیساتھ مجلس کرتا ہے اور سب سے پوچھتا ہے آج تم نے کیا کیا کوئی کہتا ہے قتل کروایا۔ زنا کروایا وغیرہ ایک چیلہ کہتا ہے کہ میاں بیوی کا تنازعہ کروایا۔ ابلیس یہ سن کر بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے بڑا کام کیا ہے یہ بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔

مسجد علی:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار میں بذریعہ بس پشاور جا رہا تھا راستے میں ایک پرانی مسجد ہے جس کا نام مسجد علی مشہور ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہاں تشریف لائے تھے اور یہاں ایک مسجد بنائی جو آپ کے نام سے مشہور ہے فرمایا کہ اسی سفر کے دوران ایک ہندو میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مسلمانوں کے علی یہاں تک جہاد کرتے آ گئے اس سے آگے جانے کی ہمت نہ ہوئی آپ نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام کو آگے جانے کی کیا ضرورت تھی جب کہ آپ کے غلام بعد میں آگے پہنچ گئے فرمایا یہ تو عوام میں ایسے ہی مشہور ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عرب سے باہر کہیں تشریف نہ لے گئے ہندو بہت شرمندہ ہوا۔

غیبت نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مبلغ لوگ اگر گمراہ کرنے والے لوگوں کی برائیاں بیان نہ کریں تو عام لوگوں کو کیسے پتہ چلے گا اور غیبت میں شمار نہیں ہے۔

سادگی کا راستہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مستقیم سیدھے سادھے لوگوں کا راستہ ہے۔ ہوشیار چالاک اس راستے پر نہیں چل سکتے اور زیادہ خراب ہو جاتے ہیں ابلیس کی مثال سامنے ہے۔ کوا چالاک ہوتا ہے اور غلاظت پر بیٹھتا ہے اور کھاتا ہے۔

سیرت برسوں میں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ صوفیوں جیسی صورت ایک ہفتے میں بن جاتی ہے اور صوفیوں جیسی سیرت میں برسوں لگتے ہیں۔

دنیا کا طالب:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دنیاوی کاموں کی دعا کے لئے بزرگوں کے پاس آتے ہیں اگر بزرگوں کی دعا سے دنیاوی کام ہو جائے تو تب بھی یہ لوگ بھاگ جاتے ہیں اگر کام نہ ہو تب بھی بھاگ جاتے ہیں۔

منہ پر تعریف نہ کرنا:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ پیر صاحبان اپنے مریدوں کو مکھن پالش لگاتے ہیں کہ تو ولی ہو گیا بزرگ ہو گیا یہ سب باتیں مریدوں کو خراب کرنیوالی ہے۔ایک دفعہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آپ کی تعریف کی شبلی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ پیر صاحب نے مولانا شبلی کو برا بھلا کہا تو ایسا ہے، تو ایسا ہے، اور نکل جاؤ۔ جب شبلی باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے شبلی کی منہ پر تعریف کر کے اس کی گردن مارنا چاہی ہم نے آگے ڈھال رکھ دی۔

ہر علم پر گفتگو:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگان دین ہر علم پر گفتگو کر سکتے ہیں کسی کتاب کے مطالعہ کے ضرورت نہیں پڑتی جیسا سائل آئے اس کے سوالوں کے جواب بے شمار دل میں اللہ کی طرف سے آجاتے ہیں، قلب پر علم کی بارش ہوتی ہے اور زبان کلام کو ادا کرتی ہے۔ سوچنا کچھ نہیں پڑتا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کی صحبت میں لوگوں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ جب تاریخ بیان فرماتے تو اہل علم حیران ہو جاتے کہ بڑے بڑے تاریخ دان ایسا کلام اور جواب نہیں دے سکتے چاہے سیاست ہو چاہے سائنس یا کہ جغرافیہ ہو یا مذہب۔

ہوا کا خزانہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہوا جو روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔اس کا

خزانہ سمندر کے نیچے ہے جتنی اللہ تعالیٰ ہواز مین پر پھیلانا چاہتے ہیں ہوا سمندر سے نکل کرزمین پر پھیل جاتی ہے۔

عروج کوزوال:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان کسی معاملے پر ترقی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا توڑ پیدا کرتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کے وجود کو سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادوگروں کا زور تھا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ عطا کیا جس سے جادوگر فیل ہو گئے جادوگروں نے رسیاں پھینکیں تو سب سانپ بن گئے۔آپ نے عصا پھینکا تو وہ عصا اژدھا بن گیا اور سب سانپوں کو کھا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں حکماء کو عروج تھا۔حکیم لوگ تمام امراض پر قابو پا لیتے تھے آپ کو ایسا معجزہ عطا ہوا کہ آپ پھونک مارتے تو مردے بھی زندہ ہو جاتے اور اندھے ٹھیک ہو جاتے تھے ایسا کرنا حکماء کے بس میں نہ تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں شاعروں اور کاہنوں کا عروج تھا جو زمین کی خبریں دیتے تھے آپ کو قرآن کریم ایسا عطا ہوا کہ شاعر لوگ قرآن کریم جیسی عبارت نہیں لکھ سکے اور آپ نے قیامت تک کی خبریں دیں۔جو حرف بہ حرف پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں ایسے ہی اب سائنس کو عروج ہے اس کا توڑ اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کو دیں گے آپ مسلمانوں کی زبوں حالی کے دور میں وارد ہونگے اور مسلمانوں کے پاس کوئی خاص اسلحہ نہ ہوگا جبکہ کفار جدید اسلحہ سے لیس ہونگے لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ تصرف بخشے گا جس سے کفار کی سائنس فیل ہو جائے گی آپ ارادہ فرمائیں گے تو سائنسی آلات ناکام ہو جائیں گے ایسے ہی حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وزیر و مشیر صاحب نسبت لوگ ہوں گے اور ہمارے ہی سلسلہ عالیہ کے لوگ ان کے مصاحب و معاون ہوں گے۔

آپ نے فرمایا کہ اب دنیا بالکل قیامت کے قریب ہے آخر زمانے کی اکثر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ امام صاحب کے دور میں قحط پڑے گا خوراک نہیں ملے گی جو لوگ صاحب نسبت ہونگے۔ان کو بھوک پیاس نہیں لگے گی بس ذکر و فکر ان کی خوراک ہو جائے گی ۔جو لوگ نسبت سے محروم ہیں وہ دجال کے ساتھ مل جائیں گے جو غائبانہ قوت مؤثرہ سے ان کو

روٹیاں دے گا۔

غم کی بارش:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا اس مٹی کو گوندھنے کے لئے ۴۰ دن غم کی بارش ہوتی رہی صرف ایک دن خوشی کی بارش ہوئی۔ تب مٹی کو گوندھ کر آپ کا بت تیار کیا گیا۔ فرمایا کہ اولاد آدم کو غم اس لئے زیادہ ہیں۔

دنیا رکاوٹ نہیں:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے کام اور معاشرت، طریقت میں رکاوٹ نہیں پیغمبروں نے دنیا کے کام کئے اور بیوی بچے رکھے پیغمبروں نے دنیا کے کام صداقت سے کئے اور صحابہ کرام نے بڑی بڑی تجارتیں اور حکومت کے نظام سنبھالے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے بڑا تعلق تھا فرمایا بس دنیا کی دل میں محبت نہیں ہونی چاہیے بس گزارا کرنا ہے جیسے کشتی پانی کے اوپر تو چل رہی ہے۔ اگر پانی کشتی میں آ گیا تو کشتی ڈوب جائے گی ایسے ہی دنیا کا طریقہ رہا ہے کہ ایک آدمی تارک الدنیا ہو گیا اس نے بیوی سے کہا کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں مجھے اللہ کا عشق ہو گیا بیوی نے کہا آپ کی مرضی۔ طلاق دینے کے بعد اس نے فقیروں کا لباس پہن کر مانگنا شروع کر دیا دن بھر مانگ کر کھاتا اور رات کو اللہ اللہ کرتا تھا اور اس کی بیوی نے کہیں دوسری جگہ شادی کر لی وہ مانگتے مانگتے اس عورت کے دروازے پر پہنچ گیا اور دروازے پر دستک دی کہ اللہ کے نام پر کچھ دو خیرات دینے عورت آئی اور پہچان لیا کہ یہ تو وہی مرد ہے جس نے مجھے طلاق دی تھی۔

عورت نے کہا کھانا قبول کرو تو تیار کر دوں مگر ایک مسئلہ پوچھوں گی۔ فقیر نے کہا ٹھیک ہے پوچھ لینا کھانا کھلانے کے بعد اس عورت نے مرد سے کہا کہ کیا دنیا میرا ہی نام تھا کہ مجھے طلاق دی یہ کاسے میں جو آٹا پیسا رکھا ہوا ہے کیا دنیا نہیں ہے۔ فرمایا "دنیا میں رہ کر دنیا کی برائیوں سے بچنا یہ بہت بڑی بزرگی ہے اور جہاد بالنفس ہے۔"

عقیدت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ عقیدت دل کا دروازہ ہے جب تک کوئی شخص کسی کامل پر عقیدت نہیں لائے گا۔ فیض قلب میں داخل نہیں ہوگا۔

عقل:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ بزرگ جیسے جیسے بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی عقل وفراست زیادہ ہو جاتی ہے اور عام لوگ جیسے جیسے بوڑھے ہوتے ہیں ان کی عقل ختم ہو جاتی ہے اور سٹھیا جاتے ہیں۔

وجد کی لذت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ''وجد ہزار سال کے بے ریا عبادت سے بہتر ہے'' سلسلہ عالیہ میں جو وجد واقع ہوتا ہے اس کی لذت اتنی ہے جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں فرمایا رونا بھی وجد ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کو گاہے بگاہے محفل سماع میں رقص و وجد ہوتا تھا اور وجد کی حالت میں حضور قبلہ روحی فداہ یکے بعد دیگرے ایک ہاتھ اوپر اٹھاتے اور دائرے کی شکل میں وجد ہوتا۔ کبھی کوئی کلام پسند آتا تو حضور قبلہ روحی فداہ ہاتھ اٹھا کر اللہ اللہ کا نعرہ بلند کرتے اور کبھی مجلس میں اگر کوئی صاحب بزرگوں کے کلام سناتے تو حضور قبلہ روحی فداہ کی آنکھوں مبارک سے آنسو ڈھلک جاتے۔

پنجہ صاحب:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حسن ابدال میں پنجہ صاحب ہے سکھ ہر سال وہاں آتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ پنجہ صاحب ایک بزرگ کے ہاتھ کے نشانات سے تراشا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک زمیندار تھا اس کے پیر صاحب نہایت ضعیف تھے وہ پتھر پر ہاتھ رکھ کر اٹھے۔ ہاتھ کا نشان پتھر پر چھپ گیا۔ جب ان بزرگوں کو پتہ چلا انہوں نے حسن سے فرمایا کہ تم نے یہ غلطی کی ہے ایک وقت میں یہ نشانی کفر کا سبب بن جائے گی۔ سکھوں نے جب حسن ابدال پر قبضہ کیا تو حسن کی اولاد یہاں کی حاکم تھی انہوں نے وہ ہاتھ کا نشان پیش کر کے کہا کہ یہاں تمہارے گرونانک صاحب آئے تھے ان کے ہاتھ کا نشان یہ ہے یہ رکھ لو اور ہم سے صلح کرو۔ سکھ بہت خوش ہوئے اور صلح کر لی اور اس نشان کو چشمے پر نصب کر دیا۔

علامہ کا شعر:

ایک شخص نے حضرت قبلہ روحی فداہ سے عرض کی کہ علامہ اقبال نے گرونانک کی

تعریف کی ہے علامہ صاحب کا ایک شعر ہے کہ جس کا مفہوم ہے چشتی نے لا الہ الا اللہ پڑھایا نانک نے توحید رچایا۔ اس شعر سے تو گرو نانک کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علامہ اقبال اتنے بڑے بزرگ تو نہیں تھے جو اللہ تعالیٰ ان کو آگاہ کرتا کہ گرو نانک ناپاک فقیری رکھتے تھے۔ علامہ اقبال کو ان کا علم نہ ہوا۔

وسواسات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک قلب میں وسوسات آتے رہتے ہیں اس شخص پر اعتبار نہیں کب ابلیس کے چکر میں آ جائے۔

ذات پات:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں ذات کی تفریق نہیں یہ تفریق ہندوؤں میں ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ میں نے تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے آپس کی پہچان کے لئے تم میں اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو پرہیزگار ہے۔

مجذوب کی صحبت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مجذوب بے پھل درخت ہے ان سے روحانی فیض جاری نہیں ہوتا دنیاوی کام ہو جاتے ہیں ان کی صحبت کی ممانعت ہے۔ بعض اوقات مجذوب کی توجہ سے آدمی مجذوب ہو جاتا ہے مجذوبیت بزرگی نہیں اگر یہ اتنی بڑی بزرگی ہوتی تو پیغمبر بھی مجذوب ہوتے۔

خواہش کی عبادت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ خواہش نفس کی عبادت کفر ہے۔ عبادت صرف رضائے الٰہی کیلئے ہونی چاہیے۔ ابلیس نے خواہش کی عبادت کی جو کسی کام نہ آئی۔

فساد:

حضرت روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ فساد ابلیس کی طرف سے ہے قرآن کریم میں ہے کہ (ترجمہ) اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں۔ سورۃ البقرہ پارہ اول انبیاء اولیاء کی حیات اور وصال کے بعد ابلیس فساد پھیلاتا ہے انہیں کے گروہ سے اپنے آدمی چن لیتا ہے

ابلیس کا اس میں مقصد یہ ہے کہ یہ ہدایت کے گروہ کو نقصان سے منتشر کر دے لیکن اس ہدایت کے گروہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور فساد کرنے والے لوگ آخر ختم ہو جاتے ہیں۔

حضرت روحی فداہ نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے مروان کو کاتب وحی کا عہدہ دیا جب سورۃ العمران نازل ہوئی تو اس نے آل عمران کی جگہ آل مروان لکھا تا کہ میری عظمت قائم ہو جائے حضور نبی کریم ﷺ اس کے اس فعل سے بہت ناراض ہوئے اور اس کو مدینہ سے پچاس میل دور رہنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں پچاس میل اور دور رہنے کا حکم دیا۔ خلیفہ دوئم نے اپنے دور خلافت میں پچاس میل اور دور کر دیا۔

خلیفہ سوئم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مروان اب تو بوڑھا ہو چکا ہے کیا فساد پھیلائے گا۔ آپ بہت رحمدل تھے آپ نے مروان کو مدینہ شریف میں آنے کی اجازت دے دی مروان نے مدینہ میں داخل ہوتے ہی فتنہ پھیلانا شروع کر دیا مروان ہی کے فتنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور مسلمانوں میں نا اتفاقی پیدا ہوئی۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ دادا حضرت کے ہاں گارڈن ٹاؤن میں عرس تھا رات کو محفل سماع کے بعد دو خلفاء کسی معاملہ میں لڑ پڑے ایک خلیفہ صاحب ادبا خاموش رہے دوسرے خلیفہ صاحب ان کو برا بھلا کہتے رہے ادب کا لحاظ نہ کیا۔ یہاں تک کہ دادا حضرت نے بھی ان کی بات سن لی آپ باہر تشریف لائے زیادتی کرنے والے خلیفہ کو فوراً دربار سے نکل جانے کا حکم دیا آپ نے فرمایا کہ تم نے فتنہ کھڑا کیا ہے تمہیں لائق نہیں کہ یہاں دربار میں رہو اسی وقت آدھی رات کو ان خلیفہ کو دربار سے نکال دیا گیا۔

درویش کے غلط ارادے پر گرفت:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ درویش کے قلب میں غلط ارادہ پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ گرفت کر لیتے ہیں عرب میں ایک بزرگ تھے ان کو ایک تاجر امانت کے طور پر لونڈی دے گیا۔ لونڈی بہت حسین تھی تاجر نے کہا کہ جب میں واپس آؤں گا اسے لے لوں گا۔ ایک دن اس بزرگ نے لونڈی کو دیکھا تو دل میں فتور پیدا ہو گیا اسی وقت اللہ تعالیٰ نے منصب ولایت ان سے چھین لیا وہ بزرگ اپنے پیر کے پاس گئے تمام احوال عرض کیا ان پیر صاحب نے فرمایا تم حضرت ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس چلے جاؤ اور ان سے دعا کرواؤ ان کی دعا سے

تمہاری خطا معاف ہو جائے گی۔

وہ بزرگ حضرت ذولنون کی درگاہ میں پہنچے اور احوال عرض کیا آپ نے دعا فرمائی اس بزرگ کی خطا معاف ہوگئی پھر اس بزرگ نے حضرت ذولنون سے پوچھا کہ لال پانی کی صراحی اور لڑکا آپ اپنے ساتھ کیوں رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص مجھے امانت دار سمجھ کر لونڈی نہ رکھ دے پھر فرمایا کہ اس صراحی میں پانی لال رنگ کا ہے اور یہ لڑکا میرا بھانجا ہے۔

ہمہ اوست:

حضرت روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ اپنے مریدوں کو ہمہ اوست یعنی سب کچھ اللہ کی ذات ہے مسئلہ سمجھا رہے تھے ان بزرگ کا ایک مرید مسئلہ سن کر اس پر عمل پیرا ہوا وہ مرید کہیں جا رہا تھا۔ سامنے سے ایک ہاتھی آ رہا تھا اور ہاتھی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے اس مرید سے کہنا شروع کیا کہ راستے سے ہٹ جا یہ ہاتھی شریر ہے کہیں ہلاک نہ کر دے اس مرید نے کوئی پروانہ کی وہ سمجھا کہ جب پیر صاحب نے سمجھا دیا ہے کہ ہمہ اوست (سب کچھ وہی ہے) بس جو ہوگا قدرت سے ہوگا۔

جب ہاتھی اس مرید کے پاس آیا اس ہاتھی نے سونڈ سے مرید کو اٹھا کر دور پھینک دیا مرید مرنے سے تو بچ گیا لیکن اس کو چوٹیں بہت آئیں جب حالت سنبھلی تو اپنے پیر کے پاس گیا اور عرض کی آپ کے ہمہ اوست کے مسئلہ نے میری ہڈیاں توڑ دیں ہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ہاتھی پر جو آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے تجھے خبردار کر دیا تھا کہ ہاتھی کے آگے سے ہٹ جا اس آدمی کو ہمہ اوست کے مسئلے میں کیوں نہیں لایا یہ تیری اپنی ناقص عقل کا نتیجہ ہے۔

علماء سے گفتگو نہیں کی:

ننکانہ صاحب میں ایک بار کچھ منکرین علماء آپ سے بحث کرنے آ گئے۔ انہوں نے بہت سے مسائل کئے آپ بالکل خاموش رہے وہ آپ کے گروہ کو گمراہ کہتے رہے اور چلے گئے۔ کچھ مریدوں نے عرض کی کہ حضرت آپ نے کچھ جواب نہ دیا آپ نے جواب دیا میں اپنی طرف سے نہیں بولتا جب اللہ تعالیٰ بلوائے تو بولتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دینا چاہتا ہوگا۔

وہابیت بھاگ رہی ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے وہابیت بھاگ رہی ہے دوسری جگہوں سے بھی وہابیت ختم ہو جائے گی سعودی حکومت پر بھی انقلاب آئے

گا وہاں تبدیلی ہوگی۔

اصلاح مرید:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پیر بھائی جناب امیر الدین شاہ صاحب جن کو اجازت وخلافت تھی انہوں نے حضرت قبلہ سے عرض کی کہ میرے مرید اصلاح نہیں پکڑتے ان میں کوئی روحانی تبدیلی نہیں آتی حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ مرید میں کوئی خرابی ہو تو پیر کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے پیر کے اثرات خود مریدوں میں منتقل ہو جائیں گے درخت کی خوبی پھلوں پر کھلتی ہے۔

مصیبت:

فرمایا بعض اوقات جو مصیبت آتی ہے چھوٹی مصیبت بڑی مصیبت کا ازالہ ہو جاتی ہے۔

خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار پر تبصرہ:

ایک شخص نے حضرت قبلہ سے عرض کی کہ خواجہ فرید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک شعر ہے۔

اتھ میں مٹھڑی نت جان بہ لب
سوہنڑاں خوش وسدا وچ ملک عرب

اس شخص نے عرض کی اس شعر سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب حضور نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر نہیں سمجھتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ خواجہ صاحب کے ابتدائی حالات کا کلام ہے جب عشق کی ابتداء تھی جب محبوب کو پالیا پھر آپ نے یہ کلام کہا۔

خلقت کوں جیندی گول اے
ہر دم فرید دے کول اے

استقامت حق:

آپ روحی فداہ کے پاس جماعت اسلامی کا ایک امیر آیا آپ روحی فداہ سے عرض کیا حضرت آپ سڑکوں پر نکلیں جلسے جلوس میں شرکت کریں۔آپ روحی فداہ نے فرمایا ایک ہی صوفی (امام حسین) نکلے تھے تم لوگ ہی ان کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ہم بھی نکلے تو سر دے دیں گے مگر تم اب بھی ساتھ چھوڑ جاؤ گے۔ہم کونے میں بیٹھ کر وہ کام کریں گے جو تم سڑکوں پر نکل کر بھی نہیں کر سکتے۔

پیر سپاہی:

حضرت قبلہ روحی فداہ سے پیر سپاہی کی مقبولیت کے بارے میں پوچھا گیا حضرت قبلہ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ وقتی استدراج غالب ہے۔اس لئے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔تھوڑا عرصہ بعد استدراج ختم ہو جائے گا پھر اسے کوئی نہیں پوچھے گا۔پیر سپاہی کا انجام ایسا ہی ہوا کہ واقعی اسے کوئی پوچھتا نہ تھا۔

قدرت کاملہ:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ سب سے بڑی قدرت یعنی قدرت کاملہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا کر دوبارہ لکھ سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے حکموں پر قادر ہیں۔تقدیر پر قادر ہونا اس بڑی طاقت کا نام ہے۔فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں اپنی روح پھونکی اور حضرت آدم علیہ اٹھ بیٹھے تو آپ کو چھینک آئی اور آپ کی ناک سے ایک لعاب نکلا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس لعاب کو جنت میں ایک سیب کے درخت کی جڑ میں ڈال دو پھر وقت گزرنے پر اس سیب کے پودے کو جو پھل لگے ان پھلوں سے ایک سیب حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم خداوندی حضرت بی بی مریم کے پاس لائے اسے کھانے سے آپؑ حاملہ ہو گئیں۔

نماز:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا اس دور میں کچھ پیر لوگ اپنے مریدوں کو نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔فرمایا حضورؐ کے پاس ایک قبیلہ آیا اس نے اس شرط پر اسلام اختیار کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس دین میں نماز نہیں اس میں خیر نہیں۔ ان کی یہ شرط منظور نہ فرمائی آخر اس قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا اور نماز اختیار کی۔

فرمایا ہمارے سیدنا عبدالحئی قدس اللہ سرہ العزیز کا ارشاد سیرۃ فخر العارفین میں درج ہے کہ فرض عبادات ترک کر کے نفلی عبادات کرنا ایسا ہے کہ جیسے عورت کے پیٹ میں حیض اکٹھا ہو رہا ہو جس کا کچھ معلوم نہیں کہ حمل ہے یا حیض۔ایک بار فرمایا جس کا سر اللہ کے آگے نہیں جھکتا اس سے ہمارا کیا واسطہ۔

ایک بار آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آتے ہی کہا (اسی نہ نیتی اے نہ قضا کیتی اے) حضرت قبلہ روحی نے فرمایا ابلیس بھی جب سے راندہ درگاہ ہوا ہے نہ اس نے نیت کی نہ اس کی قضا ہوئی ہے۔

تبلیغ زندہ بزرگوں کا کام ہے:

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا کہ جب بزرگ لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں تو تبلیغ رک جاتی ہے۔ یہ زندہ بزرگوں کا کام ہے۔ لوگوں کو مزارات سے دنیاوی و روحانی فیض پہنچتا ہے جب اہل مزارات دین کے فیض کے لئے کسی سائل پر کرم کرتے ہیں تو زندہ بزرگ کے پاس بھیج دیتے ہیں آپ کے ایک مرید سعید میاں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمت اللہ علیہ کے اولاد میں سے تھے وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے راہبر کی ضرورت تھی میں بابا صاحب کے مزار پاک پتن شریف میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ مجھے کامل پیر ملائیں میں نے خواب دیکھا کہ بابا صاحب مجھے فرما رہے ہیں ان سے مرید ہو جاؤ۔ وہ شکل میں نے دیکھ لی کچھ مہینوں بعد حضرت قبلہ اپنے مریدوں کے ہمراہ شجاع آباد تشریف لائے تو میں بھی ان کا سن کر زیارت کے لئے گیا میں نے حضرت قبلہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں اور فوراً مرید ہو گیا۔

محمد اسلم جج صاحب بھی بیان کرتے تھے کہ میں حضرت شہباز قلندر کے دربار پر حاضری دیا کرتا تھا کہ کامل ولی مل جائے چند ماہ ہی ہوئے تھے کہ میں حضرت قبلہ سے بیعت ہو گیا آپ کے ایک مرید سید صفدر حسین شاہ جو اولاد حضرت ابوالفتح دریا قدس اللہ سرہ العزیز مؤ مبارک رحیم یار خان بیان کرتے ہیں کہ میں جب مرید ہوا اپنے کنبہ کو بھی مرید ہونے کو کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم آل رسولؐ ہیں اور پیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں کیا ضرورت پڑی کہ کسی کے مرید ہوں۔ تو میرے کنبہ کے ایک فرد نے خواب میں دیکھا کہ سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ اوچ شریف فرما رہے ہیں کہ تم احمد میاں کے مرید کیوں نہیں ہو جاتے وہ تو کافروں کو مسلمان کرتے ہیں۔

حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا فیض کے لئے بیعت ہونا لازمی ہے بیعت کے بغیر فیض نہیں ملتا کسی ولی کا بیٹا بھی مرید نہ ہو تو وہ فیض سے محروم ہو جاتا ہے۔

پسر نوح بابداں نشست خاندان بنوتش ختم شود
سگ اصحاب کہف بانیکاں گرفت مردم شود

کلام شیخ سعدی شیرازیؒ

راہنمائے اولیاءؒ کے اقوال حسنہ

دل اللہ کے نور سے پاک ہوتا ہے اور جسم پانی سے۔

جس کا ظاہر ناپاک ہے اس کا باطن بھی ناپاک ہے۔

بے عمل عالم جاہل درویش دونوں جہنم کے دروازے پر کھڑے ہیں۔

دل اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پیدا کیا ہے۔

نبوت اور ولایت انتخاب ہے کسب نہیں۔

پارس لوہے کو سونا بنادیتا ہے بانس کو نہیں۔

ولایت ظل نبوت ہے۔ نبی کا نائب ولی ہے۔

کوئی نبی مجذوب اور شاعر نہیں ہوا۔

نبی کو اپنی نبوت اور ولی کو اپنی ولایت میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ نبوت کا دعویٰ ہے ولی دعویٰ ولایت نہیں کرسکتا۔

بڑا خوش نصیب ہے وہ امیر جو درویش کے دروازہ پر جھکے بڑا بدنصیب ہے وہ درویش جو امیر کے دروازے پر جھکے۔

لحد میں یارب روشنی کے لئے سامان لایا ہوں دُنیا میں تیرے محبوب پہ ایمان لایا ہوں۔

درخت کی خوبی اس کے پھلوں پر کھلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبوت وولایت کو شجر سے تشبیہہ دی ہے۔

معرفت خداوندی کے بغیر مسائل حل نہیں ہوتے۔

بے ادبی اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

کبر اللہ تعالیٰ کا لباس ہے۔

کلمہ حجاب قلب توڑ دیتا ہے۔

ولایت سینے کی پیدائش ہے۔

عشق کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

عشق کی پیدائش قلبوں میں ہوتی ہے۔

عبادت سے قلب پاک نہیں ہوتا۔
محبوب کی پوجا کی جاتی ہے۔
غضب اور رحمت اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی عبادت پر غضب کیا وہ عبادت ناپاک ہوگئی۔
شیطان بھی اپنے نبی ولی بناتا ہے۔
ادب شیطان کی گردن پر تلوار ہے۔
انبیاء علیہم اجمعین کی تمام زندگی آزمائش میں گذری۔
اسلام غریبوں میں اُٹھا اور غریبوں میں ہی رہے گا۔
اللہ تعالیٰ جس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اس کی مدد نہیں کرتے۔
ولایت کی مثال نبوت سے دی جائے گی نہ کہ بتوں سے۔
تبلیغ سخت مشکل کام ہے ورنہ کروڑوں مخلوق میں ایک نبی نہ آتا ہر بستی میں ایک نبی آتا۔

اللہ تعالیٰ اسلام میں سبز باغ نہیں دکھاتے۔
آزمائش اس لئے ہے کہ نفس سرکش نہ ہو جائے۔
عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق سے اعمال کی بنیاد رکھ۔
اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو مصیبت میں اس لئے رکھا ہے کہ ناپاک لوگ اس میں ہاتھ نہ ڈال سکیں مرنے کے بعد مرید کو علم ہوتا ہے کہ پیر کیا چیز ہے۔
اللہ تعالیٰ جسے اپنے سے دور کرتے ہیں اس کو دولت و دنیا میں غرق کر دیتے ہیں۔
ترک دنیا یہ ہے کہ علائق دنیا سے علیحدہ ہو جائے۔
نبوت پر جس نے سب سے پہلے تنقید کی وہ ابلیس ہے۔
چودھویں صدی کے منکرین نے ادب کا نام شرک اور بے ادبی کا نام توحید رکھ دیا ہے۔
دولت اور عورت سے ایمان تو خریدا جا سکتا ہے دیا نہیں جا سکتا۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں جھکتا اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔
اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بغیر شیخ کی پہچان مشکل ہے یعنی اللہ کو پانے کے بعد پیر کی

پہچان ہوتی ہے۔

ولایت دلوں کو نبوت کا فیض دیتی ہے۔

نور نسبت سے دلوں میں انقلاب پیدا کیا جاتا ہے۔

مردہ دل نسبت سے زندہ ہو جاتے ہیں۔

نسبت ہی اللہ کی رسی ہے۔

ولایت قرآن ناطق ہے۔

نبوت و ولایت ایک منصب ہے۔

جس منصب کو اختیار نہیں وہ منصب ہی نہیں۔

قانون پڑھنے سے ولی نہیں ہوسکتا۔

امام کے لئے معتقد ہونا شرط ہے۔

نبی اور ولی اللہ کے خزانچی ہیں۔

جو کلمہ پڑھاتا ہے وہ خزانہ بھی دیتا ہے۔

کلمہ پڑھانا نبوت اور ولایت کا کام ہے۔

بادشاہ کے خانگی معاملات میں انتظام کرنے والے خواجہ سرا کہلاتے ہیں۔

عبادت وریاضت مزدوری ہے جنت اور دوزخ صلہ ہے۔

مزدور کو صلہ مل جائے گا دوست نہیں بنے گا۔

ذکر قلبی وہ عبادت ہے جسے فرشتے نہیں لکھتے۔

شہیدوں کی ارواح فرشتے نہیں قبض کرتے۔

رہبر کو دیکھتے دیکھتے انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔

خزانہ خزانہ کہنے سے خزانہ نہیں ملتا خزانچی سے خزانہ ملے گا۔

ایک ترازو میں ہر ایک کو تولا نہیں جاسکتا۔

مجذوب لوگ بے پھل درخت ہیں جو اپنا وزن بھی نہیں اٹھا سکتے۔

آگ میل کو کھا جاتی ہے۔

لوہا آگ میں ڈالنے سے آگ ہو جاتا ہے۔

روح اللہ کے نور میں فنا ہو کر نور ہو جاتی ہے۔

بت پرست اور نفس پرست دونوں غیر اللہ پرست ہیں۔

ایک نفس کی پوجا ستر شیاطین کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ بال بچے نہیں رکھتا۔ دوست رکھتا ہے۔

قلب سے جنت نکل جائے فصل بندگی پورا ہو جاتا ہے۔

دجال کیساتھ امیر لوگ اور عالم لوگ ملحق ہوں گے۔

دولت مند آدمی اور بہت بڑے عالم کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔

گستاخی اور بے ادبی ابلیس کا فعل ہے۔

وصال کے بعد انبیاء اولیاء زندگی سے زیادہ قربت خداوندی میں ہوتے ہیں۔

کام تو اللہ خود کرتا ہے نام بندے کا کرتا ہے۔

ایمان کی تکمیل عشق اور عشق کی تکمیل رضا سے ہوتی ہے۔

نبوت اور ولایت نہ کسی کے علم کے محتاج ہیں اور نہ کسی کی دولت کے۔

اللہ تعالیٰ نے ذات اور قبیلے بنائے مخلوق کی آپس کی پہچان کے لئے اور انبیاء اولیاء بنائے اپنی پہچان کیلئے۔

ہمارا ایک دن کا مرید آج کل کے پیروں سے بدرجہا افضل ہے۔ ہم جن کو مرید کر رہے ہیں بڑھاپے تک پہنچتے پہنچتے برگزیدہ ہو جائیں گے۔

پہلو بدلنے والا آدمی ناقص ہے۔

جو قوم آپس میں جھگڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس قوم کی مدد نہیں کرتے۔

جو قلب راز دار نہ ہو اس کو راز نہیں دیا جاتا۔

راہ طریقت ذریعہ نجات ہے۔ ذریعہ معاش نہیں۔

روح کو اللہ کی معرفت ہے اور روح سے ہی پرسش اعمال ہے۔

جو شخص دنیا فریب سے کماتا ہے اس کے دین میں بھی فریب ہے۔

مرید کی غلاظت پیر کی طرف دوڑتی ہے، پیر کو اپنی صفائی بھی کرنی پڑتی ہے جیسے برتن صافی سے صاف کیا جاتا ہے اس برتن کی میل صافی کو بھی لگ جاتی ہے پھر صافی کو صاف کرنا پڑتا ہے۔

کرامات

حضرت قبلہ روحی فداہ سے بے شمار کشف و کرامات کا اظہار ہوا اگر لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے اس لئے چند واقعات درج کیے جاتے ہیں۔

آپ کی محفل میں نزول بزرگان دین:

حضرت قبلہ روحی فداہ سکھر شریف میں اپنے حضرت سیدنا دادا حضور کا عرس شریف کرا رہے تھے کہ محفل سماع میں ایک حکیم بابا عبدالکریم صاحب جن کی عمر تقریباً 80 سال تھی اس نے دیکھا کہ مقام محفل سماع کے اوپر چھت جواہرات اور ہیروں کی ہے اور اوپر سے سفید گھوڑوں پر سفید لباس میں بزرگان دین تشریف لا رہے ہیں زمین پر اترنے کے ساتھ گھوڑے غائب ہو جاتے تھے اور وہ بزرگان دین محفل میں داخل ہونے کے ساتھ غائب ہو جاتے تھے۔ محفل سماع کے اختتام پر حکیم صاحب نے حضور قبلہ روحی فداہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے ایسے دیکھا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم خوش نصیب ہو اور تیری عقیدت خوب ہے کہ تم نے ظاہر آنکھوں سے دیکھ لیا ہے یہ ہماری محفلوں میں ہمارے سلسلہ عالیہ کے پیران عظام تشریف لاتے ہیں۔

روح نے حکم دیا:

صوفی محمد نواز صاحب چک عباس نے فرمایا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ چارپائی پر سو رہے تھے اور میں آپ کی چارپائی کے ساتھ سو رہا تھا۔ اسی عالم میں مجھے خواب آیا کہ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ محمد نواز ہمارے پاؤں دباؤ اور نماز کے وقت پر ہمیں جگا دینا۔ میں اٹھ گیا اور ادب کی وجہ سے پاؤں نہ دبائے کہیں نیند خراب نہ ہو جائے پھر میں سو گیا۔ حضرت قبلہ روحی فداہ اٹھ گئے اور فرمایا کہ بھائی اٹھو نماز کا وقت جا رہا ہے ہم نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ جماعت ہو چکی تھی۔ واپسی پر میں نے اپنی خواب حضور کو عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری روح نے تم کو بتا دیا تھا مگر تم نے عمل نہیں کیا۔

قطعہ "تاریخ ارتحال" شاہ عالم فرید وقت
حضرت پیر احمد میاں صاحب

نور اللہ مرقدہ قدس اللہ سرہ العزیز

راہ نمائے عظیم نادر روزگار نجم بخت
پیر پیراں رئیس الاولیاء نقیب وقت

ناخدائے بحر عرفان زینت بزم شہود
ساقئے مے خانہ تسلیم و رضا نجیب وقت

ماہ رمضان روز ہفتہ کر گئے پرواز شوق
عالم! مکاں سے سوئے لامکاں ھادی وقت

رحمان پور میں ہے "مظہر تجلیات" روضہ پاک
شاہ عالم احمد میاں! فرید وقت

آہ حضرت پیر احمد میاں راہنمائے اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز

معصیت کے دور میں اک نجم ثاقب تھا عیاں ۔۔۔ جس کی ضو سے جگمگائے عاصیوں کے دل و جاں

آہ ماہِ منور آہ! وہ ماہِ منیر ۔۔۔ چھپ گیا وہ چاند رخشندہ تھا جس سے اک جہاں

وہ عظیم الشان انسان رازِ وحدت کا امیں ۔۔۔ چار سو چشمے ہیں جس کے فیضِ رحمت کے رواں

شہنشاہِ صوفیا! راہِ طریقت کا امام ۔۔۔ ناطقِ قرآں، حق آگاہ، خلق سوختاں

عاشقِ حسن علی پروردۂ نور نبیؐ ۔۔۔ ابو العلائی قادری چشتی ولی احمد میاں

حسن میں جس کے ہیں پوشیدہ نظارے طور کے ۔۔۔ جس نے دی مردہ دلوں کو کلمہ گوئی کی زباں

جس کے جلووں میں نظر آیا جمالِ کبریا ۔۔۔ جس کی نظروں سے ملا بندوں کو وحدت کا نشاں

جس کی رحمت نے بدل ڈالے سیاہ بختوں کے بخت ۔۔۔ مجرموں نے جس کے دروازہ سے پائی اماں

مے کدہ میں جس کے بٹتے ہیں پیالے نور کے ۔۔۔ آستاں پر جس کے ہوتا ہے خدائی کا گماں

عاصیوں کو آشنائے رازِ یزداں کر دیا ۔۔۔ ہو فصیح تر اور کیا تیری کرامت کا بیاں

تھے ابھی تازہ "ملک صاحب" کی مجبوری کے زخم ۔۔۔ آپ بھی داغِ جدائی دے گئے احمد میاں

چشمِ بینا سے ہے پوشیدہ سخ زیبا مگر ۔۔۔ دل کی ہر دھڑکن سے وابستہ ہے تیری داستاں

زندگی بھر غم جدائی کا تیری تڑپائے گا ۔۔۔ دکھ ہر ایک موسم میں ہوگا تیری یادوں کا جہاں

تیری تربت پر برستی ہیں گھٹائیں نور کی ۔۔۔ مہ جبیں مصباحِ دیں عرش آشیاں احمد میاں

مسند آرا ہے نیابت میں تیرا نورِ نظر ۔۔۔ صاحب عزیز الرحمٰن جس کا عرف ہے "گاگا میاں"

جانشینِ بے ریا و دلکش ادا حسن وفا ۔۔۔ مہتاب عبدالحق! لختِ جگر احمد میاں

آسمانِ معرفت پر "بابا حضرت" کی طرح ۔۔۔ چمکو ستاروں کی طرح صاحب عزیز الرحمٰن میاں

ناصر محمود محسن اتقیا کامل ولی ۔۔۔ خلد میں بھی ساتھ ہیں تیرے "فضل احمد میاں"

عالمِ برزخ میں ظاہر قربِ روحی ہے عجب ۔۔۔ ملک فضل احمد میاں بادل جناب احمد میاں

واضح رہے کہ مولائی سیدی حضرت راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا پیر احمد میاں شاہ قدس سرہ العزیز کو حضرت پیران عظام سے سات سلاسل شریفہ میں مرید کرنے کی اجازت تھی لیکن آپ سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ ہی میں بیعت فرماتے تھے اور مریدین کو شجرہ قادریہ شریف مرحمت فرماتے تھے۔ جن سلاسل میں بیعت کرنے کی اجازت سیرت فخر العارفین میں تفصیل سے درج ہے یہاں صرف نام شریف تعارف کے لئے درج کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ قادریہ شریف

۲۔ چشتیہ صابریہ قدوسیہ

۳۔ قادریہ رزاقیہ

۴۔ نقشبندیہ ابوالعلائیہ

۵۔ چشتیہ قلندریہ

۶۔ فردوسیہ

۷۔ چشتیہ نظامیہ قدوسیہ

شجرہ قادریہ

اب بھی جو رہے پیاسا یہ اس کا مقدر ہے
تم نے تو بہا دی ہیں نہریں مئے عرفان کی

ہوالشکور الله ہوالھادی

شجرہ طیبۃ

اصلھا ثابت

وفرعھا فی السمآء

بسم اللہ الرحمن الرحیمO

اللھم صلی علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی الہ واصحابہ
واھل بیتہ و بارک وسلمOالحمدللہ رب العالمین الرحمن الرحیم
ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایک نستعین O اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والاضالینOامین

اشد ان لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان سیدنا ومولانا محمد عبدہ و رسولہ

الٰھی بحرمت راز و نیاز راہنمائے اولیاء مظہر نور خدا حضرت پیر احمد میاں شاہ قدس اللہ سرہ العزیز
(یکم رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ رحمان پور شریف رحیم یار خان)

الٰھی بحرمت راز و نیاز امام اولیاء حضرت سیدنا حادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز
(۲۶ رجب المرجب کانپور شریف)

الٰھی بحرمت راز و نیاز رئیس العارفین تاج السالکین امیر الصابرین سید الشاکرین حضرت مولانا شاہ محمد عبدالشکور قدس اللہ سرہ العزیز (۱۶، ۱۷ ذی الحجہ گارڈن ٹاؤن لاہور)

الٰھی بحرمت راز و نیاز سراج السالکین سلطان العاشقین حضرت شاہ نبی رضا قدس اللہ سرہ العزیز
(۲۳ ربی الثانی لکھنؤ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز فخر العارفین والعاشقین قطب عالم حضرت شاہ عبدالحیؒ قدس اللہ سرہ العزیز۔

(۱۷ ذوالحجۃ ۱۳۳۹ھ موضع مرزا کھیل شریف چٹا گانگ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز سلطان العارفین والعاشقین وارث علوم العین الفانی فی ذات سبحان حضرت شاہ مخلص الرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۲ ذی القعدہ ۱۳۰۲ھ موضع مرزا کھیل شریف چٹا گانگ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز قطب العارفین سلطان الواثلین المسمی باسم المسعود نائب النبی وارث علوم المرتضوی حضرت شاہ امداد علی قدس اللہ سرہ العزیز

(۶ ذی القعدہ ۱۳۰۴ھ محلہ قاضی دلی بھاگل پور)

الٰھی بحرمت راز و نیاز موحدین محبوب ربانی حضرت شاہ محمد مہندی الفاروقی القادری قدس اللہ سرہ العزیز (۶ جمادی الاول ۱۲۸۷ھ محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز عاشق رسول الثقلین متبول کونین وسیلتنا فی الدارین حضرت شاہ مظہر حسین قدس اللہ سرہ العزیز (۱۳ ربی الثانی محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز سلطان المعرفت حضرت مخدوم شاہ حسن دوست المقلب بشاہ فرحت اللہ قدس الہ سرہ العزیز (۹ شعبان ۱۲۲۶ھ محلہ کریم چک چھپرہ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت مولانا مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۸ ربیع الاول ۱۲۲۲ھ محلہ خواجہ کلاں گھاٹ شہر پٹنہ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز امام العارفین سلطان الواصلین حضرت مخدوم شاہ منعم پاکباز قدس اللہ سرہ العزیز (۱۲ رجب ۱۱۸۵ھ محلہ متین گیٹ شہر پٹنہ)

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید خلیل الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۹ ذی القعدہ قصبہ باڑہ ضلع بہار)

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید جعفر قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۳ ربی الاول قصبہ باڑہ ضلع بہار)

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت سید اہل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری شہر بہار شریف)

الٰھی بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۴محرم محلہ نئی سرائے موصوم گڑھ باغ بارہ دری)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت میر تقی الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمود قدس اللہ سرہ العزیز

(محلہ بارہ دری بہار شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید فضل اللہ عرف سید گسائین قدس اللہ سرہ العزیز

(۵جمادی الثانی بارہ دری بہار شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ قطب الدین بینائی دل قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۵شعبان ۹۲۵ھ محلہ حسن پورہ عقب قید خانہ جونپور)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ نجم الدین قدس اللہ سرہ العزیز

(۳۰ذوالحجہ قصبہ تالچہ متصل گھاٹی ۹ نہر صوبہ مالوہ)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید مبارک غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۳ربیع الثانی ۶۲۲ھ شرق حوض شمسی دہلی)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز (دہلی)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

(جمعہ غرہ محرم ۶۳۲ھ بغداد شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز (شب جمعہ ۹ یا ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بغداد شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز ابوسعید ابن مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۵محرم الحرام ۵۱۳ھ بغداد شریف)

الٰہی ۔بحرمت راز و نیاز حضرت ابوالحسن علی الھنکاری الحریزی قدس اللہ سرہ العزیز

(۴محرم الحرام ۴۸۶ھ)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **ابو یوسف طرطوسی** قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۵ ربیع الاول ۴۰۷ھ)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **شیخ عبدالعزیز یمنی** قدس اللہ سرہ العزیز

(۴ یا ۱۰ ذی القعدہ ۴۴۷ھ)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **شیخ رحیم الدین عیاض** قدس اللہ سرہ العزیز

(محرم یا ۳ ربیع الاول ۳۸۷ھ)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **شیخ ابوبکر شبلی** قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ یا ۳۳۲ھ ہجری بغداد شریف)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الطائفہ **شیخ جنید بغدادی** قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۶ رجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ بغداد شریف)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **شیخ سری سقطی** قدس الہ سرہ العزیز

(۳ رمضان ۲۵۳ھ بغداد شریف)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **معروف کرخی** قدس اللہ سرہ العزیز

(۲۰ محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد شریف)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام **علی بن موسیٰ رضا** علیہ السلام

(۹ صفر ۲۳۷ھ مشہد مقدس)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام

(۱۵ رجب ۱۸۳ھ کاظمین شریف)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت **سیدنا جعفر صادق** علیہ السلام

(۱۸ رجب المرجب ۱۸۲ھ جنت البقیع)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدنا امام **محمد باقر** علیہ السلام

(۱۰ ذی الحجہ ۱۱۰ھ جنت البقیع)

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الساجدین **امام زین العابدین** علیہ السلام

(۸ محرم ۹۴ھ ۔۔ البقیع)

الٰہی بحرمت راز و نیاز قرۃ العینی رسول الثقلین سیدنا امام حسین علیہ السلام

(۱۰ محرم ۶۱ھ میدان کربلا)

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب مظہر العجائب مولانا و مولانا الکل سیدنا علی علیہ السلام (۲۱ رمضان المبارک ۴۱ھ نجف اشرف)

الٰہی بحرمت راز و نیاز سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت العالمین سید الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین او ادنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم

(۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ طیبہ)

تائبا علی یداضعف عباد الله القوی الشیخ

قادری چشتی ابو العلائی جهانگیری شکوری عفی الله عنه فلقّنته

کلمته التوحید والتوبه والا تابته الی الله تعالی و امتثال اوامده

ولاحتناب عن نواهیه اللهم وفته لمد ضیاتك و ثبت اقدامه علی

طاعتك واحفظه عن الشرك و المعاصی واختم له بالایمان

والاسلام واحشده فی زهلة مشائخنا العظام بحرمت بیك

ورسولك شفیع الانام وصلی الله علی واله واهل بیته وازواجه و

ذریاته اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمینo

شجرہ طیبہ سلسلہ قادری (منظوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد جناب کبریا کے واسطے — تحفہ صلوات حبیب کبریا کے واسطے

پڑھ تحیہ اہل بیت اور چار یاروں کی ضرور — پھر ادب سے ہاتھ اٹھا اپنے دعا کے واسطے

راہنمائے راہ عرفان اور گنج معرفت — حضرت پیر احمد شاہ مظہر نور خدا کے واسطے

شمع راہ ہدایت عارفان را دستگیر — اوس شاہ ہادی علی شاہ پیر ہدا کے واسطے

آفتاب دین و ملت حضرت عبدالشکور — مہتاب صبر و تسلیم و رضا کے واسطے

ہو دعا قبول میری صدقہ لا تخلو — قبلہ دیں کعبہ ایماں رضا کے واسطے

مردہ دل کو زندہ کر دے اے خداوند کریم — قطب وقت عبدالحیٰ قبلہ نما کے واسطے

مجھ کو اپنی بارگاہ احدیت میں کر قبول — مخلص الرحمان شاہ دلربا کے واسطے

کر مدد میری خدایا ہر گھڑی ہر حال میں — شاہ امداد علی بحر عطا کے واسطے

مجھ کو اپنے ذکر و فکر و شغل میں مشغول رکھ — شہ محمد مہدی نور الہدیٰ کے واسطے

نور کا تیرے ظہور ہو دل میں میرے اے خدا — حضرت مظہر حسین حاجت روا کے واسطے

فرحت دے مجھے یا رب نہ ہو وے فکر غیر — فرحت اللہ شاہ دین شمس الضحیٰ کے واسطے

حسن و خوبی سے خدایا میرے دل کو کر حسین — حسن علی شاہ حسن ابر سخا کے واسطے

نعمت دارین سے کر یا الٰہی سرفراز — شاہ منعم پاک باز اتقیا کے واسطے

رکھ شریعت اور طریقت میں مجھے ثابت قدم — شاہ خلیل الدین سیدمہ لقا کے واسطے

نفس کی روباہ بازی سے خلاصی دے مجھے — میر سید جعفر بدر الدجیٰ کے واسطے

دور کر مجھ سے خودی اور اہل دل کر دے مجھے — سید اہل اللہ میر اہل صفا کے واسطے

نظم کر میری قبول اے بادشاہ دو جہاں — شہ نظام الدین سید بے ریا کے واسطے

شہ تقی الدین کا صدقہ مجھے کر متقی — شہ نصیر الدین سید بے بہا کے واسطے

سید محمود و سید میر فضل اللہ شاہ   شاہ قطب الدین دُرِدرج فنا کے واسطے
شاہ نجم الدین اور سید مبارک غزنوی   شاہ نظام الدین سید ثانیا کے واسطے
غنچہ دل کو کھلا میرے الہ العالمین   شہ شہاب الدین صاحب پر ضیا کے واسطے
قادر مطلق بس اپنا مجھ پر کر لطف و کرم   قادر جیلاں قطب الاولیاء کے واسطے
از برائے بو سعید و بو الحسن یا ذوالجلال   رحم کر بو یوسف رحمت نما کے واسطے
مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کر دے اے خدا   حضرت عبدالعزیز الفت رسا کے واسطے
شہ رحیم الدین و شہ بو بکر شبلی کا طفیل   فضل کر حضرت جنید پیشوا کے واسطے
شہ سری سقطی و شہ معروف کرخی کا طفیل   شہ امام الدین علی موسیٰ رضا کے واسطے
موسیٰ کاظم کا صدقہ علم و عمل و حلم دے   جعفر و باقر شہ زین العبا علیہ السلام کے واسطے
راہ میں تیری رہوں ثابت قدم اے بے نیاز   صبر دے مجھ کو شہید کربلا کے واسطے
معرفت کے نور سے دل کو مرے معمور کر   پیشوائے دین علی مشکل کشا کے واسطے
یاالٰہی میرے عصیاں مجھ کو شرماتے ہیں اب   بخش دے مجھے کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
عشق دے مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا الٰہ العالمین   سیدہ معصومہ حضرت فاطمہؓ کے واسطے
یہ نیا تحفہ سخاوت شاہ کا مقبول ہو   انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

سلسلہ جہانگیریہ کے اوراد و وظائف (درود شریف)

(الف)   اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی واله واصحابه وبارك وسلم

(ب)   درود شریف غوثیہ

اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی الطاھر الذکی صلوۃ
تحل بھا العقلو تفك بھا الکذب صلوۃ تکون لك رضی و
لحقه آداء واله و اصحابه وبارك وسلمO

(ت)   اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی سیدنا
الغوث الاعظمO

"ذکر"

ذکر عربی لفظ ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں "یاد کرنا" اور صوفیائے کرام کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں "تمام عالم سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور ایک دھیان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا" بمصداق آیۃ کریمہ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا ٥ (سورہ مزمل) یعنی اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہو۔

ذکر نفی اثبات لا الہ الا اللہ کو ذکر نفی اثبات کہتے ہیں۔

ذکر پاس انفاس خفی کا طریقہ:

جب سانس باہر آئے تب ذاکر تمام کائنات اور اپنے کو نفی کرے اور اس وقت لا الہ دل میں کہے اور جب سانس اندر جائے تب اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقی کو قائم اور باقی تصور کر کے قلب میں اس کا اثبات کرے اور اس وقت الا اللہ کو خیال کے زور سے قلب پر ضرب کرے سر یا کسی عضو کو نہ ہلائے یہ ذکر بھی خفی ہونا افضل ہے۔ تلفظ نہ ہونا چاہیے۔

مراقبہ:

مراقبہ عربی لفظ ہے اس کے معنی ہیں "رقیب کرنا" یعنی "نگہبان ہونا" صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں غیر اللہ سے قلب کا نگہبان ہونا اور غیر اللہ کے جتنے خطرات ہیں ان سب کو قلب سے بالکل دور کرنا اس لئے کہ وہ سب فانی ہیں۔ بمصداق آیت کریمہ کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذو الجلال والا کرام ٥ (سورۃ رحمٰن) یعنی "سب کچھ فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی صرف اللہ کی ذات صاحب اکرام اور صاحب جلال" اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار اپنے باطن میں مشاہدہ کرنے کے لئے ایک دھیان اور ایک تصور میں بہ نشست قرفصا دو زانو بیٹھنا اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔

ابتدا میں طالب کو لازم ہے کہ بمصداق آیت کریمہ واذکر اسم ربك بکرة

واصیلا ٥ (یعنی صبح وشام اپنے رب کو یاد کرو) فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کچھ دیر مراقبہ کرے اور ایک زمانہ تک اس کی مداومت کرے اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر مراقب رہے مراقبہ کو روز بروز ترقی دے یہاں تک کہ ایک لحہ بھی قلب سے مراقبہ ساقط نہ ہونے پائے مبتدی ہر قسم کا مراقبہ مقام تاریک میں کرے۔ اگر روشن جگہ میں ہو تو چادر میں چھپ کر یا نقاب ڈال کر مراقب ہو۔ دونوں حالتوں میں بہتر ہے۔

مراقبہ برزخ شیخ کا طریقہ:

طالب دوزانو بطریق نشست قرفصا (یعنی داہنے پشت پا کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھ کر) بیٹھے آنکھیں بند کرے اور بمصداق آیت کریمہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر پھرو گے ادھر اللہ ہی اللہ ہے) برزخ شیخ کو چہرہ حقیقی سمجھ کے اور یقین کر کے صحیح ملاحظہ کے ساتھ مراقب رہے اس وقت طالب کے دل میں جو تجلی پیدا ہو اس کو وہاں قرار دے۔ وہ صورت کبھی سامنے، کبھی قلب کے اندر نظر موجود ہو گی اور کبھی غائب ہو جائے گی لیکن طالب کو چاہیے کہ وہ اپنے تصور سے برزخ شیخ کو ایک لحہ بھی نہ اترنے دے۔ مراقبہ میں برزخ شیخ کے علاوہ اقسام طرح کے انوار و تجلیات ظاہر ہوں گے لیکن ان کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہونا چاہیے صرف برزخ شیخ ہی کو مطمع نظر رکھے اور اپنے قلب کے اندر مشاہدہ کرے اس کو طریقہ رابطہ بھی کہتے ہیں اس مراقبہ کی مداومت سے اور ظاہر میں متصف بصفات شیخ ہونے سے شیخ کے جمیع کمالات مرید میں پیدا ہو جائیں گے۔

چوں خلیل آمد خیال یار من
صورتش بت معنی او بت شکن

شکر یزداں را کہ چوں اور شد بدید
در خیالش جاں خیال حق بدید

ایک علاج:

کثرت ذکر کی وجہ سے اگر ذاکر کے دماغ میں بے انتہاء گرمی محسوس ہو یا مرض پیچش کی علامت نمودار ہو تو چند روز ذکر کو ترک کر کے فقط درود شریف پڑھا کرے۔ جب طبیعت میں اعتدال پیدا ہو جائے تو اپنی عادت کے موافق پھر ذکر شروع کر دے اگر کثرت ذکر سے ذاکر کا

بدن گھلنے لگے تو غذا سے پہلے دو چار لقمے کچے گھی کے ساتھ کھا لیا کرے جس کی مقدار ایک چھٹانک ہو۔

ذکر:

حضرت قبلہ راہنمائے اولیاء پیر احمد میاں قدس اللہ سرہ العزیز اپنے مریدوں کو درود شریف اور ذکر نفی اثبات دوضربی تصور شیخ کی تعلیم فرماتے تھے زیادہ ورد و وظائف کرنے سے دماغ گرم ہو جاتا ہے اکثر لوگ پاگل ہو جاتے ہیں نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے زبانی ذکر کرنے سے نیکیاں تو ملتی ہیں لیکن قلب زندہ نہیں ہوتا سوائے دوضربی ذکر کے۔ بغیر نسبت کے ذکر بھی بے فائدہ ہے۔

ابتدائی حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گنجینہ رحمت فیض امم مظہر نور الحق

ہادی الہدیٰ شافی الشفاء باقی نور الحق

حضرت قبلہ وکعبہ مظہر نور خدا راہنمائے اولیاء محبوب خدا کا نام مبارک احمد تھا۔ آپ دستخطاً پیر احمد میاں لکھتے تھے۔ آپ 1904ء میں تحصیل ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں پسوال شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام ملک غلام محمد تھا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ اطہر کا نام کرم جان بی بی تھا۔ آپ کا آبائی پیشہ زمیندارہ تھا۔ آپ تقریباً بیس سال کی عمر میں بغرض معاش ہندوستان گئے۔ آپ کاٹھ گودام یوپی میں بیکری کا کام کرتے تھے۔

ایک دوست کی معرفت آپ کی ملاقات سیدنا امام الاولیاء ہادی علی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہوئی۔ آپ ان سے سلسلہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ میں بیعت ہوئے۔ آپ شرعاً امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار تھے۔ 1941ء میں آپ کے پیر و مرشد کوئٹہ تشریف لائے۔ آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ راہنمائے اولیاء نے پاکستان میں مختلف مقامات میں تبلیغ کا کام انجام دیا۔ پسوال شریف ہزارہ اپنے گاؤں میں کوئٹہ چلتن مارکیٹ سکھر نواں پنڈ اور رحیم یار خان بمقام رحمان پور شریف۔ آپ کا آخری مسکن رحیم یار خان ہے۔ دوران تبلیغ ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض و برکات حاصل کئے۔ آخر یہ آفتاب پوری آب و تاب سے جگمگا کر روپوش ہوگیا آپ کا سن وصال یکم رمضان المبارک 1401ھ بروز ہفتہ بمطابق 4 جولائی 1981ء ہے۔ آپ کا روضہ اطہر خانقاہ رحمان پور شریف رحیم یار خان میں مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

احمد دریا پریم کا جس کی الٹی دھار

جو نکلا سو ڈوب گیا جو ڈوبا سو پار

ارشادات:

1- حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے فرمایا کہ نفس کی ذلت میں خدا کی قربت ہے۔

2- حضرتؒ نے فرمایا یہ ہماری نسبت قیامت تک کے لیے ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہوگی۔ اس نسبت سے اس کا تعلق ہو جائے گا۔

3- حضرتؒ نے فرمایا خلافت بھی مرید کے لیے حجاب بن جاتی ہے کہ مرید سمجھتا ہے کہ اب مجھے خلافت مل گئی ہے اب میں کامل ہو گیا ہوں اس گمان سے اس کے روحانی درجات رک جاتے ہیں۔

4- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہماری جو نسبت ہے ایک نئی نسبت آئی ہے۔ اس پر کسی کا نسبتی دباؤ نہیں۔

5- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا جب آزمائش ہوتی ہے تو مدد نہیں کی جاتی۔

6- انداز گفتگو آپؒ راہنمائے اولیاء کا عجب تھا اکثر جب گفتگو فرماتے تو ہر بات مکمل کرنے کے بعد مسکراتے تھے۔ مسکرانے کی آواز سینہ مبارک سے نکلتی تھی منہ مبارک کھول کر نہیں مسکراتے تھے۔ مسکرانے کی آواز مبارک نہ باریک تھی نہ بھاری۔

7- حضرتؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو جب وہ چلتے ہیں ان کی ایڑیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے اٹھ رہی ہیں یہ لوگ ایسے بکواس کرتے ہیں ان کو کیا معلوم ہے اولیاء کی شان کا۔

8- فرمایا درس میں علماء بنتے ہیں اور اولیاء کے آستانوں پر اولیاء بنتے ہیں۔

9- شبراتی صاحب جو دربار شریف میں فوت ہوئے ان کا آگے پیچھے کوئی نہ تھا۔ ان کے فوت ہونے کے بعد ایک شخص نے حضرتؒ سے پوچھا کہ شبراتی صاحب سے بھی حساب ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس کا کیا حساب ہوگا اس کے پاس کیا تھا۔ حساب تو دولت مندوں کا ہوگا انہوں نے رقم کہاں خرچ کی کیسے کمائی۔

10- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ نماز میں جو سنتیں قضا ہو جاتی ہیں ان کی ادا نہیں ہے۔ سنت تو وہی ہے جو وقت پر ادا ہو۔ حضرت کی عادت مبارک تھی کہ جب جمعہ کے لیے تشریف لاتے تو خطبہ کے وقت ہاتھ باندھ کر تشہد میں بیٹھ جاتے اور دونوں خطبوں میں ہاتھ نہیں کھولتے تھے۔ اس کے بارے میں حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ سنت نہیں ہے۔ کیونکہ سرکار دو عالم اور خلفائے راشدین جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھا کرتے

تھے۔ یہ امیر معاویہ کی عادت تھی۔ جب وہ بہت بوڑھا ہو گیا تو خطبے کے دوران بیٹھ جایا کرتا تھا۔ تا کہ سانس لے سکے اور ڈنڈا بھی پکڑ کر خطبہ دیتا۔ پھر بیٹھا ہوا اٹھ کر خطبہ شروع کر دیتا۔ اس کی حکومت عرصہ دراز تک رہی ہے۔ اس لیے اس کا طریقہ مسلمانوں میں رائج ہو گیا۔

پھر فرمایا یہ مسجد کی محراب بھی نبی پاکؐ کی ایجاد کردہ نہیں ہے یہ بھی جب امیر معاویہ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ پہلے خلفاء اپنی مسجد میں امامت خود کرایا کرتے تھے اس نے کہا کہ مسجد میں ایک قبہ نما سا بنا دو۔ اس میں میں امامت کروایا کروں گا۔ تا کہ کوئی حملہ آور آئے بھی تو اس محراب میں اس کی تلوار نہیں چلے گی یہ ایجاد تو اچھی ہے اس سے ایک صف نمازیوں کے لیے بچ جاتی ہے۔ محراب نہ ہونے سے پوری صف صرف امام کے لیے ہو جاتی۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بند غسل خانے میں اگر انسان ننگا بھی نہا رہا ہو تو وضو کرے تو وضو ہو جاتا ہے۔ جبکہ کھلی جگہ پر تہبند باندھ کر نہانا چاہیے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ عدالت کسی دعویٰ دار عورت کو نکاح کی اجازت بھی دے دے فیصلہ عورت کے حق میں ہو جائے تو عورت کو نکاح ثانی کی اجازت مل جائے گی۔ اگر عقد ثانی کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ لیکن اگر پہلے شوہر سے ہی صلح کرنا چاہیے تو اس میں نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلا نکاح ہی بحال رہے گا۔ کیونکہ طلاق عدالت نے دی ہے۔ خاوند نے نہیں دی یہ عورت کی مرضی پر منحصر ہے۔ حضرت قبلہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہ انگلیوں پر، نہ ہی منکے والی تسبیح پڑھتے تھے۔

-11 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ناخن جنت کا لباس ہے یہ بہت خوبصورت اور چمکدار ہوتے ہیں۔ جب آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا تو لباس بھی اتار لیا گیا۔ تھوڑا لباس نشانی کی صورت میں انگلیوں پر رہنے دیا گیا۔ جو یہ ناخن ہیں۔

-12 جس دوران حضرت طٰہٰ میاںؒ قدس اللہ سرہ العزیز کراچی تشریف لائے پیر بھائی لوگ زیارت کے لیے کراچی گئے آپ کراچی میں ایک بنگلہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ایک پیر بھائی کے دل میں خیال آیا کہ میرا بنگلہ بھی ایسا ہو تو کیا کہنے۔ آپؒ نے فرمایا جو محلوں

کے خواب دیکھتا ہے وہ جھونپڑی سے بھی جاتا ہے۔ آپ طٰہٰ میاںؒ نے فرمایا بنگالیوں نے بنگال الگ کرلیا تو ہم یہاں نہیں رہیں گے۔ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔
حضرت طٰہٰ میاںؒ نے دربار شریف مرزا کھیل میں ایوب خان کی تصویر لگائی ہوئی تھی اور ہر آنے جانے والے اہل سلسلہ کو فرماتے کہ یہ اچھا بچہ ہے۔ہم اس سے کام لیں گے۔دنیا نے دیکھ لیا جب 1965ء میں صدر ایوب خان سے کام لیا حضرت قبلہ نے فرمایا حضرت آدم سے لے کر حضرت طٰہٰ میاں شاہؒ تک جس نطفہ کی حفاظت کی گئی ہے وہ آپ تک ہے۔

13- حضرت قبلہ نے فرمایا ہماری تمام زندگی تعمیرات میں اینٹ اور گارا لگاتے ہی گزر گئی کیونکہ مخلوق کے لیے انتظام تو کرنا پڑتا ہے۔آپؒ فرماتے ہم جو بھی چیز بناتے ہیں خوب مضبوط بناتے ہیں تا کہ ایک دفعہ خرچ ہو جائے اور بار بار خرچ نہ کرنا پڑے آپ نے جو بھی تعمیرات کیں اس کی دیواریں 18انچ یا 13انچ سے کم نہیں رکھیں۔آپ نے اپنے گاؤں پسوال شریف ہزارہ میں ایک محفل سماع خانہ بنوایا۔سماع خانے کی تعمیر کے لیے خود مزدوری کے فرائض انجام دیئے سکھر میں بھی تعمیر فرماتے رہے اور رحیم یار خاں میں بھی تعمیرات فرمائیں۔

14- حضرت قبلہ فرمایا کرتے تھے کہ عراق کے ایک شہر میں بزاز کی دکان تھی اس دکان کا ملازم جو بڑا خوبرو تھا۔وہ دکان اس کی ذاتی نہ تھی بلکہ وہ ملازم تھا ایک روز اس ملک کے بادشاہ کی شہزادی سودا سلف خریدنے بازار میں آنکلی جونہی اس کی نظر اس نوجوان پر پڑی وہ دل و جان سے اس پر فدا ہوگئی۔وہ اس کی دکان پر چڑھ گئی اور پارہ جات خریدنے کے بعد اس نوجوان سے کہا کہ اس کی ادائیگی میں محل میں کروں گی آپ کسی وقت میرے پاس پہنچ جانا۔
وہ نوجوان وہاں پہنچا اور شہزادی نے اسے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہم بستری کریں۔ یہ سنتے ہی اس نوجوان پر خوف خدا طاری ہوا اس نے شہزادی سے پیچھا چھڑانے اور گناہ سے بچنے کے لیے ایک بہانہ تلاش کیا اور شہزادی سے کہا مجھے پیشاب کی شدید خواہش ہو رہی ہے۔اگر آپ ذرا دیر کے لیے اجازت دیں تو اس سے فراغت پا کر

آپ کی تمنا پوری کرتا ہوں ۔ شہزادی نے اپنی کنیزوں کے جھرمٹ میں اسے غسل خانے کی طرف روانہ کیا۔ وہاں اس نوجوان نے پاخانہ اپنے جسم پر مل لیا اور باہر نکل آیا۔ شہزادی نے اس نوجوان کی یہ حالت دیکھ کر شدید نفرت کا اظہار کیا اور اپنے خادموں سے کہا اس ناپاک شخص کو ابھی دھکے مار کر نکال دو۔

ابھی اسے دھکے مارے جا رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے ۔ انہوں نے اس نوجوان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو مبارک باد دی ہے اور سلام بھیجا ہے اور آپ کو یوسف ثانی کا خطاب دیا ہے۔ وہ پاخانہ کستوری ہو گیا۔ بعد میں وہ نوجوان بہت بڑا بزرگ ہوا۔

-15 حضرت قبلہؒ کا ایک مرید دنیاوی مصیبتوں کا شکار تھا حضرت قبلہؒ نے اسے ایک حکایت سنائی کہ ایک بادشاہ تھا اس نے گویے بلائے بادشاہ نے اعلان کیا کہ جب تک ہم کوئی انعام نہ دیں کوئی آدمی ان کو انعام نہ دے۔ آدھی رات گزر گئی مگر کسی نے انعام نہ دیا پھر آخر میں انہوں نے ایک کلام پڑھا۔

کچھ گز رگئی ہے کچھ گزر جائے گی
رنگ میں بھنگ نہ ڈالیو رے

جب یہ پڑھا تو شہزادی نے اپنا قیمتی ہار اٹھا کر دے دیا بادشاہ کے ایک لڑکے نے اشرفیوں کی ایک تھیلی اٹھا کر ان پر پھینک دی۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے اور بیٹی سے پوچھا کہ تم نے خلاف ورزی کیوں کی؟ اس کی لڑکی نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں بوڑھی ہونے والی ہوں آپ نے میری شادی ابھی تک نہیں کی ۔ آج رات میرا ایک غلام کے ساتھ بھاگنے کا پروگرام تھا۔ جب گویوں سے یہ کلام سنا تو میرا ارادہ تبدیل ہو گیا کہ جب آدھی سے زیادہ گزر گئی ہے تو باقی بھی گزر جائے گی اب رنگ میں بھنگ کیوں ڈالوں۔ اس بات پر بے قابو ہو کر میں نے اپنا ہار گویوں پر نچھاور کر دیا۔

لڑکے نے کہا کہ تمہاری سخت مزاجی سے پریشان تھا اور آج رات میرا پروگرام آپ کو قتل کر کے تخت پر بیٹھنے کا تھا مگر یہ کلام سن کر ارادہ بدلی ہو گیا کہ اب جب آدھی گزر گئی ہے تو کس لئے رنگ میں بھنگ ڈالوں۔ میں نے بے قابو ہو کر اشرفیوں کی تھیلی گویوں پر نچھاور کر دی۔ بادشاہ

بہت خوش ہوا گویوں کو بہت سا انعام دیا بیٹی کی شادی کر دی اور بیٹے کو تخت دے دیا۔

-16 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ملک صاحب نے ایک دفعہ خواب میں حضرت ابوالعلاءؒ کی زیارت کی۔ خواب میں حضرت ابوالعلاءؒ نے فرمایا آپ دونوں بھائیوں میں سے ایک میری مثال ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے متعلق تھا۔

-17 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ملکؒ صاحب کو خواب میں حضرت عبدالحئیؒ کی زیارت ہوئی خواب میں آپ نے فرمایا کہ تمہارے حضرت کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا بہت بڑا بزرگ ہوگا۔

-18 سکھر عرس کے موقع پر ایک شخص نے تنقید کی کہ کھانا اچھا نہیں پکایا۔ ٹھیک طریقہ سے کھلایا نہیں جا رہا۔ حضرت ملک صاحب کو غصہ آ گیا آپ نے فرمایا کہ تو ادھر حاضری دینے آیا ہے یا پیر کا انتظام دیکھنے۔

-19 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں کی روحوں کے نور ہونے کا ثبوت ہے حضورؐ کی امت کے ہاتھ پاؤں زبان کے نور ہونے کا ثبوت ہے۔

-20 عرس مبارک کے اگلے دن سلسلہ عالیہ کا ایک آدمی فاروق سے فراڈ کر کے سو روپیہ لے گیا صبح وہ بات حضرت قبلہ عالمؒ کے پاس پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم رات دیکھ رہے تھے کہ اس کو وجد آ رہا تھا ہمیں پسند نہ آیا وہ شخص مکر کر رہا تھا نسبت سے وجد ہو تو جسم اور لطیف ہو جاتا ہے اگر وجد تصنع سے ہو جسم میں تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

-21 حضرت کا ارشاد ہے کہ بایزیدؒ کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا وہ آپ کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھا تھا۔ اس آدمی کی ٹانگ وہیں اکڑ گئی۔ پھر تمام عمر وہ ٹانگ سیدھی نہ ہو سکی۔

-22 ایک دفعہ عرس شریف کے موقع پر ایک مرید جاگیردار حاضر خدمت ہوا۔ محفل سماع کے بعد لنگر شریف تقسیم کرتے وقت وہ جاگیردار منتظم اعلیٰ عبدالمجید صاحب سے کہنے لگا ہم خوانین خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں علیحدہ اچھے برتنوں میں لنگر شریف دیا جائے۔ حاجی صاحب محترم نے فرمایا اس نئی بات کی اجازت ہم حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ سے لے کر کر سکتے ہیں خود نہیں کر سکتے۔ حاجی صاحب نے ان صاحب کو ساتھ لے جا کر حضرت قبلہ عالمؒ سے وہ تمام بات جو کہ نیازی صاحب نے اپنے خصوصی

انتظام کے بارے میں کہی تھی عرض کردی۔

آپ نے ارشاد فرمایا حاجی صاحب یہ لنگر غریب لوگوں کے لیے ہے خان صاحب امیر آدمی ہیں گھر پر جا کر کھالیں گے حضرت قبلہؒ روحی نے واقعہ کربلا کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ امام عالی مقام سیدنا حضرت حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے یزید کے صرف تین آدمی تھے یعنی حکومت کے صرف تین آدمی تھے باقی یہی شیعان علی (علی علیہ السلام کے گروہ کے لوگ) تھے جنہوں نے روپے پیسے، سونے چاندی، عہدہ اور ڈر خوف سے مغلوب ہو کر آپ کو شہید کیا۔ حکومتی آدمی تو صرف تین ہی تھے۔ 1- عمرو بن سعد 2- شمر ملعون 3- ابن زیاد۔ آپ نے ارشاد فرمایا شیعہ خود قتل کرتے ہیں اور خود ہی روتے ہیں۔

آپؒ نے ارشاد فرمایا جب امام عالی مقام کا قافلہ حضرت زین العابدینؓ کے ساتھ دمشق سے مدینہ منورہ کو جانے لگا تو اہل کوفہ نے سینہ کوبی کی اور خوب روئے اور سر پیٹے۔ حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ نے ارشاد فرمایا کہ رافضیو ملعونو تم نے ہمیں خط لکھے تم نے ہی ہم کو بلایا اور تم نے ہی ہمیں شہید کیا اور آج تم ہمیں رو دھو کر دکھاتے ہو ہم تمہارا رونا دھونا نہیں مانیں گے ہمارے رب العزت قیامت کو فیصلہ فرمائیں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا رافضی اپنے پیر و مرشد سے پھرنے والے کو کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب پیر زندہ نہیں رہتا تو مرید کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امام پاک جیسے شہید ہوئے شیعان علی جان دے دیتے۔ حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا جیسی قربانی حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام نے دی ہے تاریخ آدم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے ایک قدم پر سب کچھ قربان کردیا۔ جان و مال، عزت، اولاد سب کچھ قربان کردیا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کی ایک مرید صاحب کے گھر دعوت تھی۔ اس کی بیوی شیعہ تھی جس نے ہمارے حضرت قبلہ عالمؒ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ حضرت قبلہ عالمؒ کو قے ہوگئی۔ وہ عورت اپنے ارادے میں ناکام ہوئی۔

-23 حضرت قبلہ روحی فداہ کے ایک مرید سعید الرحمٰن صاحب نے حضور قبلہ عالمؒ کو ایک خط سکھر شریف لکھا اور عرض کی کہ آپ کے مرید خوش بودار بوٹیاں ہیں جہاں جاتی

ہیں خوشبو پھیلاتی ہیں۔ آپ نے اس خط کو سراہا خوش ہوئے اور بار بار ذکر کیا۔

-24 حضرت سیدنا طٰہٰ میاں" قدس اللہ سرہ العزیز کو ایک پیر بھائی نے رقم پیش کی آپ نے فرمایا میاں دل دیا ہوتا۔ حضرت طٰہٰ میاں" نے حضرت قبلہ و کعبہ کو بلبل مشرق کا خطاب دیا۔ حضرت طٰہٰ میاں" نے فرمایا تاج الدین ناگ پوری ناپاک فقیر تھا۔

-25 حضرت قبلہ نے فرمایا اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور بلوغ کی عمر کو پہنچ چکا ہو اس کے لئے ختنے ضروری نہیں ہیں اگر اس کی بیوی بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح کفر کے طریقے پر جو کیا ہوا ہے وہ ہی بحال رہے گا۔ سکھر قیام کے دوران حضرت قبلہ" سے ایک ہندو مسلمان ہوئے جن کا نام دیال چند تھا۔ اسلامی نام نصر اللہ رکھا گیا جب اس کے والدین کو پتا چلا تو انہوں نے اس کو بہت تکلیفیں پہنچائیں وہ بدلے نہیں۔ پھر کسی حیلے بہانے سے اس کو بمع بچوں انڈیا بھیج دیا ان کے والدین کا خیال تھا کہ شاید انڈیا جا کر بدل جائے جب وہ انڈیا پہنچے تو ان کا پاسپورٹ غائب کر دیا پھر وہ وہیں تمام عمر دہلی میں رہے ان کے رشتہ دار نصر اللہ صاحب کو بہت اذیتیں پہنچاتے رہے لیکن وہ بدلے نہیں چند سال پہلے ان کا وصال ہو گیا۔

-26 حضرت قبلہ" نے فرمایا سید غلام محمد شاہ مرید ہوا تو اس کے والد شیعہ تھے۔ انہوں نے غلام محمد پر بہت سختیاں کیں کہ تو مرید کیوں ہوا ہے۔ پھر ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ حشر کا میدان ہے مجھے دیکھا کہ میں مریدوں کے ساتھ جنت کی طرف جا رہا ہوں اور غلام محمد بھی ساتھ ہے۔ غلام محمد کے والد کو فرشتے دوزخ کی طرف گھسیٹ رہے ہیں اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی دیکھا جو شیعہ تھے وہ جانوروں کی شکل میں تھے۔ صبح اس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ میں نے حق کا راستہ رات دیکھ لیا ہے۔ چلو مجھے اپنے پیر سے مرید کروا دو اور شیعہ مذہب اس نے چھوڑ دیا۔ رشید قریب تھا غلام محمد نے اپنے والد کو رشید سے مرید کروا دیا اور غلام محمد کا والد ایک ماہ ہی زندہ رہا اور روتا ہی رہا پھر فوت ہو گیا۔

حضرت قبلہ" نے فرمایا شیعہ مذہب کی کتابیں یہودیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہودیوں نے امام جعفر صادقؓ کے کتب خانے کو آگ لگا کر جلا دیا۔ آگ بجھنے پر اپنی لکھی ہوئی

کتابیں اس کتب خانہ میں ڈال دیں۔اس کے بعد ان شیعہ لوگوں نے ان کتابوں پر اپنا اعتقاد کرلیا۔ ۳۱) یہودی کا نام عبداللہ بن سبا تھا۔حضرت نے فرمایا انڈیا میں ایک نواب شیعہ تھا اس نے اپنے جوتوں پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام لکھے ہوئے تھے۔نائی شیو بنا رہا تھا۔نائی کو اس نے اپنے جوتے دکھائے نائی سنی تھا اس کو غصہ آ گیا اس نے استرے سے نواب کی گردن کاٹ دی۔نائی بھاگ گیا خواب میں حضورؐ نے فرمایا ڈرو مت عدالت میں بیان دو کتا قتل کیا ہے نائی نے جج کو کہا کہ نواب کی قبر کھودی جائے اگر اس میں سے کتا نکلے تو مجھے بری کر دیا جائے اور نواب ہو تو پھانسی لگائی جائے۔جج کے حکم سے قبر کھودی تو اس قبر سے کتا نکلا۔جس کی گردن کٹی ہوئی تھی نائی کو بری کر دیا گیا۔

-27 ہمارے حضرت راہنمائے اولیا پسوال قبیلے سے تعلق رکھتے تھے آپ کے قبیلے کے نام سے ہی گاؤں کا نام ہے۔

-28 حضرت قبلہؒ نے فرمایا دولت کی بھی گرمی دماغ کو چڑھ جاتی ہے۔ایک حکایت آپ نے فرمائی کہ ایک تاجر بنیا تھا اس کی ایک دوکان تھی اس دوکان کے سامنے سے ایک پٹھان تھوکتے ہوئے گزر جاتا تھا۔بنئے نے سوچا اس کے پاس دولت ہے ایک بار وہ پٹھان اس کے سامنے سے تھوک کر جا رہا تھا کہ بنئے نے اس کو بلایا اور کہا کہ کیوں نہ ہم دونوں مل کر کوئی کاروبار کرلیں۔تو پٹھان راضی ہوگیا۔بنئے نے پوچھا کتنے پیسے ڈالو گے؟ پٹھان نے کہا دس ہزار تو اسی طرح بنئے نے بھی دس ہزار ڈالے،دونوں نے بیس ہزار کا پیاز خرید کر ایک سٹور میں رکھ دیا۔سٹور بند کر دیا تو بنئے نے کہا کہ اس طرح بیس ہزار کے چالیس ہزار ہو جائیں گے حالانکہ سٹور کو کھلا چھوڑنا تھا۔اس طرح چھ ماہ کے بعد سٹور کھولا گیا تو پورا پیاز گل سڑ گیا تھا۔تو مکاری سے بنیا رونے لگا۔پٹھان بھی بہت رویا اس کے بعد بنئے نے پٹھان سے کہا کہ بھگوان کی مرضی اب صبر کرو۔اس کے بعد جب بھی پٹھان بنئے کی دوکان کے سامنے سے گزرتا تو سر جھکا کر گزر جاتا۔بنئے نے کہا کہ اس کی دولت کی جو گرمی تھی وہ نکل چکی ہے۔میرا دس ہزار کا نقصان ہوگیا اب تھوکے گا نہیں۔

-29 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ تورات کے رکھنے کے لئے ایک سونے کا صندق بنائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ ہم غریب لوگ ہیں سونا کہاں سے لائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا یہ چار بوٹیاں لے کر اور تانبے کو پگھلا کر سونا تیار کر لو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چار اصحاب کو ایک ایک بوٹی لانے کا کہا تا کہ یہ نسخہ کسی ایک کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

ان میں قارون بہت ہوشیار تھا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ دوسرے ساتھیوں سے بقایا بوٹیوں کا پوچھ کر سونا تیار کروں۔ تو اس نے ایسا ہی کیا اور سونا تیار کرنا شروع کیا جب اس کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوا تو آپ نے منع فرمایا مگر قارون باز نہ آیا تو حضرت موسیٰ السلام نے قارون سے فرمایا کہ چلو اس کی زکوٰۃ ادا کر دیا کرو۔ مگر وہ نہ مانا تو پھر آپ نے فرمایا اس کا جو کچرا ہوتا ہے وہ ہی دے دیا کرو۔ پھر بھی نہ مانا اس کے بعد قارون نے ایک حاملہ عورت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہتان کے لئے تیار کیا کہ مجمع میں کہہ کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔

جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے زمین کو آپ کے تابع کر دیا ہے۔ آپ جو فرمائیں گے زمین عمل کرے گی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ قارون کو دھنسا لے تو قارون دھنسنا شروع ہو گیا۔ تو قارون نے شور مچایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میری دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دولت کو بھی حکم دیا کہ اس کے اوپر سوار ہو جا اور ساتھ ساتھ دھنستی جا۔

-30 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت امام الاولیاء نے فرمایا کہ کوئی چراغ لے کر پوری دنیا میں نسبت کو ڈھونڈے سوائے ہمارے سلسلے کے نسبت نہیں ہے۔

-31 حضرت قبلہؒ کبھی کبھار محفل کو ہنساتے بھی تھے نصیحت آموز لطیفے بھی سناتے کچھ بھائی لوگ بھی کبھی لطیفے سنا کر حضرت کو ہنساتے تھے۔ اور ان لطیفوں میں بھی نصیحت ہی ہوتی تھی۔ فرمایا ایک ہندو تھا اس کا والد پہلے مر گیا تھا اور ماں بعد میں مری۔ ہندوؤں کا

عقیدہ ہے کہ کسی کے مرنے کے بعد اس گھر میں جو جانور پہلے آئے وہ اس مرنے والے کی روح ہوتی ہے۔اس ہندو کے گھر ایک کتیا داخل ہوگئی وہ موسم کتیوں کے لگنے کا موسم تھا۔کتیا داخل ہونے کے ساتھ کتا بھی اندر داخل ہوگیا اور ان کے گھر کے صحن میں کتا کتیا سے جوڑ کھا گیا۔ہندو کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ ماتا جی کے ساتھ پتا جی بھی آگئے ہیں جو دونوں جوڑ کھا رہے ہیں۔

-32 حضرت نے فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کی بیوی سخت مزاج تھی ان کا احترام نہیں کرتی تھی ۔اس بزرگ نے کہا کہ اس کو میں کوئی کرامت دکھاؤں تا کہ میرا احترام کرنے لگے ایک دن بزرگ اپنے گھر کے اوپر اڑنے لگے اس کی بیوی دیکھ رہی تھی ۔پھر وہ بزرگ گھر سے دور جا کر زمین پر اترے اور اپنے گھر آئے بیوی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو بھی کیا بزرگ ہے میں نے آج ایک بزرگ کو دیکھا جو آسمانوں پر اڑ رہا تھا اس کے خاوند نے کہا کہ وہ تو میں ہی تھا کہ اڑ رہا تھا۔تو اس کی بیوی نے کہا کہ تبھی تو ٹیڑھا ٹیڑھا اڑ رہا تھا۔

ایک آدمی اپنے بوڑھے باپ کو لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیسے آئے ہو تو اس نے کہا کہ حضرت بوڑھے باپ کو زیارت کے لیے لایا ہوں تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بڑھاپا تو نکمی عمر ہوتا ہے کہ نہ تو آدمی دین کی اطاعت کر سکتا ہے۔نہ ہی دنیا کا کام۔بڑھاپا بوجھ بن جاتا ہے تو آپ نے بوڑھے کو پھر ایک حکایت سنائی ایک ضعیف آدمی تھا وہ حکیم صاحب کے پاس دوا لینے کے لیے آیا تو بوڑھے نے حکیم سے کہا کہ میری کمر درد کرتی ہے۔قبض بھی رہتی ہے اور کھانسی بھی ہے حکیم نے کہا کہ یہ بڑھاپا ہے تو ضعیف آدمی چڑ گیا اور گالیاں دینے لگا تو حکیم صاحب نے کہا یہ بھی بڑھاپا ہی ہے۔ضعیف آدمی حضرت سے یہ حکایت سن کر بہت خوش ہوا۔

-33 حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سکھر قیام کے دوران ایک حکیم نے نبض دیکھ کر کہا آپ کے قلب کی دھڑکن نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب روح ناسوت کو چھوڑ کر ملکوت میں داخل ہوتی ہے تو ملکوت دل کا مقام ہے ملکوت کے آگے روح مقام جبروت میں داخل

ہوتی ہے اس کے بعد آخر میں روح کا لاحوت میں قیام ہو جاتا ہے۔لاحوت دماغ کا مقام ہے۔جب روح کا مقام لاحوت ہو جائے تو دل کی دھڑکن نہیں رہتی فرمایا ناسوت زمینوں کا مقام ہے ملکوت آسمانوں میں فرشتوں کا مقام ہے جبروت جبرائیل علیہ السلام کا آسمانوں میں مقام ہے لاحوت آسمانوں کے اوپر ہے جہاں ذات ہی ذات ہے ۔انسانی جسم کی تقسیم میں دل سے نیچے ناسوت ہے جہاں ناپاک لوگ درویش بھی ترقی کر لیتے ہیں پھر ملکوت میں پاک لوگ درویش داخل ہوتے ہیں یہ دل کا مقام ہے جبروت زبان کا مقام ہے آخر میں لاحوت دماغ کا مقام ہے۔

آپ نے فرمایا دو بھائی تھے ایک درویش بن گیا۔درویشوں کے ساتھ لگا رہا ایک پڑھ لکھ کر حکومت کا اہل کار بن گیا۔ایک دن اس نے اپنے درویش بھائی سے کہا کہ تم نے بزرگوں کے ساتھ لگ کر کیا حاصل کیا اس درویش بھائی نے اس سے کہا کہ ایسے میں کیا بتاؤں تو میرے پیر کے پاس ہو کے تو آ تجھے علم ہو اس بزرگ کی زیارت کے لئے اس کا بھائی گیا دیکھا تو کمرے میں ایک خنزیر بیٹھا ہوا ہے وہ دیکھ کر بھاگ آیا اور کہا کہ وہاں تو ایک خنزیر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگلے دن پھر جاؤ وہ گیا دیکھا تو ایک بیل بیٹھا ہوا تھا تو اس نے کہا کہ اگلے دن پھر جاؤ تیسرے دن اس نے ایک بزرگ کو دیکھا اس طرح اس بزرگ نے اس آدمی سے کہا کہ پہلے دن تیری روح خنزیر تھی اس لئے تو نے ہم میں اپنے آپ کو دیکھا تمہارے ایک دفعہ آنے سے تمہاری روح میں تبدیلی آ کر حلال جانور بیل میں بدل گئی تو تیسرے دن تم آئے تو ہم کو دیکھا حضرت نے فرمایا مولانا روم نے بھی اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے کہ پہلے روح جمادات (پتھر) ہوتی ہے ۔پھر نباتات یعنی (پودے) پھر حیوانات پھر انسانیت میں داخل ہوتی ہے قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کافر پتھروں سے بھی سخت ہیں۔

34- حضرت قبلہ کا مرید تھا اس کے رشتے دار نے حضرت سے عرض کی جب سے یہ آپ کا مرید ہوا اس کو کیا ملا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو جو کچھ ملا ہے وہ تم کو دکھا دیں تو تم مر جاؤ۔

35- حضرت نے فرمایا کہ اس ملک میں اکثر حاکم ملک کو کھانے والے آئے ہیں روسی

حکومت کا ایک رکن پاکستان آیا تو اس نے دیکھ کر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہے تو پاکستان میں ہے۔ کیونکہ سبھی پاکستان کو کھا رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ بچا ہوا ہے۔
فرمایا تاریخ اسلام میں دو ہجرتیں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوئیں۔ ایک مدینہ شریف کی طرف جو کہ اصحابہؓ نے کی۔ ایک پاکستان کی طرف جو مسلمانوں نے کی۔ بیچ میں کہیں ایسی ہجرت نہیں ہوئی جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مال و اسباب چھوڑ کر آئے ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب ہندوستان فتح ہو جائے گا لوگ امیر ہو جائیں گے۔ کمانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ حضرت نے فرمایا کہ جب آبادی بڑھ جاتی ہے تو برائیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ شہر غلیظ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسان کے کھیت میں جڑی بوٹیاں زیادہ ہو جائیں تو کسان گوڈی کرتا ہے ایسے اللہ تعالیٰ بھی گوڈی کرتا ہے اس جنگ میں کسی کی حفاظت نہیں ہوگی۔ جو رگڑے میں آیا رگڑا جائے گا۔ یہ بیگمات تو بھاگتی پھریں گی۔ ان کو پناہ نہیں ملے گی ایک صاحب پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے عرض کی کہ جب لوگوں کا صفایا ہو جائے گا جو بچیں گے وہ امیر تو ہو ہی جائیں گے۔ حضرت مسکرائے۔ فرمایا اگر اب کوئی غوث یا مجدد بھی آ جائے تو لوگ ہدایت پر نہیں آئیں گے آپ نے فرمایا آخر میں لوگ کیمونسٹ ہو جائیں گے۔ ہر مذہب کے عبادت خانے توڑ دیں گے آپ نے فرمایا کہ قیامت میں بھی بعض مزارات کی حفاظت کی جائے گی ان میں دربار عالیہ مرزا کھیل شریف بھی ہے۔

-36 حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ جب حضرت عثمانؓ کی حکومت تھی تو انہوں نے مروان بن حاکم کو جلاوطنی سے واپس بلالیا۔ مروان حضرت عثمانؓ کا (سالا) بھی تھا اسی دوران کچھ مصری لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارا گورنر بدلی کر دیں۔ حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابو بکرؓ کو مصر کا گورنر بنا کر پروانہ لکھ دیا اور قافلہ مدینہ سے روانہ کر دیا۔ مروان نے ایک پروانہ لکھا کہ محمد بن ابو بکرؓ آ رہے ہیں ان کو قتل کر دیں۔ اور حضرت عثمانؓ کی مہر بھی لگا دی۔ ایک شخص کو یہ پروانہ دے کر کہا کہ تو نے قافلے سے پہلے پہنچنا ہے جب وہ قافلے سے آگے نکلنے لگا تو محمد بن ابو بکرؓ کو شک پڑ گیا۔ کہ یہ شخص ہم سے الگ اور پہلے کیوں نکلنا چاہتا ہے اور حکم دیا کہ اس کو پکڑو اور تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر اس

سے وہ پروانہ جو مروان نے لکھ کر حضرت عثمانؓ کی مہر لگائی تھی ملا۔ محمد بن ابو بکرؓ غصے میں آ کر واپس حضرت عثمانؓ کے پاس آئے۔ کہا ادھر ہمیں گورنر بنا رہے ہیں۔ ادھر قتل کا پروانہ بھیج رہے ہیں۔ محمد بن ابو بکرؓ نے حضرت عثمانؓ کی داڑھی مبارک پکڑی تو آپ نے فرمایا کہ بیٹے اگر آپ کے والد صاحب ہوتے وہ اس داڑھی کی قدر جانتے تو انہوں نے فوراً داڑھی مبارک چھوڑ دی اور چلے گئے۔ باقی مصریوں نے آپ کو شہید کر دیا۔

-37 حضرت بایزید بسطامیؒ ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی صحت کے بارے میں دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا جسم میرا ملک ہے۔ میں جو چاہوں کروں خبردار پھر یہ دعا نہ کرنا۔

-38 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جادو کرنے والا اور کروانے والا دونوں ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان کا دل بہت سخت ہو جاتا ہے۔ انتقام بہت جلد لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک صحابیؓ تھے وہ سخت مزاج تھے ان کی بیوی ایک یہودن جادوگر کے پاس گئی یہودن نے کہا کہ تم تنور میں پیشاب کرو پھر میں ایک تعویز لکھ دوں گی۔ صحابیؓ کی بیوی نے ایسے ہی کیا تو یہودن نے اس عورت کو تعویز دے دیا اس کے بعد اس کے شوہر اس کے تابع ہو گئے۔ صحابیؓ کی بیوی نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے اس پورے واقعہ کا ذکر کیا اور کہا میرے شوہر اب تابع ہو گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم ایمان سے خارج ہو گئی ہو۔ آپؓ نے کہا کہ جب تم نے تنور میں پیشاب کیا تو تمہارے دل سے ایک روشنی نکلی اور ایک سیاہ چیز داخل ہوئی تو عورت نے اس کا اقرار کیا تو آپ ام المومنینؓ نے اسے دوبارہ کلمہ پڑھایا۔ فرمایا جادوگر بہت پلید کام کرتے ہیں۔

فرمایا ایک شخص کو جادو سیکھنے کا شوق تھا۔ وہ ایک جادوگر کا چیلہ بن گیا۔ وہ اور جادوگر کہیں سفر کر رہے تھے دوران سفر ان کو بھوک لگی اور ایک گاؤں میں داخل ہو گئے۔ گاؤں والوں سے کہا کہ ہمیں کھانا دو گاؤں والوں نے انہیں دھتکار دیا کہ تم ہٹے کٹے ہو کماتے نہیں ہو جادوگر نے اس آٹے کو اپنے پیشاب سے گوندا اور اس کی روٹی بنا کر اس روٹی کو ایک طرف سے پکایا اور اس روٹی کی چار تہیں کر لیں۔ پھر ان تہوں کو اپنی

پنڈلی میں دبا کر بیٹھ گیا اس طرح پورے گاؤں کی آگ تو جلتی مگر آگ میں تپش نہ رہی تو لوگ بھوک کے مارے پریشان ہو گئے۔ کہنے لگے کہ صبح دو درویشوں کو ہم نے دھتکارا تھا یہ ان کی ہی بددعا کا نتیجہ ہے۔ انہیں ڈھونڈو اور معافی مانگو۔ ڈھونڈنے پر وہ ایک جنگل میں بیٹھے مل گئے لوگ معافی کے طلب گار ہوئے تو جادوگر نے کہا ہم معاف کرتے ہیں مگر جتنے دن ہم یہاں رہیں ہماری اچھی طرح تواضع کرو۔ گاؤں والوں نے ایسا ہی کیا۔ چیلہ جادوگر کا یہ کام دیکھ کر متنفر ہو گیا اور وہ جادوگر کو چھوڑ کر چلا گیا۔

39- حضرت نے فرمایا کہ گرونانک بھی ایک بہت بڑا جادوگر تھا وہ اپنے چیلوں کو ساتھ لے کر کابل کی طرف گیا اور کابل میں ایک سیٹھ بنیا تھا۔ اس کی کریانہ کی ایک بہت بڑی دکان تھی۔ گرونانک نے اس سے کہا کہ جب تلک ہم یہاں پر رہیں اچھی تواضع کی جائے بنئے نے انہیں ڈانٹا کہ جاؤ تم ہٹے کٹے ہو کما نہیں سکتے۔ گرونانک نے اپنے چیلوں سے کہا کہ میں اس سیٹھ بنئے کو اس چیز کا مزا چکھا دوں گا۔

اگلے دن صبح گرونانک بنئے کے آنے سے پہلے اس بنئے کی شکل اختیار کر کے اس کے نوکروں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ دیکھنا آج کل اس شہر میں ایک بڑا جادوگر آیا ہوا ہے جو میری شکل اختیار کئے ہوئے ہے اگر وہ دکان میں آئے تو اسے خوب مارنا جب گرونانک نے بنئے کو آتے دیکھا تو وہ دکان سے نکل کر دوسری طرف سے ہوتا ہوا سیدھا بنئے کے گھر چلا گیا اور بنئے کی بیوی سے کہا کہ ایک بڑا جادوگر آیا ہوا ہے اس کی مجھ سے مخالفت ہے اور وہ میری شکل اختیار کئے ہوئے اگر گھر میں آجائے تو اسے خوب مارنا اس طرح جب بنیا دکان پر گیا تو اس کے نوکروں نے اسے خوب مارا پیٹا تو وہ بھاگتا ہوا گھر آیا اس کی بیوی بچوں نے اسے خوب مارا اس طرح بنیا اس شہر کے قاضی کے پاس گیا اور پورا واقعہ سنایا۔

قاضی نے گرونانک کو بلایا اور کہا کہ تم دونوں کی شکلیں تو ایک جیسی ہیں مگر سچا وہ ہوگا کہ جو بتائے گا کہ گودام میں کیا کیا چیز ہے۔ وہ ہی اصل مالک ہوگا پہلے قاضی نے بنئے سے کہا ان بوریوں میں کیا ہے بنئے نے کہا کہ ایک میں گڑ اور دوسری میں چاول ہیں تو گرونانک نے اپنے تصرف سے گودام کے مال کو بدل دیا اور قاضی سے کہا کہ ان میں پیاز اور گندم ہے۔ جب قاضی نے دیکھا تو گرونانک کی بات صحیح نکلی اس طرح قاضی نے گرونانک کے حق میں فیصلہ دے

دیا۔ قاضی کے چلے جانے کے بعد بنیا گرونانک کے قدموں میں گر گیا اور معافی مانگی تو گرونانک نے کہا چلو ٹھیک ہے جب تک ہم یہاں رہیں ہماری خوب خاطر تواضع کی جائے۔

40- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جتنی بڑی گمراہی ہوتی ہے اتنی ہی بڑی نسبت دی جاتی ہے۔

41- فرمایا صحابہ کرام کے دل غنی ہو گئے۔ دنیا کا مال و دولت حکومت ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

42- عبدالمجید تونسوی بیان کرتے ہیں حضرت قبلہؒ نے فرمایا مریدوں کو پیر کی تصویر رکھنا لازماً نہیں ہے۔ اصل میں تو مریدوں کو تصور پیر ہی دیا جاتا ہے۔

43- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت نے فرمایا ہے کہ مرید کو جلد مصیبت سے نہیں نکالنا چاہیے۔ جب ایک مصیبت سے نکالو گے تو وہ دوسری میں پھنس جائے گا۔

44- ایک شخص نے حضرت سے عرض کی کہ کیا سیدزادی سے امتی نکاح کر سکتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں مگر شوہر کو احتیاط کرنی پڑے گی کہ بیوی کو ایسی گالی نہ دے جو کہ اس کے خاندان پر جاتی ہو۔

45- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ خواجہ نظام الدین اولیاء بہت حسین تھے۔ آپ نے فرمایا جس میں ذات آ جائے وہ حسین ہی ہو جاتا ہے۔

46- فرمایا اللہ تعالیٰ چاہے تو سوئی کے ناکے سے اونٹ گزار دے۔

47- حضرت قبلہؒ زیارت دربار عالیہ مرزا خیل شریف کر کے آئے تو تمام نظام وہاں کے مطابق کر لیا۔ قوالی سننے کا طریقہ، دیگ پر کھڑے ہو کر فاتحہ دینے کا طریقہ اور سب مہمان اپنے برتن خود دھوئیں آپ کی خدمت میں کوئی فروٹ یا مٹھائی لاتا آپ گھر لے جاتے۔ فاتحہ دیتے جو بھی گھر موجود ہوتا سب کو تقسیم فرما دیتے۔

48- فرمایا فرعون کی بیٹھک ایسے ہے وہ ران پر ٹانگ چڑھا کے بیٹھتا تھا۔

49- ایک بوڑھے زمیندار نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی تھوری غیر مسلم سے گڑ بنوانا جائز ہے۔ آپ نے ڈانٹ کر فرمایا مسئلے بھی پوچھتے ہو اور تھوریوں سے گڑ بھی بنواتے ہو۔

50- فرمایا جوان لوگ جلد ہدایت پر آتے ہیں اور طریقت میں اچھا چلتے ہیں بوڑھے کم۔ فرمایا جیسے نرم لکڑی کو جیسی چاہو ڈھال لو، پرانی لکڑی ڈھلتی نہیں، ٹوٹ جاتی ہے۔ فرمایا

حضورؐ نے دعا کی تھی۔یا اللہ عمر بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے ایک عمر دے دے“ اللہ تعالیٰ نے عمر بن خطابؓ کو ہدایت دے دی عمر بن خطابؓ جوان تھے اور عمر بن ہشام یعنی ابوجہل بوڑھا تھا۔ ہدایت پر نہ آیا۔

-51 حضرت قبلہؒ وصال کے بعد اپنے بہت سے مریدوں کو خواب میں ملے۔فرمایا ہم زندہ ہیں ہم مرے تو نہیں ہیں۔

-52 ایک مرید نے عرض کی کہ کیا آپ کے تمام خلفاء ولی ہیں آپ نے فرمایا ضروری نہیں ہے کہ سب خلفاء ولی ہوں۔

-53 حضرتؒ نے فرمایا یہ کشف کا ہونا کوئی خاص بزرگی کی علامت نہیں ہے۔صحابہ کرامؓ کو خال خال کشف دیا گیا ہے۔ ہر صحابیؓ کو کشف نہیں دیا گیا۔اسی طرح اگر ہر مرید کو کشف دے دیا جائے تو وہ اسی کو اپنی منزل سمجھ بیٹھتا ہے اور اسی میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔حالانکہ مرید کی منزل مقصود ذات حق کو پانا ہے۔

فرمایا صحابہ کرامؓ سے کرامات کا اتنا اظہار نہیں ہوا اولیاء اللہ سے کرامات کا زیادہ اظہار ہوا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ عین الیقین تھے اولیاء اللہ سے اس لئے کرامات کا زیادہ اظہار ہوا کہ عین الیقین ہو جائیں ۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ میں اللہ تعالیٰ کی صفتیں آ گئی تھیں۔حدیث شریف بھی ہے بدل لو اپنی صفتیں اللہ اور رسولؐ کی صفات سے ۔فرمایا جب صحابہ کرامؓ کے لئے قرآن کریم میں رضی اللہ عنہ کا خطاب آیا اس وقت امیر معاویہ اور اس کا والد ابو سفیان مسلمان نہیں تھے۔فرمایا صحابہ کرامؓ کے ایسے شاندار درجات ہیں۔جن کی صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں گنوائی ہیں۔ان کی برگزیدگی کی آیات بیان کی ہیں۔لیکن صحابہ کرامؓ نے تو اپنے آپ کو کچھ بھی نہ خیال کیا۔

-54 حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک ولی کو راز دیتے ہیں دوسرا ولی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا اس کو علم نہیں ہوتا جب تک اس کو بھی راز نہ دیا جائے۔فرمایا تذکرہ میں واقعہ ہے ایک ولی کے ایک غلام تھے وہ بھی ولی تھے۔جب غلام فوت ہو گیا اس ولی نے اس کو غلام سمجھ کر ٹاٹ کا کفن دے کر دفن کر دیا۔رات کو حضورؐ اس ولی کو خواب میں ملے کہ تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ کا کفن دیا اور دفن کر دیا تب ان کو معلوم ہوا کہ میرا غلام بھی

ولی تھا۔

-55 فرمایا امن کا چاند سیدھا چڑھتا ہے اور بدامنی کا چاند ٹیڑھا ہوتا ہے۔

-56 فرمایا روس سے آگے مقناطیس کے پہاڑ ہیں۔یہ قطب نما کی سوئی اس لئے شمال کی طرف جاتی ہے ان مقناطیس کے پہاڑوں سے جہاز بھی نہیں گذر سکتا۔وہ جہاز کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

-57 ایک وہابی نے حضرت قبلہ عالمؒ سے کہا اذان میں صلواۃ والسلام نہیں پڑھنی چاہیے اس سے اذان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں صلواۃ والسلام حضورؐ کی یاد ہے اور اذان بلاوہ ہے۔

-58 حضرت قبلہؒ نے ایک سلسلہ کے متعلق جو پیلا لباس پہنتے ہیں۔فرمایا ان کے بڑوں میں سے ایک بڑا ہندو جوگی کی صحبت میں بیٹھتا تھا ہندو جوگی سے متاثر ہو کر جوگی ہی کا لباس اختیار کر لیا۔پیلا لباس۔

-59 حضرت قبلہؒ نے فرمایا عورت کو بغیر کسی عذر طلاق دینا ایسے ہے کہ جیسے کسی کو قتل کر دیا۔فرمایا طلاق دو وجہ سے دی جاسکتی ہے۔گھر اجاڑے۔رقم برباد کرے یا بد چلن ہو جو عورت نہ بسے اسے زور سے نہیں بسایا جاتا۔

-60 فرمایا کفار لوگ جو اچھا کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اجر زمین پر ہی دے دیتے ہیں۔

-61 حضرت قبلہؒ ایک بار سیدنا عبدالحیؒ کا ذکر فرما رہے تھے جب سیدنا بحری جہاز سے حج کو تشریف لے گئے۔سفر کے دوران ایک نجومی بھی تھا۔اس نے آپ کا ہاتھ دیکھ کر کہا آپ کے ہاتھ میں ایک خط شاہی ہے۔وہ لکیر کلائی سے شروع ہو کر درمیان کی انگلی تک چلی جاتی ہے۔اس نجومی نے کہا ایسی لکیر والا بادشاہ یا بڑا بزرگ ہو جاتا ہے۔وہ نجومی سیدنا کا معتقد ہو گیا۔دوران گفتگو ایک مرید نے اپنا ہاتھ نکال کر دکھایا یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں بھی خط شاہی ہے حضرت سیدنا عبدالحیؒ نے فرمایا تمہاری لکیر مردہ ہے زندہ نہیں ہے۔

-62 حضرت قبلہؒ نے فرمایا بہت سی ایجادات ابلیس انسانوں کو سکھاتا ہے۔فرمایا لقمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ چکی میں گندم ڈالنے کا طریقہ بتائیں تا کہ ہاتھ

ڈالنے سے نجات مل جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابلیس سے پوچھ لو۔ایک دن حکیم صاحب گھڑا لے کر پانی لینے کے لئے جا رہے تھے۔راستے میں بارش شروع ہو گئی۔ حکیم لقمان صاحب نے اپنے تمام کپڑے اتارے اور گھڑے کے اندر رکھ لئے۔ گھڑے کو زمین پر الٹا رکھ دیا اور بیٹھ گئے جب بارش ختم ہوئی تو آپ نے گھڑے سے کپڑے نکالے اور پہن لئے اور پانی لینے چل دیئے۔اتنے میں ابلیس بھی آ گیا۔اس نے حکیم صاحب سے پوچھا کہ اتنی بارش ہوئی آپ کے کپڑے بھیگے نہیں مجھے بتاؤ آپ نے کیا کیا۔آپ نے فرمایا پہلے تم یہ بتاؤ کہ چکی میں گندم ڈالنے کا کیا طریقہ ہونا چاہیے۔ابلیس نے کہا کہ سمجھاتا ہوں ایک درخت کا بڑا سا پتہ لیا۔اس کو ملا کر کیف کی طرح سے بنا دیا اور کہا ایسے ہی لوہے کی چادر بنا کر اس طرح بنا لینا آپ نے فرمایا میں نے تو جب بارش آئی کپڑے گھڑے میں ڈال دیئے تھے اور گھڑے کو زمین پر الٹا رکھ دیا تھا بارش تھمی پھر پہن لئے۔

ابلیس نے کہا میں نے ایک بے کار بات کے بدلے کام کی بات بتا دی ہے اور ابلیس چلا گیا اس طرح چکی کے اوپر کپی لگا دی گئی اور اس طرح دانے آرام سے گرتے ہیں پہلے ہاتھ سے ڈالنے پڑتے تھے۔قرآن میں ہے۔

اور ابلیس نے کہا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

(آیت نمبر 119 سورۃ النساء)

63- جب دربار عالیہ میں بھائی لوگ کچھ کام کر رہے ہوتے تھے حضرت قبلہؒ کا ان کے قریب سے گذر ہوتا تو بھائی لوگ ادباً کھڑے ہو جاتے حضرت قبلہؒ ان کو منع فرماتے کہ کام کرتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

64- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہماری نسبت افغانستان اور ترکی میں بھی جائے گی۔

65- فرمایا دلوں میں نسبت نہ ہونے سے روحانی سکون نہیں ہوتا لوگ سکون کے لئے نشہ کرتے ہیں یا خودکشی کر لیتے ہیں۔فرمایا ہمارے پاس بیٹھنے سے مریدوں کو نیند آ جاتی ہے۔یہ نسبت کی وجہ سے نیند آتی ہے یا پھر ایسے ہوتا ہے کہ ایک مرید امام الدین مرحوم چک 99 پی نے عرض کی کہ آپ کے پاس بیٹھنے سے جسم ٹوٹتا ہے کہیں اور گھنٹوں بیٹھے

رہیں تو کچھ نہیں ہوتا فرمایا وہ اس لئے کہ جسم کثیف ہے نور لطیف ہے۔ نور جسم میں داخل ہوتا ہے تو کثافت ٹوٹتی ہے۔

66- آپؒ سے اکثر لوگ مرید ہوتے جب آپ ان کو ذکر کرواتے اور توجہ دیتے مرید ہونے والے کو سارے جسم میں ایک کرنٹ سا لگتا تھا۔ ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے تھے اور کئی بے خود ہو کر تڑپنے لگتے تھے۔ پھر آپ ان کی پشت پر دست مبارک رکھتے وہ مرید ہونے والا سکون میں آ جاتا۔

67- ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ آپ کے مریدوں میں آپس میں محبت بہت ہے۔ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ فرمایا نسبت سے سب کے دل ایک ہو جاتے ہیں۔ کچھ اجنبی لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ یہ سب ایک ہی خاندان کے ہیں۔ اکثر پیر بھائیوں کی شکلیں آپس میں ملنے لگ جاتی تھیں۔

68- حضرت قبلہؒ نے قلب کی مثال رحم سے بھی دی فرمایا کہ جیسے رحم میں نطفہ جاتا ہے تو رحم بچہ بناتا ہے۔ ایسے قلب میں نسبت جاتی ہے تو قلب نسبت کی پرورش کرتا ہے حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو دو دفعہ جنا نہ گیا ہو وہ ابھی پیدا نہیں ہوا ایک دفعہ ماں کے پیٹ سے اور ایک دفعہ رہبر کے سینے سے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر انسان اس جہان کو دیکھتا ہے اور رہبر کے سینے سے پیدا ہو کر انسان عالم عقبہ کو دیکھتا ہے۔

69- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابو جہل باہر ایک ملک میں تجارت کے لئے گیا وہاں ابو جہل اس ملک کے بادشاہ کے وزیر سے ملا۔ ابو جہل نے اس سے کہا ہمارے وطن میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ جادوگر ہے۔ اس وزیر نے کہا تم اس سے آسمانی معجزہ طلب کرو۔ جادوگر آسمانی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ پھر ابو جہل جب اپنے وطن مکہ واپس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا آپؐ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں پھر میں مانوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیئے لیکن ابو جہل پھر بھی نہ مانا اور کہا کہ آپ نے نظر باندھ دی ہے جادو ہے۔

70- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بزرگ حضرت عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ان کے محلے

میں ایک بدمزاج پان واڑن خاتون رہتی تھی۔اس بزرگ کی گزرگاہ ہروقت اس کے گھر کے سامنے سے ہوتی تھی۔جب بھی وہ بزرگ گزرتے وہ عورت ان سے مذاق کرتی کہ تیری داڑھی سے تو میرے بکرے کی داڑھی اچھی ہے وہ بزرگ خاموشی سے گذر جاتے کچھ عرصہ بعدان کا وصال ہوگیا۔پھران کا جنازہ اسی عورت کے گھر کے سامنے سے گذرا۔اس عورت نے پھروہی جملہ کہاوہ بزرگ اٹھ بیٹھے اور کہا کہ آج میری داڑھی تیرے بکرے کی داڑھی سے افضل ہے کیونکہ آج میں ایمان سے جارہا ہوں۔پہلے میں اس لئے خاموش رہتا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ شاید تم سچ کہتی ہو کہ میں بے ایمان ہوکر مرجاؤں اور تیرا بکرا مجھ سے افضل ہوجائے۔

71- حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں ایک بزرگ تھے ان کے بہت سے مرید تھے ایک دوسرے بزرگ ان کو ملنے آئے تو انہوں نے دیکھ کر فرمایا آپ کے مرید تو بہت سے ہیں لیکن قربانی دینے والے بس دو تین ہی ہیں۔ان بزرگوں نے کہا چلو آزماتے ہیں۔انہوں نے ایک شخص کو اوپر والی منزل میں کمرے کے اندر بٹھا دیا اور تین بکرے ساتھ بھیج دیئے اور کہا جب ایک آدمی آئے تو ایک بکرا ذبح کرنا ہے جب دوسرا آئے تو دوسرا بکرا ذبح کرنا ہے جب تیسرا آدمی آئے تو تیسرا بکرا ذبح کردینا ہے۔

مہمان بزرگوں نے اعلان کیا کہ ہے کوئی تم میں سے جو اپنے پیر کے نام پر اپنی جان قربان کرے ان تمام مریدوں میں ایک مرید آگے بڑھے۔انہوں نے اوپر کمرے میں چڑھا دیا جب وہ اوپر پہنچے تو وہاں بیٹھے آدمی نے اس مرید کو وہاں بٹھا دیا اور بکرا ذبح کردیا بکرے کا خون پرنالے سے ہوتا ہوا نیچے آگیا۔مہمان بزرگ نے پھر اعلان کیا کوئی اور مرید ہے جو اپنے پیرو مرشد کے نام پر جان قربان کرے تو ایک دوسرا آدمی آگے بڑھا۔ان بزرگوں نے اوپر چڑھا دیا۔جب اوپر گیا تو وہاں بیٹھے آدمی نے اس کو بٹھا دیا اور دوسرا بکرا ذبح کردیا۔خون پرنالے سے ہوتا ہوا نیچے آگیا۔

جب سب مریدوں نے یہ حال دیکھا کہ واقعی یہاں تو مریدوں کو ذبح ہی کیا جارہا ہے تو یہ ماجرا دیکھ کر سب مرید بھاگ گئے آخر میں صرف ایک ہی مرید رہ گیا جو وہاں کھڑا رہا مہمان بزرگوں نے فرمایا دیکھا دو۔تین ہی آپ کے مرید خون دینے والے تھے باقی تو ایسے ہی نکلے یہ

آپ نے ایسے ہی اکٹھے کئے ہوئے ہیں۔

-72 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ نفس مرتا نہیں ہے۔ جہاد بالنفس سے وقتی طور پر دب جاتا ہے۔ مولانا روم نے ایک حکایت بیان فرمائی ہے۔ ایک لکڑہارا لکڑیاں کاٹنے جنگل میں گیا۔ سردی کا موسم تھا کہ بہت بڑا سانپ مرا ہوا دیکھا۔ اس نے بوری میں ڈال لیا تاکہ شہر میں جا کر انعام لوں گا کہ میں نے اتنا بڑا سانپ مارا ہے۔ اس نے چوراہے میں جا کر مجمع لگایا۔

لوگوں کا کافی ہجوم اردگرد جمع ہو گیا۔ سورج بھی کافی چڑھ آیا تھا۔ حرارت آفتاب سے سانپ کو بھی گرمائش پہنچی۔ وہ دھوپ سے ملنے جلنے لگا اس میں کچھ طاقت پیدا ہو گئی۔ لکڑہارے نے بوری کا منہ کھولا سانپ نے باہر گردن نکالی تو پاس لکڑہارا ہی تھا۔ اس نے لکڑہارے کو ہی نگل لیا۔ سانپ مرا ہوا نہیں تھا وہ تو سردی سے کچھ اکڑا ہوا تھا۔ فرمایا اس طرح نفس کا حال ہے وقتی طور پر جہاد سے نفس دب جاتا ہے۔ پھر زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ عمر بھر کا جہاد ہے۔ فرمایا سانپ کے ڈسے کا دم ہے نفس کے ڈسے کا کوئی دم نہیں۔

-73 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بڑے بڑے درخت طوفان اندھیریوں میں جڑوں سمیت اکھڑ جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے درخت جھاڑیاں طوفانوں میں بل کھا کر پھر دوبارہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب گمراہی پھیلتی ہے تو بڑے بڑے عالم اور پیر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگ اس گمراہی سے بچ جاتے ہیں اور اپنے مسلک پر قائم رہتے ہیں۔

-74 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی سڑک پر کھڑا تھا۔ ایک خوبصورت عورت وہاں سے گزری۔ وہ آدمی اس کے حسن کو دیکھ کر تاب نہ لا سکا۔ اور غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اس عورت نے ہاتھ پھیرا تو اس آدمی کو کچھ ہوش آیا عورت نے پوچھا کہ کیا بات تھی اس آدمی نے کہا کہ تیرا حسن دیکھ کر شیدائی ہو گیا ہوں اور بے ہوش ہو گیا تھا اس عورت نے کہا کہ میرے پیچھے ایک میری بہن آ رہی ہے جو مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کو دیکھنا۔ آدمی نے کہا اچھا تو پھر چلی جا۔ اس عورت نے اپنا جوتا

اتارا اور پانچ ۔ سات اس عاشق کے سر پر ماردیئے کہ تو ہر جائی ہے اصل عاشق نہیں ہے۔ اگر میرا اصلی عاشق ہوتا تو دوسری خوب صورت عورت کو دیکھنے کا تجھے خیال کیونکر پیدا ہوتا۔

-75 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص عبادت و ریاضت سے کامیاب ہو جائے تو اپنے تک ہی اس کا بھلا بھلا ہو جاتا ہے ۔ایسے ہے کہ کنوئیں میں جیسے پانی کوئی پینا چاہے تو محنت سے اس میں ڈول ڈالے گا اور ایک آدھا ڈول پانی حاصل کرلے گا لیکن صاحب نسبت بزرگ تو دریا کے موافق ہے جس سے ہزاروں لاکھوں ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان کی نسبت سے لاکھوں آدمی فیض حاصل کر کے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

-76 حضرت قبلہؒ کے ایک پیر بھائی صاحب اجازت تھے ان کا نام امیر الدین تھا ان کے ایک مرید تھے اس مرید نے ایک پلاٹ ہدیہ کے طور پر ان کو دے دیا۔ کہ اس میں اپنا مکان بنا لو امیر الدین صاحب نے جب اپنا مکان بنالیا تو مرید پھر گیا۔ امیر الدین صاحب بہت پریشان ہوئے اور حضرت قبلہؒ کے پاس آئے اور آپ سے مشورہ لیا آپ نے فرمایا کہ آپ جب عدالت میں جائیں تو جج کے پاس جا کر کہنا کہ یہ ہمارا مرید تھا اس نے یہ پلاٹ ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب ہم نے مکان بنالیا ہے تو یہ پھر گیا ہے آپ نے فرمایا کہ مکان کے تمام اخراجات میٹریل کی رسیدیں بھی ساتھ لے جانا وہاں جا کر ڈرنا نہیں ہے اور جج سے کہنا کہ یہ میرا خرچ ہے یہ مجھے دے دے اور اپنے پلاٹ پر قبضہ کرلے۔

جب عدالت میں امیر الدین صاحب کو طلب کیا گیا تو انھوں نے جج صاحب سے ایسے ہی کہا کہ یہ میرا مرید تھا اس نے پلاٹ ہدیہ پیش کیا تھا اب یہ پھر گیا ہے یہ مکان کی رسیدیں۔ خرچہ وغیرہ ہے۔ یہ مجھے دے دے اور اپنا پلاٹ سنبھال لے۔ جج نے اس مرید کو ڈانٹا کہ تو فراڈ کرتا ہے۔ ہدیہ دیتے ہو پھر منکر ہوتے ہو جج نے کہا کہ دو باتوں میں سے ایک چن لو مرید نے اپنے پلاٹ کی قیمت وصول کرلی۔ حضرت قبلہ روحی فداہ جب رحیم یار خاں تشریف لائے ۔ یہاں آ کر آپ کے ایک مرید نے

آستانہ عالیہ رحمان پور شریف کے لیے جگہ ہدیہ کے طور پر دینے کو کہا اور یہ کہا کہ آپ یہاں آستانہ عالیہ تعمیر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تک آپ یہ زمین ہمارے نام نہ لگاؤ گے ہم یہاں ایک اینٹ تک نہ لگائیں گے مکان بنانا تو دور کی بات ہے۔

77- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ اے انسان تیرا کوئی کتنا ہی گہرا دوست کیوں نہ ہو اس کو اپنا راز مت دے۔ ہو سکتا ہے کل کو تیری اس سے دشمنی ہو جائے تو تیرے راز کو فاش کر دے اور تجھے شرمندہ ہونا پڑے۔ اور فرمایا اے انسان کوئی تیرا کتنا ہی بڑا دشمن کیوں نہ ہو اس کو دوران دشمنی کے بُرا بھلا مت کہہ کل کو تیری اس سے صلح ہو جائے تو وہ تجھے شرمندہ کرے۔

78- حضرت قبلہؒ نے مولانا رومؒ کا فرمان سنایا کہ آپ کا فرمان ہے کہ کتے چاندنی راتوں میں زیادہ بھونکتے ہیں۔ کتوں کی بھونک چاند کی چاندنی کو ختم نہیں کر سکتی۔ کتے کا کام بھونکنا اور چاند کا کام چمکنا ہے۔ آپ نے ایک اور فرمان سنایا کہ مولانا روم نے فرمایا کہ رات کو مسافر جب سفر کرتے ہیں تو کتے بھونکتے ہیں لیکن مسافر کو روک نہیں سکتے۔ مسافر کا کام چلتے رہنا اور کتے کا کام بھونکنا ہے۔

79- حضرت قبلہؒ جب کانپور شریف میں تھے تو آپ کے پیر و مرشد سیدنا امام اولیاء آپ کے لیے چھوٹا گوشت پکواتے اور خود گھر میں بڑا گوشت پکواتے۔ حضرت قبلہ سے فرماتے احمد میاں آپ تو چھوٹا گوشت کھاتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ فرماتے ہمارے حضرت کی طبیعت مبارک نہایت شفیق تھی۔ آپ کے سامنے کوئی غلط بیان سناتا تو اسے آپ ٹوکتے نہ تھے بلکہ فرماتے ہاں ٹھیک بھئی۔ اگر کوئی صحیح بات بیان کرتے تو بھی فرماتے ہاں ٹھیک بھئی۔

80- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت محفل سماع پر پیر بھائیوں اور قوالوں کا خرچہ خود ہی برداشت کرتے تھے۔ کوئی پیر بھائی کچھ خدمت نہ کرتا میں نے اپنے پیر بھائیوں کو ڈانٹا کہ ہمارے حضرت ہماری اتنی خدمت کرتے ہیں اور ہم لوگ پائی بھر بھی خدمت نہیں کرتے۔ ہم کو خدمت کرنی چاہئے۔

81- عبدالقادر حوالدار پولیس (کوئٹہ) میں تعینات تھے۔ ایس پی انگریز تھا اس کا لندن

سے خط آیا کہ تیری والدہ بیمار ہے وہ جاتے وقت عبدالقادر حوالدار کی ڈیوٹی گھر کی نگرانی پر لگا گیا۔ایک رات کوئٹہ چلتن مارکیٹ میں محفل سماع تھی وہ چپکے سے محفل سماع پر چلے گئے افسر کی بیوی کو پتا چل گیا کہ عبدالقادر رات کو نہیں تھا۔صبح انکوائری کی۔ رات کو تم کہاں تھے؟ جب صاحب آئے گا ملازمت ختم کروا دیں گے۔ پھر عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ہمارے پیر صاحب ہیں رات کو محفل سماع میں وہاں گیا تھا۔میم نے کہا کہ وہاں کیا ہوتا ہے عبدالقادر نے کہا وہاں قوالی ہوتی ہے۔قوالی میں رقص و وجد ہوتا ہے پھر وہ میم انجیل اٹھا لائی اس نے پڑھ کر سنایا کہ آخری نبیؐ کی امت میں ایک گروہ ہوگا وہ اس امت میں سب سے افضل ہوگا جو سازوں پر عبادت کریں گے۔ رقص و وجد ہوگا پھر اس نے عبدالقادر صاحب سے کہا کہ جب محفل سماع ہو پیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت بھی لینا اور تبرک بھی لانا۔عبدالقادر صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس میم کو مت لانا قادر صاحب شیرینی تبرک لے گئے۔

-82 حضرت قبلہؒ محفل سماع میں تالی بھی آہستہ آہستہ بجایا کرتے تھے۔آپ کی تالی بجانے کا انداز اس طرح تھا کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف ہوتی تھی اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کا رخ زمین کی طرف اور آہستہ آہستہ بجاتے۔

-83 حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت نجم الدین قلندرؒ انڈیا میں ایک بزرگ ہوئے ہیں۔ایک دفعہ وہ اپنی محفل میں اصحاب کہف کے کتے کا ذکر کر رہے تھے۔ایک شخص نے سوچا کہ کتا بھی اس امت میں افضل ہوسکتا ہے۔اتنے میں سامنے سے کتا آرہا تھا حضرت نے توجہ دی وہ کتا افضل ہوگیا۔تمام شہر کے کتے اس کا احترام کرتے وہ جب آتا اس کے گرد کھڑے ہو جاتے۔جب وہ بیٹھتا اس کے گرد حلقہ لگا کر بیٹھے رہتے۔جب وہ فوت ہوا تو ان بزرگوں نے اس کو دفن کر دیا۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بزرگ سفر کر رہے تھے ان کے ہمراہ ایک مرید بھی تھا۔دوران سفر راستے میں ایک گاؤں آیا۔وہ اس گاؤں میں چلے گئے۔اس گاؤں والوں نے اس بزرگ سے بہت برا سلوک کیا۔گاؤں سے نکلتے وقت اس بزرگ نے ان کے لئے دعا کی کہ اس گاؤں والوں کو یا

باری تعالیٰ یہاں آباد رکھ۔ سفر جاری کیا تو ایک اور گاؤں راستے میں آیا۔ اس میں گئے ان گاؤں والوں نے اس بزرگ کی بہت تعظیم کی اس بزرگ نے اس گاؤں والوں کے لیے یہ دعا کی۔ کہ باری تعالیٰ ان لوگوں کو بکھیر دے۔ مرید ساتھ تھا اس نے اپنے پیر صاحب سے عرض کی یا حضرتؒ پہلے گاؤں والوں نے بدتمیزی کی آپ نے ان کے لئے اچھی دعا کی اور جنہوں نے اچھی طرح خدمت کی ہے ان کے لیے بکھر جانے کی دعا کی۔ اس بزرگ نے فرمایا پہلے گاؤں والے اچھے لوگ نہیں تھے۔ جب باہر نکلیں گے تو برائیاں پیدا کریں گے۔ یہ یہیں ٹھیک ہیں۔ اس گاؤں کے لوگ اچھے اور نیک خیالات کے ہیں۔ جب باہر نکلیں گے تو لوگوں کو ہدایت اور نیک راستہ پر چلنے کی تبلیغ کریں گے۔

-84 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ سیہون شہر گئے۔ ان لوگوں نے اس بزرگ سے برا برتاؤ کیا اس بزرگ نے سیہون شہر والوں کے لئے دعا کی کہ اے اللہ یہاں کوئی قلندر بھیج دے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہدایت ملے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں لعل شہباز قلندرؒ کو بھیج دیا۔ سیہون والوں نے شہباز قلندر سے بھی زیادتی کی۔ قلندرؒ نے بددعا کی۔ وہ شہر غرق ہوگیا۔ جو لوگ بچ گئے وہ مسلمان ہو گئے۔

-85 حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ بہاؤالدین ذکریاؒ بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے مرید ہونے کے لیے گئے مرید ہوئے تو چند روز میں آپ کے پیرومرشد نے آپ کو خلافت دے دی۔ دوسرے مریدوں نے عرض کیا کہ یہ ہندی مسلمان تو ابھی مرید ہوا ہے۔ آپ نے خلافت دے دی۔ ہم برسوں سے مرید ہیں ہمیں تو خلافت نہیں دی۔ تو شیخ شہاب الدینؒ نے فرمایا کہ بہاؤالدینؒ ایک خشک لکڑی کی طرح تھا آگ لگانے کی دیر تھی آگ بھڑک اٹھی۔ تم گیلی لکڑیوں کی طرح ہو۔ جب خشک ہوں گی پھر آگ پکڑے گی۔

-86 بابا محمد رمضان سکنہ حاصل پور نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ جب میں مرید ہوا تو مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی دعا کریں اب ایک دفعہ اور کرم ہو جائے پھر حضرت قبلہؒ نے فرمایا تمہاری خواہش تو اچھی ہے۔ طریقت میں اچھی خواہش بھی نہیں ہونی

چاہیے۔

87- حضرت قبلہؒ نے فرمایا انسان کا دل دارالخلافہ ہے ادھر اللہ کا یا ابلیس کا قبضہ ہوگا۔ اولیاء اللہ مرید ہونے والے کے دلوں میں انقلاب لاتے ہیں تا کہ ابلیس کا قبضہ ختم ہو جائے اور اللہ کا قبضہ ہو جائے۔

88- صوفی محمد اکرم سکنہ کراچی والے بیان کرتے ہیں مجھے خلافت کافی عرصہ سے ہے لیکن سلسلہ کا کام مجھ سے نہیں چلا۔ ایک دفعہ میں حضرت قبلہؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس نے دل میں خیال کیا کہ کہیں حضرت قبلہؒ ڈانٹ نہ دیں کہ تو نے سلسلہ کا کام کیوں نہیں کیا حضرت قبلہؒ اس وقت محمد اکرم سے مخاطب ہوئے فرمایا اکرم! حضرت نوح علیہ السلام بھی نبی تھے ان کی عمر ساڑھے چودہ سو برس تھی۔ ان کی تبلیغی زندگی ساڑھے نو سو برس تھی۔ صرف اسی آدمی ایمان لائے اسی طرح نبی پر کوئی ایمان نہ لائے اس کی نبوت پر کوئی فرق نہیں آتا۔ ولی کا اگر کوئی مرید نہ ہو تو اس کی ولایت پر بھی فرق نہیں پڑتا۔

89- حضرت قبلہؒ نے فرمایا بزرگوں کی دعاؤں سے اللہ تقدیر میں ہونے والے واقعات خواب میں بھی بدل دیتا ہے۔ جو واقعہ ظاہر میں ہونا ہے وہ خواب میں ہو جاتا ہے ایک بزرگ حضرت غوث اعظمؒ کے خلیفہ تھے انہوں نے اپنے ایک مرید کی تقدیر کا ملاحظہ کیا جو تاجر تھے کہ یہ تجارت پر جائے گا ڈاکو اس پر حملہ کریں گے اس کا مال و اسباب لوٹ لیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے اس بزرگ نے اپنے مرید کو تقدیر بدلنے کے لیے غوث پاکؒ کے پاس بھیجا وہ تمہاری تقدیر بدل دیں گے۔ وہ چلا گیا پھر حضرت غوث پاکؒ نے حکم فرمایا تم تجارت کے لیے چلے جاؤ تم تجارت کر سکتے ہو۔ وہ تجارت پر چلا گیا راستہ میں ایک سرائے میں رات بسر کی وہاں خواب میں دیکھا کہ ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کر دیا ہے اس سے مال و اسباب بھی لوٹ لیا ہے اور اسے قتل بھی کر دیا ہے وہ خواب کے خوف سے ہڑبڑا کے اٹھا تو خواب ہی تھا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ واقعہ ظاہر میں تو ایسے ہی ہونا تھا لیکن حضرت غوث الاعظمؒ کی دعا سے حقیقت خوب میں بدل گئی۔

-90 حضرت کے آستانہ عالیہ پر جو بھی آتا ہے چاہے امیر ہو یا غریب، ملازم ہو مزدور ہو، افسر ہو سب سے ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے ایک ہی جگہ سب اکٹھے کھاتے ایک ہی جگہ سب سوتے ہیں ایک ہی قسم کا سب کو لنگر دیا جاتا ہے۔ محمد خالد وکیل مرحوم سکنہ کوئٹہ بیان کرتے تھے کہ میں جج محمد اسلام کے ساتھ دربار شریف رحمان پور حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا محمد اسلم صاحب نے میرا تعارف کرایا کہ یہ ہائی کورٹ کے وکیل ہیں۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے عام انداز سے خیریت پوچھی۔ عام لوگوں کو تبلیغ فرماتے رہے دو دن ہم رہے دیکھا کہ سب ایک ہی جگہ کھا رہے ہیں ایک ہی جگہ لیٹے ہیں۔ وکیل صاحب کہتے ہیں میں بہت پیروں کے پاس گیا میں اپنا تعارف کراتا تو وہ پیر لوگ ہائی کورٹ کا وکیل ہونے کی حیثیت سے میری بہت عزت کرتے خصوصی توجہ کرتے لیکن حضرت قبلہؒ کی نظر میں میں نے ہر آدمی کو ایک سا پایا میں قائل ہو گیا کہ اگر ولی ہیں تو یہ ہیں۔ جن کی نظر میں دنیا کی امارت کی کوئی حیثیت نہیں۔ پھر میں مرید ہو گیا۔

-91 ملک فضل احمد جتوئی شہر میں محفل کرانے جایا کرتے تھے آپ کا وصال ہو گیا آپ کے وصال کے بعد جتوئی کے پیر بھائیوں نے خالی گدی لگا کر محفل کرائی بعد میں حضرت قبلہؒ کے یہ بات گوش گزار کی تو آپؒ نے فرمایا کہ آئندہ خالی گدی نہیں لگانی بغیر گدی کے محفل کروا لیا کریں کچھ لوگوں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ ہمیں قوال نہیں ملتے کیسٹ پر ہی قوالی کروا لیا کریں۔ آپ نے فرمایا کروا لیا کریں۔ ابتدا میں کوئٹہ میں حضرت قبلہؒ گراموفون پر قوال نہ ملنے کی وجہ سے محفل سماع کروا لیا کرتے تھے۔

محفل سماع میں کسی کو وجد ہو جاتا تو آپؒ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے پیر کو لازم نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو لیکن ہم نہیں کھڑے ہوں گے تو لوگ بھی کھڑے نہیں ہوں گے اور فرمایا وجد والا گر جائے تو اس کے اوپر سے پھلانگنا نہیں چاہیے کیوں کہ اس کی روح واصل الٰہی ہے پھلانگنے والا بے ادب ہو جائے گا۔ ایک مرید نے عرض کی کہ مجھے وجد نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ تو ذکر نہیں کرتا ہوگا تو اس نے کہا کہ میں ذکر تو کرتا ہوں تو آپؒ نے فرمایا کہ تو مرا مرا ذکر کرتا ہوگا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ہمارے مریدوں کو

جیسے وجد ہوتا ہے دیگر سلسلے کے لوگوں کو ایسے وجد نہیں ہوتا۔ ہمارے مریدوں کو وجد میں ایک دھکا سا لگتا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر اور کبھی اوپر کو اٹھتا ہے۔ روح جسم کو چھوڑنا چاہتی ہے اس لئے جو آثار روح کے ہیں وہ جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ جب مرید ہوئے تو آپؒ کو پہلا وجد ایسا تیزی سے ہوا کہ آپؒ کا سر مبارک دروازہ کی چوکھٹ سے لگا اور سر مبارک سے خون بہنے لگا تو پیر و مرشد نے فرمایا کہ چلو اچھا ہوا فضول خون نکل گیا۔ حضرت قبلہ محفل سماع کے اول اور آخر شرینی پر فاتحہ دیتے تھے۔ فرماتے کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے حضورؐ سے عرض کی کہ ہم قوالی سنتے ہیں آپؐ کا کیا حکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہم تمہاری ہر محفل میں شریک ہوتے ہیں لیکن تم ہر محفل سماع کے اول و آخر فاتحہ دے دیا کرو۔ عرس کے دوران ایک مشہور نعت خواں نے حضرت قبلہؒ سے نعت پڑھنے کی اجازت لی۔ آپؒ نے اجازت فرمائی اس نے نعت پڑھنے سے پہلے سامعین کو صلوٰۃ السلام پڑھایا حضرت قبلہؒ نے نعت خواں کو ڈانٹا تم سنانے آئے ہو پڑھانے نہیں آئے تم پڑھتے جاؤ یہ سنیں گے۔ سکھر میں سلام الدین قوال نے حضرت قبلہؒ کے سامنے ایک کلام پڑھا۔ مصرع یہ تھا مقدر نہ بدلا تو یہ کامل نظر کس لئے ہے۔ یہ در کس لئے ہے یہ سر کس لئے ہے۔ حضرت قبلہؒ نے بعد اختتام محفل سلام الدین سے فرمایا آئندہ یہ کلام یہاں مت پڑھنا ہم نے کس کا مقدر نہیں بدلا؟ یہ شکوے شکایت کا کلام ہے۔

-92 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضور پاکؐ جب معراج میں تشریف لے گئے تو آپؐ نے دیکھا عورتیں زیادہ تعداد میں دوزخ میں ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا ان کا مسئلہ ایسا ہے کہ ساری عمر ان کو تخت پر بٹھائے رکھو ایک ہی بار کچھ کمی واقع ہو جائے تو ناشکری کرتی ہیں کہ مجھے تو ساری زندگی عذاب میں ڈال دیا ہے ساری عمر ایسے ہی تنگ کر رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا عورتیں اسی ناشکری کے سبب زیادہ دوزخ میں جائیں گی۔ فرمایا عورت کے دو ہتھیار ہیں۔ مسکرانا اور رونا۔

-93 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ انسان جب اپنا منہ اللہ کی طرف کر لیتا ہے تو یہ دنیا بھر کی نعمتیں اس کی خدمت میں ہو جاتی ہیں اس کو تلاش کرتی ہیں اگر یہ انسان اللہ کی طرف سے اپنا

منہ ہٹالے اور پیچھے کرلے اور دنیا کی طرف منہ کرے تو یہ دنیا آگے آگے ہوگی اور انسان اس کی تلاش میں پیچھے پیچھے رہتا ہے۔آپ نے فرمایا اس کی مثال ایسے ہے جیسے انسان سورج کی طرف اپنا منہ کرے تو سایہ پیچھے پیچھے رہتا ہے۔اگر انسان سورج کی طرف پیچھا کرے تو سایہ آگے آگے اور انسان دھوکے میں آکر پیچھے پیچھے رہتا ہے۔کچھ ہاتھ پلے نہیں آتا۔

-94 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بعض مریدوں کو آخر وقت تک کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ذات کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے اس کو چلتے چلتے ذات کا مشاہدہ ہو جاتا ہے ذات کا نور کھل جاتا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سمندر ہوا گلا قدم اٹھائے گا تو سمندر میں گر جائے گا ایسے ذات کے نور کا انکشاف اس پر کھل جاتا ہے جیسے اس نے قدم رکھا تو ذات میں گر گیا۔فرمایا اس کی مثال ایسے ہے جیسے مرغی اپنے انڈوں کو 21 دن سیتی ہے اس میں بچہ مکمل ہو جاتا ہے لیکن وہ ایک پردے میں ہوتا ہے حالانکہ وہ مکمل ہو جاتا ہے لیکن اظہار کچھ نہیں ہوا جونہی مرغی اس کو انڈے سے باہر لاتی ہے ایک نیا جہان رونما ہو جاتا ہے وہ واقعی سمجھ جاتا ہے کہ یہ ایک نیا جہان ہے جس کا اظہار اب ہوا ہے۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا سب سے مشکل مرحلہ فنافی الشیخ ہے آگے دو منزلیں آسانی سے طے ہو جاتی ہیں اگر مرید فنافی الشیخ ہو جائے اور فوت ہو جائے تو دوسری دو منزلیں اس کی قبر میں جا کر طے ہو جاتی ہیں۔

-95 ایک شخص نے حضرت قبلہؒ سے اعتراض کیا کہ علامہ اقبالؒ شراب پیتا تھا۔آپؒ نے فرمایا شراب پینے والے کو الہام نہیں ہوا کرتا۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؒ حضرت بایزید بسطامی کے پیرو مرشد تھے۔عرصہ دراز سے ان کی صحبت میں آتے جاتے ایک بار امام صاحب نے فرمایا کہ بایزید سامنے الماری سے کتاب اٹھالاؤ۔ بایزید نے عرض کی حضرت الماری کہاں ہے۔امام صاحب نے فرمایا آج تک تمہیں الماری کا پتہ ہی نہیں اتنے عرصے سے آرہے ہو بایزید نے عرض کی حضرت میں نے آپ کی صورت بھی جی بھر کے نہیں دیکھی خوف اور ادب کی وجہ سے۔

-96 حضرت قبلہؒ نے فرمایا درویش کو کیا ضرورت ہے کہ قلم، کاغذ کو تعویذ کے لئے ہاتھ میں

پکڑے دنیاوی کام درویش کو رحم یا غصہ آ جائے تو ہو جاتا ہے۔درویش کی قوت ارادی مضبوط ہو تو دنیاوی کام ہو جاتا ہی اگر دل ڈگمگائے تو کام نہیں ہوتا۔آپؒ نے مثال دی کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہمیں مکمل یقین ہوتا تھا کہ مردہ کو کہیں گے کہ اٹھ جا تو وہ اٹھ جائے گا اگر ڈگمگائے تو وہ نہیں اٹھے گا۔

-97 عمر فاروق نومسلم فرانسیسی جب مسلمان ہوا اس کو محفل سماع میں وجد بھی ہوتا تھا اسے کسی نے کہا کہ تمہیں وجد کیوں ہو جاتا ہے تم اردو اور فارسی کو نہیں جانتے اس نے کہا کہ میری روح تو سمجھتی ہے۔

-98 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ وقت کے بعد پیر کی شبیہ گم ہو جاتی ہے اور پیر کے چہرے کا تصور گم ہو جاتا ہے۔آپؒ نے فرمایا کہ پھر تصور بدلی ہو جاتا ہے جب ایسے ہو جائے تو آنکھیں اسی طرح مراقبے میں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے اور اس تمام جہان کو اللہ کا نور سمجھتا ہے اور اس میں جو بھی چیز نظر آئے وہ ذات حق سمجھتا ہے۔جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے جدھر دیکھو ادھر میرا ہی منہ ہے یعنی ذات خود ہی ہے باقی تمام جہان اس اللہ کے نور کے اندر بس رہا ہے یعنی زمین و آسمان سب اسی نور کے اندر بس رہا ہے۔

-99 حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت جنید بغدادیؒ کی کپڑے کی دکان تھی۔آپ کو دکان بند کرنے میں دیر ہو گئی۔رات کا وقت ہو گیا ایک چور آیا اس نے سمجھا کہ یہ بھی چور ہیں جو کہ رات کے وقت دکان میں ہیں چور نے آپ سے کہا تو بھی چور ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔چور نے کہا چلو مل کر چوری کرتے ہیں آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے دونوں نے گٹھا باندھا اور آپ وہ کپڑا اس کے گھر تک چھوڑ آئے آپ نے چور سے کہا کہ ہم پھر آئیں گے آپ یہ مال رکھو پھر بانٹیں گے۔دوبارہ آپ نہ گئے۔وہ آدمی بازار سے گزر رہا تھا تو آپ دکان میں بیٹھے ہوئے تھے اس آدمی کی آپ پر نگاہ پڑی تو آپ نے اسے بلایا وہ آ گیا آپ نے فرمایا ڈرتے کیوں ہو ہم تو مال جمع کرنے کے چور ہیں اور تم اٹھانے کے چور ہو ہم دونوں ہی تو چور ہیں۔چور تائب ہو گیا اور آپ کا

مرید ہو گیا۔

100- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ عالمی جنگ کی تباہی سے لوگ ایسے ڈر جائیں گے کہ قیامت تک جنگ نہیں کریں گے۔

101- حضرت قبلہؒ مریدوں کی شادیوں پر نہیں جایا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے شادیوں میں انہوں نے رشتہ داروں کو بھی بلایا ہوتا ہے وہ شادی میں ان کا خیال کریں گے یا ہمارا اس طرح وہ پریشان ہوں گے۔

102- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ مرید ہونے والے کو جو کلمہ پڑھاتے ہیں وہ کلمہ دلوں کے حجابات توڑتا ہے۔ جو کلمہ علماء پڑھائیں وہ دلوں کے حجابات نہیں توڑتا۔ مولانا رومؒ سے کچھ علماء مناظرہ کرنے آئے آپ نے علماء سے فرمایا کہ تمہارے اور میرے کلمہ پڑھانے میں فرق ہے آپ نے دو پلیٹیں منگوائیں۔ آپ نے دونوں کو ملا کر رکھ دیا پھر آپ نے لا الہ پڑھا تو وہ پلیٹیں جدا ہو گئیں۔ جب الا اللہ کہا تو وہ پلیٹیں دوبارہ مل گئیں تو پھر آپ نے علماء سے کہا کہ تمہارے اور میرے کلمہ پڑھانے میں یہ فرق ہے۔

103- حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ سعدیؒ کا قول ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے ظلمات کے سمندر میں تختے پر بٹھا کر چھوڑ دیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی حکم دیا ہے کہ خبردار دامن گیلا نہ ہونے پائے ورنہ دوزخ میں ڈال دوں گا۔

104- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کسی کو پرکھنا ہو تو قرآن کریم، حدیث شریف اور بزرگوں کے ارشادات کی کسوٹی پر پرکھو۔

105- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ چار ضربی ذکر اس لئے بند کیا گیا ہے کہ اس سے دماغ گرم ہو جاتا ہے اور دو ضربی ذکر سے ایسے نہیں ہوتا فرمایا جب ذاکر اور مذکور ایک ہو جائے تو پھر ذکر قلبی بند ہو جاتا ہے۔

106- حضرت قبلہؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا لیلتہ القدر کی رات میں عبادت کرنی چاہیے۔ حضرت قبلہؒ نے جواباً فرمایا ضروری نہیں ہے یہ ان کو نصیب ہوتی ہے جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں جو شخص رات کی تین نمازیں مغرب، عشاء اور فجر پڑھتا ہے اس کی تمام رات کی عبادت شمار کی جاتی ہے۔

-107 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تصوف دلوں کے پاک کرنے کے علم کو کہتے ہیں۔

-108 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ زمین جب بنائی گئی تو زمین تھرتھرائی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو حکم دیا کہ زمین پر پتھر بن کر گرو تو یہ پہاڑ بن گئے اور زمین کا تھرتھرانا رک گیا۔

-109 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یہ حرام۔ حلال کے چند مسائل کو سمجھنا آسان ہے اصل بات تو یہ ہے کہ اس چیز کی سمجھ آجائے کہ نبوت اور ولایت کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کیا ہے اس تعلق کو سمجھنا بڑی بات ہے۔

-110 حضرت قبلہؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مریدین کو تو ہلکی سی تجلیات کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ پیر و پیغمبر کی روحوں کو دیکھ لیں تو بس جل کر راکھ ہو جائیں۔

-111 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا عورت اور مرد ایک ساتھ اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ پاس بیٹھے مرید نے عرض کیا یا حضرت! اگر ماں اور بیٹا ہو۔ آپؒ نے فرمایا چاہے کوئی بھی ہو۔

-112 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ باپ کی وراثت کی حقدار اس کی اولاد ہے پیر کی وراثت کے حق دار اس کے مرید ہیں۔

-113 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ امام فرضوں کی نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے قطب کی طرف منہ کر لیتا ہے۔ وہ صرف نمازیوں کے احترام کی وجہ سے ہے کہ شاید ان میں کوئی مومن ہو اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

-114 آپ نے ارشاد فرمایا عبادت کا قبلہ کعبہ اطہر ہے۔ دعا کا قبلہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ پیر اور پیغمبر قبلہ عقیدت ہیں۔

حضرت قبلہؒ روحی فداہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے باری تعالیٰ کی خدمت میں عرض کی کہ اے باری تعالیٰ میری اولاد میں برگزیدہ پیغمبروں سے مجھے ملایا جائے تو باری تعالیٰ نے تمام برگزیدہ پیغمبروں کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام کو دکھائیں تو ان میں سے ایک روح کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام نے زیادہ پسندیدگی کا اظہار کیا اور باری تعالیٰ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ روح کس برگزیدہ

پیغمبر علیہ السلام کی ہے۔

باری تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی روح ہے اور دنیا میں ان کی عمر ساٹھ سال ہوگی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بہت کم ہے چالیس میری عمر میں سے دے کر اس کی عمر بڑھا دی جائے جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی پوری عمر کر چکے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کی روح قبض کرنے آئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ابھی تو میرے چالیس سال رہتے ہیں تو فرشتے نے عرض کی چالیس سال آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا دکھاؤ کہاں لکھا ہوا ہے۔ فرشتے نے باری تعالیٰ سے عرض کی کہ اے باری تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام تو ایسے کہتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آئندہ لکھ لیا کرو آدم علیہ السلام ایسے کہتے ہیں تو اولاد آدم کا بھی اعتبار نہیں۔

-115 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ ہوئے ہیں ان کے ہاں کچھ مہمان آ گئے آپ کے پاس مہمانوں کی تواضع کے لئے کچھ بھی نہ تھا آپ پریشان تھے اتنے میں ایک حلوہ نان بیچنے والا گزر رہا تھا آپ نے اس کو بلایا فرمایا میرے مہمانوں کو کھانا کھلا دو اس نے کھلا دیا آپ نے اس کو فرمایا کتنی رقم چاہتے ہو اس نے کہا رقم کی ضرورت نہیں آپ مجھے اپنے جیسے بنا دیں۔ آپ نے اس کو سمجھایا لیکن وہ نہیں مانا آپ اس کو کمرے میں لے گئے اور ایک بھرپور توجہ اس کو دی وہ ظاہری صورت میں بھی آپ کا ہم شکل ہو گیا فرق اتنا تھا وہ کانپ رہا تھا آپ سکون کی حالت میں تھے کچھ دن وہ نان بیچنے والا زندہ رہا پھر فوت ہو گیا۔ تکمیل بزرگی وقت کے لحاظ سے ہو تو آدمی برداشت کر لیتا ہے۔

-116 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ آپ انصاف کیسے کرتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں راستے پر ایک کنواں ہے وہاں چھپ کے بیٹھ جا اور میرا انصاف دیکھ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں چھپ کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک آدمی آیا۔ جس کے ہاتھ میں اشرفیوں کا

تھیلا تھا اس نے تھیلا رکھا اور کنوئیں سے پانی پیا۔ پانی پی کر چلا گیا اور اشرفیوں کا تھیلا وہاں بھول گیا اس کے بعد دوسرا آدمی آیا اس نے اشرفیوں کا تھیلا دیکھا کنوئیں سے پانی پیا اور اشرفیوں کا تھیلا اٹھا کر چلا گیا پھر تیسرا آدمی آیا اس نے کنوئیں سے پانی پیا اور وہاں بیٹھ گیا اس کے بعد پہلا ہی آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ میں اشرفیوں کا تھیلا بھول گیا ہوں وہ مجھے دے دو۔ تو ہی چور ہے اس آدمی نے اسے گالی دے دی تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! یہ آپ کا انصاف کیسا۔ کہ تھیلا کوئی لے گیا اور قتل کوئی ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے آدمی کے باپ نے پہلے آدمی کے پاس امانت رکھی تھی اور کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اگر مر جاؤں تو یہ امانت میرے بیٹے کو دے دینا۔ جب وہ جوان ہو جائے مگر پہلا آدمی بددیانت ہو گیا آج ہم نے وہ رقم بیٹے کو دلا دی۔ رہا تیسرا آدمی جو کہ قتل ہوا اس نے پہلے آدمی کے باپ کو قتل کر دیا تھا آج ہم نے بیٹے سے اس کو قتل کرا دیا۔ یہ ہے ہمارا انصاف۔

-117 حضرت قبلہؒ سے ایک آدمی نے عرض کی جو کہ عرب ممالک میں کام کرتا تھا کہ عربی شر پسند نہیں ہیں۔ بڑے امن سے رہتے ہیں اور بے ایمانی بھی نہیں کرتے۔ آپؒ نے فرمایا کہ شر اور بے ایمانی وہ کیا کریں ان کے پاس نہ عورتوں کی کمی ہے اور نہ ہی دولت کی کمی۔ شر وہیں ہوتا ہے جہاں ان دونوں چیزوں کی کمی ہو۔

-118 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تصور پیر صحبت پیر کا کام کرتا ہے۔ ایسا ہی ہے کہ جیسے پیر کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

-119 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب بارش ہوتی ہے پھولوں پر گرتی ہے تو خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ غلاظت پر گرتی ہے تو بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء اولیاء کے تصرفات جب لوگوں کے دلوں پر گرتے ہیں تو کچھ لوگ ہدایت پا لیتے ہیں اور کچھ لوگ اور زیادہ مخالفت کرتے ہیں۔

-120 فرمایا دلوں میں جب نور نسبت داخل ہوتی ہے تو ادب خود ہی آ جاتا ہے۔

-121 حضرت قبلہؒ سے ایک وہابی نے کہا کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز نہیں ہے تو آپؒ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو کیا فکر پڑی ہوئی ہے آپ لوگوں پر تو یہ حکم نہیں ہے صلوٰۃ و

سلام پڑھنے کا۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کو حکم ہے۔

122- سیدنا محمد مخصوص الرحمٰن عرف طٰہٰ میاں قدس اللہ العزیز آپ حج پر تشریف لے گئے آپ یکم ذوالحج کو جدہ پہنچے سعودیہ کے آئین کے مطابق حج کا چاند نظر آنے پر جو بھی حاجی سعودیہ داخل ہو اس کو مدینہ منورہ میں جانے نہیں دیتے وہ سیدھا مکہ مکرمہ جائے۔ سیدنا طٰہٰ میاںؒ نے افسران بالا سے فرمایا کہ ہم تو پہلے مدینہ منورہ جائیں گے پھر حج کریں گے اگر مدینہ منورہ نہیں جانے دو گے تو ہم یہیں سے واپس بنگال چلے جائیں گے اور حج نہیں کریں گے افسران نے انکاری کی تو شاہی خاندان میں سے ایک فرد کو خواب میں حضورﷺ کی طرف سے حکم ملا کہ بنگال سے ہمارے جو مہمان آئے ہیں ان کو مدینہ منورہ آنے دو۔ اس کے بعد انہوں نے آپ کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔ آپؒ نے زیارت روضہ رسول ﷺ کے بعد حج کیا۔ آپ کے قوال بھی ہمراہ حج کے لیے گئے تھے آپ جہاں اقامت پذیر تھے آپؒ نے وہاں یہ محفل سماع بھی کرائی۔

123- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حشر میں غوث اعظم عبدالقادرؒ ایک بڑے گروہ کے ساتھ آرہے ہوں گے لوگ کہیں گے یہ بھی کوئی نبی ہیں۔ ان کو بتایا جائے گا کہ یہ حضور ﷺ کی امت کے ولی ہیں۔

124- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے سلسلہ نسبت میں ابوالعلائی نسبت بھی ہے۔ حضور پاکﷺ سے جتنی بھی نسبتیں جاری ہوئی تھیں سب نسبتوں کو اکٹھا کر کے از سر نو ہم سے جاری کی گئیں۔ آپؒ نے مثال دی کہ جیسے مجمع البحرین ہوتا ہے۔ جہاں دریا اکٹھے ہو جاتے ہیں اس جگہ کو سنگم بھی کہتے ہیں دریا اکٹھے ہو کر آگے ایک ہو کر چلتے ہیں۔

125- آپؒ نے فرمایا کہ اس دور کا کوئی عالم غلط مسئلہ نکال لے ہم نہیں مانیں گے۔ ہم تو ان کو مانیں گے جن کو قربت روح رسول تھی۔

126- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا جو دس اصحاب قبلہ کی تبدیلی میں حضور ﷺ کے ساتھ پھر گئے تھے وہ فنافی الشیخ ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا جیسے مشین کی گراری پھرتی ہے اس کے ساتھ تمام پرزے بھی پھر جاتے ہیں۔

127- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا یہ التحیات جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں یہ معراج کا کلام ہے۔ حضورؐ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی بیٹھے جیسے ہم نماز میں التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ اور حضور پاکؐ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب! میرے لئے معراج میں کیا تحفہ لائے ہو۔ حضور پاکؐ نے فرمایا۔

التحیات للّٰہ والصلوٰۃ والطیبات ٥

یعنی تمام قولی اور فعلی عبادتیں پیاری تعالیٰ تیرے ہی لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ سے فرمایا۔

السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ ٥

(اے نبیؐ آپؐ پر سلام اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں سلام ہوں تمام نیک بندوں پر۔)

128- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا مرید کو چاہئے کہ دل کی آنکھوں سے پیر کو دیکھے۔ جو لوگ ہم کو دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان آنکھوں سے تو دیکھ بھی نہیں سکتے۔

129- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضور پاکؐ ہی کو بندہ کہہ کر پکارا ہے۔ باقی سب کو مخلوق کہا ہے۔ بندے کی فضیلت یہ ہے کہ جس کے ہاتھ، پاؤں، زبان، ذات خود بن جائے۔

130- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پاکؐ کو معراج شریف میں اللہ کی زیارت ایک لڑکے صورت میں ہوئی۔ جیسے لڑکا بچپنے سے نکل کر بلوغت میں داخل ہوتا ہے جیسے ابھی جوانی شروع ہوئی ہے۔

131- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ مرید کے لیے مشکل مرحلہ فنافی الشیخ ہوتا ہے۔ مرید پیر میں فنائیت حاصل کر لے تو آگے دو فنائیں آسانی سے طے ہو جاتی ہیں۔ پھر مرید کی روح کا تعلق حضور پاکؐ سے ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ تعلق ہے۔ حضور پاک کی روح سے تعلق ہو جائے تو وہ اللہ ہی کے ساتھ تعلق ہے۔ حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو پالینا ہی کافی نہیں ہے جب تک وہ ذات حق میں فنا نہ ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے مٹی کا ڈھیلا سمندر میں پھینکا وہ پانی کے ساتھ پانی نہیں ہوا ہے اس میں مٹی کی صفات باقی ہیں جب بھی وہ پانی کے ساتھ پانی ہو جائے گا۔ تو پھر جو

پانی کی صفات ہیں وہ باقی رہ جائیں گیں۔ مرید کی مثال ایسی ہی ہے جب وہ فنائیت حاصل کرنے لگا تو اللہ کی صفات آ جائیں گی اور نفسی صفات ختم ہو جائیں گی۔

-132 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ادب کا تعلق پڑھنے لکھنے سے نہیں ہے یہ پڑھنے لکھنے سے آئے تو سب کو آ جائے یہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات طے ہونے سے آتا ہے۔ جس مرید کے درجات جتنے زیادہ ہوں گے ادب اسی قدر زیادہ آتا جائے گا۔

-133 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں مسلمان تو حضور پاک کے صحابہؓ ہے ہم اس کی رحمت سے مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہو گئے۔ یہ اس کی مہربانی ہے کہ مسلمانوں کے ہاں پیدا کر دیا ہے۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا اس وقت اسلام لانا اور جان قربان کرنا ایک ہی معنی رکھتا تھا۔

-134 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نبیؐ! میں نے تیرا ذکر بلند کر دیا ہے اب اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ جس وقت چاہے پڑھے بلند پڑھے، آہستہ پڑھے۔ جس طریقے سے حضور کا ذکر کرے کر سکتا ہے۔

-135 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ عقیدت اللہ کی قوت کو کھینچ کر لے آتی ہے اس کے لئے مرید کے درجات کا ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ اس کا تعلق مرید کی عقیدت سے ہے۔

-136 حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے ان کو ہر رات حضور پاک کی زیارت ہوتی ایک دن انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے ہر رات حضور پاک کی زیارت ہوتی ہے۔ بیوی نے کہا کہ یہ تیرا کمال نہیں ہے یہ تو میرا کمال ہے۔ ان بزرگوں نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ زیارت مجھے ہو اور کمال تیرا ہو۔ بیوی نے کہا اچھا صبح دیکھنا۔ پھر بات ہوگی صبح جب بیدار ہوئے تو حضور پاک کی زیارت نہ ہوئی بڑی پریشانی ہوئی۔ بیوی کے پاس آئے کہا رب کی بندی یہ کیا ہوا؟ یہ تو نے کیا کیا ہے؟ بیوی نے کہا کہ ہوا کچھ بھی نہیں ہے بندۂ خدا میں نے آج تک تیرے کھانے کو بھی بغیر وضو کے نہیں چھوا۔ آج بغیر وضو کے چھوا ہے تو تجھے زیارت نہ ہوئی۔

-137 حضرت قبلہؒ نے فرمایا ہمارے پاس لوگ آتے ہیں۔ کوئی بچے کوئی شادی۔ اور کوئی دولت کے لیے کہ یہ کام ہو جائے یہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اصل چیز کوئی نہیں مانگتا جس

کے لئے ہم بیٹھے ہیں۔

138- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس سانپ کو مارنے سے خون نہ نکلے وہ جن ہوتا ہے اور ان کو انگوٹھا نہیں دیا گیا اس لئے پکڑ کمزور ہے پتھر بھی اچھال کر پھینکتے ہیں۔ تو نشانے پر نہیں لگتا۔ جن جب سانپ بن جائے آدمی کی نظر پڑتی ہے دوبارہ اصل شکل میں نہیں جا سکتا جب تک آدمی اپنی نظر نہ ہٹالے جتنے مذاہب انسانوں کے ہیں وہی مذاہب جنوں کے ہیں۔ ایک شخص جس کو جنوں کا سایہ تھا حضرت قبلہؒ کے پاس لائے آپؒ نے ڈانٹا جن بول پڑا۔ جن نے کہا کہ 1947ء میں ہم ہجرت کر کے کشمیر سے آئے۔ میں نے ہندو جنوں کو قتل بھی کیا۔ پھر پاکستان آ گیا ہوں۔ اس کے بعد وہ شخص تندرست ہو گیا۔

139- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا وصال ہوا آپ کے مصاحبوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا کہ امام حنبلؒ کی پیشی بارگاہ الٰہی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے لئے کیا کیا ہے۔ امام صاحب نے عرض کی میں تبلیغ کرتا رہا لوگوں کو ہدایت پر لاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو تو ہدایت پر لاتا تو وہ آپ کا ادب اور خدمت بھی کرتے رہے۔ میرے لئے تو نے کیا کیا امام صاحب کوئی جواب نہ دے سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک نیکی ہے تم مسجد کو جا رہے تھے مسجد کے دروازے کے پاس کانٹے پڑے ہوئے تھے تم نے اٹھا کر پرے کر دیئے۔ بس یہی نیکی ہے جاؤ ہم نے بخش دیا ہے۔

140- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو قوم سور کا گوشت کھاتی ہے وہ بے غیرت ہو جاتی ہے۔ سور کے علاوہ تمام جانور چرند۔ پرند اپنی مادہ پر غیرت کرتے ہیں۔ یہ سور تمام متفق ہو کر یکے بعد دیگرے سورنی پر چڑھتے ہیں اور لڑتے نہیں اور کوئی غیرت نہیں کرتے اس کے کھانے والے بھی بے غیرت ہو جاتے ہیں اور یورپین لوگ بہت کھاتے ہیں۔ بہن، بیٹیاں، بیویاں جہاں بھی پھریں غیرت نہیں کرتے۔

141- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس چار عورتیں مسئلہ پوچھنے آئیں کہ یا حضرت ایک مرد ایک وقت میں چار شادیاں کر سکتا ہے تو عورت چار شادیاں

کیوں نہیں کر سکتی۔ آپ عورتوں کا یہ سوال سن کر پریشان ہو گئے اور جواب نہ دے سکے جب گھر آئے تو آپؒ کی صاحبزادی نے پوچھا کہ کیوں پریشان ہیں۔ آپؒ نے وہ مسئلہ جو عورتوں نے پوچھا تھا بتا دیا۔

آپؒ کی صاحبزادی نے کہا کہ ان عورتوں کو میرے پاس بھیج دیں میں سمجھاتی ہوں۔ جب وہ عورتیں آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم ایسا کرو۔ ایک پیالی دی کہ اس میں چاروں اپنا اپنا دودھ نکال کر ڈال دو۔ چاروں نے جب اس میں اپنا دودھ ڈال دیا تو آپ نے فرمایا اب اس کو جدا کر دو۔ وہ لاجواب ہو گئیں۔ پس اس لئے عورتوں کو حکم ہے ایک ہی شادی کا۔ تا کہ شناخت ہو جائے کہ یہ ایک مرد کی اولاد ہے۔ اگر بہت سی شادیاں بیک وقت کریں تو شناخت نہ ہو سکتی یہ کس کی اولاد ہیں۔ فرمایا حنیفہ آپ کی صاحبزادی کا نام تھا انہی کے نام سے حنفی مذہب کا نام پڑ گیا۔

142- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابلیس اور نفس کے وسوسے میں فرق ہے۔ نفس بار بار ایک ہی برائی کی رٹ لگاتا ہے اور ابلیس ایک وسوسہ پھونکتا ہے کہ یہ جوتا اٹھا لو۔ زنا کر لو۔ وہ برائی کر لو اگر آدمی نہ مانا تو دوسرا وسوسہ کہ یہ کر لو۔ آپؒ نے فرمایا کہ جو وسوسے نفس میں پیدا ہوں وہ زبان پر ہرگز نہیں لانے چاہئیں۔ اگر زبان پر ظاہر کریں گے تو اللہ تعالیٰ گرفت میں لے لیتے ہیں۔ فرمایا جب تک مرید کو یہ شیطانی وسوسے آتے رہیں گے اس مرید پر اعتبار نہیں کہ کسی بھی وقت بہک جائے۔

143- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ عالم صفات میں ہر صورت میں ذات خود ہی ایک شکل اختیار کئے ہوئے ہے یہاں عالم ناسوت میں اس کو ذات سے تشبیہ نہیں دیں گے یہاں پر اللہ کے نور نے خاکی صورت اختیار کی ہے تو اس کی تشبیہ ذات سے نہیں دیں گے۔ وہاں ذات کا نور لطیف ہے یہاں پر کثیف صورت میں ہے۔

144- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو ناپاک درویش ہیں یہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو غضب کی صورت میں ڈھال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں بس وہ وہی ناپاک قوت غضب کی صورت میں بدل جاتی ہے حضرت نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رحمت پر پیدا کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو رحمت کی صورت میں بدل دیتے ہیں تو

پیغمبروں کے مذہب بنتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ابلیس کی عبادت پر اللہ تعالیٰ نے اپنا غضب ۔کر کے اس کو سلط دیا۔ وہ اسی ناپاک قوت سے مخلوق میں اپنا تصرف کرتا رہتا ہے۔ فرمایا یہ گمراہ درویش اس ناپاک قوت سے پیدا ہوتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی درویش ہیں۔

145- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ سلسلہ عالیہ کے ایک آدمی سے ایک مولوی نے پوچھا کہ مرید ہونے کا کیا فائدہ ہے کہ یہ کس لئے ہوتے ہو۔ اس مولوی کے ہاتھ میں گاجر تھی مرید نے کہا کہ یہ گاجر ابھی تمہارے ہاتھ میں ہے جب تم اس کو کھاؤ تو اس کے ذائقے کا پتہ چل جائے گا یہ کیسی شیریں ہے۔

146- سلسلہ میں کسی آدمی کا ذکر فکر سے دماغ گرم ہو جاتا تو حضرت قبلہؒ اس کا ذکر بند کر دیتے فرماتے تم صرف درود شریف ہی پڑھ لیا کرو۔

147- فرمایا کہ جتنی زبانی عبادات ہیں ان میں شیطانی وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں مگر ذکر نفی اثبات میں بالکل مرید کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور وسوسے پیدا نہیں ہوتے فرمایا جب مرید ذکر کرتا ہے تو اللہ کا نور اس کے سینے میں پیدا ہوتا ہے جس سے مرید کے دل سے ابلیس بھاگ جاتا ہے۔ یہ نور سے بھاگتا ہے۔

148- فرمایا بھئی مسلمانی کیا ہے مسلمانی تو یہی ہے کہ نماز۔ روزہ اور حلال رزق کمانا ہے سیدھا سا مسئلہ ہے۔

149- فرمایا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ کے لوگ بیچارے غریب الحال ہیں یہ اسی حالت میں ہماری خدمت تواضع بھی کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھی پالتے ہیں۔

150- ایک پیر بھائی کی کسی نے سفارش کی کہ حضرت فلاں کو بھی خلافت دے دیں۔ حضرت نے فرمایا وہ ایک آدمی کو کھانا بھی نہیں کھلا سکتا خلافت کو کیا کرے گا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا لوگ دیکھتے ہیں ہم گدی پر بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں ۔یہ تو کانٹوں کی سیج ہے۔

151- فرمایا بت پرست اگر مسلمان ہو جائیں تو اسلام میں پختہ ثابت ہوتے ہیں۔

152- فرمایا باقی تمام مخلوق کو حکم سے بنایا ہے یہ زمین۔ آسمان۔ جنت۔ دوزخ۔ فرشتے

۔پرند۔چرنداور درخت مگر آدم کو حکمت سے بنایا۔

153- فرمایا بندہ، اس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی صفات کو بندے سے ظاہر کرتا ہے فرمایا لوگ یہاں بننے کے لیے آتے ہیں لیکن ہے مٹنے کا راستہ۔

154- ایک دفعہ لیاقت پور کا ایک زمیندار حضرت روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میری چار مربع زمین میرے نام الاٹ ہے مگر قبضہ نہیں مل رہا دعا فرمائیں زمین مل جائے تو میں آدھی زمین آپ کو دوں گا اور مرید بھی ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا ہم دعا کرتے ہیں زمین تمہیں مل جائے لیکن مرید نہیں کریں گے اور نہ ہی زمین چاہیے۔

155- قبلہ عالم روحی فداہٗ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام تک خلافت اور امارت ایک ساتھ رہی آپ علیہ السلام کی شہادت کے بعد خلافت اور امارت الگ الگ ہوگئی۔

156- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کارآمد فصلوں کا بیج خود بڑھایا جاتا ہے اور بے کار پودے خود بخود ہی اگ پڑتے ہیں۔ برائی جلد پھیلتی ہے اور نیکی آہستہ۔

157- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ منکرین لوگ توحید کی آیتیں لے لیتے ہیں اور دوسری آیتیں جو انبیاء اور اولیاء کی شان میں ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بیچ کا راستہ اختیار کرنا چاہیے ورنہ آدمی گمراہ ہو جائے گا۔ قرآن کریم میں ہے کہ اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ یہ نہیں کہ ایک بات مان لو اور ایک چھوڑ دو۔

158- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ صحیح گروہ کی نشانی ہے کہ اس میں اولیاء اللہ ہوں گے۔ گمراہ فرقوں میں اولیاء اللہ نہیں ہوں گے۔

159- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جہالت گمراہی کو کہتے ہیں۔ ان پڑھ کو نہیں کہتے۔ فرمایا ابوجہل کو لوگ ابو حکماء کہتے تھے ابوجہل بہت عقل مند تھا۔ حضور ﷺ نے اس کا نام ابوجہل رکھا اس لئے کہ وہ گمراہ تھا۔

160- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہوگا اس کو اس قدر اللہ کا خوف ہوگا اور با ادب ہوگا۔

161- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس وقت سورہ رحمان نازل ہوئی حضورؐ کو اس سورہ کے نزول سے وجد (رقص) ہو گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضورؐ کو اپنے ہاتھوں سے

تھاما۔

162- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس مزار پر حاضری دی جائے تو کھڑا رہنا چاہیے بیٹھنا نہیں چاہیے جتنا وقت بھی رہے۔

163- حضرت قبلہ روحی فداہٗ نے ارشاد فرمایا صاحبزادگان کا دعویٰ ہے ہم بزرگوں کی اولاد ہیں اور بنی اسرائیل کا دعویٰ ہے ہم نبیوں کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا اولاد تو ہے۔ تم خود تو گمراہ ہو تمہارے افعال نہ نبیوں کی طرح اور بزرگوں کی اولاد کے افعال نہ بزرگوں کی طرح ہیں۔ باقی دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ آپ نے فرمایا جو صاحب زادہ مرید ہو کر کٹ کر اور گر کر آئے گا فیض ملے گا جو گر کر نہیں آئے گا فیض نہیں ہے اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ سب کام ادب سے بنتا ہے۔

164- حضور قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا خوبصورت لوگ لوگوں کی آنکھوں پر حکومت کرتے ہیں اور خوش اخلاق لوگ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ بداخلاق درویش دجال ہے۔ اس کی روح پاک عالم میں داخل نہیں ہو سکتی۔

165- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا اے مسلمان کفار تمہارا ہرگز دوست نہیں تو پھر ان کا تو دوست کوئی ہندو ہے، کوئی عیسائی ہے اور کوئی یہودی ہے۔

166- فرمایا انبیاء اولیاء کو لوگ نہیں پہچان سکتے۔ چمگادڑ سورج کے سامنے اندھا ہو جاتا ہے۔

167- حضرت قبلہؒ نے فرمایا سیرت فخر العارفین میں ہے کہ ایک آدمی کو شوق پیدا ہوا کہ میں بھی بزرگوں کی طرح توکل اختیار کروں۔ چنانچہ وہ ایک مسجد میں عبادت و ریاضت کرنے بیٹھ گیا جب شام ہو گئی اور کوئی بھی کھانا لے کر نہ آیا تو بھوک لگی ستانے بہت پریشان ہوا دل میں وسوسے آنے لگے کہ فلاں دوست کے پاس چلا جاؤں فلاں جگہ سے مانگ لاؤں۔ فلاں کے گھر چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زاہد کے بارے میں اپنے ایک دوست (قطب وقت) کو آگاہی فرمائی کہ اس مسجد میں ایک زاہد توکل پر بیٹھا ہے۔ اسے کھانا پہنچاؤ انہوں نے اپنے ایک مرید کے ہاتھ کھانا پہنچایا اور کہلا بھیجا کہ تو یہاں سے چلا جا۔ اپنا کام وام کر توکل کرنا تیرے بس کی بات نہیں ہے۔

168- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک گھسیارا گھاس کاٹنے جا رہا تھا اس نے جب جنگل میں دیکھا ایک بزرگ غار کے اندر بیٹھے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں کھانے کے وقت ایک فرشتہ آتا ہے ان بزرگوں کے لیے بہترین قسم کا کھانا طرح طرح کے پکوان ان کے آگے رکھتا ہے اور وہ بزرگ تناول فرماتے ہیں اس شخص نے کہا کہ میں بھی عبادت کرتا ہوں۔ میں ایسے گھاس کھودنے والا ہی رہ گیا۔ میں بھی طرح طرح کے کھانے کھاؤں۔ اس نے درانتی اور رسی ایک طرف رکھی اور دوسری غار میں جا کر اللہ اللہ کرنے لگ گیا۔ شام ہوئی کھانے کا وقت آیا تو ایک فرشتہ آیا اس کے لیے دال روٹی لایا اور اس شخص کے آگے رکھ دی۔ اس شخص نے کہا کہ اس شخص کے لیے تو طرح طرح کے کھانے ہیں اور میرے لئے صرف دال روٹی۔ اس فرشتے نے کہا وہ تو بادشاہی چھوڑ کر یہاں اللہ کی عبادت و ریاضت کو بیٹھا ہے اور تو صرف درانتی اور رسی چھوڑ کر آیا ہے تیرے لئے یہی کچھ ہے۔ یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے بس تو اٹھ اور اپنا کام کر اور چلا جا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا کہ ہم لوگ توکل کیسے کریں آپؒ نے فرمایا عام مسلمان کے لیے تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توکل پر اپنا کام کاج کرے اسی پر توکل کرے اور چھوڑ دے۔

169- چیف اکاؤنٹنٹ محمد احمد انصاری صاحب سکنہ سکھر تبلیغی جماعت کے امیر تھے۔ خوشی محمد ٹریفک انسپکٹر ریلوے کی معرفت وہ حضرت قبلہ عالم کی صحبت میں آئے اور مرید ہو گئے۔ مرید ہوتے ہی ان کی کایا پلٹ گئی ایک دور میں تو وہ مجذوب ہو گئے اور بعد میں ان کی حالت سدھر گئی انصاری صاحب نے حضرت قبلہؒ سے عرض کی کہ میرا ایک دوست کراچی میں ہے اس نے ایک جماعت بنائی ہے وہ اس جماعت کا بانی ہے اس نے کہا کہ ہم صرف قرآن پاک کو ہی مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا اس سے کہہ دینا تھا کہ قرآن پاک میں تو ہے دکھا ہم کو ان کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ تو اب اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔

170- کوئٹہ قیام کے دوران حضرت قبلہ عالمؒ کا ایک تھانے دار مرید تھا اس نے تھانے میں جمع شدہ مال چوری فروخت کر دیا افسر اعلیٰ کو پتہ چلا تو اس تھانے دار کو معطل کرنے لگے وہ

حضرت قبلہ عالم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا حضرت میں نے تھانے میں جمع شدہ مال فروخت کر دیا اب مجھے معطل کر رہے ہیں۔ میرے لئے دعا فرمائیں میں بچ جاؤں میری یہ مصیبت دور ہو جائے۔ حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر فاطمہؓ نے چوری کی ہوئی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ ایسی بات ہے آپؒ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔

-171 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت غوث الاعظمؒ محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ انسان تین قسم کے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (i) جو شخص ظاہر و باطن پیغمبروں کے موافق ہیں اس شخص سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے یعنی ظاہر بھی صاف پابند شریعت اور باطن بھی پاک طریقت میں کامل ایسے شخص سے زمانے کو فیض پہنچتا ہے۔ (ii) آپؒ نے فرمایا دوسرا وہ شخص ہے جس کی ظاہرہ شکل دنیا داروں کی طرح اور سیرت پیغمبروں کی طرح پاکیزہ ہے یہاں لوگوں سے اچھے ہوتے ہیں جن کی صورت اور سیرت پیغمبروں کی طرح پاکیزہ ہے یہاں لوگوں سے اچھے ہوتے ہیں جن کی صورت ہے اور سیرت نہیں ہے یہ دنیا داری کی آڑ میں دین کماتے ہیں اور ان منافقوں سے بہتر ہیں جو شکل مسلمان کی بنا کر منافقانہ کام کرتے رہتے ہیں۔ (iii) آپ نے فرمایا تیسرا وہ انسان ہے جس کی شکل و صورت تو مسلمان والی ہوتی ہے اور باطن سے منافق ہوتا ہے یعنی دین کی آڑ میں دنیا کماتا ہے وہ انسانی شکل میں بھیڑیا ہے جو مخلوق کا شکار کرتا ہے آپ نے فرمایا صورت تو آٹھ دن میں بن جاتی ہے اور سیرت بنانے میں سالوں لگتے ہیں۔

-172 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ رات کو اپنے حجرہ شریف میں سو رہے تھے۔ رات کو تقریباً دو (2) بجے کے قریب الہام ہوا کہ اے بایزید بسطامیؒ آپ پہاڑ کی طرف جائیں جو پہاڑ آپ کے گھر کے مغرب کی طرف واقع ہے آپ نے دل میں خیال فرمایا کہ ہو سکتا ہے یہ الہام ابلیس کی طرف سے ہو اگر حق تعالیٰ کا حکم ہوا تو قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب الہام فرماتے ہیں تو یکے بعد دیگرے تین بار

حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے توقف فرمایا پھر دوسری بار حکم ہوا پھر تیسری بار حکم ہوا تب آپ نے سمجھا کہ یہ حکم خداوندی ہے اور جانا چاہیے آپ روانہ ہو گئے۔

جب پہاڑ کے دامن میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ چار ہزار عیسائی ادب و احترام سے کھڑے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا اے لوگو یہاں کیا کر رہے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ یہاں پہاڑ میں ہمارا ایک پادری ہے جو سارا سال عبادت کرتا ہے اسی دن سال میں باہر آتا ہے ہم اس کا دیدار کرنے آئے ہیں۔ اسی اثناء میں وہ پادری باہر آیا اور ایک خوبصورت منبر پر بیٹھ گیا۔ جو کہ پہلے ان لوگوں نے تیار کیا تھا اس نے تقریر شروع کی لیکن اس کی آواز بند ہو گئی پھر تقریر کرنا چاہی۔ پھر بند ہو گئی۔ تیسری بار کوشش کی لیکن حالت یہی رہی آخر کار پکار اٹھا یہاں کوئی مسلمان تو نہیں ہے اگر ہے تو میرے سامنے آجائے آپ نے سوچا ہو سکتا ہے کوئی اور بھی مسلمان موجود ہو لیکن اور کوئی نہ گیا پھر آپ آگے تشریف لے گئے تو پادری نے تیس سوال آپ سے پوچھے آپ نے نہایت ہی احسن طریقے سے جواب دے دیئے آخر میں آپ نے فرمایا میں تم سے ایک سوال پوچھوں جواب دو گے۔ اس نے کہا ضرور دوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا آخرت میں جنت کے دروازے کس طرح کھولے جائیں گے ان کی چابی کیا ہو گی پادری خاموش ہو گیا وہ چار ہزار عیسائی اس کے گرد ہو گئے کہ مسلمان کو جواب کیوں نہیں دیتے پھر پادری نے کہا تم ان لوگے انہوں نے کہا صحیح ہو تو کیوں نہ مانیں گے۔ تو اس پادری نے کہا پھر سن لو جنت کا دروازہ کھولنے کی چابی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہو گی یہ کہتے ہی پادری نے کلمہ طیبہ پڑھا اور آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہو گیا یہ سب کچھ آپ کے طفیل برکت سے ہوا تو پھر کیا تھا رحمت کا سمندر موجزن تھا چار ہزار عیسائیوں نے کلمہ پڑھ کر آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

-173 حضرت قبلہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی کو ہدایت دیتا ہے تو اس کو دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار کر لیتا ہے۔ وہ شخص ہر طرف پریشان و سرگرداں پھرتا ہے۔ ڈاکٹروں۔ حکماء۔ دوست۔ رشتہ داروں۔ حکومت اور قانون سے جب مایوس ہو جاتا ہے تو پھر

آخر میں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آ کر اپنا سر ٹیک دیتا ہے اور ہدایت پر آ جاتا ہے۔

174- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والے شخص کو، ہو کہ قریب کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑتا آپ نے فرمایا اللہ جل شانہ کا دربار وہ خوف والا مقام ہے کہ وہاں بڑے بڑے غوث قطب۔ابدال سانس تک نہیں لے سکتے وہاں تیری ماں۔ تیری بہن کیا معنی رکھتی ہے حضرت قبلہؒ کا یہ ارشاد ان پیروں کے لیے ہے جو گالی گلوچ اپنے مریدوں کو دیتے ہیں۔

175- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضور پاکؐ کے زمانہ مبارک میں مدینہ منورہ میں تین سو پچاس شخص منافق رہے ہیں ان کو صحبت نبوی کوئی فائدہ نہ دے سکی۔آپ نے مثال یوں بیان فرمائی کہ جو اگر پتھر کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ پانی میں چلا جائے گا مگر پانی اس میں نہیں جائے گا۔

176- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا رحمت وہ ہے جو سخت چیز کو پگھلا دیتی ہے حضور پاکؐ رحمت تھے اور عرب کے لوگ وحشی اور سخت تھے۔حضور پرنور کی رحمت سے پگھل کر اصلاح پکڑی۔

177- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ولایت اور نبوت ازلی چیز ہے۔مولوی یہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے پہلا عالم ابلیس گمراہ ہوا۔عالم جب گمراہ ہوتا ہے تو پوری قوم گمراہ ہو جاتی ہے۔حضور پاک ﷺ کے زمانے میں یہود و نصاریٰ کے عالموں نے قوم کو گمراہ کیا مگر حضور پاکؐ کے پاس ان پڑھ لوگ آئے اور بامراد ہو گئے اور عالموں کا علم ان کے حق میں بہتر ثابت نہ ہو سکا۔

178- آپ نے فرمایا نبوت پر اللہ تعالیٰ نے تنقید نہیں فرمائی یہ لوگ ایسے ہی بکواس کرتے ہیں جس نے تنقید کی وہ ابلیس شیطان ہو گیا۔ابلیس نے تو ایک تنقید کی ہے مگر مولویوں نے تنقید کی کتابیں بھر دی ہیں۔

179- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا گمراہ لوگوں کی کھلی نشانی یہ ہے کہ جو شخص گمراہ ہو گا اس کے ساتھ متعلق ہونے والے لوگوں کی اکثریت امیر اور عالموں کی ہو گی اور جو شخص راہ مستقیم پر ہو گا اس کے ساتھ اکثریت غریب لوگوں اور ان پڑھ قسم کے لوگوں کی ہو گی۔

عالم اور دولت مند کا اعتقاد کمزور ہو جاتا ہے ابلیس اپنا کام کر لیتا ہے ان شیطانوں کو کیا غرض کہ حضور ﷺ کا ادب کریں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک بے ادبی سے نوے (90) ہزار سال کی عبادت (ابلیس کی) رد ہو گئی بے ادبی نعمت کو لات مارنے کے مترادف ہے فرمایا بے ادبی سے تکبر، غرور پیدا ہوتا ہے اور یہ ابلیس کا فعل ہے۔ جس میں تکبر ہو وہ جھکے گا نہیں۔

180- حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید کرنے سے دین بدلی نہیں کیا جاتا بلکہ مسلمان کو حق پر عین الیقین کیا جاتا ہے۔

181- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک یہودی عالم تھا وہ مسلمانوں سے مناظرہ کرتا تھا اور شرط یہ تھی اگر تم ہار گئے تو پھر قید کر لوں گا مسلمان عالموں سے اس نے پوچھا کیا تم موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو۔ کیا تم تورات کو مانتے ہو انہوں نے کہا ہاں مانتے ہیں پھر اس نے کہا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان کیوں نہیں لاتے وہ چپ ہو گئے اور جواب نہ دے پائے اس طرح مسلمان عالموں کو بند کر دیا جاتا۔ آخر کار ان کو ایک بزرگ کا معلوم ہوا وہ مسلمان اس بزرگ کے پاس گئے اور سارا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا ہم بات کریں گے لوگوں نے روکا مگر آپ نے فرمایا ہم مناظرہ کریں گے آپ تشریف لے گئے یہودی نے پھر وہی سوال کیا۔ کیا تم موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں جس نے ہمارے حضور پاک ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی کی ہے تم تورات کو مانتے ہو آپ نے فرمایا میں اس تورات کو مانتا ہوں جس میں ہمارے حضور پاک ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی ہے تو یہودی عالم خاموش ہو گیا۔ اس نے سوچا یہ تو معاملہ بڑا خراب ہے پھر اس عالم نے آپ سے کہا کہ تم کان میں میری بات سنو آپ نے کان آگے کیا تو اس یہودی عالم نے آپ کو گالیاں دینی شروع کر دیں آپ نے سمجھ لیا کہ یہ منافق فساد چاہتا ہے اس لئے خاموش ہو گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ یہ شیطان گالیاں دیتا ہے لوگوں نے ڈنڈے اٹھا لئے اور اس کی خوب مرمت کی۔

182- حضرت قبلہؒ نے فرمایا برزخ شیخ جسے مراقبہ کہتے ہیں مرید کی حفاظت کرتا ہے یہ ابلیس

کے لئے ننگی تلوار ہے۔

183 فرمایا ہمارے حضرت نے ہمیں لے جا کر عرش عظیم کے نیچے چھوڑ دیا اور خود غائب ہو گئے ہم بہت گھبرائے کہ ہمارے حضرت کہاں چلے گئے۔ہم ہوا میں تیر رہے تھے پھر ایک جگہ پر روشنی ہوئی وہاں ایک پہاڑی تھی وہاں جا کر ہم اترے۔فرمایا ہم آسمانوں کے دروازوں سے بھی واقف ہیں عرش پر محل ہے محل کا نقشہ بھی آپ بتایا کرتے تھے۔

-184 حضرت نے فرمایا کتابیں پڑھ کر کوئی ولی نہیں بن سکتا حضرت قبلہؒ نے فرمایا پیغمبروں کے معصوم ہونے کی یہ دلیل ہے کہ پیغمبری معزول نہیں ہوتی۔

-185 حضرت قبلہؒ نے فرمایا اگر انسانوں میں روح نہ ہو تو انسان بھی جانوروں کی طرح بھاگتے پھریں کیمونسٹ نظام میں جسم کو لیتے ہیں روح کو نہیں سمجھ سکتے حالانکہ اس روح کی وجہ سے ہم نظام چلاتے ہیں اور اسی وجہ سے خواب دیکھتے ہیں۔

-186 حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ وجد وہ چیز ہے کہ جب بشریت اور ذات حق آپس میں واصل ہوتی ہیں اس وقت انقلاب پیدا ہوتا ہے اور اس انقلاب میں جسم کو روح اٹھاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے شمع کے گرد پروانہ گردش کرتا ہے اس طرح صاحب وجد کی روح ذات کے گرد رقص کرتی ہے فرمایا حضور ﷺ کو وحی نازل ہوتے وقت وجد ہوتا تھا صحابہ کرامؓ سمجھ جاتے کہ وحی نازل ہو رہی ہے۔

-187 حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں ایک عیسائی بہت پڑھا لکھا تھا آپ سے کسی نے کہا یہ شخص بہت پڑھا لکھا ہے۔اس کو حکومت میں حساب کتاب کے لیے رکھ لو۔آپؓ نے فرمایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم لوگ نااہل ہیں اور کفار کو اپنے پاس اہم عہدہ پر رکھ لیں۔یہ ہرگز نہ ہوگا۔

-188 حضرت قبلہؒ سے کسی نے عرض کی کہ اوچ شریف میں سیلاب آ گیا ہے وہاں بزرگوں کے مزارات تھے۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ بزرگوں نے خود ہی سیلاب کو کہا ہوگا یہاں گندے لوگ ہو گئے ہیں ذرا صفایا کر دے۔

-189 حضرت قبلہؒ نے فرمایا محبوب کی دعا رد نہیں ہوتی۔نبیوں میں حضور ﷺ محبوب ہیں اور ولیوں میں ابوالحسن خرقانیؒ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ اور خواجہ

نظام الدین اولیاءؒ۔

190- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کفار مکہ نے حضورﷺ اور صحابہؓ کو بہت اذیتیں دیں جب مکہ فتح ہوا تو آپؐ نے سب کو معاف کر دیا جب اتنا بڑا احسان کیا تو وہ نادم ہو گئے اور انہوں نے سوچا غلطی پر تو ہم ہی ہیں اور ایمان لے آئے۔عرب کے لوگ بہت سخت تھے تمام پیغمبروں نے عرب میں تبلیغ کی لوگ اتنے ایمان نہیں لائے جتنے 23 سال میں حضورﷺ کی تبلیغ سے ایمان لے آئے۔

191- حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس دور میں زہد تقویٰ سے انسان کو برگزیدہ کرنا بڑا مشکل ہے مرید کو عشق دیا جاتا ہے اور اس عشق سے انسان پاک اور برگزیدہ ہو جاتا ہے۔جس سے عشق کیا جائے گا اس کی صفات عاشق میں پیدا ہو جائیں گی۔جیسے کپڑے میں پھولوں کو رکھ دو جو خوشبو پھولوں میں ہو گی وہی کپڑے میں پیدا ہو جائے گی جیسے صحابہ کرامؓ نے چلے وظیفے بھی نہیں کئے بس اللہ و رسولؐ سے عشق کیا۔اللہ و رسولؐ کی صفاتیں صحابہؓ میں پیدا ہو گئیں۔ایسے ہی معاملہ مریدوں کا ہے ان کے دلوں میں بھی عشق ڈال دیا جاتا ہے فرمایا عاشق کی خواہش ہوتی ہے کہ محبوب کی صفت میں کلام سنے۔بزرگوں نے قوالی اسی لئے سنی ہے۔قوالی سے عشق کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے فرمایا بی بی زلیخا کی سہیلیوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ عاشق ہو گئیں اور زیارت کرنے سے ان پر کیفیت طاری ہو گئی اور اپنی انگلیاں بھی کاٹ لیں ان کو درد کا احساس بھی نہ ہوا۔عشق اللہ کا نور ہے عشق ماسوائے اللہ کے ہر چیز کو کھا جاتا ہے عشق سے سخت دل بھی موم ہو جاتا ہے۔عاشق جنت و دوزخ سے بے نیاز ہو کر ذات کو پوجتا ہے۔

192- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ابلیس اولاد آدم کا کھلا دشمن ہے یہ ایسا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتا۔پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک زاہد ابلیس کے تابع نہ آ رہا تھا۔ابلیس نے بڑے داؤ پیچ چلائے مگر ناکام رہا۔مگر ابلیس نے ہمت نہ ہاری۔

ایک روز زاہد جنگل میں عبادت خداوندی میں مشغول تھا۔ابلیس بھی ان کے ساتھ ایک

بزرگ کی شکل میں کھڑا ہو کر عبادت کرنے لگا۔ مگر ابلیس نے ایک ڈھنگ یہ سوچا کہ جب وہ سجدے میں جاتا اس وقت خوب روتا اور آنسو بہاتا تھا۔ زاہد نے سوچا کہ بزرگ بڑے درد رکھنے والے بزرگ ہیں۔ کیوں نہ میں بھی ان سے اس درد کا راز پوچھوں اور بڑے مقام کی بات ہے مگر مجھے برسوں کی عبادت کے بعد نصیب نہیں۔ بالاخر زاہد نے اس بزرگ سے درد کا پوچھا کہ آپ کو یہ درد کس طرح ملا ہے۔ ابلیس نے کہا کہ دراصل مجھ سے ایک دن تھوڑی سی غلطی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے مجھے ندامت ہوتی ہے اور دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ پھر ابلیس نے کہا کہ اگر تو درد چاہتا ہے تجھے تھوڑا سا جرم کرنا ہو گا کیوں کہ تمہارا نفس اپنے آپ کو نیک سمجھتا ہے۔ اس میں ندامت نہیں ہے۔ زاہد ابلیس کی باتوں میں آ گیا۔ ابلیس نے تھوڑی سی شراب لا کر انھیں پلا دی۔ نہ پینے والے کے لیے تھوڑی سی ہی کافی ہوتی ہے۔ جب اسے نشہ آ گیا تو ابلیس نے پوری بوتل شراب کی زاہد کو پلا دی۔ اور ساتھ ہی ایک عورت بھی لا دی۔ اور زنا کرا دیا۔ پھر اس زاہد کو مشورہ دیا کہ عورت کا بچہ قتل کر ڈالو۔ تا کہ عورت کی پوری توجہ تمہاری طرف رہے زاہد نے جب بچہ قتل کر دیا۔ تو عورت نے شور مچا دیا۔ زاہد صاحب قتل کے جرم میں پکڑے گئے۔ مگر ابلیس ایک بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور انہیں تسلی دی کہ گھبرانا نہیں میں تمہیں بچا لوں گا۔ حتیٰ کہ وہ سولی کے تختہ پر کھڑا ہو گیا اور ابلیس نے کہا پھٹا کھینچ بھی لیں تو میں تمہیں اٹھا لوں گا۔ فکر نہ کرنا تمہارا امتحان ہے ہمت نہیں ہارنی۔ ابلیس کی منشا یہ تھی کہ یہ زاہد اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگ لے۔ اور ایمان سے نہ چلا جائے مگر ابلیس نے انہیں پورا پورا قابو میں رکھا اور زاہد اسے بہت بڑا بزرگ سمجھتے رہ گئے اور سولی پر لٹک کر گمراہ ہو کر مرے۔

193- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک مولوی صاحب ایک چک میں گئے اور وہاں ایک مسجد کی امامت سنبھال لی۔ اور انہوں نے چک کے بچوں سے پوچھا کہ یہاں کا نمبردار اور لوگ کس عقیدے کے مالک ہیں۔ لڑکوں نے کہا کہ سب وہابی ہیں۔ پھر مولوی صاحب نے مسجد میں اپنی تقریر شروع کر دی ور حنفی المذہب لوگوں کے خلاف خوب زہر اگلا۔ چک کے لوگ بڑے حیران ہوئے۔ کہ اس مولوی صاحب کو کس طرح

جرات ہوئی ہے کہ یہ ہمارے خلاف عقیدے پر حملہ کر رہا ہے۔ چک کے لوگوں نے لاٹھیاں اٹھائیں اور مولوی صاحب کی مرمت کر کے وہاں سے نکال دیا۔ مولوی صاحب چک سے باہر آئے تو کہنے لگے کہ اس چک کے لڑکے کتنے شیطان ہیں کہ مجھے غلط پٹی پڑھادی کہ نمبردار وہابی ہے ورنہ میں ایسی تقریر کیوں کرنے لگا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل کے مولوی کا دھرم روپیہ اور نمبردار کی منشاء ہوتا ہے۔

194- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ جنگل میں راستے پر جا رہے تھے کہ آپ کو ابلیس ملا۔ اور روک کر کہنے لگا کہ اے جنید میں نے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے آپ نے فرمایا ملعون میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تمہارے شر سے۔ بتا کیا بات ہے؟ ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اللہ کے بغیر کسی کو سجدہ جائز نہیں اگر میں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو کیا جرم کیا آپ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی اے میرے دوست اس ملعون کو کہو کہ دوسرا حکم کس کا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابلیس بھاگ گیا۔

195- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ بابا فرید الدین شکر گنج جنگل میں تشریف لا رہے تھے۔ وہاں سے ایک بارات گذر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے بارات والو کیا تم مجھے دلہن دکھاؤ گے۔ بارات والوں نے کہا کہ درویش ہیں دکھا دیتے ہیں انہوں نے اونٹ بٹھا کر عرض کی کہ حضرت دیکھ لیں آپؒ نے دلہن کو دیکھا تو دلہن خون کے آنسو رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا بیٹی تمہیں تمہارا مالک تو مل گیا اب روتی کاہے کو ہے۔ دلہن نے عرض کی کہ حضرت بے شک مجھے میرا مالک مل گیا ہے مگر روتی اس لئے ہوں کہ سوچتی ہوں کہ منظور نظر بھی ہوتی ہوں یا کہ نہیں بابا صاحبؒ کا اتنا سننا تھا کہ دھڑام سے زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے بارات چلی گئی مگر آپ تین دن بے ہوشی میں رہے اور فرماتے رہے باری تعالیٰ میں تو پیر بنا ہوا ہوں نہ جانے تیری بارگاہ میں بھی قبول ہوں یا کہ نہیں۔

196- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے تو راستے میں ایک خوبصورت عورت ملی۔ جس کا ایک ہاتھ حنا آلود اور دوسرا

ہاتھ خون آلود تھا۔ چہرہ نہایت خوبصورت تھا۔ پشت گلی ہوئی تھی اور بدبو آ رہی تھی آپ نے پوچھا کہ اے عورت تو کون ہے؟ تو عورت نے کہا کہ میں دولت ہوں دنیادار مجھے خوبصورت دلہن جان کر مجھ پر عاشق ہو جاتے ہیں۔ میں حنا آلود ہاتھ دکھاتی ہوں اور دوسرے ہاتھ سے خون کر جاتی ہوں بندگان خدا مجھ سے نفرت کرتے ہیں میری پشت کی بدبو سے دور بھاگتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

197- حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر کھڑے تھے وہاں ابلیس آ گیا ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنی دو انگلیوں سے دائرہ بنائیں اس کے بعد کہا اس میں جو نظر آ رہا ہے۔ سب سونا بنا دوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کی کیا ضرورت ہے میرا خدا جتنا چاہتا ہے مجھے دیتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ ابلیس نے کہا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام تجھے اپنے اللہ پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو اس پہاڑ سے چھلانگ لگاؤ دیکھیں تمہارا خدا تمہیں کیسے بچاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنے خدا کو آزمایا نہیں کرتے ابلیس یہ سن کر بھاگ گیا۔

198- حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ مولانا فخر الدین رازیؒ نزاع کے عالم میں تھے تو ابلیس آیا اس نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں تو ابلیس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی دلیل دیں۔ تو مولانا فخر الدین رازیؒ نے ایک سو دلیلیں دیں مگر ابلیس رد کرتا گیا تو اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ اے مولانا فخر الدین رازیؒ اس کو کہہ دیں کہ میں بغیر دلیل کے اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہوں یہ جواب سنتے ہی ابلیس بھاگ گیا۔ ابلیس آپؒ کو بہکانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر آپ فوت ہو گئے۔

199- حضرت قبلہ ؒ عالم نے فرمایا کہ تمام مخلوق کے اللہ تعالیٰ محبوب ہیں۔ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

200- حضرت قبلہ ؒ نے فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے سات (7) بیٹے اور سات (7) بیٹیاں تھیں۔ بہت زیادہ مال اور جائیداد بھی تھی۔ تندرست بھی تھے۔ آپ بہت زیادہ عبادت گذار اور شکر گزار بھی تھے۔ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ایوبؑ

اس لئے عبادت وریاضت کرتے اور شکر گزار ہیں کہ مال واولاد رکھتے ہیں ۔ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ مجھے اختیار دیں تا کہ میں ایوب علیہ السلام کو آزماؤں۔اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اختیار دے دیا سوائے دل کے۔

ایوب علیہ السلام کی ان کے بیٹے ہر روز باری باری دعوت کرتے تھے۔ایک روز ایک بیٹے کے ہاں آپ کی دعوت تھی۔آپ کی سبھی اولاد ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی آپ اور آپ کی بیوی کمرے سے باہر تھے تو ابلیس نے اس کمرے کی چھت گرادی جہاں آپ کی پوری اولاد آپ کا بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔ چھت گرنے سے آپ کی پوری اولاد فوت ہوگئی۔آپ کا سارا مال واسباب ڈاکو لے گئے اور ابلیس نے آپ کے جسم میں زہر پھونک دیا تو آپ کا سارا جسم گل گیا اور بدن میں کیڑے پڑ گئے مگر آپ اس حالت میں بھی عبادت اور شکر کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا کہ تو تو کہتا تھا کہ ایوب علیہ السلام مال واولاد کی وجہ سے عبادت اور شکر کرتا ہے یہ تو تکلیف میں بھی شکر اور عبادت کرتے ہیں۔ابلیس یہ سن کر کوئی جواب نہ دے سکا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دے دی اور مال واولاد سے نواز دیا۔

201- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ روز قیامت جب مخلوق اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوگی تو اللہ تعالیٰ ایک بادشاہ کو بلائیں گے اور فرمائیں گے کہ تو نے میری اطاعت وعبادت کیوں نہیں کی وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ میں تیری مخلوق کی خدمت کرتا رہا اور انصاف کرتا رہا مجھے آپ کی اطاعت وعبادت کی فرصت ہی نہیں ملی ۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت سے تیری حکومت بڑی تھی وہ بھی تو اطاعت و عبادت کرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو بلائیں گے جس کی زیادہ زندگی بیماری میں رہی ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے کہیں گے کہ تو نے ہماری اطاعت وعبادت کیوں نہ کی۔

وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ میں تو اپنی بیماری میں ہی رہا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام سے بھی زیادہ بیمار رہا ہے وہ بھی تو بیماری کی حالت میں اطاعت وعبادت کرتے رہے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ ایک عورت کو بلائیں گے اور فرمائیں

گے کہ تو نے ہماری عبادت و اطاعت کیوں نہ کی۔ وہ کہے گی کہ باری تعالیٰ میرا خاوند سخت مزاج تھا میں اسی کی فرمانبرداری کرتی رہی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ حضرت آسیہؓ بھی تو ہماری اطاعت و عبادت کرتی رہیں ہیں کیا تیرا خاوند آسیہؓ کے خاوند سے زیادہ ظالم تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہر آدمی کو لاجواب کر دیں گے۔

202- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اور ان کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک سونے کی اینٹ پڑی تھی تو تینوں آدمیوں کے دلوں میں خواہش ہوئی کہ ہم لے لیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے دلی ارادہ کو جان لیا۔ اور فرمایا کہ یہ دولت فتنہ ہے۔ اس کو چھوڑ دو اور چلے آؤ وقتی طور پر تو مان گئے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ کچھ دور جا کر حیلے بہانے کرنے لگے کہ ہمیں کوئی کام ہے ہمیں اجازت دیں آپ نے اجازت دے دی۔ تو وہ تینوں آدمی اس اینٹ پر اکٹھے ہو گئے اور فیصلہ کیا کہ ہم اس کو برابر بانٹ لیں گے بھوک لگی ہوئی ہے پہلے کھانا کھا لیں تو انہوں نے ایک آدمی کو کھانا لانے کے لئے بازار بھیجا تو اس آدمی کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ کھانے میں زہر ملا دوں اور پوری اینٹ لے لوں۔ تو ان دونوں نے بھی یہی مشورہ کیا کہ جب یہ کھانا لے کر آئے تو اسے قتل کر دو اور ہم دونوں برابر برابر اینٹ بانٹ لیں گے۔ جب وہ آدمی کھانا لے کر آیا تو دونوں آدمیوں نے اُسے قتل کر دیا۔ قتل کرنے کے بعد کھانا کھانے لگے۔ تو کھانے میں زہر کے ہوتے ہوئے وہ دونوں بھی مر گئے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی راستہ سے واپس آئے تو اسی جگہ پر وہ تینوں آدمی مرے پڑے تھے اور اینٹ بھی موجود تھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسوس کیا کہ میں نے تو ان کو سمجھایا تھا مگر لالچ نے ان کو تباہ کر دیا۔

203- حضرت قبلہؒ عالم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی پیش گوئی محمدؐ کے نام سے کی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی پیش گوئی احمدؐ کے نام سے کی۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام خود حاکم تھے اس لئے حاکمانہ نام سے پکارا (محمد تعریف کیا گیا) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مظلومیت کی زندگی تھی اس لئے عاجزانہ نام سے پکارا (احمد تعریف کرنے والا) فرمایا حضور ﷺ کی مکی زندگی مظلومیت کی تھی اور مدنی

زندگی حاکمیت کی تھی۔

-204 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ خواجہ غریب نواز کا ارشاد ہے کہ آخر دور میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو حضرت ابوطالب کو زندہ کر کے کلمہ پڑھائیں گے۔ حضور ﷺ کے والدین کی بھی بخشش ہو جائے گی۔ فرمایا معراج شریف پر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا امت بخشوانی ہے یا کہ والدین کو تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ امت۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ باری تعالیٰ والدین کو میں آپ کی رحمت پر چھوڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز قیامت میں ان کو بھی بخش دوں گا۔

-205 حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حسین ہیں جب بی بی زلیخا کی حالت پر یوسف علیہ السلام کو ترس آیا۔ آپ علیہ السلام نے بی بی زلیخا کو اپنے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی آپ مسلمان ہو گئیں اور بی بی زلیخا کو دوبارہ جوانی ملی۔ بی بی زلیخا جب مسلمان ہوئیں تو بی بی زلیخا کے قلب پر ذات کا اظہار ہوا تو اللہ تعالیٰ پر عاشق ہو گئیں یوسف علیہ السلام نے بی بی زلیخا کو نکاح کا پیغام دیا آپ نے فرمایا میں اس ذات پر عاشق ہو گئی ہوں اب اگر ہزار یوسف بھی ہوں مجھے پرواہ نہیں۔ یوسف علیہ السلام بہت پریشان ہوئے آپ علیہ السلام کو اتنا ہی عشق زلیخا سے ہو گیا جتنا زلیخا کو یوسف علیہ السلام سے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا عشق بی بی زلیخا کے دل سے کم کر دیا پھر آپ نکاح پر راضی ہوئیں۔ فرمایا جب انسان کو ایک لذت سے کوئی اعلیٰ لذت ملے تو پچھلی لذت کو چھوڑ دیتا ہے انبیاء اولیاء بھی مرید ہونے والے لوگوں کو ایک اعلیٰ لذت دیتے ہیں جس سے وہ دنیاوی لذتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

-206 حضرت قبلہؒ نے فرمایا جیسے نبوت کے لئے شق صدر اور معراج شرط ہے ویسے ہی ولایت کے لئے شق صدر اور معراج شرط ہے۔

-207 حضرت قبلہؒ نے فرمایا صحابہ کرامؓ کو بادشاہ کے چار ہزار (4000) برس کے جمع خزانے ملے لیکن ان کے نزدیک مٹی کے برابر تھے۔

-208 حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مخالفین سے بھی تبلیغ کروا لیتا ہے۔ مخالفین لوگوں کو بغض سے مطلع کرتے ہیں کہ فلاں جگہ پیر ہے وہ جادوگر ہے ایسا ہے ویسا ہے لوگ مخالفوں

سے سن کر دیکھنے آجاتے ہیں کچھ کو ہدایت مل جاتی ہے۔

209- فرمایا جو مر گیا اس کی تو قیامت قائم ہوگئ۔

210- فرمایا بداخلاق درویش کی روح عالم عقبیٰ میں داخل نہیں ہوتی ۔ بے نماز ولی نہیں ہو سکتا۔ سیدنا عبدالحیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت ان لوگوں سے پوچھے گا تم نے ایسے لوگوں کی پیروی کیوں کی وہ کہیں گے۔ ہم نے تو مولا تیرے لئے ان کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا عذر نہیں مانیں گے۔ فرمائیں گے جب ان کا قول اور فعل قرآن وسنت کے برعکس تھا تم نے ان کو کیوں پکڑا۔

211- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ آخر زمانے میں جو شخص بڑا جھوٹا اور منافق ہوگا تو لوگ ان کے پیچھے اندھے ہو کر لگ جائیں گے اور حق کی آواز دب کے رہ جائے گی ۔ نیکی کے درخت کو بدی کا پھل لگے گا۔ یعنی جس سے نیکی کی جائے گی اس سے برائی ملے گی۔

212- سلسلہ کے ایک آدمی کی ایک وہابی سے ایک مسئلہ پر بحث ہوئی ۔ تو اس نے اس کا ذکر قبلہ عالمؒ سے کیا تو حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ اس وہابی سے کہہ دینا قرآن کریم کی سمجھ قرب رسولؐ سے ہوتی ہے۔ آپ نے سورۃ کوثر پڑھی اور ارشاد فرمایا اے محبوب! ہم نے آپ کو کوثر عطا کردی۔ آپ نے فرمایا قیامت کو یہ پیاسا سرکار دو عالمؐ کے آگے دامن پیاس پھیلائے گا اور کوثر مانگے گا۔ کوثر حضورؐ کے تصرف میں ہوگی جو مانگے گا دیں گے۔ اور جسے چاہیں گے عطا فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کوثر تو حضورؐ کے پاس ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جوتے کھانے جانا۔

آپ نے فرمایا اے محبوب! آپ قربانی دیں اور نماز پڑھیں بے شک آپ کا دشمن بے نسل ہے اونترا ہے۔ آپ نے فرمایا ظاہری طور پر حضورؐ کے دشمن جس قدر بھی ہیں سب صاحب اولاد ہیں۔ یہود ونصاریٰ، ہندو وغیرہ مگر قرآن کریم نے بے نسل اونترا فرمایا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ حضورؐ سے بغض رکھنے والا جب مرے گا اس کے دس (10) بیٹے بھی ہوں تو اس کے لیے جنازہ میں دعا نہیں مانگیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بے نسل ماروں گا حضورؐ کے دشمن کو اور لاکھوں کی جائیداد ہو تب بھی کوئی

فاتحہ یا درود و سلام نہیں بھیجے گا۔ مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود۔

اور حضورؐ سے محبت کرنے والا اگر صاحب اولاد نہ بھی ہوگا تو اپنی مخلوق کو ان کی اولاد اور نام لیوا بنا دے گا اور ان کی قبر کو زیارت گاہ مخلوق بنا دے گا۔

213- حضرت قبلہؒ سے کسی شخص نے عرض کی کہ بنی اسرائیل بہت خوش نصیب تھے کہ اللہ تعالیٰ جن کے لیے من و سلویٰ بھیجتا تھا تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ ایسی بات نہیں ہے وہ بے ادب قوم تھی جہاد سے انکاری تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک میدان میں قید کر دیا تھا قیدی کو تو کھانا دانا دیا ہی جاتا ہے۔

214- حضرت قبلہؒ عالم کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے احمدؒ میاں کیا ہم سے عشق کرو گے میں سجدہ میں گر گیا اور اقرار کیا پھر آواز آئی لاؤ سر دے دو غیب سے چھری اور تھالی میرے سامنے آ گئی میں نے اپنا سر خود کاٹ کر تھالی میں رکھ دیا پھر اللہ تعالیٰ نے میرا سر گردن پر رکھ کر سی دیا۔

215- حضرت قبلہؒ عالم کا ارشاد مبارک ہے کہ بستی کمہار میں ہماری دعوت تھی وہاں ایک مولوی آ گیا اس نے کہا کہ آپؒ جو سماع سنتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہوگا ہم نے کہا اس کا نتیجہ تو تو ہی نظر آ رہا ہے اس نے کہا وہ کیسے۔ ہم نے کہا تیرے باپ دادا کو قوالی سننے والے بزرگوں نے مسلمان کیا ہے اور تو ان مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گیا یہ سماع سننے والوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جو تجھے دس بارہ کروڑ مسلمان نظر آ رہے ہیں تیرے کسی مولوی نے یہ کام کیا ہو تو ہمیں بتا صرف ایک تو نکال جس نے اسلام پھیلایا ہو۔

216- حضرت قبلہؒ عالم نے ارشاد فرمایا سلسلہ نقشبندیہ کے ایک درویش میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ یہ سماع تو کھاد کے موافق ہے۔ آپؒ کھاد استعمال کر کے فصل اٹھاتے ہیں ہم نے اس سے کہا کہ اچھی زمین سے بغیر کھاد فصل اٹھانا بہت بڑی بات نہیں ہے بڑی بات تو یہ ہے کہ بنجر زمین سے کھاد ڈال کر فصل اٹھانا ہے یہ بات سن کر وہ حیران ہو گئے اور کہا کہ یہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔

217- حضرت غوث اعظمؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ وحی خداوندی انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور الہام اولیاء اللہ کے لئے ہے اول کا رد کرنے اور نہ ماننے والا کافر

ہے اس لئے وہ حقیقت میں کلام الٰہی کو رد کرنے والا ہے اور دوسرے کا منکر کافر نہیں بلکہ ناکام ہے اس کا انکار وبال کا باعث بن جاتا ہے۔ الہام حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مشیت خداوندی علم الٰہی سے کسی کو دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو اللہ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت اس چیز کو واقعیت کے ساتھ بندہ کے دل تک پہنچا دیتی ہے اور محب کا دل سکون کے ساتھ اس کو قبول کر لیتا ہے۔

حضرت قبلہ روحیؒ نے فرمایا انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کر کے کھولنا تھا انسان اپنی فطرت کے مطابق ظاہر ہو گیا۔ انسان کو زمین پر اختیار دیا اچھے برے کا اگر اللہ زمین سے پانی خشک کر دے سب لوگ سجدہ میں گر جائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ہندوؤں سے جنگ ہوگی اس جنگ میں حضور پاک ﷺ بنفس نفیس شرکت فرمائیں گے۔ اس جنگ کو غزوہ ہند کہا جائے گا۔

اسرار الاولیاء جس میں حضرت فرید الدین گنج شکرؒ یوں فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تم برداشت نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کوہ طور پر نیاز مندانہ طریقے سے آؤ جب طور پر ایک ہی تجلی گرائی تو موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ تین دن رات بے ہوش رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ہم نہ کہتے تھے کہ تم تاب دیدار نہ لا سکو گے ایک ذرہ تجلی سے۔ بے ہوش ہو گئے اور امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ہر روز ہزار بار انوار تجلیات ان پر ضیاپاش ہوں گی لیکن وہ پھر بھی ''انا مشتاق الی الحبیب'' (ہم تو دوست کے طلبگار ہیں) اور ''ھل من مزید'' (اور دیکھا) کا نعرہ لگائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا دو ولی اللہ اگر پاس بیٹھے ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک ولی کو علم دے رہے ہوں تو دوسرے پاس بیٹھے ہوئے کو علم نہیں ہوتا۔ فرمایا تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا ایک غلام تھا وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے غسل دے کر ٹاٹ کے لباس میں دفن کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضورؐ اور حضرت ابراہیم

علیہ السلام دو براقوں میں تشریف لائے اور فرمایا اے عبداللہ آپ نے ہمارے دوست کو ٹاٹ کے لباس میں کیوں دفن کیا؟ صبح اٹھے تو آپ بہت نادم ہوئے کہ میرا غلام اتنا بڑا بزرگ تھا اور مجھے معلوم نہ ہو سکا۔

فرمایا حضور ﷺ کائنات کے تمام ذرے سے واقف ہیں جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے حضور کی امت کے اولیاء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے راز کھولے ہیں جو پہلے امت کے انبیاء علیہ السلام سے بھی پوشیدہ رہے ہیں۔قرآن کریم میں خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے خضر علیہ السلام کو علم دیا جا رہا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کو علم نہیں ہو رہا ہے حالانکہ خضر علیہ السلام ولی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نبی صاحب کتاب ہیں۔ حضرت غوث الاعظمؒ کا کلام ہے (فتوح الغیب مقالہ 17) کہ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا بھید ظاہر کرتا ہے نبی، رسول، ولی پر سب پر جدا جدا کسی کو ایک دوسرے کے حال کا علم نہیں ہوتا۔

-218 محمد فرید صاحب خلیفہ مجاز سکنہ مانسہرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بھائی لوگ قبلہ عالمؒ کی رفاقت میں سید ناطٰہ میاںؒ کی حاضری کے لئے گئے آپ کی خدمت میں ایک نعت خواں جو عظیم المعروف پریم راگی کا لڑکا تھا۔اس نے نعت پیش کرنے کی التجا کی۔تو سیدناؒ نے فرمایا کہ بھئی ہم تو کلام ساز کے ساتھ سنتے ہیں بغیر ساز کے کلام کا لطف نہیں آتا۔نعت خواں صاحب نے معذوری ظاہر کی کہ حضورؒ میرے پاس ساز بھی نہیں ہیں۔آپ نے اپنے سازندوں کو بلایا کہ ساز لے آؤ۔"یہی سازندے اور ساز وغیرہ حج کے موقع پر مکہ شریف اور مدینہ شریف آپ کے ساتھ ہی تھے" اور نعت خواں نے نعت پڑھی۔سازندوں نے ساز بجایا۔جب نعت ختم ہوئی تو سیدناؒ نے فرمایا "میاں یہ تم نے اپنے لئے ہی پڑھا کچھ ہمیں بھی سناؤ" اس پر نعت خواں صاحب نے ایک دوسرا کلام سنایا جسے آپ نے بہت پسند فرمایا۔ذوق و کیفیت تو بہت زیادہ ہوا لیکن حضور قبلہؒ کی نگاہ تصرف سے کوئی شخص اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکا۔قبلہ عالمؒ نے فرمایا ہمیں فکر ہوئی کہ کھڑا ہونے سے کہیں کمرے میں ٹوٹ پھوٹ نہ ہو جائے۔

-219 حضرت قبلہ عالمؒ نے ایک حکایت فرمائی۔فرمایا کہ ایک ہندو راجہ تھا جو ہر روز صبح صبح سیر کو نکلتا۔اشنان وغیرہ کر کے پوجا پاٹھ کرتا۔ایک دن جب وہ صبح صبح نکلا تو اس کی

راستے میں ایک مسلمان پر نظر پڑ گئی ۔اس راجہ نے اس مسلمان کو بہت مارا کہ تو صبح صبح کیوں نظر آ گیا۔مسلمان کو مارنے کے بعد اس راجہ کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا۔ایک دن اس کے وزیر نے کہا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ رہتے ہیں ان کے پاس دعا کے لئے چلیں ۔اس نے کہا کہ پہلے بزرگ سے پوچھ لیں جب وہ راجہ کی تکلیف کے بارے میں بزرگ کے پاس گیا تو اس بزرگ نے فرمایا کہ یہ راجہ کسی مسلمان کو دیکھ کر راضی نہیں ہے پھر بزرگ نے اجازت دے دی۔راجہ رات کو درویش کے پاس گیا تو درویش نے فرمایا کہ تم بیٹھے میرے چہرے کو دیکھتے رہو۔اس نے ایسا ہی کیا اور متواتر کئی رات جاتا رہا۔پھر وہ تندرست ہو گیا تو ایک رات اس بزرگ نے راجہ سے کہا کہ تم کس کی پوجا پاٹھ کرتے ہو؟ راجہ نے کہا کہ ہم کرشن مہاراج کی پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔

اس بزرگ نے فرمایا کہ اسے کبھی دیکھا بھی ہے ۔تو راجہ نے کہا کہ کبھی نہیں ۔تو اس بزرگ نے فرمایا کہ تمہیں دکھا دیں ۔اس راجہ نے ہاں میں جواب دیا۔تو بزرگ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرلو۔جب اس راجہ نے آنکھیں بند کیں تو کرشن مہاراج کو آگ میں جلتا ہوا دیکھا کہ کرشن مہاراج نے کہا کہ ہم تو ناپاک گمراہ لوگ دوزخ میں جل رہے ہیں تو دوزخ سے بچنا چاہتا ہے تو مسلمان ہو جا۔تو وہ یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے بعد وہ مدینہ پاک زیارت کے لیے گیا تو اسے نور ذات کا مشاہدہ ہوا اسے ہر چیز میں ذات ہی ذات نظر آنے لگی تو وہ یہ تجلی برداشت نہ کرتا ہوا مدینہ پاک میں ہی فوت ہو گیا اور وہیں دفن ہوا۔

220- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اگر کسی کی خواہش پر خلافت دے دی جائے تو اس کی مدد نہیں ہوگی ۔اگر کسی کی خلافت کا انتخاب پیر کی طرف سے ہو تو مدد کی جاتی ہے۔

221- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ نسبت سے قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

222- حضرت قبلہؒ عالم نے فرمایا کہ اولاد آدم میں غفلت اور بھول تھی اسی لئے ابلیس کو پہلے پیدا کیا گیا اور اولاد آدم کو بعد میں تاکہ اولاد آدم اس سے باخبر اور ہوشیار رہے۔

223- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ بچے کی پرورش کی جاتی ہے باتیں نہیں سکھائی

جاتیں جب بڑا ہو جائے گا باتیں خود ہی سیکھ جائے گا۔(نوٹ) یہ کلام ان پیروں کے لئے ہے جو اپنے مریدوں کو تصوف کی باتیں سکھاتے ہیں روحانی پرورش نہیں کر سکتے۔

224- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک فوج کا کیپٹن تھا اس کو مرزائیوں نے ایک خوبصورت لڑکی کا رشتہ دیا بہت سا جہیز دیا اور ایک لاکھ حق مہر لکھوایا۔ جب کیپٹن کے دو بچے ہو گئے تو مرزائیوں نے اس لڑکی سے کہا کہ ہم نے اس لئے تیرا رشتہ اس کیپٹن سے کیا تھا کہ اس کو بھی مرزائی کر۔ اب تو اپنے شوہر کو کہہ کہ مرزائی ہو جا۔ تو لڑکی نے اپنے شوہر سے کہا کہ مرزائی ہو جا۔ تو کیپٹن نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ میں مرزائی نہیں ہوں گا۔ تو اس کے جواب پر لڑکی نے کیپٹن کے خلاف دعویٰ تنسیخ نکاح کر دیا۔ اس بات میں مرزائیوں کا خیال تھا کہ اس پر جہیز اور حق مہر کے ایک لاکھ کا دباؤ ڈالا جائے گا تا کہ ڈر سے مرزائی ہو جائے گا۔ کیپٹن سے جج نے کہا کہ یہ طلاق مانگتے ہیں کیپٹن نے کہا تو میں دیتا ہوں مرزائیوں نے کہا کہ ہمارا جہیز اور ایک لاکھ حق مہر بھی ادا کرو تو کیپٹن صاحب نے جج سے کہا جناب میں کماتا رہا یہ کھاتی رہی بچے جنتی رہی تو جہیز کا ہے کا۔ رہا سوال حق مہر کا کافر عورت کا حق مہر نہیں ہوتا تو جج صاحب نے کہا کہ کیپٹن صحیح کہتا ہے۔

225- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ بے حیائی کی بات کرنے والے آدمی میں ایمان نہیں ہوتا۔

226- حضرت قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس دور میں کوئی شخص قسم کھا کر صبح سے بیٹھ جائے کہ شام تک میں مسلمان رہوں گا تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

227- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ مولانا روم کی ایک حکایت ہے کہ ایک شخص نے ایک طوطا پال رکھا تھا۔ جس کا وہ بہت محبت سے خیال رکھتا۔ ایک دفعہ اس کا ہند کی طرف سفر کا ارادہ ہوا تو اس نے طوطے سے کہا کہ میں تیرے لئے وہاں سے کیا تحفہ لاؤں۔ طوطے نے کہا میرے لئے کچھ نہ لانا بس میرا ایک پیغام باغ میں بیٹھے ہوئے چند طوطوں کو دے دینا ان کو میرا یہ پیغام دینا کہ اے آزاد فضا کے اڑنے والو میں تمہارا ایک بھائی ہوں میری بھی کچھ خبر لو۔ بس جو اس کا جواب دیں وہ لے آنا تو یہ سن کر سفر پر روانہ ہوا تو اتفاق سے ایک باغ نظر آیا جس میں چند طوطے بیٹھے ہوئے تھے۔

اس نے طوطے کا وہ پیغام ان کو سنایا تو جھٹ ایک پرندہ (طوطا) گر کر مر گیا۔ تو اس کو بڑا تعجب ہوا تو اس نے سوچا کہ یہ کوئی خاص اس کا عزیز ہے۔ جب سفر سے اس کی واپسی ہوئی تو اس نے یہ واقعہ اپنے طوطے کو سنایا تو وہ بھی اس طرح یک دم گر کر مر گیا ۔تو اس شخص نے اس کو مردہ جان کر پنجرے سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ فوراً اوپر اڑ گیا۔ اس شخص نے بولا کہ ابھی تو تو آزاد ہو گیا ہے۔ یہ تو بتا تا جا کہ وہ پرندا تیرا کیا لگتا تھا۔ جو تیرا پیغام سنتے ہی مر گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے مجھے آزادی حاصل کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی میں نے اس پر عمل کیا اور آزاد ہو گیا۔ وہ مرا نہیں تھا بلکہ زندہ تھا۔

حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا جو مرنے سے پہلے مر جاتا ہے وہ رہائی پاتا ہے۔ جس طرح بیج مٹی میں مٹی ہو جاتا ہے تو ایک طاقت ور درخت کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ جہاد بالنفس سے فنا ہو کر ہزاروں جانوں میں موجود ہو جاتے ہیں اور شہید جہاد بالکفار سے۔ فرمایا صحابہ کرامؓ نے دونوں قسم کا جہاد کیا ہے۔

-228 حضرت قبلہؒ نے فرمایا انسان کی پہلی تربیت گاہ اس کی ماں ہے اگر اس کی ماں کی تربیت صحیح نہیں ہے تو اولاد کی تربیت بھی صحیح نہیں ہوگی۔

-229 دوران عرس کوئٹہ سے محمد اسلم جج صاحب کے ساتھ ان کا دوست جو ڈاکٹر تھا بہت علوم جانتا تھا۔ دربار شریف میں آیا۔ وہ حضرت قبلہؒ سے بہت مسئلے پوچھتا تھا۔ تو ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ حویلی سے باہر تشریف لائے تو مسند پر بیٹھتے ہی فرمایا ڈاکٹر صاحب عشق کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے پھر اس کے بعد اس کا ظاہری علم ماند پڑ گیا۔

-230 سکھر قیام کے دوران ایک عالم حضرت قبلہؒ سے مرید ہوا حضرت قبلہؒ نے ذکر کی تعلیم دی اس نے ذکر کیا حضرت قبلہ نے اس کو توجہ دی وہ عالم ذکر بند کر کے حضرت سے کہنے لگا کہ میرے جسم سے کوئی چیز سرسراتی ہوئی نکل رہی ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا تمہارا ظاہری علم بھاگ رہا ہے۔

-231 حضرت قبلہؒ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو شفا دینا چاہتا ہے تو دوائی بھی اس وقت کام کرتی ہے۔ ایک دفعہ سیدنا غوث الاعظمؒ بیمار ہو گئے تو مریدین مختلف قسم کی دوائیاں لانے لگے۔ جو بھی دوائی لاتا تو غوث الاعظمؒ اس دوائی سے پوچھتے کیا تو فائدہ دے

گی؟ تو وہ دوائی کہتی نہیں۔تو آپ اسے طاق میں رکھ دیتے۔کچھ دنوں کے بعد ایک مرید ایک اور دوائی لایا تو آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فائدہ دے گی۔تو اس دوائی نے کہا جی ہاں۔اس کے بعد طاق میں رکھی ہوئی سب دوائیاں پکار اٹھیں اب ہم بھی فائدہ دیں گی۔تو آپ نے ارشاد فرمایا پہلے کیوں نہیں فائدہ دے سکتی تھیں۔ تو دوائیوں نے کہا آپ کی بیماری کی مہلت ختم نہیں ہوئی تھی اس لئے ہم فائدہ نہیں پہنچا سکتی تھیں۔

232- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ کی ضرورت پوری کرنے کے لیے فرشتے بھی کبھی کبھی ان کے صندوق میں پیسے رکھ دیتے ہیں۔

233- دربار عالیہ میں محفل سماع میں قوال لوگ بلند آواز اور تیز سازوں میں کلام پڑھتے ہیں اور عام قوال یہاں کامیاب نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ وہ ٹھنڈا کلام پڑھتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا قوال ٹھنڈا کلام پڑھے گا تو وجد والے کا وجد خراب ہوگا۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک بادشاہ تھا وہ گویوں سے گانا سن رہا تھا۔بادشاہ کے ساتھ اس کا لڑکا بھی بیٹھا ہوا تھا ایک شعر پر شہزادے کو اثر ہوا اور وہ بے ہوش ہو گیا گانا ختم کر دیا گیا اور شہزادے کو ہوش میں لانے کی فکر پڑ گئی مشکل سے اسے ہوش آیا پھر بادشاہ نے تاکید کر دی کہ آئندہ شہزادے کے سامنے کوئی نہ گائے کچھ عرصہ بعد بادشاہ گانا سن رہا تھا اچانک شہزادہ آ گیا گانا سنتے ہی بیہوش ہو گیا۔گانا ختم کر دیا گیا شہزادے کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرتے رہے اس بار شہزادہ ہوش میں نہ آیا اور مر گیا۔بادشاہ کو بہت دکھ ہوا اس نے حکماء کو کہا کہ اس کا دل چیرا جائے کوئی راز ضرور ہے۔ جب دل چیرا گیا تو دل میں ایک سرخ موتی تھا۔بادشاہ نے وہ لے لیا۔شہزادے کو دفن کر دیا گیا۔

بادشاہ نے وہ موتی سنار سے اپنی انگوٹھی میں جڑوالیا اور وہ پہن لی۔کچھ عرصہ بعد محل میں کوئی تقریب تھی گانا ہو رہا تھا اس دوران جو انگوٹھی بادشاہ نے پہنی ہوئی تھی وہ موتی خون بن کر بہہ گیا پھر بادشاہ نے کہا کہ ہم نے اس دن غلطی کی تھی جب شہزادہ بیہوش ہو گیا تھا اور گانا بند کر دیا تھا اس کی فکر میں لگ گئے تھے اگر گانا جاری رہتا اس کے دل

میں خون موتی نہ بنتا اور وہ مریض عشق تھا وجد ختم ہونے کے بعد وہ ہوش میں آ جاتا اور بچ جاتا۔

حضرت قبلہؒ کی حیات مبارکہ میں بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ بھائی لوگ محفل سماع کے دوران بیہوش ہو گئے۔ محفل ختم ہو گئی اور وہ ہوش میں نہیں آئے۔ بعد اختتام محفل ان کے لئے دوبارہ محفل کروائی گئی پھر وہ ہوش میں آ گئے۔

-234 حضرت قبلہؒ نے فرمایا اس دور میں پیر لوگوں کی طریقت تو کیا ظاہرہ شریعت پر بھی نہیں ہیں چلو ظاہرہ شریعت تو ہونی چاہیے۔

-235 حضرت قبلہؒ نے فرمایا مرید اپنے پیر کی فاتحہ کروائے تو اسی میں سب بزرگوں کی فاتحہ ہو جاتی ہے۔ حضرت قبلہؒ سے کچھ بھائی لوگ عرس یا محفل کروانے کی تاریخ پوچھتے تو آپ قریب کے پیران عظام کی تاریخیں بتاتے تھے۔

-236 حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلب پر کلام نازل ہوتا ہے تو قلب گھبراتا ہے۔ جسم ساتھ نہیں دیتا زبان سے صحیح ادائیگی نہیں ہوتی۔ جب قلب میں برداشت کی قوت پیدا ہو جاتی ہے کلام صحیح ادا ہوتا ہے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

-237 ایک مولوی صاحب حضرت قبلہؒ کا دست مبارک پکڑ کر اپنے سینے سے ملنے لگا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا مولوی صاحب یہ ہاتھوں کا کام نہیں نگاہ کا کام ہے۔ حضرت قبلہ جب کسی کو مرید کرتے اور ذکر کی تعلیم فرماتے تھے تو کچھ دیر ذکر کرنے والے کے قلب کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ اکثر مرید ہونے والوں کو کیفیت مرید ہوتے ہی ہو جاتی۔ کچھ کو محفل سماع میں۔ کچھ کو وقت گزرنے کے ساتھ کیفیت ہو جاتی تھی۔

-238 حضرت قبلہ عالمؒ دربار عالیہ سکھر شریف حضرت ملک فضل احمدؒ صاحب کے چالیسویں مبارک پر تشریف فرما تھے۔ چالیسویں پر سلام الدین قوال نے چادر کا کلام پڑھا۔ حضرت قبلہؒ کو وہ کلام پسند آیا سرکار مجلس شریف میں تشریف فرما تھے تو آپ نے سلام الدین سے فرمایا۔ وہ چادر والا کلام جو تم نے پڑھا تھا دوبارہ پڑھ کر سنائیں۔ سلام الدین قوال نے وہ کلام مبارک بغیر سازوں کے حضرت قبلہؒ کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ کلام مبارک سننے پر حضرت قبلہ عالمؒ کے آنسو مبارک جاری ہو گئے۔ وہ کلام یہ ہے۔

اوڑھونے چادریہ میں تولائی تورے کارنہ

پریم کے رنگ کرلائی پیا عطر بسائے کہ

سندر بدن گورے مکھڑے پر اوڑھونا موئے ساجنہ

-239 حضرت قبلہؒ نے فرمایا جس قوم کواللہ عروج دینا چاہتے ہیں اس کا مدمقابل پیدا کردیتے ہیں۔جس قوم کا مدمقابل کوئی نہ ہووہ بے مارے مرجاتی ہے۔

-240 دین محمد قوال نے عرس کے موقع پرایک کلام پڑھا وہ کلام حضرت قبلہ کو بہت پسند آیا۔ آپ نے صبح حاضر مجلس سے فرمایارات نورے والی کے قوالوں نے جوکلام پڑھا تھاتم نے سنا تھا۔

بخدا جدا نہ کرنا اپنے آستاں سے

نہ ملے گا پھر ٹھکانا جو اٹھا دیا یہاں سے

آپ نے خود پڑھ کرسنایااور فرمایا کتنا عجیب کلام تھا۔

-241 حضرت قبلہ عالم نے فرمایا جب حمل ٹھہرنا ہوتا ہے تو فرشتہ چٹکی بھرمٹی اس میں ڈال دیتا ہے اسی مٹی سے جسم تیار ہوتا ہے پھر جب وہ انسان فوت ہوتا ہے تو دفنایا بھی اسی جگہ جاتا ہے۔جس جگہ سے فرشتہ نے چٹکی بھرمٹی لی تھی۔

-242 حضرت قبلہؒ عالمؒ نے فرمایا جب روحوں کوان کارزق دکھایا گیا تو روحوں نے یک دم شور مچادیا کیونکہ کسی کے رزق کاڈھیر بڑا تھااور کسی کا چھوٹا۔اللہ میاں نے جبرائیل علیہ السلام کوحکم دیا کہ رزق ملادیا جائے جبرائیل علیہ السلام نے پر مارا توسب ڈھیر پر لگنے سے مکس ہو گئے۔روحیں خاموش ہوگئیں پر لگنے سے کسی کا کچھ رزق کہیں دور جاپڑا کسی کا کہیں اب انسان اپنے رزق کے پیچھے جاتا ہے۔

-243 حضرت قبلہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کو گراتا ہے اوپر چڑھا کر گراتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کواپنے سے دور کرتا ہے اس کی عقل ماردیتا ہے فرمایا جواوپر آجائے اس کے کرتوت سامنے آجاتے ہیں۔

-244 ایک مرید نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ خواب میں ملے اوران کو کربلائے معلیٰ کی زیارت کروائی اوران بزرگ نے کہا کہ تجھے ڈاڑھی مبارک ہو ان مرید نے

ڈاڑھی نہیں رکھی ہوئی تھی۔ حضرت قبلہؒ سے خواب عرض کی حضرت قبلہ نے فرمایا تمہیں ابلیس نے خواب میں دھوکہ دیا ہے۔اس مرید۔نے عرض کی کہ اس بزرگ نے کربلا کی زیارت بھی کروائی ہے حضرت قبلہ نے فرمایا اگر وہ کربلا کی زیارت نہ کرواتا تو تو اس پر اعتقاد کیسے رکھتا۔اس کی بات نہ ماننا۔

245- ایک اہل حدیث مولوی نے لوگوں میں اشتہارات بانٹے اس میں لکھا تھا جو حدیث شریف سے بیس تراویح ثابت کردے تو اس کو ایک ہزار انعام دوں گا۔ایک مرید نے اس مولوی کی یہ بات حضرت قبلہ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا ہم قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں۔قرآن کریم میں آیت ہے اطاعت کرو اللہ کی اللہ کے رسول کی اور اولا امر کی۔حضرت عمرؓ نے بیس تراویح شروع کرائیں تا کہ پورا قرآن شریف آسانی سے ختم ہو سکے۔حضرت عمرؓ کی اطاعت بھی لازم ہے۔وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور اولا امر ہیں۔

246- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا سیدنا عبدالحئیؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو انتظامات دربار شریف مرزا خیل کے ترتیب دیئے ہیں ہمارے بعد ہماری اولاد اس انتظام میں مداخلت یا تبدیلی کرے گی تو برکت ختم ہو جائے گی اور صاحبزادگان سے پرسش ہوگی۔

247- آداب طریقت پیر و مرشد کے سامنے مرید کسی دیگر پیر کی تعظیم نہ کرے نہ اس سے مصافحہ کرے ہاں پیر و مرشد مرید کو حکم دے تو دیگر پیران کی تعظیم بجالائے پیر کے سامنے اونچی آواز میں بولنا، بے وضو بیٹھنا، بے ادبی سے بیٹھنا، حکم عدولی کرنا، پیر و مرشد کے سامنے کسی کی تعظیم کے لیے بھی نہیں اٹھنا چاہیے۔اور سلسلے عالیہ میں صاحبزادگان یا پیر بھائیوں سے قرض لین دین اور اکٹھے کاروبار کرنا اپنی سمجھ اور گنجائش سے کرے سجادہ نشین صاحب اس کے ضامن نہیں ہوں گے۔احتیاط لازم ہے قرض لین دین سے فساد ہو جاتا ہے۔

248- حضرت قبلہؒ عالم نے فرمایا اب درویش لوگ بھی نفس پرست ہو جائیں گے۔

249- حضرت قبلہؒ نے فرمایا صحابہ کرامؓ اپنے گریبان میں اپنے عیب ڈھونڈتے تھے اب لوگ دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں پہلی امتیں اس لئے منسوخ ہو گئیں کہ ان میں ولایت

ختم ہوگئی تھی ان میں علماء تو تھے۔

250- ملک فضل احمدؒ دیپال پور میں تشریف لے گئے مولوی محمد بخش صاحب نے ڈھول بجوا کران کا استقبال کیا حضرت قبلہ سے کسی نے پوچھا کہ ملک صاحب کا ڈھول سے استقبال کیا گیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں شور شار کا دور ہے۔

251- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب روح کا بہر کھلتا ہے تو وہ اللہ سے ہم کلام ہوتی ہے کبھی وہ اللہ کے کلام بھی سنتی ہے کبھی وہ اپنے آپ کو بھی اللہ میں دیکھتی ہے۔

252- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے انسان تو اللہ کے ہاتھ کا شہباز ہے تو نے اپنے آپ کو پہچانا نہیں۔

253- حضرت قبلہؒ نے فرمایا قرآن پاک میں آیت ہے کہ و کونو معاالصادقین صادقین کے ساتھ لگ جاؤ اس کی مثال ایسے ہے کہ بازار سے بادام خرید و تو چھلکا گری کے ساتھ لگا ہوتا ہے چھلکے اور گری کی ایک ہی قیمت لگتی ہے اگر چھلکا گری سے جدا ہو تو گری کی الگ قیمت لگے گی اور چھلکے کو کوڑا کرکٹ میں پھینک دیا جاتا ہے۔صادقین کے ساتھ لگنے سے روز قیامت بلاحساب بخشش ہو جائے گی۔

254- حضرت قبلہؒ سے کسی نے پوچھا شکوری سلسلہ کے ایک پیر نے اعتراض کیا ہے کہ چار ضربی ذکر کو کیوں چھوڑا۔دوضربی کو کیوں اختیار کیا حضرت قبلہ نے اس سے فرمایا کہ نفلی عبادت میں ترمیم ہوسکتی ہے تو سیدنا حضرت طٰہٰ میاں قدس کو رسالت مابؐ سے حکم ہوا ہے کہ چار ضربی کا ذکر بند کر دو اور دوضربی کی تعلیم دو۔

255- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک تاجر تھا وہ بادشاہ کو جنگوں وغیرہ میں مدد دیتا تھا کچھ عرصہ کے بعد وہ غریب ہو گیا۔تو بادشاہ کے پاس مالی مدد کے لیے گیا۔بادشاہ نے وزیراعظم کو حکم دیا کہ ایک کروڑ روپے دے دو تاجر کو تو وزیراعظم نے بادشاہ سے کہا کہ ابھی نہیں ابھی اس کے مقدر خراب ہیں اس کو تھوڑی سی رقم دے کر مال کی خرید و فروخت کا کام کرایا جائے تو وہ تاجر بان کا کام کرنے لگا پہلے تو اس میں نقصان ہوا کچھ دنوں بعد اس میں فائدہ ہونا شروع ہو گیا پھر وزیراعظم نے کہا کہ اب اس کے مقدر ٹھیک ہو گئے ہیں اب اس کو کروڑ بھی دے دو تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔اس وقت اس

کے مقدر خراب تھے اس وقت کروڑ دے دیا جاتا تو نقصان ہو جاتا اب گردش سے نکل گیا اب کروڑ دے دیا جائے تو فائدہ ہوگا۔

256- حضرت قبلہؒ کے ایک مرید عرب میں برسر روزگار تھے وہ اپنے گھر والوں اور والدین کو ہر ماہ خطیر رقم بھیجا کرتے تھے ان کے والدین و گھر والے سب پیسہ فضول خرچیاں اور عمدہ کھانے پینے میں لگا دیتے۔ حضرت قبلہ نے اس مرید کو تنبیہ فرمائی آئندہ اپنے گھر والوں کو مناسب رقم بھیجا کرو جتنا کہ ان کا خرچہ چل سکے۔ خطیر رقم مت بھیجا کرو یہ سب اسراف ہے اور تجھے کنگال کردیں گے۔

257- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب یزیدیوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کربلا میں محصور کردیا تو امام پاک نے یزیدی لشکروں سے فرمایا مجھے مدینے واپس جانے دیں یا سندھ جانے دو یا یزید سے مجھے ملنے دو۔ انہوں نے یہ شرائط نہ مانی اور 9 محرام الحرام کو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کردیا اور 10 محرم الحرام کو واقعہ شہادت منائی جاتی ہے۔

258- حضرت قبلہؒ نے فرمایا ایک برگزیدہ آدمی تھے بیس سال اللہ کی اطاعت کرتے رہے۔ پھر اچانک پلٹا کھایا اور بری راہ اختیار کرلی۔ اور بیس سال اسی میں غرق کر دیئے۔ ہر برا کام کیا۔ اچانک ایک دن ان کے دل میں خیال آیا کاش کہ کبھی وہ وقت تھا ہر وقتِ اللہ کی یاد میں رہتا تھا۔ اس کے قرب میں رہتا تھا۔ آج اندھیرے میں چلا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے باری تعالیٰ اگر میں دوبارہ تیری طرف پلٹوں تو تو قبول کرلے گا؟ غیب سے آواز آئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندے میں بیس سال سے تیرا انتظار کر رہا ہوں کہ تو کب میری طرف پلٹتا ہے۔ یہ بات سن کر وہ شرمندہ ہوا اور اللہ کی راہ دوبارہ اختیار کر لی۔

259- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ یورپ سے ایک عیسائی پادری مختلف مدرسوں میں گیا جس مدرسہ میں جاتا وہاں کے بچوں سے سوال کرتا کہ بچو علم کس لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ بچے اس سوال کا جواب مختلف انداز میں دیتے کوئی بچہ کہتا ذریعہ معاش کے

لئے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ۔وہ جائزہ لیتے ہوئے اس مدرسہ میں آیا جہاں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بچپن میں علم حاصل کر رہے تھے اس عیسائی پادری نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا اے بچے علم کس لئے حاصل کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے برملا فرمایا اللہ کو پانے کے لئے،وہ عیسائی پادری بہت متاثر ہوا کہ واقعی ہی اس مدرسہ کی قابلیت قابل تعریف ہے یہاں کے بچے بہتر سمجھ کے مالک ہیں۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ برگزیدہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ بچپن ہی میں سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

260- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جو برائی مخلوق کو بتا دی جائے وہ اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتے کیونکہ مخلوق کو گواہ بنا لیا ہے جو برائی مخلوق کے علم میں نہ آئے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔چھوٹی بڑی غلطیاں نیکیوں میں ادل بدل کر دیتے ہیں۔

261- جو لوگ اللہ کے حقوق پر حملہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے حقوق کو سلب کر لیتے ہیں۔

262- کسی نے حضرت قبلہؒ سے پوچھا کہ قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا قیامت حضور ﷺ کے قریب تھی۔ہم لوگ تو قیامت میں ہی تو پھر رہے ہیں۔

263- حضرت قبلہؒ نے فرمایا زمین پر لرزہ طاری رہتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے نور کو حکم دیا کہ وہ زمین کے اوپر پتھر بن کر برسے زمین پر مختلف جگہوں پر پہاڑ بن گئے اور زمین کا لرزہ بھی ختم ہو گیا جہاں یہ برسے وہاں پہاڑ بن گئے۔

264- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا جب سیدنا امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشتری میں رکھ کر دمشق لے جا رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ تلاوت کی آواز آئی جس میں حضرت یحییٰ علیہ کی شہادت کا ذکر تھا۔آپ علیہ السلام کے سر مبارک سے آواز آئی کہ کیا ہماری قربانی (یحییٰ علیہ السلام) سے کم ہے؟

265- حضرت قبلہ نے فرمایا جب آدمی مرید ہو جاتا ہے تو اس کی آئندہ زندگی کا دارومدار ہی نسبت پر ہو جاتا ہے۔

266- محمد بنیامین بیان کرتا ہے کہ ایک شخص حضرت قبلہؒ روحی فداہ سے مرید ہوا کچھ دیر بعد مجھے بتایا کہ مجھے نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور نہ ہی پڑے گی حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ نماز فرض عبادت ہے فرض عبادت کے بغیر

نفلی عبادت ایسی ہے جیسے عورت کے پیٹ میں حیض (گندہ خون) عورت سمجھ رہی ہے کہ یہ حمل ہے حالانکہ یہ غلیظ خون ہے۔

267- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر آئے دس ہزار سال ہو گئے ہیں۔

268- حضرت قبلہ عالمؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں سائنس دان چاند پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون سی عجیب بات ہے چاند خلاء میں ہے انسان کی تسخیر میں دے دیا گیا ہے۔

269- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ کوئی شخص جنگل میں تنہا کھڑا یہ کہہ دے طلاق دے دی تو طلاق ہو جاتی ہے۔

270- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا حضرت ابو بکر شبلی نے فرمایا ہے یا باری تعالیٰ جتنا تیرا عشق ہونا چاہیے تھا ہم حق ادا نہیں کر سکتے۔

271- حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا ایک بزرگ سمندر کے کنارے بیٹھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے اچانک بارش ہو گئی آپ نے دل میں خیال کیا کہ خشکی پر تو بارش کا فائدہ ہے سمندر میں تو یہ بے معنی ہے فوراً حالات سلب کر لیے گئے وہ بہت پریشان ہوئے اور لوگوں کو کہا میرے پاؤں میں رسہ باندھ کر گھسیٹو۔ جب خوب لہولہان ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کو ترس آ گیا اور اپنا قرب واپس لوٹا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے میرے معاملات میں دخل مت دینا کوئی کام میری حکمت سے خالی نہیں ہے۔ اس سمندر میں جب بارش ہوتی ہے تو سیپیاں منہ کھولے کھڑی ہوتی ہیں جب بارش کا پانی سیپی کے منہ میں گرتا ہے تو موتی بن جاتا ہے۔

272- حضرت قبلہؒ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو فرعون سے نجات دلا کر لے جا رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار آگے آگے جا رہے تھے تو سامری بھی جو بنی اسرائیلی تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ جبرائیل امین علیہ السلام کے گھوڑے کے سم جہاں جہاں لگتے ہیں وہاں سبز چارہ اگ رہا تھا۔ سامری اس مٹی کو اکٹھا کر رہا تھا۔

جب موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو کوہ طور پر لے گئے تو سامری جو (صراف) تھا اس نے ایک سونے کا بچھڑا تیار کیا اس میں وہ مٹی ڈال دی اور بچھڑے میں جان پڑ گئی اس نے بنی اسرائیل سے کہا یہ ہے تمہارا خدا موسیٰ علیہ السلام آئے تو قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا وہ نہیں مانی۔ اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پہاڑ ان کے اوپر کھڑا کر دیا۔ قوم نے موت کے ڈر سے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی جب تک تم ایک دوسرے کو مارو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کھڑا کر دیا اندھیرا ہو گیا۔ تا کہ یہ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکیں پھر وہ ایک دوسرے پر تلواریں چلاتے رہے جب بہت سے یہودی ہلاک ہو گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا باری تعالیٰ ایسے تو ساری قوم ہلاک ہو جائے گی پھر اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور سامری صراف اپنے انجام کو پہنچ کر ہلاک ہو گیا۔

273- بزرگان دین کے وصال کے بعد ان کی مسند پر تبلیغ کو قائم رکھنے کے لئے تمام خلفاء مریدین وغیرہ متفقہ طور پر کسی صاحبزادے یا مرید کو اس بزرگ کا جانشین مقرر کرتے ہیں پھر اس سجادہ نشین پر کسی کا نسبتی دباؤ نہیں ہوتا۔ شرط یہ ہے کہ وہ سجادہ نشین اپنے بزرگوں کی روحانی اولاد بھی ہو۔ اس اسلام میں سجادہ نشین کا دستور العمل ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کو سجادہ نشینی کے لئے انتخاب کیا۔ اور ولایت میں بھی یہی دستور رہا ہے جیسے سیدنا طٰہٰ میاںؒ کا انتخاب آپ کے والد سیدنا عبدالحیؒ کے وصال کے بعد اہل سلسلہ نے کیا ہے۔

274- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ یوم ولادت تو صرف انبیاء علیہم السلام کی منائی جا سکتی ہے۔ انبیاء علیہ السلام کے علاوہ کسی کی ولادت منانا ضروری نہیں ہے۔

275- حضرت قبلہؒ نے فرمایا فیض کے لئے ولی کو دل دینے کی ضرورت ہے۔ دل برتن ہے ۔ حوالے کرے گا تو فیض ملے گا۔ منافق لوگ بھی حضورؐ کے پاس بیٹھتے تھے ان کو فیض نہیں ملا کیونکہ انہوں نے دل حوالے نہیں کیا۔

276- حضرت قبلہؒ نے فرمایا دنیا میں جتنے بھی درخت اور پودے ہیں یہ جنت کے ہی ہیں وہاں سے گرائے گئے ہیں صرف لذت میں فرق ہے۔ حضرت غوث اعظمؒ کے پاس

خلیفہ بغداد آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا کھانا ہے اس نے کہا سیب۔ سیب کا موسم نہیں تھا آپ نے ہاتھ فضاء میں مارا سیب آ گئے۔ آپ نے ایک سبب اس کو دیا اور ایک خود کھایا جو آپ کھا رہے تھے اس میں سے خوشبو آ رہی تھی جو خلیفہ کھا رہا تھا اس میں خوشبو نہیں تھی۔ خلیفہ نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا یہ دونوں سیب جنت کے ہیں تمہارے ہاتھ میں جو سیب آیا وہ تمہارے ہاتھ میں آتے ہی جنت کی لذت کھو گیا اور میرے ہاتھ میں جو سیب ہے اس کی وہی لذت رہی ہے۔ فرمایا یہ اس لئے ہوا کہ خلیفہ۔ کا جسم نور نہیں تھا اور حضرت غوث الاعظمؒ کا جسم نور تھا۔

277- ایک مرید کی حضرت قبلہؒ سے خلافت کے لئے سفارش کی گئی آپ نے فرمایا اس نے (فلاں) کا اتنا پیسہ کھایا ہے وہ خلافت کے اہل کہاں ہے۔

278- حضرت قبلہؒ نے فرمایا حضرت علی احمد صابر صاحب کلیر والوں کا شعر ہے کہ

احمد جنت و دوزخ بر عاشقاں حرام است

جنت عاشقاں رضائے جاناناں است

فرمایا نور محمد نے خواب دیکھا کہ جنت میں بیٹھا ہوا ہوں اور پریشان ہوں۔ فرشتوں نے نور محمد سے پوچھا کہ جنت میں بھی پریشان ہو۔ نور محمد نے کہا ہاں کہ ہماری جنت تو وہی ہے جہاں محبوب ہو ورنہ جنت بھی دوزخ ہے۔

279- حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ انبیاء کرام اور اولیاء کرام زمین پر آئنہ جمال جہان ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو ان کے سینوں سے باہر زمین پر پھیلاتا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے زمین پر پھیلتا رہتا ہے اور لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتا رہتا ہے لوگوں کے دل اندھیرے سے روشنی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ہدایت کی طرف کھنچتے ہیں یہ لوگ ایک مشعل کی طرح ہیں جس سے ہزاروں شمعیں روشن ہو جاتی ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب زمین پر کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو اپنی قوت کو ان لوگوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ان کی مثال ایک روزن کی طرح ہے جس طرح سورج کی روشنی روزن سے ہوتی ہوئی کمرے کو روشنی دیتی ہے اور لوگ روشنی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ قدس نے فرمایا اس کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ کوئی سامنے

ہی آئے ۔کوئی آئے یا نہ آئے یہ نور خود بخود لوگوں کے دلوں کو بدلی کر دیتا ہے اور لوگوں کے منہ انبیاء اور اولیاء کی طرف ہو جاتے ہیں۔

280- حضرت قبلہ عالمؒ روحی فداہ نے فرمایا ہمارے سلسلہ قادریہ چشتیہ میں عشق ہے جس سے جلد اللہ تک پہنچنے میں لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیگر سلاسل کے پیران زہد و تقویٰ کراتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ عشق محبوب کو چاہتا ہے اور کوئی خواہش نہیں رکھتا ہے۔ یہ ہو جائے یا وہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جیسے رکھے ہم اسی کی رضا پر رہتے ہیں پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

عشق میں زندگی کا مزہ مل گیا
دل گیا سو گیا دل رُبا مل گیا

اس کے بعد آپ پر ایک عجیب کیفیت کا عالم تھا اور آپ کے رخ انور کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی بساط نہیں تھی۔

281- حضرت قبلہ عالمؒ سکھر سے نقل مکانی فرما کر رحیم یار خان تشریف لائے تھے ان دنوں رحیم یار خان میں سیلاب آیا ہوا تھا۔ رحیم یار خان میں عرس مبارک بھی تھا ایک سلسلے کا آدمی رحیم یار خان چھوڑ کر جا رہا تھا۔ اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں تھا۔ حاجی عبدالمجید صاحب کوئٹہ سے عرس شریف میں شمولیت کے لئے رحیم یار خان پہنچے۔ آپ نے اس شخص کو اسٹیشن پر دیکھا تو فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو اس نے کہا یہاں تو سیلاب آیا ہوا ہے میں جا رہا ہوں۔ حاجی صاحب غصے میں آ گئے۔ حاجی صاحب نے اس شخص کو بہت ڈانٹا اور فرمایا تم نے تو کوفیوں والا کام کیا ہے۔ پیر و مرشد تمہارے علاقے میں آ گئے ہیں اور تم یہاں سے بھاگ رہے ہو۔ وہ شخص شرمندہ ہوا۔

282- جان محمد صاحب خلیفہ تھے انہوں نے زہد و تقویٰ میں کھانا پینا چھوڑ دیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت قبلہؒ نے جان محمد صاحب کو ڈانٹا کہ ہم نے تو کبھی کھانا پینا نہیں چھوڑا تم کیوں چھوڑ رہے ہو۔ کھاؤ، پیو جان محمد صاحب پھر کھانے پینے لگ گئے۔

283- ایک مولوی صاحب نے منبر پر بیٹھ کر حضرت قبلہؒ کے خلاف تقریر کی آپ نے ایک مرید سے فرمایا ہمیں تو غصہ نہیں آتا چاہے ہمارے سامنے برا بھلا کہتا رہے۔ ہاں البتہ

اللہ تعالیٰ گرفت کرلے تو وہ دوسری بات ہے۔

284- حضرت قبلہؒ نے فرمایا یہ خارجی لوگ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر تک کہتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دربار میں بلایا۔ آپؒ نے ان سے پوچھا کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح ایک کافر سے کرنا چاہتا ہوں تم لوگوں کا اس میں کیا خیال ہے تو ان خارجیوں نے کہا توبہ توبہ آپ امیرالمومنین ہیں اور اپنی بیٹی کا نکاح ایک کافر سے کر رہے ہو۔ تو آپؒ نے فرمایا میری بیٹی کا نکاح ایک کافر سے نہیں ہوسکتا تو تم کیسے کہہ رہے ہو کہ رسول خداؐ نے جن کو اپنی بیٹی عطا فرمائی ہے وہ کافر ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حکم دیا کہ ان کی گردنیں اڑا دو چنانچہ ان خارجیوں کی گردنیں آپ کے دربار میں اڑا دی گئیں۔ اور ان کا خاتمہ ہوگیا۔ حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا اے علی تو مثل عیسیٰ ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام سے ایک گروہ نے بغض رکھا وہ بھی جہنمی ہے جو محبت میں حدوں سے بڑھ گئے وہ بھی جہنمی ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا اے علی تیری وجہ سے بھی دو گروہ جہنم میں جائیں گے ایک وہ جو تجھ سے بغض رکھے گا اور دوسرا محبت میں تجھے بڑھادے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو علی سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔

285- فرمایا کسی شخص کو اپنے پیر سے روحانی فیض نہ ملے تو وہ دوسری جگہ فیض کی بیعت کرسکتا ہے اگر کسی پیر سے روحانی فیض مل جائے پھر وہ شخص بیعت چھوڑے گا تو گناہ گار ہو جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیں گے نعمت کو لات مارنے والی بات ہوگی۔

286- ایک شخص نے داڑھی کے متعلق پوچھا۔ قبلہ عالمؒ نے فرمایا مشت بھر رکھنا سنت ہے اور جو داڑھی دس قدم سے نظر آئے وہ فرض ہے تاکہ مرد تو معلوم ہو۔ حضرت قبلہ عالمؒ مونچھوں پر مشین پھرواتے تھے۔

287- صاحب مراتب بزرگ کسی سالک کو خلافت دے تو اس خلافت یافتہ سے فیض و ہدایت مخلوق کو ملتی ہے اگر خلافت دینے والا صاحب مراتب بزرگ نہ ہو تو خلافت یافتہ سے فیض و ہدایت نہیں ملتی۔ صرف نمائشی ہی خلافت ہوگی۔

288- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا (انبیاء اولیاء) اپنا کھایا ہوا کھانا کسی شخص کو دیں یا کوئی چیز

اپنے ہاتھ سے مرید کو کھلائیں تو پیٹ میں جا کر نور بن جاتا ہے فاسد مادہ نہیں بنتا۔

-259 حضرت قبلہؒ نے فرمایا مدینہ طیبہ اور پاکستان دونوں کی بنیاد خالص لا الہ الا اللہ کیلئے ہے۔

-290 ظفر علی FF/17 رجمنٹ کے جوان بیان کرتے ہیں کہ اختتام عرس شریف کے موقع پر حضرت قبلہ عالمؒ مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں طلب کیا اور ہم سب سے پیچھے جا کر بیٹھ گئے۔ تو اعلان ہوا کہ ایک اہم انگوٹھی ہے جو خاص بزرگ کو دی جائے گی سب اولیاء اللہ کے دلوں میں تمنا ہوئی کہ ہمیں ملے۔ مگر ہمارے دل میں تمنا نہیں تھی پھر وہ انگوٹھی اڑی اور سب اولیاء اللہ کے سروں سے گھومتی ہوئی ہماری انگلی میں آ گئی تو جب ہم انگوٹھی کو گھماتے تو وہ خود ہی آواز نکالتی ہوئی سیدھے رخ آ جاتی۔

کرامات قبلہ عالمؒ راہنمائے اولیاء:

-1 ملک فضل احمد قدس اللہ سرہ العزیز 1972ء میں حج پر تشریف لے گئے حاجی عبدالرحمٰن سکنہ راولپنڈی کو فرمایا تم بھی ہمارے ساتھ حج پر چلو۔ میں نے عرض کی میرے پاس اتنا پیسہ کہاں ہے۔ میں تو سپاہی ہوں معمولی تنخواہ ہے۔ ملک صاحب نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے بلانا ہوگا تو انتظام ہو جائے گا۔ دو دن بھی نہیں گزرے تھے کہ ہیڈ محرر نے کہا تمہارے بل پاس ہو گئے ہیں میں رقم لینے گیا تو پھر محرر نے کہا اور بل بھی پاس ہو گئے ہیں خطیر رقم ہو گئی تو کچھ قبلہ ملک صاحب نے رقم دے دی چند دنوں میں حج پر جانے کے کاغذات منظور ہو گئے۔ ہم دونوں حج پر چلے گئے۔
حج کرنے کے بعد مدینہ شریف پہنچے تو قبلہ ملک صاحب نے فرمایا کہ ہماری چالیس (40) نمازیں پوری ہو گئی ہیں ہم جا رہے ہیں حاجی صاحب نے روضہ رسولؐ پر عرض کی کہ میں نے اور رہنا ہے اس کے بعد بحری جہاز لیٹ ہو گئے اور میں اسی (80) نمازیں پڑھ کر پاکستان آیا۔ ملک صاحب مجھ سے پہلے پاکستان آ چکے تھے۔

-2 ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سندھ میں ایک صاحب اپنے بیٹے کو لے کر ایک ہندو جوگی کے

پاس گئے اور اس نے کہا کہ اس کا حساب کتاب بتاؤ ہم بہت پریشان ہیں۔ جوگی نے اپنا حساب کتاب لگایا اور کہا کہ اس کا مقدر ہی خراب ہے۔ اس کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پریشان واپس گھر چلے گئے۔ وہاں ان کے ایک جاننے والے نے واقعات سنے تو کہا کہ جوگی کو چھوڑو میرے ساتھ چلو وہ صاحب ان کو لے کر حضرت قبلہ کے پاس آئے اور بچے کی لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے دعا کی اور ان کی پریشانیاں ختم ہو گئیں۔ لڑکا برسرِ روزگار ہو گیا۔ یہ معاملہ چند دنوں کے اندر اندر ہی ہوا۔ وہی صاحب یعنی لڑکے کے والد دوبارہ اس جوگی کے پاس گئے اور کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ اس کے مقدر میں کچھ نہیں ہے لیکن لڑکا برسرِ روزگار بھی ہو گیا ہے اور بالکل مطمئن ہے تو جوگی نے کہا کہ مجھے دوبارہ حساب کرنے دو۔ دوبارہ حساب کرنے کے بعد اس نے کہا کہ میں بھی غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ لیکن آپ لوگ کسی ولی اللہ کے پاس گئے ہیں یہ ان کی دعا کا اثر ہے۔ جس نے اس کی قسمت بدل دی ہے۔

راوی پروفیسر اکرام الحق سکنہ صادق آباد اس شخص سے یہ واقعہ سن کر حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں آیا اور بیعت ہو گیا۔

3- ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم جو نواب شاہ میں رہتے تھے قبلہ عالمؒ کے مرید تھے اس کے پاس پنجاب کا ایک موکلی پیر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صاحب اس کے قائل ہو گئے اور بہت سے لوگوں کو اس فقیر نے معتقد بنا لیا ندیم صاحب جو ڈاکٹر صاحب کے داماد تھے انہوں نے سکھر میں حضرت قبلہ عالم سے گزارش کی کہ ڈاکٹر صاحب ایک موکلی پیر کے قائل ہو گئے ہیں اس پر حضرت قبلہ عالمؒ نے ندیم کو فرمایا کہ ابھی وہاں پہنچو اور اس فقیر کو بتا نا کہ اگر تم میں طاقت ہے یا تم سچے ہو تو میری اس انگشت شہادت کو ٹیڑھا کر کے دکھاؤ فرمایا ایسے ہی کہنا۔ حکم کے مطابق ندیم نے اس فقیر کو ایسے ہی کہا اور اس کی استدراجی قوت ختم ہو گئی اور لوگ اس سے متنفر ہو گئے اور وہ بھاگ گیا۔ کسی نے دیکھا کہ کیماڑی بندرگاہ میں وہی فقیر بوریاں اٹھا رہا تھا اور کوئی اسے پوچھنے والا نہ تھا۔

4- حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ ہمارے ایک مرید سادات خاندان سے تھے ان کے دل میں خیال آیا کہ ہم تو سید ہیں ہم تو خواہ مخواہ مرید ہوئے پھر شاہ صاحب نے خواب

دیکھا کہ حضرت قبلہؒ مسجد نبوی میں جا رہے ہیں پیچھے پیچھے شاہ صاحب تھے حضرت قبلہؒ تو مسجد نبوی میں اندر داخل ہو گئے اور شاہ صاحب کو دربان نے روک لیا شاہ صاحب نے اس سے کہا کہ میں آل رسولؐ ہوں دربان نے کہا تم ابھی لائق نہیں ہو کہ اندر حاضری دو پھر صبح جب نیند سے اٹھے تو حضرت قبلہؒ کی حاضری دی اور معافی مانگی۔

5- محمد بنیامین سکنہ رحیم یار خان بیان کرتا ہے کہ جس روز حضرت قبلہ عالمؒ کا انتقال ہوا اس روز میں اپنے سکول میں حاضری پر تھا اس روز صبح بہت بہترین موسم تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ہلکی ہلکی پھوار بھی پڑ رہی تھی۔ ہوا سے خوشبو بھی آ رہی تھی بہت ہی بہترین موسم بن گیا تھا میرے کولیگ کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ آج یا تو کوئی قطب عالم دنیا میں آ رہے ہیں یا وصال فرما رہے ہیں اس موسم کے ایک گھنٹہ بعد ہی حضرت قبلہ عالمؒ کا وصال ہو گیا۔

6- منظور احمد بستی رحمٰن پور شریف بیان کرتا ہے کہ میرا ایک بیل مارتا تھا میں نے اس کے بارے میں حضرت قبلہؒ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا اس کی خوراک کم کر دو میں نے عرض کی کہ اس سے کام کیسے لیا جائے گا پھر میں نے عرض کی کہ آپ تو انسانوں کو ہدایت دیتے ہیں یہ تو جانور ہے آپ نے تھوڑا سا گھاس لانے کو کہا اور دم کر دیا بیل کو کھلایا تو اس کو پھر بچے بھی پکڑتے تھے تو وہ بالکل مارتا نہیں تھا۔

7- ایک دفعہ سکھر میں ایک انگریز انجینئر پاور ہاؤس میں انچارج تھا۔ اور واپس لندن جانا چاہتا تھا اور لندن جانے کے لیے بہت پریشان تھا۔ اس کے ایک ماتحت اہلکار سلسلہ عالیہ سے وابستہ تھے۔ انہوں نے انگریز چیف انجینئر سے کہا کہ ہمارے پیر و مرشد بہت بڑے ولی کامل ہیں۔ آپ کی دعا مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔ آپ اپنی مشکل حضرت قبلہ عالمؒ سے جا کر عرض کریں۔ وہ انگریز حاضر دربار عالی ہوا اس وقت حضرت قبلہ عالمؒ حرم پاک میں تشریف لے جا چکے تھے۔ انگریز آفیسر نے دربار شریف میں جھاڑو دیا اور صفائی کی۔ جب حضور قبلہ عالمؒ باہر تشریف لائے انگریز آفیسر نے نہایت ادب سے آپ کو سلام کیا۔ اور مودبانہ طریقے سے اپنا مدعا پیش خدمت کیا۔

آپ نے فرمایا تم کب جانا چاہتے ہو کل یا پرسوں انگریز یہ سن کر بڑا خوش ہوا اور عرض

کی جب میرا کام فرما دیں آپ نے ارشاد فرمایا جا کل تک ہو جائے گا۔انگریز آفیسر اس فرمان کو بہت بڑے کام کے ہونے کے لئے بڑا عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ دوسرے دن ٹیلی گرام آیا کہ تم چارج اپنے نائب کو دے دو اور اپنے جانشین کا انتظار کیے بغیر لندن پہنچو اس انگریز انجینئر نے اپنا سامان باندھتے ہوئے سلسلہ عالیہ کے بھائی سے کہا کہ یہ رقم میری طرف سے آپ کی خدمت میں نیاز پیش کر دینا۔اور عرض کرنا کہ ہم نے آخرالزمان نبی کی امت میں آپ جیسا مسیحا نہ دیکھا ہے۔قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کفار کے کام فوراً کر دیتے ہیں تا کہ وہ ہمارے دربار سے مایوس ہو کر نہ جائیں۔

☆....☆....☆

سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ رحمانیہ

کے اوراد و وظائف

نماز فجر و مغرب کے بعد حسب فرصت درود شریف ذکر نفی اثبات اور تصور شیخ ہے۔

ذکر نفی اثبات کا قرآن کریم سے ثبوت:

واذکر ربك فی نفسك تضر عاو خیفة ط و دون الجھر من القول بالغدو والآ صال ولا تکن من الغفلین o

(ترجمہ) اور اپنے رب کو اپنے نفس میں یاد کرزاری اور خوف سے اور بغیر بلند آواز سے صبح اور شام کرو اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔

(پارہ 9 سورۃ اعراف آیت نمبر 204)

تصور شیخ کا قرآن کریم سے ثبوت:

واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم باالقدوۃ والعشی یریدون وجھه والاتعدعینك عنھم o

(ترجمہ) اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

(پارہ نمبر 15 سورۃ کھف آیت نمبر 28)

تعظیم کا قرآن کریم سے ثبوت:

ذالك ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقویٰ القلوب o

(ترجمہ) بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری ہے۔ (پارہ 17 سورۃ الحج آیت نمبر 32)

سالانہ عرس مبارک

راہنمائے اولیاء پیر احمد میاں

قدس اللہ سرہ العزیز

بتاریخ 7-8-9 شوال المکرّم

بمقام

دربار عالیہ رحمان پور

رحیم یار خان

حضرت نے فرمایا جب سرکار دو عالم ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کیئے تو ہند کا ایک راجہ دیکھ رہا تھا اس نے نجومیوں سے پوچھا کہ ایسے کیوں ہوا؟ ایک نجومی نے کہا کہ عرب میں ایک اللہ کے نبیؐ کا اظہار ہوا ہے یہ ان کا معجزہ ہے تو دیکھ کر راجہ مسلمان ہو گیا اس راجہ نے دستی پنکھے بنوا کر ایک قاصد کو دیئے اور کہا کہ میرا اسلام بھی دینا۔ سرکار دو عالمؐ نے ان پنکھوں سے اپنے آپ کو جھلا اور فرمایا مجھے آخری زمانے میں ہند سے ٹھنڈی ہوا آئے گی۔

سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ صوبہ ''مالوہ'' میں دریائے ''چنبل'' کے پاس شہر دیار ہے (وہاں اس راجہ کی قبر ہے)، وہ مسلمان ہو گیا تھا، اس کا نام ''عبداللہ'' رکھا گیا تھا۔ ''دیار'' شہر میں قبر ہے وہاں لوگ زیارت کرتے ہیں۔ جس نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں دستی پنکھے بھیجے تھے۔

حضرت غوث اعظمؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ وحی خداوندی انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور الہام اولیاء اللہ کے لئے ہے اول کا رد کرنے اور نہ ماننے والا کافر ہے اس لئے وہ حقیقت میں کلام الٰہی کو رد کرنے والا ہے اور دوسرے کا منکر کافر نہیں بلکہ نا کام ہے اس کا انکار وبال کا باعث بن جاتا ہے۔ الہام حقیقت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مشیت خداوندی علم الٰہی سے کسی کے دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو اللہ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت اس چیز کو واقعیت کے ساتھ بندہ کے دل تک پہنچا دیتی ہے اور محبّ کا دل سکون کے ساتھ اس کو قبول کر لیتا ہے۔

(6) حضرت قبلہ روحیؒ نے فرمایا انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کر کے کھولنا تھا انسان اپنی فطرت کے مطابق ظاہر ہو گیا۔ انسان کو زمین پر اختیار دیا اچھے برے کا اگر اللہ تعالیٰ زمین سے پانی خشک کر دے سب لوگ سجدہ میں گر جائیں گے۔

(7) حضرت قبلہؒ نے فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ہندوؤں سے جنگ ہوگی اس جنگ میں حضور پاک ﷺ بنفس نفیس شرکت فرمائیں گے۔ اس جنگ کو غزوہ ہند کہا جائے گا۔

اسرار الاولیاء جس میں حضرت فرید الدین گنج شکرؒ یوں فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تم برداشت نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کوہ طور پر نیاز مندانہ طریقے سے آؤ جب طور پر ایک ہی تجلی گرائی تو موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ تین دن رات بے ہوش رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ہم نہ کہتے تھے کہ تم تاب دیدار نہ لاسکو گے ایک ذرہ تجلی سے بے ہوش ہو گئے اور امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ہر روز ہزار بار انوار تجلیات ان پر ضیا پاش ہوں گی لیکن وہ پھر بھی ''انا مشتاق الی الحبیب'' (ہم تو دوست کے طلبگار ہیں) اور ''ھل من مزید'' (اور دیکھا) کا نعرہ لگائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے فرمایا انبیاء اور اولیاء ہر وقت ذات میں مستغرق رہتے ہیں سوائے نماز کی حالت میں فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر کبھی کبھی یہ جملہ ادا ہوتا تھا کہ میں چالیس سال سے بایزید کو ڈھونڈ رہا ہوں کہ بایزید کہاں ہے۔ تذکرۃ اولیاء میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ عرش کیا ہے فرمایا وہ میں ہی ہوں قلم بھی میں ہی ہوں، ملائک بھی میں ہی ہوں پھر اس نے پوچھا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ نے فرمایا وہ بھی میں ہی ہوں، ابراہیم علیہ السلام بھی میں ہی ہوں اور محمد ﷺ بھی میں ہی ہوں پوچھنے والا خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا جب بندہ ذات میں فناء ہو جائے ہر ہستی کو اپنے ہی میں موجود پاتا ہے۔

فرمایا جس وقت مخلوق کو کسی پوشیدہ راز کی آگاہی کرنی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس وقت انبیاء اور اولیاء علیہ السلام کو علم دیتے ہیں جس وقت مخلوق کو علم کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ ایسے عالیٰ مرتبت لوگ ہوں گے۔ شہداء اور انبیاء بھی ان پر رشک کریں گے۔ فرمایا میدان محشر میں حضرت غوث اعظمؒ ایک سواری پر تاج پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور پیچھے بہت بڑا لشکر ہوگا، انبیاء علیہ السلام رشک کریں گے یہ کون سے اولوالعزم نبی ہیں جو میدان محشر میں اس قدر شان و شوکت سے تشریف لا رہے ہیں۔ غیب سے آواز آئے گی یہ میرے آخرالزماں پیغمبر ﷺ کے امت کے ایک ولی ہیں عبدالقادر ان کا نام ہے۔

انبیاء و اولیاء کرام کو سجدہ تعظیم جائز ہے اس کی حرمت قرآن کریم میں نہیں ہے بلکہ انبیاء کو تعظیم کرانے کے واقعات قرآن میں بیان کئے گئے ہیں صحابہ کرامؓ بھی حضور ﷺ کے پاؤں

مبارک کے بوسے لیتے تھے۔ جبیں کو پاؤں کے آگے ٹیکتے تھے۔ تابعین بھی صحابہ کرامؓ کے پاؤں کا بوسہ لیتے تھے اور جبیں کو نکالتے تھے۔

شواہد النبوت میں ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت جابر بن عبداللہؓ کو حضرت امام باقرؒ نے اس وقت آ کر سلام کیا جب ان کی بصارت بھی ختم ہو چکی تھی آپ نے انکے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ میں محمد بن علی بن حسینؓ ہوں۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میرے قریب آ! آپ نے امامؓ کے ہاتھ چوم لئے پاؤں چوم لینے کی خواہش کا اظہار کیا آپ دور جا کھڑے ہوئے اور حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول ﷺ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور آپ نے پوچھا اے جابرؓ! یہ سب کچھ کیوں کر ہوا حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے جابرؓ تو حسینؓ کے ایسے بیٹے سے ملاقات کرنے کے لئے زندہ رہے گا جس کا نام محمد ہوگا۔ جو علم دین کی خوب اشاعت کرے گا جب تیری اس سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔ اس کے کچھ دیر ہی بعد حضرت جابرؓ وفات پا گئے۔

جیسا کہ روایت ہے حضور ﷺ معہ صحابہ کے تشریف فرما تھے ایک اونٹ آیا اس نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا، صحابہ نے عرض کی حضور آپ کو جانور بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ مستحق ہیں۔ حضور نے فرمایا عبادت کرو اللہ کی تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔

فرمایا اللہ کے سوا اگر سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث مذکورہ سجدہ عبادت کے بارے میں ہے۔ سجدہ تعظیم کے بارے حدیث مذکورہ کو لیا جائے گا تو قرآن کی بعض آیتوں کی نفی ہو گی جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا کلام اللہ کے کلام کو نہیں کاٹتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تو واقعات بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے آدم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو سجدہ کروایا ہے حدیث میں ہے کہ اللہ کے سوا سجدہ ہوتا تو بیوی کو حکم دیتا شوہر کو سجدہ کرے قرآن و حدیث دونوں ہی برحق ہیں لیکن معترضین کے سمجھنے کا فرق ہے سجدہ عبادت تو اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اور سجدہ تعظیم کا ثبوت تو ہے۔ جیسا کہ حدیث کی آخری عبارت سے بھی ثبوت ہے کہ عبادت کرو اللہ کی تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔ اطوار تعظیم جیسے بھی کوئی ادا کرے ممانعت نہیں ہے جس فعل کو اللہ و رسولؐ نے حرام نہیں کیا کوئی حرام ہونے کا فتویٰ دے اس فتویٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ اسلام کے بانی تو حضور ﷺ ہیں۔

ترجمہ القرآن

"وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا وہ ہیں انبیاء شہداء صدیقین، صالحین اور وہ لوگ جو ان کے اچھے دوست ہیں۔"

حضرت بو علی شاہ قلندرؒ

بشکلِ شیخ دیدم مصطفےٰ را — ندیدم مصطفےٰ رابل خُدارا
زخود فانی شدم دیدم بقارا — ندیدم غیر ذات خود خُدارا
مکن اے زاہد خشک اعتراضے — چہ دانی سر توحید خُدارا
اگر کوئی مراتو بت پرستے — بگویم دربتاں دیدم خدارا

چہ گویم اشرفم یا اشرفیم
مپرس ایں سر پنہاں خدارا

نظام حیدر عثمانؒ

بنہ بر پائے احمد سر کہ یابی صد وقار اینجا
زر اینجا، گوہر اینجا، حشمت اینجا، افتخار اینجا

بہ طیبہ چون در آیم با ہزاراں شوق بر خوانم
من اینجا، زندگی اینجا، اجل اینجا، مزار اینجا

زِ داغ عشق سرورؐ سینہ گلزار جناں دارم
گُل اینجا، سُنبل اینجا، لالہ اینجا، نو بہار اینجا

زہے مستی کہ باشد در خیال ساقی کوثرؐ
خم اینجا، جام و مے اینجا، سرور اینجا، خمار اینجا

نیا شد جائے من جز آستان مصطفےٰؐ عثماں
سر اینجا، سجدہ اینجا، بندگی اینجا، قرار اینجا

احمد جامؒ

هر آنچه درنظر آید جمالِ یار دردست | هر آنچه می نگرم من کمال یار دردست
بہر کمال کہ بینم کمال حسن صفات | بہر جمال کہ بینم جمال یار دردست
بہر نمونہ کہ نقشِ جمالِ مہر دریان است | نگر دیدنِ معنی خیال یار دردست
معیتِ ازلی چوں بذات موجوداست | بہر وجود کہ بنی وصالِ یاردردست
بحالِ احمدؔ دیوانہ کے رسد عاقل | کہ یاراوہمہ حالست وحال یار دردست

شاہ تراب علیؒ

پنجۂ پیر نقشِ اللہ است | کہ ازیں راز ہر کس آگاہ است
از یداللہ فوق ایدیھم | شد یقینم کہ مرشد اللہ است
پیر راصورت پیمبر دان | زانکہ اوراہما درگاہ است
بندۂ پیر دستگیر خودم | درجہانم بس ایں قدر جاہ است

کے نہ نازم بہ بخت خویش تراب
مرشدم کاظم شہنشاہ است

میکش اکبر آبادیؒ

منم امشب ثنا خوانِ محمدؐ | صلوٰۃ اللہ برجانِ محمدؐ
بگو ہمدم کہ باز آمد شب غم | حدیث زلف پیچانِ محمدؐ
صلوٰاتم باد برخوبان مہوش | نہالانِ گلستانِ محمدؐ
فدایم برحسینانِ پریرو | زہے عزّو زہے شانِ محمدؐ

صبازیں میکشِ بیمار فرقت
دُعائے گوبہ مستان محمدؐ

سب کچھ اللہ کی ذات ہے

آوازِ خلق

میں نے کہا۔ ''یہ تو بتا (1) کچھ بندے ہیں جو اللہ کی عبادت میں مگن رہتے ہیں۔ ان کا ہر قول اور ہر فعل اللہ کی رضا و خوشنودی کا پابند ہوتا ہے۔ عبادت کو زندگی اور زندگی کو اللہ کا احسان عظیم سمجھتے ہیں، چاہے زندگی کی اہم ضروریات بھی میسر نہ ہوں وہ شکوہ نہیں شکر ادا کرتے ہیں پھر کیا بات ہے کہ (2) عیش و عشرت اور زندگی کی ہر آسائش اور سہولت ان کے حصے میں آتی ہے جو گناہوں میں ڈوبے رہتے ہیں اور گناہوں پر جھوٹ اور فریب کاری کا پردہ ڈالے رکھتے ہیں مکر و فریب کو زندگی اور زندگی کو حسن بن صباح کی جنت سمجھتے ہیں جس دولت سے وہ شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ دولت عیاری اور وقار فروشی سے حاصل کی ہوتی ہے...... یہ تو بتا، اللہ کا یہ کیا بھید ہے کہ مومن روگی اور مجرم راگی ہے!''

درویش نے کہا ''تو نے اگر اس مسئلے کو دنیاوی نظر سے دیکھا تو کچھ بھی سمجھ نہ پائیگا گناہ و ثواب کی بھول بھلیوں میں کھو جائے گا سزا و جزا کا فلسفہ سمجھ لے پھر انسانی فطرت کو بھی جان لے...... (1) ایک آدمی ہے جو ایک عورت کی ناجائز رفاقت کے حصول پر دولت لٹا رہا ہے اور وہ عورت اسے مصنوعی پیار کی ڈگڈگی پر نچا رہی ہے اور (2) ایک عورت ہے جو ایک آدمی پر سو جان سے فدا ہے مگر وہ اسے قبول نہیں کرتا ایک روز یہ آدمی رات کو مسجد میں اکیلا بیٹھا قرآن پڑھ رہا تھا اس کے سامنے دیا جل رہا تھا اس کی محبت کی بھکارن یہ سوچ کر مسجد میں چلی گئی کہ اس کا محبوب اکیلا ہے اور اللہ کے گھر سے تو اس کو نہیں دھتکارے گا......

''پھر تو جانتا ہے کیا ہوا؟...... اس شخص نے اس عورت کو دھتکارا نہیں اسے اللہ کے گھر سے نکل جانے کو نہیں کہا اس نے یہ کیا کہ اس نے جب محسوس کیا کہ اس کے پاس کوئی کھڑا ہے تو قرآن سے توجہ ہٹا کر دیکھا اسے وہ عورت کھڑی نظر آئی۔ وہ عورت حسین و جمیل تھی اس شخص نے عورت کو دیکھا اور اپنا ایک ہاتھ دیئے کی لو پر رکھ دیا۔ کھال جلی تو درد کی شدت نے اسے اس کے

جلے ہوئے ہاتھ کی طرف متوجہ کرلیا۔ ہاتھ اس آدمی کا جلا ''سی'' کی آواز عورت کے منہ سے نکلی وہ اللہ کے اس شیدائی۔ کے سامنے دوزانو ہوئی۔ اس کا جلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا زخم کو چوما، اٹھی اور مسجد سے ہی نہیں، اللہ کے اس بندے کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکل گئی۔

میں نے کہا۔ ''بات واضح نہیں ہوئی۔''

درویش نے کہا۔ ''بات واضح اس لیے نہیں ہوئی کہ تو اللہ کے اشارے نہیں سمجھتا۔ پہلے میں تجھے اللہ کے اشارے سمجھا لوں۔ ایک آدمی میدان میں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ موسم کے تیور ٹھیک نہیں تھے۔ ایک آدمی تیز تیز چلتا اس کے قریب سے گزرتے ہوئے بولا طوفان آرہا ہے۔ یہاں سے بھاگ جاؤ...... اس آدمی نے کہا مجھے معلوم ہے، اللہ مجھے بچالے گا...... پھر ایک اور آدمی نے کہا، احمق نہ بنو مارے جاؤ گے...... اسے بھی اس نے یہی جواب دیا کہ اللہ مجھے بچالے گا اور وہ وہیں کھڑا رہا۔

''فوراً ہی بعد بڑا خوفناک بادوباراں آیا۔ درخت کا ٹہن ٹوٹ کر اس آدمی کے سر پر گرا اور وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ اس شخص کو اللہ پر اتنا زیادہ توکل اور بھروسہ تھا پھر بھی مارا گیا کئی ایک نے کہا، اللہ نے اسے بچا کیوں نہ لیا؟ اللہ نے اسے بچا کیوں نہ لیا؟......

''ایک بزرگ اُدھر آنکلے اور اللہ کے توکل اور بھروسے سے مایوس ہونے والوں سے کہا...... ''اللہ نے تین بار اس شخص کے پاس جا کر خبردار کیا تھا کہ میرے بندے یہاں سے چلا جا، بڑا ہی زبردست طوفان آرہا ہے لیکن اس شخص نے اللہ کی آواز نہ سنی۔''

پھر درویش نے کہا...... ''کیا تو نہیں جانتا کہ آوازِ خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے؟......

(1) ان کی بات مت پوچھ جن کا ہر قول اور ہر فعل اللہ کی رضا و خوشنودی کا پابند ہوتا ہے ان کے متعلق تو کوئی دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی کہ وہ عبادت کو زندگی اور زندگی کو اللہ کی امانت سمجھتے تھے اور اس میں ایسی خیانت نہیں کرتے کہ عمر عیش پسندی اور بدی کی لذت میں گزار جائیں (2) بات ان کی پوچھ جن کے متعلق تو کہتا ہے کہ عیش وعشرت اور زندگی کی ہر آسائش اور سہولت ان کے حصے میں آتی ہے جو گناہوں میں ڈوبے رہتے ہیں۔ یہ مت سوچ کہ اللہ ان پر مہربان ہے اور یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ وہ عیش وعشرت کررہے ہیں پہلے ایک فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن لے:

''حضرت عائشہؓ راوی ہیں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ (1) جو

شخص اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی قبول کرے گا، اسے اللہ
لوگوں کی خوشنودی سے بے نیاز کر دے گا، اور (2) جو اللہ کی ناراضگی کی پرواہ
نہ کرتے ہوئے اللہ کے چند ایک بندوں کو خوش رکھنے میں لگا رہا، اسے اللہ ان
لوگوں کے ہی حوالے کر دیں گے (ترمذی) یہ لوگ اس شخص کو عیاری کے
ذریعے نوچ نوچ کر دنیا میں جہنم دکھا دیں گے۔"

پھر درویش نے کہا۔ "یہ تو رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، ان لوگوں کے متعلق اللہ کا فرمان بھی سن لے:

"جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آسائش کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ہم
ان کے اعمال (عیاری اور ریاکاری) کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں
اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔" (سورہ ھود۔15)

درویش نے کہا۔ "اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ دنیا کی آرائش و آسائش کے حصول کے لیے وہ جن اعمال بد کا ارتکاب کرتے ہیں، ہم انہیں قبول کر کے انہیں دولت بھی دے دیتے ہیں، عیش و آرائش کا ہر سامان مہیا کر دیتے ہیں وہ ہمارے بتائے ہوئے راستے سے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور اس پرکشش راستے پر جا نکلتے ہیں جہاں ابلیس ان کا راہنما ہوتا ہے پھر جانتے ہو کیا ہوتا ہے؟...... یہ اللہ کی زبان اقدس سے سنو:

"جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو (ہماری طرف سے) انہیں کی
گئی تھی تو ہم نے ان پر (عیش و عشرت اور پرلطف گناہوں) کے دروازے
کھول دیئے۔ ان چیزوں سے جو ہم نے ان کو دیں، وہ بہت خوش ہوئے مگر ہم
نے ایک روز انہیں اچانک پکڑ لیا اور ان کے پاس سوائے مایوسیوں کے کچھ نہ
رہا۔" (سورہ الانعام۔44)

اور درویش نے کہا۔ "ایک بات سن لے یہ نہ سمجھنا کہ کوئی انسان اچانک اللہ کے راستے سے ہٹ کر ابلیس کے راستے پر جا نکلتا ہے احساس زیاں آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔ ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گمراہی کے اس عمل کو یوں بیان فرمایا:

"مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اگر وہ توبہ

کر کے کوئی کار خیر کرے تو دل سے یہ نقطہ مٹ جاتا ہے اگر وہ (لذت پسندی سے مخمور ہو کر یا گمراہ لوگوں کی محفل سے متاثر ہو کر) گناہ ہی کرتا چلا جائے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ دل کو زنگ لگ جاتا ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں، ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے" (المطففین 14)

اور اللہ تعالیٰ ان کے متعلق اپنا فیصلہ صادر فرماتے ہیں:

"بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، یہ اب لوٹ کر سیدھے راستے پر نہیں آئیں گے۔" (سورۃ البقرہ۔ 18)

پھر خداوند دو عالم فرماتے ہیں:

"یہ جو رحمٰن کے ذکر سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہم ایک ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھی رہتے اور اچھے کاموں سے روکتے ہیں۔" (الزخرف۔ 37)

میں نے پوچھا۔ "تو نے اس شخص کی مثال کیوں دی تھی جو طوفان باد و باراں میں کھڑا تھا؟"

اس نے کہا۔ "اس شخص کی مثال اللہ کے دھتکارے ہوئے لوگوں جیسی ہے وہ شخص کہتا تھا کہ اللہ مجھے بچالے گا۔ اللہ نے اسے وہاں سے ہٹانے کے لیے اپنے تین بندے بھیجے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ اللہ مجھے بچالے گا یہی مثال ان لوگوں کی ہے ان میں سے ہر ایک نے پہلا گناہ کیا تو لوگوں نے اسے روکا لیکن اس نے کہا، اللہ یہ گناہ معاف کر دے گا پھر وہ اسی بھروسے پر گناہ کرتا چلا گیا کہ اللہ یہ گناہ معاف کر دے گا......

"تیرے لیے اس بات کو سمجھنا مشکل نہیں۔ ان گناہ گاروں نے نہ اس وقت آواز خلق سنی تھی۔ جب انہوں نے پہلا گناہ کیا تھا نہ اب سن رہے ہیں جب باری تعالیٰ نے ان پر شیاطین مقرر کر دیئے ہیں۔

"اب میں تجھے اس سے اگلا مرحلہ دکھاتا ہوں جس تک ابلیس کے ان چیلوں میں سے

کوئی کوئی پہنچتا ہے۔یہ ابلیسیت کا آخری مقام ہے جہاں جو پہنچ جاتا ہے وہ ریاکاری کو ایمان کا درجہ دے دیتا ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ دل چار طرح کے ہوتے ہیں ایک (1) ہے قلب اجر۔اس میں ایمان کی شمع روشن ہوتی ہے۔دوسرا (2) قلب اغلف۔اس پر کفر اور شرک کے پردے پڑے رہتے ہیں۔تیسرا (3) ہے قلب منکوس یہ منافق کا دل ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کا منکر رہا اور چوتھا (4) دل ہے قلب مصفح۔اس دل میں ایمان بھی ہوتا ہے اور منافقت بھی۔

''یہ چوتھا دل ہے جو انسان کو مکمل ابلیس بنا دیتا ہے بات بالکل واضح ہے۔لذت جو منافقت میں ہے وہ ایمان میں نہیں منافقت ایمان پر غالب آتی چلی جاتی ہے۔لیکن یہ انسان ایمان سے دستبردار نہیں ہوتا ایمان کو دکھاوے کے لیے استعمال کرتا ہے ظاہر کرتا ہے کہ وہ دیندار ہے یہ ریاکاری کی انتہا ہوتی ہے۔

''میں تجھے ایک عجیب بات بتاتا ہوں۔ابلیسیت کے آخری مقام تک عورتیں زیادہ پہنچتی ہیں۔اللہ ایسی عورت کی ظاہری شکل وصورت اور جسم میں ایسی کشش، زبان میں ایسی چاشنی اور ناز وادا میں ایسا طلسماتی تاثر پیدا کر دیتا ہے کہ یہ عورت زاہد و پارسا پر بھی اپنا سحر طاری کر دیتی ہے یہ ابلیسی اوصاف ہیں جو اس عورت میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ جس پر نظر رکھ لیتی ہے اسے اس مکھی جیسے انجام تک پہنچا کر چھوڑتی ہے جو مکڑی کے جالے میں آ جاتی ہے اس کے قبضے میں آیا ہوا آدمی اس کے اشاروں پر ناچتا ہے۔''

میں نے پوچھا۔''کیا تو بتا سکتا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے؟''

درویش نے کہا...... ''انہی عورتوں (اور ان جیسے مردوں کو بھی) دولت میں کھیلتا دیکھ کر تجھ جیسوں کے دلوں سے یہ وسوسہ اٹھتا ہے کہ شاید اللہ ان پر خاص طور پر مہربان ہے کہ یہ گناہ گار بھی ہیں اور انہیں خوشحال اور خوش باش زندگی کی ہر نعمت میسر ہے ایسا مت سوچ۔اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ میں نے ان کے کان بند اور آنکھیں اندھی کر دیں اور ان کے دلوں پر قفل لگا دیئے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں شیطان نے راہ پالی ہے۔یہ اللہ کا دستور ہے کہ ابلیس کو ذات باری نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔تیرے سمجھنے والی بات یہ ہے کہ تجھے اگر ایک سے زیادہ آدمی کسی کام سے روکیں تو رک جا۔آواز خلق کو نظر انداز نہ کر۔یوں نہ کہہ، اللہ مالک ہے نہ اپنے آپ کو اس خوش فہمی میں مبتلا کر کہ تو اکیلا راہ راست پر ہے ہو سکتا ہے (اور ہوگا بھی یہی) کہ اللہ تجھے خوفناک انجام سے بچانا چاہتا ہو۔''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیعت حدیبیہ کے مقام پر

اللہ تعالیٰ نے پارہ نمبر 26 سورت الفتح آیت نمبر 10 میں ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج

ترجمہ: "وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔"

اے بھائی غور کرنے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ فاتحہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے۔

بات سیدھے راستے کی ہے۔ جن پر انعام ہوا وہ قرآن شریف میں پارہ 5 سورت النساء آیت نمبر 69/70 یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس طرح میرا ذکر کرو۔ پارہ نمبر 9 سورت۔

الاعراف آیت نمبر 205۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً وَّ دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ o

ترجمہ: "اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو۔ زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زباں سے صبح اور شام اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔"

جب انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسا بنا دیتے ہیں جیسا کہ پارہ نمبر 13، سورت یوسف آیت نمبر 108 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط

ترجمہ: "تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔"

پارہ نمبر 17، رکوع 2، آیت نمبر 20 سورت الانبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ۔

ترجمہ: رات اور دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔ حاشیہ میں فرمایا ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں۔ حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لیے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لیے سانس لینا۔

پارہ نمبر 21، سورت العنکبوت آیت نمبر 45 وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ

ترجمہ: اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس کے بارے میں حدیث پاک ہے کہ وہ افضل اطاعت ہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر اور نہایت بلند رتبہ اور تمہارے سونے چاندی دینے سے بہتر ہے اور جہاد میں تمہارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا ہے بے شک یارسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ترمذی کی دوسری حدیث میں ہے۔ صحابہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے۔ فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا۔ صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین کا درجہ اس سے بلند ہے۔

پارہ نمبر 23، رکوع 17 شروع، سورت الزمر آیت نمبر 22۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ ترجمہ: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ اسی پر نبی پاک ﷺ کی حدیث مبارک یعنی یقین وہدایت پر رسول کریم ﷺ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کی کیا علامت ہے۔ فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور (دُنیا) سے دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔

پارہ نمبر 30۔ سورۃ الفجر۔ آیت نمبر 30-27 یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ o ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً o فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ o وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ o

ترجمہ: ”اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

پارہ نمبر 23، رکوع 14، سورت ص، آیت نمبر 69۔ ترجمہ ” مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے۔ اس کی تشریح ہے کہ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں یہ حضرت سید عالم ﷺ کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا۔ اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی بہترین حالت میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزوعلا وتبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رب تو ہی دانا ہے۔

حضور نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اُس کے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آ گئیں۔ پھر اللہ تبارکُ وتعالیٰ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا میں ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اُس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اُس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا۔

بعض روایتوں میں [illegible] نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے

پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا۔ امام علاؤالدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے ان سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی تا آنکہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الٰہی جان لیا۔

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَة۔

ترجمہ: جو مر گیا اور اُس کی گردن پر بیعت نہ ہوئی وہ جہالت کی موت مر گیا۔ (صحیح مسلم شریف جلد 3 باب کتاب الامامہ)

فرمان مولائے من تاج الاولیاء حضرت محمد شاہ عبدالشکورؒ

''عورتوں کی صحبت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ کچھ پیر حضرات عورتوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور اس کو نفس کشی کا راستہ گردانتے ہیں۔ نفس کی پیروی کر کے آپ نفس کشی کیسے کر پائیں گے۔'' عورت کی آواز فتنہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعظیم و تکریم کے بارے)

باب: عورتوں کے حقوق اور ہر کسی کے حقوق (مشکوۃ شریف) فصل ثالث

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ انصار اور مہاجرین کے گروہوں میں تشریف فرماتے کہ ایک اونٹ آیا اُس نے حضور پاک کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہائم (چوپائے) اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں۔ ہمارا حق زیادہ بنتا ہے کہ ہم بھی آپ کو سجدہ کر لیا کریں۔

پس فرمایا حضور پاکؐ نے کہ تم اپنے رب کا حکم مانو اور تم میں سے جو اکرام کے لائق ہو۔ ضرور اکرام کریں۔ میں اگر حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو کر لیا کرے۔ کیونکہ یہ اُس کا حق ہے کہ خاوند اگر بیوی کو حکم دے کہ پیلے پہاڑ سے کالے پہاڑ کی طرف اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو اُسے یہ کرنا ہوگا۔

معظم ومکرم کون ہے؟

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (القرآن)

یقیناً اللہ کے نزدیک صاحب اکرام وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا متقی ہے۔

بزرگانِ دین کا احترام اور مزاراتِ مقدسہ کا اَدب قرآن وسنت کے آئینے میں اور سیدی مرشدی راہنمائے اولیاء کے کلام مبارک کی روشنی میں۔

قرآن کے آئینے میں جنّتی اور جہنمی کون؟ (فیصلہ روزِ ازل سے)

لَاَ مْلَئَنَّ جَھَنَّمَا مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنھُمْ اَجْمَعِیْنَ (85)

حوالہ: پارہ نمبر 23 صٓ (صفحہ کنزالایمان 824)

ضرور بھر دوں گا جہنم کو تجھ سے اور جو تیری پیروی کرے گا اولادِ آدم میں سے اُن سب کو۔

تشریح ووضاحت:

جب شیطان نے تعظیم آدم سے انکار کر دیا۔ تو اُسی روز ہی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ جنتی اور جہنمی کون ہوگا؟ نماز، روزہ اور دیگر فرائض و واجبات تو محض انسانیت کے جنت میں درجات کی بلندی کے لیے ہیں۔ وگرنہ جنت میں جانے کے لیے تو انسان کا عقیدہ ہی کافی ہے۔ شیطان کے پیروکار بےادب لوگ جہنمی ہیں۔ اور تعظیم کرنے والے باادب جنتی۔

مزارات کا ادب سجدہ سے۔ (حوالہ القرآن)

اور جب اُن سے کہا گیا کہ بیت المقدس میں جا کر رہائش کرو اور جہاں سے چاہو کھاؤ اور کہو ہمارے گناہ اترے اور بیت المقدس کے دروازے پر سجدۂ ادب کرتے ہوئے داخل ہو۔ ہم تمہاری ساری خطائیں بخش دیں گے اور نیکوکاروں کو اور بڑھا دیں گے۔

پارہ 9۔ سورۃ الاعراف۔ (وَاِذْا...... آیت نمبر 161)

قرآن سے انحراف کرنے والوں نے اَدب کا نام

شرک اور بےادبی کا نام توحید رکھ دیا ہے۔

(راہنمائے اولیاء)

کتاب ِسنت کا بیان:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرتا ہے اور اللہ کا بعض کلام بعض کو منسوخ کرتا ہے (آیت کو آیت سے) حوالہ حدیث مبارک فصلِ ثالث جلد اول مشکوٰۃ المصابیح (صفحہ۔ 68 - 184/53)

منکرین تعظیم وتکریم کی خصوصی توجہ کے لیے

اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے کے پورے اور شیطان کے قدم پر قدم مت رکھو۔ یقیناً وہ تم سب کا کھلا دشمن ہے۔ (پارہ 2۔ سورۃ البقرۃ۔ آیت نمبر 208۔ کنز الایمان 58)

شیطان نے پہلا حکم مانا اور دوسرا نہ مانا۔

پہلا حکم تھا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ صرف اللہ کی عبادت کرو۔

دوسر حکم تھا۔ آدم کو سجدہ

(ایک حکم اُس نے مانا۔ دوسرے سے انکار کر دیا۔ پورے کا پورا اسلام میں داخل نہ ہوا)

نافرمانی کا نتیجہ۔Result (قرآن مجید کے حوالے سے):

تو کیا کتاب کے ایک حکم کو مانو گے اور ایک سے انکار کرو گے تو کیا سزا ہے اس کی؟ جو تم میں سے ایسا کرے؟

دُنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی طرف پلٹ دیئے جائیں گے۔ جو تم کر رہے ہو اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

پارہ نمبر 1۔ البقرہ۔ آیت 85۔ کنز الایمان صفحہ 23۔

حوالۂ حدیث مبارکہ:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ۔

قریب ہے کہ لوگوں میں ایک ایسا زمانہ آئے گا۔

نہیں باقی رہے گا اسلام مگر نام اس کا۔ اور نہ باقی رہے گا قرآن مگر رسم اُس کی۔ اُن کی مسجدیں آباد ہوں گی اور حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اور اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُن کے نزدیک سے فتنہ اُٹھے گا اور اُن میں لوٹ آئے گا۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

(صفحہ 76۔ باب العلم جلد اول مشکوۃ شریف)

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کے والی مدینے ہمیں بھی کسی دن بلائیں

غلام آپ کے تڑپتے ہیں کہیں یا نبی مر نہ جائیں

مدینہ مدینہ پکارے میرا دل جدائی کے مارے

کبھی نہ کبھی تو چمکیں گے یارب میری آس کے ستارے

کبھی نہ کبھی تو سن لیں گے وہ میرے ٹوٹے دل کی صدائیں۔ مدینے کے والی

میں بھولوں وہ رات دن کیسے جو قدموں میں آقا گزارے

وہ روضے کا پرنور منظر وہ طیبہ کے دلکش نظارے

کروں شکر کے میں سجدے ادا وہ لمحے اگر لوٹ آئیں...... مدینے کے والی

علی کے گھرانے کا صدقہ اگر ہو کرم کی نظر یہ

بنوں دھول تیرے وطن کی سنور جائے جیون نگر یہ

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے مجھے بس مدینہ دکھائیں

مدینے کے والی مدینے ہمیں بھی کسی دن بلائیں

غلام آپ کے تڑپتے ہیں کہیں یا نبی مر نہ جائیں۔ مدینے کے والی

☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرما رہا ہے۔

اپنے بندوں پر اتنا مہربان ہے۔

پارہ نمبر 19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 74-75

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا

ترجمہ: "اور وہ جو عرض کرتے ہیں ۔اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی۔

وَكَانَ غَادٍ جِدًّا مِنَ الَّذِينَ كله(ا)

قوله تعالى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم

حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! جس طرح تم زمین پر تنہا چلتے ہو، فرد ہوتے ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں فرد ہے اور یقیناً پاک اور ستھری چیزوں کو پسند کرتا ہے۔"

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوذرؓ! "تمہیں میرا غم اور فکر معلوم ہے اور کس چیز کا میں مشتاق ہوں۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہی بیان فرمائیں۔آپؐ نے فرمایا: آہ آہ آہ واشوقاہ مجھے اپنے رفیقوں کی ملاقات کا بہت شوق ہے، جو میرے بعد ہوں گے اور جن کی شان انبیاء جیسی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ شہداء کا ہوگا۔یہ لوگ اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں اور اپنی اولاد سے دور بھاگیں گے اور خداوند تعالیٰ سے لو لگائیں گے۔انہیں اپنے مال و دولت کی کچھ پرواہ نہ ہوگی اور اسے بھی چھوڑ دیں گے۔اور وہ اپنے سرکش نفسوں کو عاجزی سے بدل دیں گے اور خواہش نفسانی اور دنیائے دوں سے نفرت کریں گے۔پہلے وہ مجذوب ہوں گے کہ ان کے دل محبت الٰہی کی طرف کھچے ہوئے ہوں گے۔ان کی روزی ذکر اللہ ہوگی اور ان کے کام بوجہ اللہ ہوں گے۔جب ان میں سے کوئی بیمار ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی بیماری ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہوگی۔

اے ابوذرؓ! تم چاہتے ہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ!

کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا! ان میں سے ایک کی موت خدا کے نزدیک ایسی ہو گی گویا آسمان والوں۔ سے کوئی مر گیا۔

اے ابوذرؓ! اگر چاہتے ہو تو میں اور بیان کروں۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہؐ بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی اپنے کپڑے کی ایک جوں مارے گا تو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہو گا کہ گویا اس نے ستر حج اور عمرے کیے۔ اور ان کے لیے ایسا ثواب ہو گا کہ انہوں نے گویا چالیس غلام آزاد کیے۔ اور فرض کرو کہ وہ غلام بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہے۔ اے ابوذرؓ! تم کہو تو میں اور بیان کروں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا ان میں سے جب کوئی اہل محبت کا ذکر کرے گا اور سانس لے گا، تو ہر سانس کے بدلہ میں ہزار ہزار درجات ان کے لکھے جائیں گے۔

اے ابوذرؓ! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اگر کوئی ان میں سے جبل عرفات کے نیچے دو رکعت نماز پڑھے گا تو اس کو نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی عمر کا ثواب ملے گا۔

اے ابوذرؓ! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں انہوں نے عرض کیا ہاں رسول اللہؐ! آپ ﷺ نے فرمایا! اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح کہے گا تو وہ تسبیح قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہو گی کہ اس کے عوض میں دنیا کے پہاڑ سونا چاندی ہو کر اس کے ساتھ پھرا کریں۔

اے ابوذرؓ! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی ان میں سے ایک دوسرے پر نظر ڈالے گا، تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نظر بیت اللہ پر نظر ڈالنے سے زیادہ بہتر ہو گی اور جو کوئی انہیں دیکھے گا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اور جو انہیں خوش کرے گا گویا اس نے خدا کو خوش کیا۔ اور جو انہیں کھانا کھلائے گا اس نے خداوند تعالیٰ کو کھانا کھلایا۔

اے ابوذرؓ! اگر تم چاہو تو میں اور زیادہ بیان کروں۔ انہوں نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہؐ! آپ ﷺ نے فرمایا۔ گنہگار لوگ جو اپنے گناہوں پر اصرار بھی کرتے ہوں گے۔ جب ان کے پاس بیٹھ کر اٹھیں گے، تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔"

سیرت فخر العارفین

مصنفہ حکیم سید سکندر شاہ صاحب سے اقتباس

آپ کا خاندان طریقت:

اپنے خاندان طریقت کے بارے میں آپ نے فرمایا: ''ہماری بیعت قادریہ شریف میں ہے۔ اور طلب ابوالعلائیہ میں! جیسے کہ شاہ نیاز احمد صاحبؒ بریلوی کی بیعت قادریہ میں اور طلب چشتیہ نظامیہ میں تھی جس کے متعلق انہوں نے اپنے ان دو اشعار میں خود اشارہ فرمایا ہے:

بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی

کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی

اس میں بیعت کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرا شعر حضرت شاہ نیازؒ احمد کا یہ ہے۔

ولا ''دست طلب'' بکشا بدرگاہ شہنشا ہے

نظام الدین والملۃؒ علیہ رحمتہ الٰہے

اس میں طلب کی جانب اشارہ ہے اس طرح ہماری بیعت طریقہ قادریہ شریف میں اور طلب ابوالعلائیہ چشتی شریف میں ہے۔

حضرت سیدنا میر ابوالعلاء اور اجمیر شریف

سلسلہ ابوالعلائیہ کے سلطان الطریقت حضرت سیدنا میر ابوالعلیٰ قدس سرہٗ کے تذکرہ میں آپؒ نے فرمایا: ''حضرت سیدنا میر ابوالعلیٰؒ پر ایک ایسا وقت آیا کہ بہت اضطراب وبیقراری کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اور اس وجہ سے آپ حضرت اجمیر میں تشریف لائے۔ اور یہ گذارش کی کہ ہمارے جد امجد (حضرت رسالت مآب صلعم) کی نعمت لیے ہوئے آپ آرام فرماتے ہیں۔ کیا ہمیں بھی کچھ ملے گا؟ جب دیر گذر گئی اور کچھ امید معلوم نہ ہوئی۔ تو آپ واپس ہوئے۔ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ جناب سیدنا کی روح کو ادراک ہوا، اور آپ سمجھے کہ طلبی ہوئی۔ پس آپ لوٹے۔ اور مزار شریف پر تشریف لے آئے۔ (اب زیارت ہوئی اور) حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ،

نے فرمایا: ''آپ کے دینے کے لیے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ایک امانت ہے (جس کی وجہ سے خود ہمیں آپ کا انتظار تھا) اور حضرت خواجہ بزرگ نے آپ کو ''عینی توجہ'' دی۔ ایک چیز تھی، انڈے کے برابر اور موتی کی مانند (نورانی) چمکتی ہوئی عطا فرمائی، اور یہ فرمایا کہ جب امانت آپ کو پہنچ گئی۔ تو اب طریقہ کے موافق دستور (بیعت) بھی ادا ہونا چاہیے اور آپ نے بطریق اویسیہ، حضرت میر ابوالعلاء قدس سرہٗ کو (سلسلہ عالیہ چشتیہ میں) بیعت فرمایا۔ دست مبارک مزار سے باہر نکلا۔ اسی وجہ سے اس طریقہ کو ''مجمع البحرین'' کہتے ہیں، زینت بزم خواجگان سیدنا ابوالعلیٰ۔ فرمایا: ''تم (یہ باتیں) اچھی طرح سمجھے نہیں ہو، جب وقت آئے گا اور اللہ فہم نصیب کرے گا، سمجھ لوگے، اچھا اسے یاد رکھنا۔''

طریقہ مجمع البحرین:

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلسلے جاری ہوئے۔ ایک حضرت امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا سے، اور وہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ ہے، دوسرا سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اور وہ سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت میر سید ابوالعلا قدس سرہٗ اول سلسلہ نقشبندیہ میں تھے دوسرا سلسلہ چشتیہ آپ کو ''ولی ہند'' حضرت خواجہ بزرگ سے پہنچا۔ چشتیہ شریف کے لحاظ سے آپ کا سلسلہ حضرت مولیٰ مشکل کشا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوا۔ اور نقشبندیہ کے اعتبار سے حضرت ابوبکر صدیقؓ تک پہنچا۔ یہ دونوں سلسلے آپ کی ذات قدس میں آ کر مل گئے۔ (اور آپ چشتیہ اور نقشبندیہ دونوں سلسلوں کے جامع، اور) یوں ''مجمع البحرین'' ہوئے! ''مجمع البحرین'' کیا ہے؟ یہ وہ مقام ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ (آپ نے ملاقات کا حال بیان فرمایا، جو قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور فرمایا) جس مقام پر دو سمندر آ کے مل جاتے ہیں (دو سمندروں کے اس سنگم کو) مجمع البحرین کہتے ہیں، اور یہی مجمع البحرین مقام خضر ہے، علیہ السلام، جہاں دو دریاؤں کا اتصال ہوتا ہے، اس جگہ پانی کا نہایت ہی زور اور جوش ہوتا ہے، بس سلسلہ عالیہ میں زیادہ جوش و خروش ہونے کا یہی سبب ہے (کہ مجمع البحرین ہے)

آپ کے سات سلسلے:

ہمارے حضرت قبلہ کو حضرات اولیاء اللہ کے سات سلسلوں میں بیعت لینے کی اجازت

پیران عظام کی طرف سے تھی، لیکن بیعت، بیشتر آپ قادریہ شریف میں لیتے تھے، لہٰذا اس مقام پر شجرہ شریف قادریہ درج کیا جاتا ہے، باقی چھ سلاسل شریف اور چھ شجرہ شریف کا کامل تذکرہ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

ذکر

ذکر عربی لفظ ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں "یاد کرنا" اور صوفیا کرام کی اصطلاح میں اس کے معنی ہیں۔ "تمام عالم سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ اور ایک دھیان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا" بمصداق آیہ کریمہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (سورہ المزمل رکوع 1) یعنی اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہو۔

سلسلہ عالیہ کے اذکار و اشغال

ذکر نفی و اثبات:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو ذکر نفی و اثبات کہتے ہیں۔ جس کے چار طریقے ہیں۔

(1) قادریہ جلی۔ (2) ضرب خفی۔ (3) پاس انفاس خفی۔ (4) حبس دم خفی۔

ذکر قادریہ جلی:

مرید خدمت شیخ میں چار زانو بیٹھے۔ اگر مرید شیخ کی خدمت میں حاضر نہیں ہے تو پھر شیخ کو سامنے تصور کرے اور بلند آواز سے کہے حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ، مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہُ، نُوْرُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اگر مجلس میں مرید زیادہ ہوں تو مرید حلقہ بنا کر بیٹھیں۔ اور سب کے سب موزوں اور بلند آواز سے مل کر یہ ذکر کریں۔

ذکر ضرب خفی:

ذاکر چار زانو قبلہ رخ ہو کر حضوری شیخ میں بیٹھے۔ اگر مجلس شیخ میں حاضر نہیں ہے تو پھر شیخ کا تصور کرے۔ اور بائیں گھٹنے کے نیچے جو رگ ہے جس کو "کیماس" کہتے ہیں اس کو اپنے داہنے پاؤں کی دو بڑی انگلیوں سے مضبوط پکڑے۔ کمر سیدھی رکھے۔ اور دونوں ہاتھ دونوں زانوں پر رکھ کر اور سر کو بائیں طرف جھکا کر بائیں گھٹنے کے قریب لے جائے اور وہاں سے لفظ لاَ

شروع کرے۔ پھر سر کو داہنے گھٹنے پر لے آئے اور وہاں اِلٰـہَ شروع کرے اور داہنے شانے پر ختم کر کے سر کو تھوڑا سا پشت کی جانب خم کر دے۔ اور تصور کرے کہ ماسوی اللہ کی نفی کی۔ اور وہاں سے لفظ اِلَّا اللّٰـہُ کہہ کر قلب پر زور سے ضرب لگائے۔ اور تصور کرے کہ ہستی حق کا اثبات کیا اور آتش عشق الٰہی دل میں بھڑکی۔ یہ ذکر خفی ہونا افضل ہے۔ خیال سے دل ہی دل میں ذکر کرے۔ زبان سے تلفظ نہ کرے۔ اس ذکر کو ذکر چار ضربی بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ بائیں گھٹنے پر پہلی ضرب۔ داہنے گھٹنے پر دوسری ضرب۔ داہنے شانہ پر تیسری ضرب۔ اور قلب پر چوتھی ضرب ہوتی ہے۔ اس طرز عمل میں رمز یہ ہے کہ بائیں گھٹنے میں خطرہ شیطانی داہنے گھٹنے میں خطرہ نفسانی، اور داہنے شانہ میں خطرہ ملکوتی، اور قلب میں خطرہ رحمانی کے مقامات ہیں۔ ذاکر نے پہلی تین ضربوں سے گویا ان تین خطروں کی نفی کی۔ اور چوتھی ضرب سے رحمانی کو دل میں قائم اور ثابت کیا۔ شب کے وقت ذکر کرے۔ اس حالت میں کہ معدہ نہ تو پر ہو نہ خالی۔ جو شخص چلہ میں ہو اس کے لیے دن اور رات برابر ہیں۔ تاریک مقام ذکر کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

ذکر پاس انفاس خفی:

جب سانس باہر آئے (تب ذاکر تمام کائنات اور اپنے کو نفی کرے) اس وقت لَآ اِلٰـہَ دل سے کہے (سانس باہر پھینکے) اور جب سانس اندر جائے۔ (تب اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقی کو قائم اور باقی تصور کر کے قلب میں اس کا اثبات کرے) اور اس وقت اِلَّا اللّٰـہُ خیال کے زور سے قلب پر ضرب کرے (اور سانس اندر کھینچے) سر یا کسی عضو کو نہ ہلائے۔ یہ ذکر بھی خفی ہونا افضل ہے۔ تلفظ نہ ہونا چاہیے۔ ذاکر ہمیشہ اس ذکر میں مشغول رہے۔ چلتے، بیٹھتے، سوتے، کام کرتے۔ غرضیکہ ہر وقت پاس انفاس کا ذکر جاری رکھے۔ ایک دم بھی اس سے خالی نہ ہے۔

ذکر حبس دم خفی، طریقہ اول:

ذاکر چار زانو بطریق مذکورہ، ورنہ جس نشست سے اس کو آرام ہو بیٹھے۔ بعدہ سانس کو بند کرے۔ اور پھر کلمہ لَآ اِلٰـہَ کو ناف سے کھینچ کر ام الدماغ تک پہنچائے۔ اور کلمہ اِلَّا اللّٰـہُ کو دماغ سے قلب پر دل کی زبان سے ضرب کرے۔ اور اس وقت ذات وحدۃ الوجود کو قلب میں قائم اور ثابت کرے۔ یہ ذکر بھی خفی کرے۔ کسی عضو کو نہ ہلائے۔ اسی طرح پہلے ایک دم میں تین ذکر کرے۔ اور دم کو چھوڑے۔ بعد اس کے پھر اسی طرح دم بند کر کے تین ذکر کرے۔ اس طور پر جب تک کہ قلب

میں اطمینان اور ذوق رہے۔ ایک نشست میں ذکر کرتا رہے۔ اس طریقہ سے ہر رات جتنی دیر تک توفیق ہو ذکر کرتا رہے۔ دوسرے ہفتے ایک دم میں پانچ ذکر کرے۔ تیسرے ہفتے ایک دم میں سات ذکر کرے۔ اور اس ترکیب سے ہر ہفتے ایک دم میں دو دو ذکر بڑھاتا رہے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ یہ ذکر خصوصاً دن میں نماز ظہر کے بعد۔

ذکر حبس دم خفی، طریقہ ثانی:

ذاکر سانس کو بند کرے۔ اس ترکیب سے کہ دونوں ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کان، اور پہلی انگلیوں سے دونوں آنکھیں، اور دوسری دونوں انگلیوں سے دونوں نتھنے۔ اور تیسری دونوں انگلیوں سے دونوں لب بند کرے۔ اور سانس کو روک کر ایک ایک سانس میں حسب ترتیب متذکرہ بالا ذکر کرے۔

گوش بندو چشم بندو لب بہ بند
گر نہ بینی نور حق بر من بخند

برکات ریاضت:

سالک کو لازم ہے کہ بہ قلب سلیم بلالحاظ کمال نفسانی و مراتب باطنی ایک دھیان سے ذکر میں مشغول رہے، اور ذکر میں محو و مستغرق ہو جائے۔ اپنے کو فراموش کرے۔ اور خود ذکر بن جائے۔ ذاکر کو جب تک فَنَا حاصل نہ ہوگی۔ اس وقت تک ذکر کا مطلب بھی حاصل نہ ہوگا۔ ذکر کی کثرت و مداومت اور رحمت مولیٰ سے جب ذاکر مقام فنا میں پہنچے گا۔ تب زہد، تقویٰ، توکل، قناعت، صبر، شکر، رضا، تسلیم بلا قصد حاصل ہو جائیں گے۔ اور قلب کے اندر انوار و تجلیات کا ظہور ہوگا۔ اس مقام میں ذاکر کے حواس خمسہ ظاہری بالکل ساقط ہو جائیں گے۔ نہ ذاکر رہے گا نہ ذکر۔ ذاکر و مذکور ایک ہو جائیں گے بندہ کا ذکر وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (یعنی گواہی دیتا ہے اللہ کہ نہیں کوئی موجود مگر وہی اللہ) صادق آئے گا۔

ذکر اللہ کا فلسفہ:

انسان کے جسم میں دو سلسلے ہر وقت جاری رہتے ہیں ایک تو ظاہری خارجی سانس اور تنفس کا سلسلہ ہے جو ہر دم میں جاری ہے۔ دوم باطنی داخلی خیالات کا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ بھی کسی وقت انسان سے منقطع نہیں ہوتا اور یہ ہر دو سانس اور خیالات کے سلسلے ہر وقت انسان کے جسم اور

جان کے ساتھ لاحق اور وابستہ ہیں اور ان کا ہر دو کا آپس میں بھی ایک مخفی اور پوشیدہ تعلق ہے۔

خیالات کا سانس میں بڑا دخل ہے بلکہ سانس اور تنفس خیالات کا روزن اور دروازہ ہے اس لیے بزرگانِ دین اور سلف صالحین نے ذکر کے لیے پاس انفاس (ہر سانس کے ساتھ ذکر اللہ کا جاری ہونا) ذکر جہر اور حبس دم کے طریقے رائج کیے ہیں۔

اس کی فلاسفی اور حکمت یہی ہے کہ!

دل کی ایک مخصوص صفت یہ ہے کہ وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات سوچتا یا معنوی طور پر بولتا یا دوسرے لفظوں میں کسی نہ کسی چیز کا ذکر کرتا ہے۔ یہ ذکر صفت اس کی پیدائش اور فطرت میں اس واسطے دائمی طور پر موجود اور جاری ہے کہ انسان کی پیدائش اور فطرت کی بنیاد ہی اس معدن اذکار یعنی اسم اللہ ذات پروردگار سے پڑی ہے اور انسان کا ہر وقت کوئی نہ کوئی بات سوچتے رہنا یا کسی نہ کسی چیز کا ذکر کرتے رہنا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کی باطنی حقیقت، اصلی فطرت اور حقیقی جبلت و سرشت ہی ذکر اسم اللہ ذات سے پڑی ہے جو کہ تمام اذکار کا اصل معدن ہے اور تمام اشیاء کے نام بمع ان کے اذکار کے اسم اللہ ذات کے فروعات اور ظلال ہیں اور اسم اللہ ذات سب اشیائے کائنات کی اصل ہے۔

قولہٗ تعالیٰ:

"وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ۔" (سورۃ الجاثیہ 13/25)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور ہم نے مسخر کیا تمہارے واسطے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے نام سے۔"

اس آیت کی تفسیر کی بابت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِسْمٌ مِنْ أَسْمَائِهٖ تَعَالٰى وَاسْمُ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ اِسْمِهٖ۔"

یعنی: "ہر چیز کے اندر اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور ہر چیز کے اسم کا ظہور اللہ تعالیٰ کے اسم ذات سے ہے۔"

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ روح جب آدم علیہ السلام کے وجود میں داخل ہوئی اور اس نے مقام دماغ استخوان الابیض میں قرار پکڑا تو اس نے کہا: "یا اللہ!"

جب نور نیر اسم اللہ ذات سے دماغ آدم روشن اور منور ہوا اور اس نے آفتاب عالم تاب کی طرف دیکھا تو اسے چھینک آئی تب اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"

اور! "نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔"

سے ثابت ہے کہ روح، آدم علیہ السلام کے وجود میں ہوا کے ساتھ پھونک دی گئی تھی۔ ان تمام باتوں سے روح کا ذکر اسم اللہ ذات اور نیز ذکر کا تمام اشیائے کائنات یعنی خیالات، سانس اور تنفس کے ساتھ گہرا تعلق اور محکم رابطہ ورشتہ ثابت ہوتا ہے، بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں۔ اسی تعلق کے انضباط اور استحکام کے لیے ذکر اللہ کے ساتھ پاس انفاس اور حبس دم کے طریقے رائج کیے گئے ہیں۔ سو انسانی روح کی بنیاد اور سرشت اسم اللہ اور توحید سے پڑی ہے۔ اللہ کا ذکر سب کی اصل ہے اور باقی تمام اشیائے کائنات اسی کو فروعات اور ظلال ہیں۔

جس وقت انسان اللہ کو یاد کرتا ہے یعنی ذکر اسم اللہ کرتا ہے تو گویا وہ اپنی اصلی صفت اور ازلی فطرت پر ہوتا ہے اور اپنی اصل کی طرف متوجہ اور راجع ہوتا ہے لیکن جب وہ غیر اللہ کو یاد کرتا ہے تو یہ ذکر چونکہ عارضی ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے ماسوا جملہ اشیائے کائنات کا ذکر اور ان کے خیالات انسانی قلب اور دل کی اصلی صفت کے مخالف اور الٹ ہوتے ہیں اور دل کی اصلی صفت اور جبلت کو بگاڑ دیتے ہیں اور اسم اللہ ذات کی روشنی اور چمک کے لیے غیر ماسوئ کا ذکر بادل اور ابر کی طرح حجاب بن جاتا ہے۔ نفس بہیمی (حیوانی) اپنی مادی عنصری اشیائے خورد نوش اور دیگر مادی لوازمات، ضروریات زندگی کی طلب میں رہ کر ہر وقت ان مادی اور غیر ماسوئ اللہ اشیا کو یاد کرتا ہے اور حواس خمسہ کے ذریعے اپنی ضروریات کی تمام اشیاء کی یاد اور اس قسم کی نفسانی خواہشات اور دنیوی خطرات کو دل تک پہنچاتا رہتا ہے۔ سو ان غیر اشیاء کے ذکر اور خیالات کی دل کی اصلی صفت اور حقیقی فطرتی حیات ذکر اسم اللہ ذات کے ساتھ اندر ہی اندر مٹھ بھیڑ ہو جاتی ہے تو نفس کی مادی خواہشات دل کی حقیقی فطرتی صفت ذکر اللہ کو آلودہ اور مکدر کر دیتی ہیں اور دل میں اسم اللہ کا اثر نہیں ہونے دیتیں۔ سو طریقہ حبس دم اور پاس انفاس کی فلاسفی یہی ہے کہ ذاکر اور سالک کے دل کے دروازے یعنی سانس اور تنفس پر پاسبان اور چوکیدار بیٹھ جائے اور اس کے اندر کسی غیر ماسوئ اللہ، نامحرم یعنی غیر خیالات کو اندر گذرنے نہ دے اور صرف گھر کے اصلی مالک اللہ

تعالیٰ اور اس کے ذکر کی گذرگاہ بنائے رکھے۔

ذکر اسم اللہ اور ماسویٰ اللہ کی سائنسی انداز میں وضاحت:

ذکر اسم اللہ ذات ماسویٰ اللہ خیالات کی مثال دل کے لیے اس طرح ہے کہ جیسے شہر کے اندر کوئی حوض یا تالاب ہے جس کے اندر میٹھا اور پاک پانی خود بخود زمین میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے مگر اس میں بیرونی راستوں سے شہر کی غلیظ اور گندی نالیوں کا پانی بہ کر آ پڑتا ہے تو یہ لازمی امر ہے کہ بیرونی گندے مردار پانی کے آ پڑنے سے اس تالاب یا حوض کا اپنا اصلی میٹھا پانی پلید، مکدر، غلیظ، مردار اور بدبودار ہو جائے گا اگر ان غلیظ اور گندی نالیوں کا مردار پانی کچھ عرصہ کے لیے اسی طرح تالاب میں پڑنے دیا جائے اور اسے بند نہ کیا جائے تو ضرور اس کی غلیظ تلچھٹ اور مٹی تالاب کی تہہ میں جم کر اس کے اصلی پھوٹنے والے چشموں اور راستوں کو بند اور مسدود کر دے گی اور بجائے پاک میٹھے تالاب کے وہ حوض ایک گندہ اور مردار چھپڑ بن جائے گا۔ اس کے پینے والے بیمار اور ہلاک ہو جائیں گے۔

انسانی دل کی بعینہٖ یہی مثال ہے:

اسم اللہ اور ذکر اللہ کا نور دل کے اندر سے اصلی پھوٹنے والے پاک میٹھے آبِ حیات کی طرح ہے اور غیر ماسویٰ کی یاد اور نفسانی خیالات ظلمت اور تاریکی کا سیاہ مادہ ہے جو حواسِ خمسہ کی نالیوں سے دل کے پاک چشمہ آبِ حیات میں گندے اور مردار پانی کی طرح آ پڑتا ہے اور دل کے آبِ حیات ذکر اللہ کو گندہ، مکدر اور بعدہ بالکل بند اور مسدود کر دیتا ہے سو پاس انفاس اور حبسِ دم کے ذریعے دل کے روزن اور منفذ کو ان کے ماسویٰ خیالات کی گندی نالیوں سے جب محفوظ رکھا جائے اور اسے اپنی صفت اور جبلت ذکر اللہ پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور ایسے دل میں نورِ ذکر اللہ کے باطنی اور غیبی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں اور ایسے ذاکر پر اسرارِ حق کھل جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہے:

ذکر میں اصل معاملہ دل کا ہے۔ ظاہری صورت اور خالی زبانی ذکر کا کچھ اعتبار نہیں۔ بہت سے لوگ ساری رات ذکر کرتے ہیں لیکن ان کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے اور بعض ایسے عارف کامل ذاکر ہیں جو مطلق زبان نہیں ہلاتے لیکن ان کا لطیفہ قلب ذکر اللہ سے گویا ہوتا

ہے۔ محبان حق اور عارفان الٰہی کا ہر ایک سانس کو محبت اور شوق الٰہی سے بھرپور ایک باطنی اور روحانی خزانہ ہوتا ہے جو تار برقی اور لاسلکی رو کی طرح اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں جا پہنچتا ہے اور ذاکر کی طرف سے اپنے شوق اور محبت کا عرض حال گزارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب وصال اور مشاہدے کے انوار لے کر آتا ہے اس طرح ذاکر مذکور، عبد، معبود اور محب اور محبوب کے درمیان فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم "مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا" کی تار برقی اور يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ محبت کرتا ہے اللہ ان سے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں" کی لاسلکی رو جاری رہتی ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح کرے کہ زبان کے ساتھ دل ہی نہیں بلکہ سارا جسم اللہ کرنے لگے۔ عبادت، طاعت اور ذکر وفکر میں حضوری دل کو ضروری اور لازم جانے۔ اپنے سانس اور دم پر نگاہ رکھے کہ کوئی دم اور سانس ذکر اللہ کے بغیر نہ نکلے کیونکہ جو سانس اللہ تعالیٰ کے خیال اور تصور سے نکلتا ہے وہ ایک گوہر بے بہا بن کر ذاکر کے لیے خزانہ آخرت میں جمع ہوتا ہے۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کا ذریعہ بھی ہے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بھی!

ذات خداوندی کو پہچاننے اور پانے کے لیے ذکر اللہ ضروری ہے:

جب کسی شخص کا دوست یا آشنا طویل عرصہ کے لیے جدا ہو جاتا ہے تو اس کے دل و دماغ سے اس کی یاد کافور ہو جاتی ہے اور اگر مدت کے بعد وہ دوست آملے تب بھی اس کو پہچان نہیں سکتا۔ ہاں البتہ آپس میں گفت وشنید، ذکر اذکار اور پتہ ونشان بتانے سے پہچان تازہ اور معرفت واضح ہو جاتی ہے یا وہ دوست سے جدا ہونے کی صورت میں اگر خط وکتابت اور نامہ و پیام جاری رکھے تب بھی اس دوست وآشنا سے جان پہچان قائم رہتی ہے اور وہ اسے فراموش نہیں ہوتا۔

یہی حال اس ازلی بچھڑی ہوئی انسانی روح کا ہے جو بہت قرب وحضور سے نکل کر دور دراز بیابانوں میں اپنے حقیقی محبوب سے دور جا پڑی ہے۔ اب اس جدائی کے عرصہ میں اگر انسان اپنے محبوب ومطلوب کے ساتھ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ کے مطابق ذکر کی خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھے گا تو وہ اپنے محبوب حقیقی کو نہیں بھولے گا کیوں کہ محبوب ازلی بھی جوابًا اور ایجابًا بمقتضائے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنا راستہ دکھائیں گے) اپنی طرف بلانے اور اپنے ساتھ ملانے کا اہتمام اور انتظام

فرمائے گا اور اسم اللہ ذات کے برق براق پر سوار کر کے اپنے محبوب اور مشتاق کو اپنی پاک نوری بارگاہ میں شرفِ باریابی بخشے گا۔

وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔ "اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں!"

اس مادی دنیا میں کچھ عرصہ جدا شدہ دوست کی پہچان اور شناخت ملنے اور آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد بھی بغیر ذکر اذکار اور گفتگو کے مشکل ہو جاتی ہے تو بھلا ازل کے جدا شدہ مطلوب و مقصود اور مدت جدید کے مفقود و معبود کی شناخت اور معرفت بغیر ذکر اذکار کیوں مشکل اور دشوار نہ ہوگی۔

سو معلوم ہو گیا کہ!

آنکھیں بھی ذکر کی محتاج ہیں اور دید کو قوت شنید سے ہے، عیاں کو طاقت بیان سے ہے اور ہوش کو راستہ گوش سے ہے، یہاں ذکر کی اہمیت عیاں ہو جاتی ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ترجمہ: "عشق صرف دیدار سے ہی پیدا نہیں ہوتا اکثر اوقات یہ دولت گفتگو سے بھی پیدا ہوتی ہے۔"

لہٰذا! انسان کو اس دنیا میں اس ازلی یاد کو تازہ کرنے کے لیے اور وعدہ بلیٰ کو ایفا کرنے اور اپنے محبوب حقیقی کی معرفت اور شناخت کے لیے ذکر کی اشد ضرورت ہے!

اللہ کے ذکر کی شان:

نفس، زبان، دل، روح، جسم سب مخلوق ہیں اور اسم اللہ غیر مخلوق ہے بس غیر مخلوق کو مخلوق سے یاد کرنا چاہیے۔

اسم اور مسمّٰی میں یہ فرق ہے کہ اسم صاحب ذکر ہے اور مسمّٰی صاحب استغراق صاحب اسم مقام خلق میں ہوتا ہے اور صاحب مسمّٰی مقام غیر مخلوق ہیں۔ پس صاحب مسمّٰی پر ذکر حرام ہوتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن حضور فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔

ہر کہ روز ازل مست الست

چشم نقاش جہاں یکتا پیوست

ترجمہ: ''روزِ ازل سے وہی شخص مست الست ہوتا ہے جس کی نگاہ نقاش جہاں پر پوری پڑ گئی ہے۔''

جس طرح نقش و تصویر کو دیکھنے والا نقاش اور مصور سے غافل نہیں ہوگا اسی طرح طالب صادق برزخ اسم اللہ میں مسمّٰی سے غافل نہیں رہتا ہے اور ہر دم اسی کی فکر میں رہتا ہے۔

☆ تفکروا ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین۔

ترجمہ: ''ایک ساعت اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں فکر کرنا دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔''

اس پر عمل کرتا ہے اور یہ تفکر برزخ اسم اللہ فنا فی اللہ میں ذات الٰہی پر منتہی ہوتا ہے۔

جب عارف باللہ واصل الی اللہ کے دل پر برزخ اسم اللہ کا تصور جم جائے اور اسم اللہ میں محو ہو جائے تو معلوم ہوا کہ جسم اسم میں غائب ہوا اور اسم ظاہر ہوا اور اسے حالت ظاہری و باطنی اسم اللہ کے مشاہدہ سے معلوم ہوتی ہے اور اسم اللہ کی سوزش سے وہ اپنے وجود میں ذکر اللہ کی لذت نہیں پاتا اور ذاکر اسے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور جدھر نظر ڈالتا ہے اسم اللہ اسے مدنظر رہتا ہے اور اسم اللہ کے سوا اسے کوئی چیز اچھی معلوم نہیں ہوتی اگرچہ بظاہر ماسوائے دیکھ رہا ہے اور اب ہمہ اوست در مغز و پوست ہو جاتا ہے۔

فقہ کا ایک مسئلہ سیکھنا ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور ایک دم خدا تعالیٰ کا نام لینا اور اس کی یاد میں رہنا ہزار سال کے ثواب سے افضل ہے کیوں کہ فقہ کا پڑھنا اور تلاوت کرنا عبادت ظاہری ہے جس کی قضا بھی ممکن ہے اور:

☆ الانفاس معدودات و کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت۔

ترجمہ: ''انسان کی سانسیں گنتی کی ہوتی ہیں اور جو سانس بغیر اللہ کے ذکر کے نکلے مردہ ہے۔''

ذکر کے فوائد:

- چہرے اور دل کو روشن کرتا ہے۔ چہرے پر نورانیت نمایاں ہوتی ہے۔
- ذکر روح کی غذا ہے جیسے کہ خوراک بدن کی۔

- فرشتے ذکر کرنے والے کا احاطہ کرتے ہیں۔
- ذکر کے ساتھ عاجزی اور رونا بھی شامل ہو جائے تو یہ قیامت کے دن عرش مجید کا سایہ ملنے کا سبب ہوگا۔
- ذکر دل کے ہر مرض کی دوا ہے جب کہ غفلت دل کی بیماری کا سبب ہے۔
- اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں پر ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے۔
- ذکر کی لذتیں ہر کھانے اور پینے والی چیزوں سے زیادہ ہیں۔
- ذکر اللہ کے بندوں کی غذا ہے۔
- ذکر ہر جگہ گواہی دے گا جیسے دوسری نیکیوں اور گناہوں کا معاملہ ہے۔
- ذکر کرنے والا زندہ ہے گو کہ ظاہری طور پر مر جائے اور غافل مردہ ہے اگرچہ بظاہر زندہ ہو۔
- ذکر موت کے وقت پیاس سے نجات دیتا ہے۔
- دل میں ذکر اللہ کا جاری کرنا مرشد کامل کی شناخت ہے گویا مرشد کی کامل شناخت بھی ذکر اللہ سے ہے۔

ذکر کی تاکید قرآن حکیم کی روشنی میں:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

ترجمہ: ''تحقیق نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے انسان کو روک دیتی ہے واقعی ذکر اللہ بہت بڑی چیز ہے۔''

دوسری جگہ آیا ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

ترجمہ: ''میری یاد اور ذکر کی خاطر نماز ادا کر۔''

قولہ تعالیٰ:

وَ الذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بڑی مغفرت، عظیم اجر اور انعام تیار

کر رکھے ہیں۔"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اللہ کے نام کی تسبیح پڑھا کرو۔"

ان آیات مقدسہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر وقت ذکر خدا میں رہنا چاہیے۔ یہ بھی واضح ہوا کہ ہر وقت کے ذکر سے مراد نماز، تلاوت قرآن پاک یا روزہ ہی مراد نہیں اور نہ ہی صرف زبانی ذکر مراد ہے بلکہ ہر وقت کے ذکر سے مراد قلبی ذکر ہے یعنی دل ہر وقت اللہ اللہ کرتا رہے اسی لیے عارفین کا قول ہے کہ مردہ دل قلب نہیں بلکہ کلب (کتا) ہے۔ ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر یعنی جس وقت انسان اللہ کی یاد سے غافل ہے اسی دم گنہگار ہے اور جو مال و اولاد اور کاروبار انسان کو یاد الٰہی سے غافل کر دے وہ فتنہ ہے!

ذکر اللہ احادیث پاک کی روشنی میں:

ذکر انسان کو ققنس پرندے کی طرح کرنا چاہیے اس پرندے کا یہ حال ہے کہ لکڑیوں کا انبار جمع کرتا ہے اور اس کے درمیان بیٹھ کر اللہ کا ذکر شروع کرتا ہے اور ذکر ھُوْ میں مشغول ہو کر ھُوْ کے ساتھ سانس نکالتا ہے۔ اسی طرح ذکر کرتا رہتا ہے۔ ذکر کی گرمی اس کے سانس سے ظاہر ہوتی رہتی ہے آخر لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے وہ خود بھی جل جاتا ہے اور صرف راکھ رہ جاتی ہے بعد ازاں جب اس راکھ پر باران رحمت ہوتی ہے تو اس راکھ سے انڈا پیدا ہوتا ہے اور انڈے میں سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ ابدالآباد تک جاری رہتا ہے اسی طرح فقیر کامل کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا حاصل ہوتا رہتا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے:

مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَا يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ لَا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: "جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے اٹھ جائیں تو یہ سمجھو کہ وہ لوگ جہان کے مردار گدھے بیٹھے ہیں گویا وہاں سے اٹھے اور قیامت کے دن ان کو اپنے اس کام سے بڑی ندامت اور حسرت

ہوگی۔"

ذکر کرنے والوں کی فضیلت:

انسان کے جسم پر ساڑھے تین کروڑ بال ہیں جب اللہ کا بندہ سانس لیتا ہے تو اس کے سانس کے اندر جانے اور باہر آنے پر سات کروڑ مرتبہ اللہ اللہ کی آواز نکلتی ہے یعنی اس کے ہر مسام سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے۔

ان ارشادات کی روشنی میں ذکر اللہ کرنے والوں کی فضیلت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت افضل نہیں بلکہ ذکر ہی سب کی اصل ہے۔

ذکر اللہ عارفین کے ارشادات و معمولات کی روشنی میں:

خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ جنگل میں بیٹھے خدا کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک بادشاہ بمعہ ساز و سامان پاس سے گزرا۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ یہ بادشاہ دنیا کے خوب عیش اڑا رہا ہے۔ اسی حالت میں آپ کو الہام ہوا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے یہ ہمیشہ رہنے والی چیز ہے اور جو کچھ اس بادشاہ کے پاس ہے اس دنیا میں رہ جائے گا ساتھ نہیں جائے گا۔

چوں ے بگذرد ملک و جاہ سریر
نبرد از جہاں دولت إلّا فقیر

ترجمہ: "تاج و تخت اور دولت یہیں دھری رہ جائے گی اور فقیر اللہ کے نام کی دولت ساتھ لے جائے گا۔"

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

فضیلت ذکر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب میں قرآن مجید پڑھتا تو تین ختم سے کم نہ کرتا اور نماز پڑھتا تو ہزار رکعت سے کم نہ پڑھتا اور دعوت اسماء کرتا تو ایک لاکھ سے کم نہ کرتا تھا لیکن جو فائدہ اسم ذات اللہ کے ذکر میں ملا وہ کسی اور عبادت میں نہ ملا۔ یہ اسم بہت مبارک ہے کفر و اسلام پر حاوی ہے اور تمام اسماء کا جامع ہے۔ کوئی چیز اس سے باہر نہیں۔ یہ تینوں صفات موجود بقا اور فنا کا مالک ہے۔ تمام پیدائش اور موجودات کے ذریعے ان تینوں صفتوں سے باہر نہیں لیکن

ذاکر کو چاہیے کہ دل کو تمام آلائشوں اور آلودگیوں سے پاک رکھے اور اللہ کو یاد کرتا رہے۔

مولانا محمد جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کا حال بچوں جیسا ہے جو سارا دن کھیل کود میں مشغول ہو کر جوتی، ٹوپی اور کپڑے بھول جاتے ہیں اور چور ان کے کپڑے اور جوتی، ٹوپی چرا کر لے جاتے ہیں اور سارا دن کھیلنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ الٹا نقصان کر کے رات کو واپس لوٹتے ہیں۔ عام نمازیوں کا بھی حال ایسا ہے۔ نماز ان کو گھیر کر ذات الٰہی کی طرف لے آتی ہے لیکن دل میں عجز و انکساری نہیں ہوتی اور یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اور جب تک اللہ کا ذکر و فکر دل پر حاوی نہ ہو بے فائدہ ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔

''میرے ذکر کے لیے نماز قائم رکھو!''

اسرار حقیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب سلطان الہند یعنی

مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

ومختصر حالات ونسب نامہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

آپ کا نسب نامہ بموجب تحریر کتاب جواہر فریدی و ریاض الفردوس حسب ذیل ہے۔

شیخ زمان محبوب رحمان سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین، حضرت خواجہ غیاث الدین حسن سنجری بن سید حسن احمد بن سید طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن امام مہدی بن امام عسکری بن امام تقی بن امام علی بن موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام سید الشہداء شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ بن خلیفہ چہارم شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

آپ شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ راشد اور حضرت

محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی وشیخ نجم الدین کبریٰ وشیخ شہاب الدین سہروردی وشیخ سعدیؒ مصنف گلستاں قدس اللہ اسرارہم کے ہمعصر وہمزماں تھے۔

ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت سب سے پہلے آپ ہی کے وجود مسعود کی بدولت ہوئی۔ ورنہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے ہندوستان سارے کا سارا کفرو بت پرستی کا آماج گاہ بنا ہوا تھا۔ آپ کئی بار دہلی بھی تشریف لائے، لیکن اقامت دارالخیر اجمیر شریف میں ہی فرمائی۔ آپ کی برکت سے ہزار رہا مشرکین وکفار مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور بے شمار تشنگان توحید آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے اور آپ کے سلسلے میں بہت سے شہرہ آفاق اولیائے کرام گزرے ہیں۔ مثلاً حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر پاک پٹنیؒ، حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ وغیرہم، آپ 6 رجب المرجب 633ھ بروز جمعہ المبارک اس دار فانی سے دارالبقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ اجمیر شریف میں ہی واصل بحق ہوئے، اور وہیں آپ کا مزار مقدس ہے۔ جو آج تک مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

قطعہ تاریخ وصال:

روز جمعہ و ششم رجب بودہ
کر جہاں خواجہ نقل فرمودہ
نو دو ہفت سال عمرش بود
کاں زماں نقل از جناں فرمودہ
رونق خاندان چشت از دست
زینت روضہ بہشت از دست
سال نقاش عزت و تمکیں
گو سراج جناں معین الدین
روضہ پاک اوست در اجمیر
زائر جن و انس، اژدر و شیر

633ھ

مختصر احوال حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کا نام واسم گرامی بختیر ربن احمد بن سید موسیٰ ہے۔ سمر قند اور اندرجان کے درمیان ایک ملک ہے۔ جس کا نام فرغانہ ہے۔ اس میں ''اوش'' نامی ایک بستی ہے، وہاں کے آپ باشندے تھے۔ کاکی کے لقب سے آپ اس لیے ملقب ہوئے کہ ایک بقال آپ کا ہمسایہ تھا۔ آپ اس سے قرض لیا کرتے تھے۔ بقال سے آپ نے فرمایا ہوا تھا۔ کہ جب تین درہم ہو جائیں تو پھر ہم کو قرض نہ دینا۔ جب آپ کو کہیں سے کچھ ملتا تو آپ اس بقال کا قرض ادا کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اب ہم قرض بالکل نہیں لیں گے۔ چنانچہ آپ کے توکل کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک روغنی روٹی آپ کے مصلے کے نیچے سے برآمد ہوتی تھی۔ وہ روٹی تمام اہل خانہ کو کافی ہوتی تھی۔ بقال سمجھا کہ شاید آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں۔ اس لیے اس نے اپنی بیوی کو حضرت خواجہ کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ کہ خواجہ صاحب آپ مجھ سے قرض کیوں نہیں لیتے، آپ کی اہلیہ محترمہ نے روغنی روٹی کا سارا حال بقال کی بیوی سے کہہ دیا۔ اس روز سے وہ کاک (روغنی روٹی) نکلنا بند ہو گیا۔

آپ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ لہٰذا آپ حسینی سید ہیں۔

آپ کی تاریخ وصال یہ ہے:

فیض بخش جہاں بصدق و یقیں
قطب آفاق خواجہ قطب الدین
مخفل تاریخ نقل آں محمود
آب جنت بہ قطب دیں فرمود 633ھ

مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

جو کہ حضور علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ ارشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی جانب ارقام فرمایا، حسب ذیل ہے۔

محب ہمراز اہل یقین، برادرم خواجہ قطب الدین دہلی، رب العالمین ہر کام میں تمہاری رہنمائی فرمائے۔ از جانب فقیر معین الدین چشتی۔

کلمہ طیبہ کی حقیقت

واضح ہو کہ توحید کے چند نکتے اور ہدایت کے چند رموز و اسرار بارگاہ رسالت مآب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے خاکسار کو بطور فیض روحانی حاصل ہوتے ہیں۔ جن پر میرا کلی اعتماد اور پورا پورا اعتقاد ہے۔ انہیں گوش ہوش سے سنو۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، خالدؓ، بلالؓ و دیگر اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے خطاب فرما کر رموز و اسرار حقیقت اور حقائق و دقائق معرفت بیان فرما رہے تھے۔ لیکن امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مجلس شریف میں حاضر نہیں تھے۔ ابھی آنحضرت ﷺ حقیقت و معرفت کے اسرار و رموز بیان ہی فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مجلس مقدس میں آن حاضر ہوئے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے زبان! اب بس کر دے۔ بعض صحابہ کو تعجب ہوا، اور ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آنحضرت ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حقائق و معارف بتانا نہیں چاہتے۔ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ و دیگر بعض مقربین بارگاہ نے حضور پر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ حضور ﷺ! یہ کیا وجہ ہے کہ آنجناب نے حقائق معارف الٰہی دیگر تمام صحابہ کے سامنے بیان فرما دیئے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ رموز و حقائق آپ نے چھپا لیے ہیں۔

جناب سید المرسلین ﷺ نے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں نے عمر سے رموز و اسرار باطنی کو چھپایا نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ شیر خوار بچے کو اگر مرغن حلوہ اور گوشت وغیرہ ثقیل غذا کھلائی جائے تو اسے مضر پڑتی ہے۔ لیکن جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو کھانے پینے کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔

حضرت رسالت پناہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی باطنی استعداد قابلیت کے موافق ان سے دیگر اسرار و معرفت بیان فرمانے لگے۔ چنانچہ منزل جبروت و لاہوت کے حقائق و دقائق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ من عرف اللہ لَا یَقُوْلُ اللّٰہ م یَقُوْلُ مَا عَرَفَ اللّٰہ و یعنی جس شخص کو معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے اس کو منہ سے اللہ اللہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور جو منہ سے اللہ اللہ کہتا ہے تو یہ سمجھ لو کہ ابھی اسے معرفت الٰہی نصیب نہیں

ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ نے عرض کیا کہ حضرت! یہ کیسی معرفت ہے کہ بندہ اپنے مالک کا نام ہی نہ لے۔ اور اس کی یاد کو ترک کر بیٹھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے جواب دیا کہ ارشاد خداوندی ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ یعنی جہاں کہیں تم ہو وہیں خدائے تعالیٰ تمہارے ہمراہ ہے۔ پس اے عمر! جو شخص ہر وقت ہمراہ ہو، اور کسی وقت نظر سے اوجھل نہ ہو، اس کا یاد کرنا کیونکر ضروری ہے؟

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ کہاں ہے؟ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندے کے دل میں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی، کہ بندے کا دل کہاں ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ قالب انسان میں۔ لیکن یاد رہے کہ دل دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دل مجازی، دوسرا دل حقیقی۔ اے عمر، حقیقی دل وہ دل ہے جو نہ داہنی جانب ہے نہ بائیں جانب۔ نہ اوپر کی طرف ہے نہ نیچے کی طرف۔ نہ دور ہے نہ نزدیک۔ لیکن اس حقیقی دل کی شناخت کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ محض ان مقربان الٰہی کا حصہ ہے جو حضور الٰہی میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔ کیونکہ مومن کامل کا دل درحقیقت عرش ہی ہوتا ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰی

حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد
کمال وصف دل ہرگز بہ بحر و برنمی گنجد
بیا اے طالب صادق بحال خویش بنگر
کہ او در عالمے آمد کہ پائے سر نمی گنجد

صاحب دل کا یہ مرتبہ ہے

دل چو جنبدی جنبا ند عرش را
عرش را دل فرش ساز وا زیر پا
تو نمی دانی کہ صاحب دل عظیم
عرش را عزت بود از دل سلیم

اور یہ قرب وحضوری بجز صحبت مرشد کامل کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ کامل لوگ اور طالبان سوال و جواب نہیں کیا کرتے، بلکہ وہ خاموش اور باادب رہتے ہیں۔

چنانچہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَاضِرَةٌ مِنْ ذِكْرِ الْخَفِيْ فَهُوَ اَنَّ اِنَّ مَقَامِ ذِكْرِ الْخَفِيْ فَهُوَ مَيِّتٌ مُؤْمِنٌ۔

دل میں ذکر خفی ہر وقت موجود رہتا ہے۔ لہٰذا اسے حیات جاودانی حاصل ہوتی ہے۔ اور مسلم کا دل ذکر خفی سے چونکہ غافل ہوتا ہے اس لیے وہ درحقیقت مردہ شمار ہوتا ہے۔

دل کہ از اسرار خدا غافل است

دل بناید گفت کوشتے گل است

پھر حضرت عمرؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مومن اور مسلم میں کیا فرق ہے؟ حضور ﷺ نے جواب دیا کہ مومن عارف الٰہی ہوتا ہے۔ اور عارف میں یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ خاموش اور غمگین حالت میں ہوتا ہے، اور مسلم زاہد اور خشک ہوتا ہے۔

اس کے بعد جناب سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُوْنَ مُجْتَمِعُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ وَيَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مومن وہ نہیں جو مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور زبانی طور پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں۔ اے عمرؓ! ایسے کلمہ گو کوچہ حقیقت سے بے راہ اور بے خبر ہیں۔ یہ مومن نہیں ہیں بلکہ منافق ہیں۔ کیونکہ زبان سے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرتے ہیں لیکن کلمہ کے اصل معنی سے ناواقف ہیں۔ انہیں خاک بھی پتہ نہیں ہے کہ کلمہ سے اصل مقصود کیا چیز ہے۔ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کہہ لیتے ہیں، لیکن ان کو کیا خبر کہ نیست سے کیا مراد اور ہست سے کیا۔ ایسا شکی طور کلمہ کہنا شرک ہے۔ اور شرک و شک عین کفر ہے۔ ایسے کلمہ گو کافر کہلاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم کہ کلمہ میں کس کی نفی مراد ہے اور کس کی اثبات۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر کلمہ طیبہ کا اصل مقصد کیا ہے؟ جناب سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ کے معنی یہ ہیں کہ سوائے ذات وحدہ لاشریک کے دنیا میں کوئی موجود نہیں ہے۔ اور محمد مظہر خدا ہیں پس طالب الٰہی کو چاہیے کہ اپنے دل میں غیر اللہ کا خیال تک بھی نہ آنے دے۔ اور ذات خداوندی کو ہی ہر جگہ موجود سمجھے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر دیکھو خداوند تعالیٰ کا ظہور ہے۔ شعر:

تجلّے تری ذات کا سو بسو ہے

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اے عمرؓ! جب سالک اپنی تمام صفات کو معدود سمجھے اور صرف ذات الٰہی کو ہی موجود سمجھے اس وقت وہ سالک مرتبہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اس مرتبے میں سالک کی حالت حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهٗ وَقَطَعَ اَرْجُلَهٗ کا صحیح مصداق بن جاتی ہے۔ یعنی جس شخص کو اپنے رب کی معرفت حاصل ہوگئی وہ گونگا اور لنگڑا ہو گیا۔

اسم اللہ ذوق بخشد با وصال

بے زباں گوید سخن بس قیل وقال

مطلب یہ ہے کہ عارف کامل پر سکوت و سکون کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آہ و زاری اور حرکات اضطرابی اس وقت تک دامن گیر رہتے ہیں، جب تک کہ مطلوب کا وصال حاصل نہیں ہوتا۔ جب طالب کو مطلوب مل جائے تو لازمی امر ہے کہ جو آہ و فغاں اور جو حرکات مضطربانہ طلب کی حالت میں اسے دامن گیر رہتے تھے۔ ان سب کا سلسلہ ختم ہو کر اس کی حالت دگرگوں ہو جائے۔ اور بجائے آہ و بکا اور قلق و اضطراب کے اسے نہایت دل جمعی اور سکوت و سکون حاصل ہو جائے۔ جب ہی تو عارف کامل صحیح معنوں میں شہنشاہ ہو جاتا ہے۔ اسے بجز ذات خداوندی کے نہ کسی سے امید ہوتی ہے اور نہ کسی کا ڈر۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ارشاد باری ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی اولیاء اللہ کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے نہ کسی کا غم۔ (مترجم)

عارف کامل کی حالت یاد الٰہی سے بھی گزر جاتی ہے۔ اے عمرؓ یقین جانو کہ جب تک سالک غیر اللہ کا وجود تک بھی اپنے دل سے نہ نکال دے تب تک ایک قدم بھی منزل عرفاں کی راہ پر نہیں رکھ سکتا۔ اور نہ ہی وہ عارف کامل بن سکتا ہے۔ کیونکہ یاد بھی ایک قسم کی دوئی ہے اور دوئی عارفین کے نزدیک عین کفر ہے۔ یہ کلمہ طیبہ کی حقیقت ہے۔

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے

لوح مزار پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونوں جہان کی

خطرہ جو ہے سو آئینہ دل پہ زنگ ہے

جب تک اس حقیقت تک نہ پہنچے اس وقت تک طالب سچا موحد نہیں بن سکتا۔ اور وہ اپنے دعویٰ موحدیت میں سراسر جھوٹا ہے۔ (مترجم)

نماز کی حقیقت

نماز حقیقی کے متعلق حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اے عمرؓ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی نماز حقیقی سے مومن کامل عارف (الٰہی) کو حضوری دائمی حاصل ہوتی ہے۔

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک نماز علماء وفقہاء ظاہری اور زاہدان خشک کی۔ جو صرف قول اور فعل تک محدود ہوتی ہے، اور اس سے وصال الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی رسائی بھی صرف عالم ملکوت نفسانی تک محدود رہتی ہے۔ دوسری نماز انبیاء اولیاء اور خلفاء کی۔ جو حضور قلب سے ادا کی جاتی ہے۔اس کا ثمرہ وصال الٰہی ہے اور اس کی رسائی عالم جبروت رحمانی تک ہوتی ہے۔

نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً طَوِیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ زَیَّنَ الْبَدَنَ بِالْعِمَامَۃِ فِیْ نَاظِرِ الْخَلَائِقِ وما کان فِیْ قَلْبِہٖ مِنْ عَجْزٍ مَحْجُوْبٌ وَلَا صَلٰوۃَ وَلَا مَالَ۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ علماء ظاہر پرست اور صوفیان ریا کار خوب جبہ و دستار باندھ کر ظاہری شان و شوکت اور ٹھاٹھ بنا کر محض ریا کاری کی نماز پڑھتے ہیں۔ان کے نفس مغروری اور خود پسندی کی قعر مذلت میں گرے ہوئے ہوتے ہیں، ان کی نماز کیا حقیقت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نفس کے بندے ہیں۔اور نفسانی آدمی دراصل شیطان بقالب انسان ہوتا ہے اور شیطان بالاتفاق کافر اور گمراہ ہے۔ پس نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ایسے لوگ درحقیقت گمراہ اور کافر ہیں۔انہیں چاہیے کہ کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اپنے دل کو غرور اور نفسانیت کے خس و خاشاک سے پاک و صاف کریں۔ اور معرفت الٰہی سے اسے معمور و آباد بنا دیں تا کہ وہ صحیح معنوں میں انسان بن جائیں اور گمراہی سے نکل کر راہ راست پر آ جائیں۔ جب ہی ان کی نماز حقیقی نماز ہوگی اور یہی نماز بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے قابل ہوگی۔اگر خوش قسمتی سے ایسا حقیقی نمازی ہزاروں لاکھوں میں ایک آدھ مل بھی جائے تو اس کی خدمت وصحبت اکسیر احمر سے بدرجہا بہتر ہے۔(مترجم)

یہ گمراہ دراصل بت پرست ہیں۔ اور پھر تعجب ہے کہ یہ اپنی بت پرستی پر نازاں بھی ہیں اور وہ لوگ بھی عجیب کور باطن اور نادان ہیں جو ایسے ریاکاروں کو نمازی شمار کرتے ہیں۔ ایسی بے حقیقت نماز سے کیا فائدہ۔

حدیث قدسی: اَلْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ دَائِمُوْنَ یعنی انبیاء اور اولیاء ہمیشہ حضور قلب سے نماز پڑھتے ہیں یعنی نماز حقیقی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ صَلوٰۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ حَبْسُ الْحَوَاسِ وَعَدَدَ الْاَنْفَاسِ یعنی انبیا اور اولیاء کی نماز درحقیقت وہ ہوتی ہے کہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں بلکہ ہر وقت ہی ان کے حواس خمسہ غیر اللہ سے بند جاتے ہیں۔ اور ان کا ایک ایک سانس یاد الٰہی میں گزرتا ہے۔ وہ اپنے ایک ایک سانس کا خیال و شمار رکھتے ہیں کہ کہیں غفلت میں نہ گزر جائے۔ یہی لوگ درحقیقت نمازی ہیں۔

اے عمرؓ! انبیاء اولیاء ہمیشہ ذکر خفی میں رہتے ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے: ذِکْرُ اللِّسَانِ تَعَلَّقَۃٌ وَذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَۃٌ وَذِکْرُ الرُّوْحِ مُشَاھِدَۃٌ وَذِکْرُ الْخَفِیْ دَائِمًا یعنی زبانی ذکر گویا تعلقہ ہے۔ اور دلی ذکر ایک قسم کا وسوسہ ہے۔ اور روحانی ذکر مشاہدہ الٰہی کا موجب ہے، اور ذکر خفی ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ اے عمرؓ ذکر خفی اور نماز حقیقی ترک وجود ہے۔ عابد کی نماز سجدہ سجود پر مبنی ہے

نماز زاہداں سجدہ سجود است
نماز عاشقاں ترک وجود است

یعنی اللہ عزوجل کے سوا کسی کو موجود نہ سمجھنا غیر اللہ کا وجود دل سے بالکل نکال دینا:

مومنوں کو عیش اس دنیا کا رب
دے چکا لطف و کرم سے اپنے سب
کھانا پینا، پہننا عیش و سرور
سب حلال ان پر ہوا اے ذی شعور
بیویاں بھی چار رکھ سکتے ہیں وہ
مال و زر بسیار رکھ سکتے ہیں وہ

ہر طرح سے عیش و راحت ہے روا
شرعاً ان کے واسطے اے خوش ادا
فرق لیکن کیا ہے اتنا فرق ہے
یعنی جو دنیا میں بالکل غرق ہے
وہ بظاہر گو کرے روزہ نماز
پر نہ ہو باطن میں کچھ سوز و گداز
بے دلی سے گر کرے طالب ذرا
پر نہیں ہے دل میں نور کبریا
اس کا دیں بھی محو دنیا ہو گیا
خواب غفلت میں وہ بالکل سو گیا
اہل دیں کا کار دنیا بھی ہے دیں
وہ کریں گے کار دنیا بہر دیں
اس کی کیا ہے انتہائے آرزو
یعنی دنیا حاصل ہو بقائے کبریا
مال ہو، اولاد ہو، اسباب ہو
سونے چاندی بی بی سے دلشاد ہو
پر ہو دل میں ہر گھڑی حب خدا
جام دل ہو نور وحدت سے بھرا

روزہ کی حقیقت

اے عمرؓ! روزہ حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو تمام دینی و دینوی خواہشات سے بند رکھے۔ کیونکہ خواہشات دینی (مثلاً خواہش بہشت وحور وغیرہ) عبد اور معبود کے درمیان حجاب (رکاوٹ) ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے بندہ اپنے معبود حقیقی کا وصال حاصل نہیں کرسکتا۔ اور خواہشات دینوی (مثلاً خواہش جاہ و مال اور خواہش نفسانی وغیرہ) تو سراسر شرک ہیں۔

غیر اللہ کی طرف فکر وخیال کرنا۔ قیامت کا خوف، بہشت کی ہوس اور آخرت کا فکر یہ سب روزہ حقیقی کو توڑنے والی چیزیں ہیں۔ روزہ حقیقی تب درست رہ سکتا ہے جب کہ انسان خدا کے سوا ہر چیز کو اپنے دل سے فراموش کر دے۔ یعنی غیر اللہ کا اسے مطلق علم نہ رہے اور ہر قسم کی امیدیں اور ہر طرح کا خوف اپنے دل سے نکال ڈالے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "رَغْبَتُ عَمَّا دُوْنَ اللّٰہِ" یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کا دیدار مجھے مطلوب نہیں ہے۔ روزہ حقیقی کا افطار صرف دیدار الٰہی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "صُوْمُوا بِرُؤیَتِہٖ وَاَفطِرُوْا بِرُؤیَتِہٖ" اے عمرؓ! روزہ حقیقی کی ابتداء بھی دیدار الٰہی سے ہوتی ہے اور انتہا بھی دیدار الٰہی پر ہوگی۔

اے عمرؓ! روزہ حقیقی کی ابتدا وانتہا بخوبی ذہن نشین کر لینی چاہیے۔ یعنی جاننا چاہیے کہ روزہ حقیقی کس چیز سے رکھا جاتا ہے اور کس چیز پر افطار کیا جاتا ہے۔

سو واضح ہو کہ روزہ حقیقی کی ابتداء یہ ہے کہ انسان بتدریج معرفت الٰہی حاصل کرے اور اس کی انتہا یعنی افطار یہ ہے کہ قیامت میں اسے دیدار الٰہی نصیب ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ "لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ فرحَۃٌ عِنْدَ لِقَآئِہٖ" یعنی روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت دوسری دیدار الٰہی کے وقت......

اے عمرؓ! تمام لوگ جو روزہ رکھتے ہیں۔ جن میں کھانے پینے اور جماع سے اجتناب کرنا پڑتا ہے۔ یہ حقیقی روزہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ روزہ مجازی ہے۔ فنا کے یہ معنی ہیں کہ اسرار الٰہی ان کو حاصل نہ ہوئے۔ وہ زینت ظاہری میں مبتلا ہیں اور حقیقت سے بے بہرہ۔ لیکن اس مجازی روزے میں غیر اللہ کا ترک نہیں ہوتا۔ اور تمام خطرات نفسانی وانسانی اس میں حائل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے روزہ داروں کے قول وفعل سب غیر اللہ ہیں۔ ایسا روزہ یعنی مجازی ہرگز ہرگز حقیقی اور رحمانی روزہ نہیں ہو سکتا۔ اس ظاہری اور مجازی روزہ سے بجز اس کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ انسان روزہ رکھ کر ناداروں اور مفلسوں کی بھوک اور پیاس کا احساس کر سکے، اور غریبوں اور مسکینوں کی امداد کر سکے، اس کے سوائے اس ظاہری روزہ سے اور کیا فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ارشاد فیض بنیاد ہے کہ:

مَنْ لَّا شیخَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ وَمَنْ لَّا دِیْنَ لَہٗ لَا عِرْفَانَ لَہٗ وَمَنْ لَّا عِرْفَانَ لَہٗ

حِزْبَ لَهٗ وَمَنْ لَّا حِزْبَ لَهٗ وَمَنْ لَّا اُنْسَ لَهٗ وَمَنْ لَّا اُنْسَ لَهٗ لَا مَوْلٰی لَهٗ۔

یعنی بے مرشد بے دین ہوتا ہے۔اور بے دین معرفت الٰہی سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ اور جو معرفت الٰہی سے کورا ہو اس کا کسی صحیح جماعت سے تعلق نہیں ہوتا۔اور جس کا کسی صحیح جماعت سے تعلق نہ ہو، اس کا کوئی مونس وغمخوار نہیں ہوتا۔اور جس کا کوئی مونس وغمخوار نہ ہو، اس کا کوئی دوست یار نہیں ہوتا۔

(حدیث)اِنَّ اَوْلِیَائِی تَحْتَ قِبَائِی لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِی یعنی میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں۔ان کے مرتبے کو میں ہی جانتا ہوں اور کوئی نہیں جان سکتا۔

اے عمرؓ! سالکان غیر مجذوب بجز صحبت کامل مرشد کے معرفت الٰہی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی اصلاح باطنی کے بغیر عالم جبروت تک ان کی رسائی ہو سکتی ہے، وہ عالم ناسوت وملکوت میں ہی بھٹکتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ شہوت پرست اور طالب شہرت ہیں۔

اے عمرؓ! جو علماء وفقہاء اور سالکین غیر مجذوب ہیں اور وہ کسی مرشد کامل کے فیض صحبت سے مستفیض نہیں ہوتے۔وہ جذبہ اسرار الٰہی سے بالکل بے خبر ہیں، یہ لوگ دنیوی زیب وزینت اور شہوت نفسانی کے پیچھے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں، گو وہ جبہ ودستار اور صوفیائے کبار کے جامہ میں ملبوس ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کی اندرونی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ حرص وہوائے دنیوی اور خواہشات نفسانی میں گرفتار ہوتے ہیں۔ان کا مقصود اس جامہ فقیری سے خدا پرستی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سراسر طالب جاہ ومال ہوتے ہیں۔ان کا کلمہ اور نماز روزہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

جو شخص محقق سالکوں کے زمرے میں داخل ہو جاوے اور معرفت الٰہی میں پایہ کمال تک پہنچ جائے۔اس پر فرض اور لازم ہو جاتا ہے۔کہ وہ اپنی ہستی اور اپنی خودی کو یکسر مٹا دے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

جو لوگ اپنی خودی کو نہیں مٹا دیتے خواہ وہ صوفیاء جامہ میں ملبوس ہوں لیکن وہ منزل عرفاں میں قدم نہیں رکھ سکتے۔انسان معرفت الٰہی کی منزل تک اسی وقت پہنچ سکتا ہے جبکہ وہ اپنی ہستی اور خودی یکسر فراموش نہ کردے۔اور محض ذات الٰہی اس کا ہر دم مطلوب ہو۔

علم ظاہر داستانی اور ہے

علم اسرار نہانی اور ہے
وعظ و پند عالمانی اور ہے
حال و قال صوفیانی اور ہے
عارفوں کی راز دانی اور ہے
عاشقونکی لن ترانی اور ہے
جلوہ حق حق ہے ہر ہر شان میں
اپنی اپنی آن بانی اور ہے
زور جسم و علم ظاہر پہ نہ جا
سیر ملک و لامکانی اور ہے
خضر سے چاہیں نہ ہم آب حیات
اپنی عمر جاودانی اور ہے
آبداری تیغ آہن کی ہے اور
خنجر ابرو کمانی اور ہے
پیر کامل کی محبت خوب ہے
عشق حسن و نوجوانی اور ہے
فکر میں خاموش کی ہے اور کچھ
گفتگو اب یہ زبانی اور ہے

زکوٰۃ کی حقیقت

اے عمرؓ! سنو، ازروئے شریعت دوسو دینار میں سے پانچ دینار زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ اور اہل طریقت کے نزدیک دوسو دینار میں سے پانچ دینار اپنے پاس رکھنے چاہئیں، باقی سب کے سب مد زکوٰۃ میں صرف کر دینا لازم ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ زکوٰۃ آزاد پر فرض ہے۔ غلام پر فرض نہیں ہے جب تک بندہ بندگی نفس سے نجات نہ پائے اس وقت تک آزادوں کے زمرے میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جب آزادی ہی نہ ہوا تو اس پر زکوٰۃ کیونکر فرض ہوسکتی ہے۔

بندۂ نفس کو سب سے پہلے بندگی نفس سے آزادی حاصل کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ زکوٰۃ حقیقی ادا کرنے کے قابل بن جائے۔

نیز زکوٰۃ عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ دیوانہ و نابالغ پر فرض نہیں ہے۔ جس شخص پر غفلت و نفسانیت کا دیو سوار ہو، اور وہ ہمہ تن نفس و شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو۔ عارفان الٰہی کے نزدیک وہ عاقل و بالغ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک نابالغ شیر خوار بچے کی مانند ہے۔ اور اہل معرفت کے نزدیک وہ کالعدم سمجھا جاتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ حقیقی کیونکر فرض ہو سکتی ہے۔ بس سب سے پہلے یہ لازم ہے کہ بندہ نفس نفسانیت کی بے شعوری سے نجات حاصل کرے۔ تاکہ وہ معرفت الٰہی کی آزادی اور عقل سے سرفراز ہو کہ حقیقی زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل بن جائے زکوٰۃ ظاہری جو شرعاً مال و دنیوی پر فرض ہوتی ہے۔ اس میں محض یہ حکمت ہے کہ امیر لوگ زکوٰۃ کے بہانے سے غریب اور مفلسوں کی مدد کر سکیں اور غربا اپنے خورد و نوش کا انتظام سہولت اور آسانی سے کر سکیں۔

اے عمرؓ! گنج حقیقی کی بجز عارفان الٰہی کے کسی کو خبر نہیں ہے۔ گنج حقیقی دراصل "سر ربوبیت" ہے۔ اور عارفین کے دل اس سر ربوبیت کے گنجینے ہوتے ہیں۔ ان عرفا پر فرض ہے کہ وہ اپنے گنجینہ حقیقی میں سے اسرار الٰہی کی زکوٰۃ گمراہوں اور نادانوں کو عطا فرما دیں۔ اور گمشدگان بادیہ ضلالت کی رہنمائی فرما دیں کیونکہ مستحق کو اس کا دینا عین زکوٰۃ ہے۔

گمنامی ہماری ہے یہ ہے نام ہمارا
آغاز ہمارا ہے نہ انجام ہمارا
سامان توکل ہے سر انجام ہمارا
تکلیف ہماری بھی ہے آرام ہمارا
بے کار معطل ہوئے ہم کار جہاں سے
خود آپ خدا کرتا ہے بس کام ہمارا
ہم عشق کے بندے ہیں سنو، شیخ و برہمن
کیا تم سے کہیں کفر ہے اسلام ہمارا
صحرا میں رہیں، باغ میں ہم کاہے کو جائیں
گلشن میں نہ ہو جبکہ گلفام ہمارا

بخت اپنا تو فرخندہ ہے روز ازل سے
کیا کرسکے اب گردش ایام ہمارا
اسلام قوی ہوگا اسی وقت میں خاموش
جس وقت کہ بن جائے گا دل رام ہمارا

حج کی حقیقت

اے عمرؓ! یقین جانو کہ خانہ کعبہ انسان کا دل ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "قلبُ الانسانَ بیتُ الرحمٰن" یعنی انسان کا دل دراصل خانہ کعبہ ہے۔ بلکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے۔ کہ "قلبُ المومنُ عرشُ اللہ تعالیٰ" یعنی مومن کا دل عرش الٰہی ہے پس کعبہ دل کا حج کرنا چاہیے۔

طواف کعبہ دل کن اگر دلے داری
دلے است کعبہ اعظم تو گل چہ پنداری
زعرش و کرسی و لوح و قلم فزوں باشد
دلے خراب کہ اورا بہ ہیچ نشماری
قلب از نور وحدت گشت پیدا
نہ ازما در پدر باشد ہویدا!
نہ ازباد و نہ آتش، آب و خاکی
قلب نوریست قدرت شدز پاکی

لہٰذا دل کعبہ سے افضل ہے:

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است

حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ کعبہ دل کا حج کس طرح سے کرنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کا وجود جو بمنزلہ ایک چاردیواری کے ہے۔ اگر اس چاردیواری میں سے شک و وہم غیر اللہ کا پردہ دور کردیا جائے تو دل کے صحن میں خدا کی ذات کا جلوہ نظر آئے گا۔ حج خانہ کعبہ کا ہی مقصد ہے۔

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے دیگراں

نیز ایسا حقیقی حج کرنے سے یہ بھی مقصد ہے کہ انسان اپنی خودی و ہستی کو اس طرح مٹا دے کہ ہستی کا ذرہ بھر بھی باقی نہ رہے۔ حتیٰ کہ ظاہر و باطن یکساں پاکیزہ ہو جائے۔ اور دل صفات الٰہی سے متصف ہو جائے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضور اپنی ہستی کو فنا کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ محبوب حقیقی یعنی خدا تعالیٰ پر عاشق ہونے سے۔ جو شخص عاشق الٰہی ہو گیا وہ فنافی اللہ ہو گیا۔ اور جو فنافی اللہ ہو گیا وہ ذات حق کا مظہر ہو گیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے سوال کیا۔ حضرت! دل کو خانہ خدا اور عرش الٰہی کیونکر قرار دیا ہے؟ سرور کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ارشاد باری ہے۔ "وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ" یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے، کہ لوگو! میں تمہارے اندر ہی ہوں۔ پھر تم مجھے کیوں نہیں دیکھتے۔

اے عمرؓ! رہنے کی جگہ کو گھر کہتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ دل میں رہتا ہے، لہٰذا دل خانہ خدا اور عرش الٰہی قرار دیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاک کے پتلے میں بولنے والا، سننے والا، جاننے والا اور دیکھنے والا کون ہے؟ اور کیسا ہے؟ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ وہی (خدا) بولنے والا ہے۔ وہی سننے والا ہے اور وہی دیکھنے والا ہے۔

عمرؓ پرسید یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات خاص حضرت چہ باشند۔ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔ "اَنَا اَحْمَدٌ بِلَا مِیْمٍ"

حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ حضرت کعبہ دل کا حج کون ادا کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خود ذات خداوندی، یعنی جب بندہ بندگی نفس کا پردہ دور کر دیتا ہے اور عبد معبود کے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا تو وہ صفات الٰہی سے متصف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں ذات الٰہی کی سمائی ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا بندے کے دل میں سمانا ہی کعبہ دل کا حج (حج حقیقی) ہے۔

حضرت عمرؓ نے پھر سوال کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سب کچھ اس ذات مقدس کا ظہور ہے تو یہ رہنمائی کس کو [illegible] ہے؟

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خود ہی رہنما ہے اور خود اپنی ہی رہنمائی کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضور پھر یہ گوناگوں نقش و نگار کیوں ہیں؟ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ رہنما کی مثال سوداگر کی سی ہے کہ جس چیز کا کوئی گاہک ہو۔ سوداگر اس کو وہی چیز دیتا ہے۔ گیہوں کے خریدار کو جو ہرگز نہیں دیئے جاتے۔ اور نہ ہی جو کے خریدار کو گیہوں دیئے جاتے ہیں۔ اے عمرؓ! پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے اطباء یعنی جس طرح طبیب مریض کی طبیعت اور مرض کے موافق دوا دیتا ہے۔ اور اسی موافق طبع دوا کے اس مریض کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح پیغمبری بھی روحانی ایمان داروں کو ان کی باطنی استعداد اور روحانی مرض کے موافق دوائے معرفت عطا فرماتے ہیں۔ جس کی بدولت مریض روحانی شفائے کلی پا کر عارف الٰہی بن جاتا ہے۔

اے عمرؓ! سالکان طریقت چار گروہوں میں منقسم ہیں۔ اور ان چار گروہوں میں بہ لحاظ مراتب و استعداد باطنی زمین و آسمان کا فرق ہے۔

پہلا گروہ عوام العالم میں عام مسلمانوں کا ہے۔ یہ لوگ ارباب ظاہر کہلاتے ہیں۔ اور راہ شریعت پہ چلنے والے ہیں۔ عشق الٰہی کی چار سیڑھیوں میں سے پہلی سیڑھی پر اہل شرع گامزن ہوتے ہیں۔ لیکن اگر اسی سیڑھی پر رہیں۔ معرفت الٰہی کی اگلی سیڑھیوں پر چلنے کی کوشش نہ کریں۔ حتی کہ ان کی عمر ختم ہو جائے۔ تو یہ لوگ دین و دنیا سے محروم اور ظاہر پرست ہو کر مر جاتے ہیں۔ یہ گروہ اہل شریعت کہلاتا ہے:

"نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے اور ادھر کے رہے"

دوسرا گروہ عوام الخاص کا ہے۔ ان لوگوں میں دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی۔ یہ گروہ روحانیت کی طرف متوجہ تو ہوتا ہے، لیکن چونکہ رموز باطنی سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ کبھی دنیا کے طالب ہوتے ہیں، کبھی دین کے طالب۔ لہٰذا ان کی باطنی آنکھیں نور باطنی سے پورے طور پر منور نہیں ہوتیں، اس گروہ کو اہل طریقت کہتے ہیں۔

تیسرا گروہ خواص کا ہے۔ یہ اہل حقیقت کہلاتا ہے۔ چوتھا گروہ خالص الخاص کا ہے۔ انہیں اہل معرفت بولتے ہیں۔

اے عمرؓ! ہدایت و رہنمائی طالب کی استعداد اور جنس کے موافق ہوا کرتی ہے۔ یہ اسرار

الٰہی کی نعمت عظمیٰ نا اہل عوام الناس کو نہیں دی جاتی۔ کیونکہ ان کو ایسی نعمت دے دینا اس نعمت کی ناقدر شناسی ہے۔ نیز چونکہ وہ اس نعمت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ان کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

پھر حضرت عمرؓ نے سوال کیا۔ کہ ذات رحمانی کیا ہے؟ اور دیگر اشیاء کیا ہے؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمام اشیاء مظہر الٰہی ہیں۔ در حقیقت سب ایک ہی ہیں۔ ظہور کی صفات مختلف ہیں۔ جیسا کہ مطلب ایک ہوتا ہے۔ اور اس کو مختلف عبارتوں سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح ذات صرف ایک ہی ہے۔ لیکن اس کے مظاہر مختلف ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیط یعنی اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر احاطہ ہے۔ لیکن انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر شرف و بزرگی حاصل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی خدا تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب انسان اشرف المخلوقات ٹھہرا تو پھر اس میں خاص و عام اور کافر و مسلمان ہونے کا کیا باعث؟

فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یعنی ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

نیز ارشاد ہے "کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ" یعنی ہر شخص موت کا مزا چکھنے والا ہے۔ موت دراصل اس حدیث کی مصداق ہونی چاہیے کہ:

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب یعنی موت ایک پل ہے۔ جس کو طالب مولیٰ عبور کر کے واصل الٰہی ہو جاتا ہے۔

اے عمرؓ! پنج بنائے اسلام کی حقیقت جو مومنیت کا درجہ ہے جو مفصل بیان کر دیا ہے۔ فی الحال تمہارے لیے کافی ہے۔ جب تو اس سے آگے انتہائے کمال کی طرف بڑھنا چاہے گا تو جمیع صفات و اسرار خود تمہارے اندر موجود ہیں۔ کیونکہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

اے میرے ہمراز قطب الدین یہ نکات پوشید اور راز مخفی تھے، جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلیفہ ہم عصر حضرت عمرؓ کو تعلیم فرمائے تھے۔ تم کو لکھ دیئے ہیں۔ ہمیں امید

ہے کہ تم ان نکات پر اعتبار اور اقرار کرو گے۔ ہمیں کج فہم یعنی علمائے ظاہری سے کچھ سروکار نہیں، ان کا علاج اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کر سکتی۔ یہی ہر مسلمان کا اعتقاد ہے۔ اور اسی پر ایمان ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ آمِيْنَ

بقلم خود

عبدالصمد رؤفی شکوری قادری کانپور

3 اپریل 1961ء

التجا

بہ درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

کیا امید نے دل سے کنارا　　تباہی ہر طرف ہے آشکارا
کہاں اب صبر و خاموشی کا یارا　　نظر آتا نہیں کوئی سہارا

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

ستمگر آسماں نے مجھ کو تاکا　　ہدف ٹھہرا ہوں میں تیر قضا کا
بہت ہے شور طوفان بلا کا　　خدا حافظ ہو غافل نا خدا کا

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

اندھیری رات ہے اور دور ساحل　　مآل کار سے غافل ہیں سائل
نہیں ہوتا ہے کچھ کوشش سے حاصل　　بہت مغموم اور بے چین ہے دل

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

حوادث کا وہ طوفاں اٹھ رہا ہے　　کہ جس کی موج خود دام قضا ہے
نہ مونس ہے نہ کوئی آشنا ہے　　مرے لب پر بس اب یہ التجا ہے

بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

صلوٰۃ تسبیح

چار رکعت نفل۔ ہر رکعت میں جب الحمد اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے "سُبحانَ اللّٰہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہ اَکبَر" پندرہ بار پڑھو۔ پھر جب رکوع کرو تو دس (10) مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس (10) مرتبہ پڑھو۔ پھر سجدہ کرو تو دس (10) مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدے میں جاؤ تو (دس مرتبہ) پڑھو۔ اور پھر جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو دوسری رکعت میں کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس (10) مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان 75 ہوتی ہے۔

سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے۔ پھر اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے۔ سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع میں دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع سے اٹھ کر۔ پھر دونوں سجدوں میں۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ کر دس دس مرتبہ۔ (دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہی) رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدے میں پہلے سُبحَانَ رَبِّیَ العلیٰ پڑھے۔ پھر ان کلموں کو پڑھے۔

قوالی

محفل سماع کو عام طور پر قوالی کہتے ہیں۔قوالی کا تعلق لفظ قول سے ہے۔قول کے معنی ہیں بات، بیان، سخن اور قولہ کے معنی ہیں اس کا کہا ہوا اور قال کے معنی ہیں مقولہ قول، قال اللہ تعالیٰ: یعنی اللہ کا قول یعنی قرآن شریف، قولہ اللہ تعالیٰ: یعنی اللہ کا کہا ہوا یعنی قرآن شریف قال رسول اللہ ﷺ۔ یعنی رسول اللہ کا قول، یعنی حدیث شریف، قول رسول اللہ ﷺ یعنی حدیث شریف۔

اس لیے جو بات قول اللہ یعنی قرآن شریف سے ثابت ہے اس کو شعرا کرام نے اشعار کی شکل میں مرتب کرلیا ہے۔ جب ان اشعار کو اللہ تعالیٰ کی شان میں پڑھتے ہیں تو یہ اللہ رب العزت کی حمد وثناء کہلاتی ہے۔ جب ان ہی اشعار کو رسول اللہ ﷺ کی شان میں پڑھتے ہیں تو یہ حضور ﷺ کی نعت کہلاتی ہے۔

جب یہی اشعار کسی بزرگ کی شان میں پڑھے جاتے ہیں تو منقبت کہلاتی ہے کیونکہ عزت واحترام کے جو قابل ہیں وہ ہر حال میں عزت واحترام والے ہیں ان کا ذکر چاہے نثر میں کریں، چاہے نظم میں کریں یہ آپ کا اپنا فعل ہے۔

اسی ضمن میں قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ درج کیا جارہا ہے۔ ترجمہ: عزت اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ اور مومنین کے لیے ہے۔ (پارہ 28 سورہ منافقون آیت 8)

آیت مندرجہ بالا سے اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ عزت اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور مومنین کے لیے ہے تو مومنین میں مقام صدریقین یعنی اولیاء اللہ کا بڑا درجہ ہے جیسا کہ اس آیت سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔ آیت کا ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جس پر اللہ نے فضل کیا۔ یعنی نبیین صدیقین اور شہدا اور صالحین یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پارہ 5 سورۃ النساء آیت 69)

اس لیے اللہ کی حمد وثناء اور نعت رسول مقبول ﷺ اور منقبت اولیاء کرام یا ان ہی کلام

سے تعلق رکھنے والے حقانی اور عارفانہ کلام کو قوالی کہتے ہیں۔

اس بات پر سب متفق ہیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا ترجمہ نثر اور نظم میں پڑھنا جائز ہے۔

جبکہ حضور ﷺ نے حضرت حسان بن ثابتؓ سے اشعار سنے حضور ﷺ کا بارہا اشعار سننا ثابت ہے اور صحابہ کرام کا کثرت سے اشعار پڑھنا اور سننا ثابت ہے جو تمام اہل علم جانتے ہیں اور دینی کتابوں میں کثرت سے اس کے حوالے موجود ہیں۔ نیز حضور ﷺ اور صحابہ کرام کا دف پر کلام سننے کی کثرت سے روایتیں موجود ہیں۔ سرکار کے زمانے میں جو باجا تھا وہ استعمال ہوا اور اس دور میں جو باجا ہے وہ استعمال ہوتا ہے (صحاح ستہ) جامع ترمذی میں ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو۔ عقد مسجد میں ہوا کرے۔ اور دف بجایا جائے۔ (حوالہ کتاب مقام گنج شکر باب سماع)

چونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم اللہ کا ہی حکم ہے۔ آیت کا ترجمہ: جس نے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پارہ 5 سورۃ النساء آیت 80)

اب خود فیصلہ کریں کہ جو قرآن وحدیث کا منکر ہو اس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قریب کیا مقام ہوگا۔ جب کہ نکاح کے لیے دف بجانے کا حکم مسجد میں ہے۔ تو اللہ کی حمد وثناء۔ نعت رسول مقبول ﷺ اور منقبت اولیاء کرام اور اللہ کا ذکر اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر دف یعنی مزامیر پر کیسے منع ہو سکتا ہے۔

حدیث شریف:

خلفاء راشدین نے دف پر یعنی مزامیر کے ساتھ کلام سنا۔

1- حدیث شریف:

روایت ہے حضرت بریدہؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آپ کسی جہاد میں تشریف لے گئے تو جب واپس ہوئے تو ایک سیاہ فام لونڈی آئی، بولی یا رسول اللہ ﷺ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں اور گاؤں۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو نے منت مانی ہے تو بجالے ورنہ نہیں۔ وہ دف بجانے لگی۔ حضرت

ابوبکر صدیقؓ آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر جناب علیؓ آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمرؓ آئے تو اس نے دف اپنی سرین کے نیچے رکھ لیا پھر اس پر بیٹھ گئی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ بجاتی رہی تھی۔ اور پھر ابوبکرؓ آئے وہ بجا رہی تھی پھر عثمانؓ آئے وہ بجا رہی تھی۔ پھر عمرؓ آئے تو اس نے دف پھینک دی۔ (مشکوٰۃ شریف باب حضرت عمرؓ کے فضائل)

2- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک لونڈی کچھ گا رہی تھی کہ اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی جب اس لونڈی کو ان کے آنے کا علم ہوا اور ان کی آہٹ سنی وہ بھاگ گئی۔ پس جب حضرت عمرؓ اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور حضرت عمرؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک لونڈی کچھ گا رہی تھی جب اس نے تمہاری آہٹ سنی تو وہ بھاگ گئی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہلوں گا جب تک وہ بات نہ سن لوں، جو رسول اللہ ﷺ نے سنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس لونڈی کو بلایا تو وہ گانے لگی اور رسول اللہ ﷺ سنتے رہے اسی طرح بہت سے صحابہؓ نے روایتیں کی ہیں۔

(حوالہ کتاب کشف المحجوب ص 591 مترجم مولوی فیروزالدین)

مندرجہ بالا حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور ﷺ اور خلفاء راشدین نے دف یعنی مزامیر پر کلام سنا۔ اب حضور ﷺ اور خلفاء راشدین سے کون بڑا ہے؟ سب ان ہی کے غلام ہیں۔

حدیث شریف:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت مضبوط پکڑو اسے دانت سے مضبوط پکڑلو۔ (حوالہ مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام جلد اول)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ یہ سب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں اور اس کے بعد میں دف ہی نہیں بلکہ بربط یعنی ستار پر کلام سنتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفرؓ کے مکان پر بربط یعنی ستار کے ساتھ کلام سننا ثابت ہے۔ حوالے کے لیے کتاب مدارج النبوت حصہ اول صفحہ 752 اور

کتاب ''اسلام اور موسیقی'' ص 77 دیکھیں۔

حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے گانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ دونوں نے فرمایا کہ یہ نہ گناہ کبیرہ ہے اور نہ گناہ صغیرہ، یعنی سرے سے گناہ ہی نہیں۔ (حوالہ کتاب اسلام اور موسیقی ص 228)

پھر حضرت امام اعظم کا اپنے پڑوسی عمر کا گانا سننا اور آپ کے شاگرد خاص حضرت امام یوسفؒ اور حضرت امام داؤد طائیؒ کا ''بربط یعنی ستار پر اور دف پر گانا سننا ثابت ہے۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام حنبلؒ، سب نے ''دف یعنی مزامیر'' کے ساتھ کلام سنا۔ جس کی تفصیل اس کتاب میں مختلف صفحات پر درج ہیں۔ یعنی کتاب حقیقت سماع میں۔

فیصلہ:

جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کر دیا وہ حلال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حرام کر دیا وہ حرام ہے، اب حلال و حرام کوئی نہیں کر سکتا۔

سماع کا فیضان حق ہے:

حضرت داتا صاحبؒ لاہوری کی کتاب کشف المحجوب میں درج ہے کہ سماع حق کا فیضان ہے، یعنی سماع فیضان حق ہے۔ جس کو عرف عام میں فیضان الٰہی کہتے ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ فیضان الٰہی کا منکر کون ہو سکتا ہے۔ اسی لیے اولیاء کرام مشائخ عظام سماع سنتے ہیں۔

اللہ کا ذکر (1) آیت کا ترجمہ: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

(پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ آیت 152)

(2) آیت کا ترجمہ: ''اہل خرد وہ ہیں جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے۔'' (پارہ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 191)

(3) آیت کا ترجمہ: پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ۔

(پارہ 9 سورہ اعراف آیت نمبر 205)

(4) آیت کا ترجمہ: ''آگاہ ہو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔''

(پارہ 13 سورہ رعد آیت 28)

اللہ کا ذکر کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے کہ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، گڑگڑا کر اور پوشیدہ جس طرح سے ہو سکے اس کا ذکر کرتے رہو۔ اگر آپ تنہائی میں اس کا ذکر کریں گے تو اللہ پاک آپ کا ذکر تنہائی میں کرے گا۔ اگر آپ اللہ کا ذکر آدمیوں کے مجمع میں کریں گے تو وہ آپ کا ذکر فرشتوں سے (بہترین مجمع میں) کرے گا۔ اسی لیے اولیاء کرام اور مشائخ عظام اللہ کا ذکر حلقوں کی صورت میں کرتے ہیں نیز محفل سماع کی صورت میں بھی کرتے ہیں۔ اپنی گفتگو میں اللہ ہی کا ذکر کرتے ہیں۔ اطاعت مرشد کے ذریعے، اطاعت رسول اکرم ﷺ کرتے ہیں۔ تا کہ اپنے مقصود یعنی اللہ کا قرب و عرفان جیسی نعمت پا کر اور اس کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہو کر اللہ کے انعام یافتہ بندوں میں شامل ہو جائیں۔ صوفی کا مقصود ''اللہ'' ہے۔

نعمتوں کا ذکر:

(1) اور قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ: ''اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو جو اس نے نازل فرمایا تم پر قرآن اور حکمت اور وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں اس سے۔''

(پارہ 2 سورہ البقرہ آیت 231)

(2) ''اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت جو اس نے تم پر فرمائی ہے۔''

(پارہ 4 سورہ آل عمران آیت 103)

(3) آیت کا ترجمہ: ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (بیان کرو)

(پارہ 30 سورہ الضحیٰ آیت 11)